ایک خدا ایک پیغام

از

پی۔ڈی۔ برامسن

فہرستِ مضامین

Contents picture

دیباچہ

حصہ اوّل: سفر کی تیاری

رُکاوٹوں کا سامنا کرنا

۱۔ سچائی کو خرید لو
۲۔ رُکاوٹوں پر غالب آنا
۳۔ تحریف شدہ یا اصل حالت میں محفوظ؟
۴۔ سائنس اور بائبل مقدّس
۵۔ خدا کے دستخط
۶۔ مستحکم گواہ
۷۔ بنیاد

حصہ دوم: سفر

بھید کی دریافت

۸۔ خدا کس کی مانند ہے
۹۔ بے مثال ہستی

۱۰۔ خاص الخاص مخلوق
۱۱۔ گناہ کا داخلہ
۱۲۔ گناہ اور موت کا قانون
۱۳۔ رحم اور عدل
۱۴۔ لعنت
۱۵۔ دُہری مشکل
۱۶۔ عورت کی نسل
۱۷۔ یہ کون ہے ؟
۱۸۔ خدا کا ازلی منصوبہ
۱۹۔ قربانی کا قانون
۲۰۔ ایک عظیم قربانی
۲۱۔ اَور بھی خون بہایا گیا
۲۲۔ برہ
۲۳۔ پاک کلام کا پورا ہونا
۲۴۔ پوری ادائیگی
۲۵۔ موت کی شکست
۲۶۔ دین دار مگر خدا سے دُور

تیسرا حصہ: سفر کا اختتام

لعنت کو منسوخ کرنا

۲۷۔ مرحلہ نمبر۱ : خدا کا پچھلا پروگرام

۲۸۔ مرحلہ نمبر۲ : خدا کا موجودہ پروگرام
۲۹۔ مرحلہ نمبر۳ : خدا کا مستقبل کا پروگرام
۳۰۔ بہشت کا پیشگی نظارہ
اِختتامیہ
سفر پر نظرِ ثانی (مباحثہ گائیڈ)

دیباچہ

Prologue picture

ایک دیہاتی ایلڈر نے میرے دوست سے کہا، "اپنے نیک کاموں کی وجہ سے آپ بہشت میں جانے کے حق دار ہیں۔ لیکن جیسے پیغام کی آپ منادی کرتے ہیں اُس کی وجہ سے آپ دوزخ میں جانے کے لائق ہیں۔"

یہ گاؤں صحرائے اعظم کے ایک سرے پر واقع ہے۔ میرے دوست اور اُن کی اہلیہ نے وہاں دس سال گزارے تھے۔ وہاں اُنہوں نے آب پاشی کا ایک منصوبہ مکمل کیا اور ایک شفاخانہ قائم کیا تھا۔ جو کوئی سننے پر آمادہ ہوتا وہ اُسے نبیوں کا پیغام بھی سنایا کرتے تھے۔

اُس دیہاتی ایلڈر کے مطابق "جنت میں جانے کا حق دار ہونے کے لئے" میرے دوست نے کیا کیا تھا؟ اُس نے "نیک کام" کئے تھے۔

اور "دوزخ میں جانے کے لائق" ہونے کے لئے اُس نے کیا کیا تھا؟ وہ بائبل مقدس کے مطابق نبیوں کے پیغام سنایا کرتا تھا۔

کیا وہ دیہاتی ایلڈر میرے دوست کے کاموں اور پیغام پر فیصلہ دینے میں حق بجانب تھا؟ کیا وہ آدھا حق بجانب تھا؟ کیا وہ پورے طور پر غلط تھا؟

اگر آپ نہیں جانتے کہ کیا سوچیں تو یہ کتاب آپ کے لئے ہے۔

کہاں

میں امریکہ میں پیدا ہوا، لیکن یہ کتاب افریقہ میں وجود میں آئی۔

مقام: مغربی افریقہ میں سینیگال کے مغرب میں صحرائے اعظم کے جنوبی کنارے پر Sahell نامی علاقہ۔ یہ نیم بارانی افریقہ کے صحرائے اعظم اور منطقہ حارہ کے جنگلات کے درمیان واقع ہے اور سینیگال سے مصر تک پھیلا ہوا ہے۔

ماحول اور منظر: فجر کی اذان ہو چکی ہے۔ ریتلے اُفق پر کانٹے دار درختوں کے پیچھے صبح کی سُرخی مائل زرد پہلی کرنیں جھلملا رہی ہیں۔ ہوا میں مزیدار ٹھنڈک ہے۔ لیکن یہ سب کچھ تھوڑی ہی دیر میں بدل جائے گا۔ مِیں اپنا ذاتی کمپیوٹر (Laptop) لئے اُس دیہاتی گھر کے برآمدے میں بیٹھا ہوں۔ اُس پر لگا ہوا شفاف پلاسٹک اُس کے کی بورڈ (Keyboard) کو صحرائے اعظم کی ہوا میں شامل ریت سے بچائے رکھتا ہے۔ گاؤں ابھی تک خاموشی کی لپیٹ میں ہے۔ البتہ کبھی کبھی کسی گدھے کی ڈھینچوں ڈھینچوں یا کسی کوے کی کائیں کائیں یا کسی مرغ کی ککڑوں کوں کی آواز سنائی دیتی ہے۔ مجھے جو ایک آواز سنائی دے رہی ہے وہ کی بورڈ پر اُنگلیاں چلانے کی ٹُک ٹُک ہے۔ اِس سے خیالات الفاظ میں اور الفاظ مضمون میں ڈھلتے جا رہے ہیں۔

کیوں

میں اِس لئے لکھتا ہوں کہ جس ہستی نے مجھے زندگی، خوشی، راحت اور مقصد عطا کیا ہے اُس نے مجھے لکھنے کو بھی کچھ سونپا ہے۔

میں ایسے دل سے لکھتا ہوں جو میرے مسلم دوستوں کی عزت اور محبت سے بھرا ہے۔ مجھے سینیگال کے مسلم دوستوں سے خاص محبت ہے۔ کیونکہ یہاں مَیں اور میری اہلیہ نے اپنے تین بچوں کو پالا پوسا ہے اور زندگی کا بیشتر حصہ گزارا ہے۔

مَیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ حالیہ سالوں میں مجھے دنیا بھر کے مسلمانوں سے ہزاروں ای میل موصول ہوئی ہیں۔ اُن کے فکرانگیز تبصروں اور سوالوں کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

مَیں اِس لئے لکھتا ہوں کہ مجھے اُن بیزار اور تھکے ماندہ مذہبی راہنماؤں سے ہمدردی ہے جو لگی بندھی باتوں کے سِوا کچھ پیش نہیں کرتے، مثلاً "بائبل مقدس سچی ہے کیونکہ خود کہتی ہے۔'' یا " قرآن مجید سچا ہے کیونکہ کوئی بھی ایسی کتاب نہیں لکھ سکتا۔''

مَیں اِس لئے لکھتا ہوں کیونکہ مَیں انسانی دل و دماغ کے اِس رُجحان سے متاثر ہوں کہ وہ خدائے برحق کے بے تبدیل پیغام کے سوا ہر بات کا یقین کر لیتا ہے۔

کیا

"ایک خدا، ایک پیغام'' نے وہ موقع فراہم کیا ہے جو زندگی میں دوبارہ نہیں ملے گا، کہ آپ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب کا غور سے مطالعہ کریں اور نبیوں کے اُس پیغام کو دریافت کریں جنہوں نے یہ کتاب لکھی ہے۔ جو لوگ اس زیارتی سفر میں شامل ہوں گے اُنہیں بے شمار رکاوٹوں کو عبور کرنے کا موقع ملے گا (حصہ اوّل) اور وہ پُراسرار علاقوں میں داخل ہوں گے (حصہ دوم) اور اُس شاندار بادشاہی میں جا پہنچیں گے جس میں چاروں طرف دلکش اور عالی شان مناظر دعوتِ نظارہ دے رہے ہیں، اور تسکین بخش سچائی سے دوچار ہوں گے (حصہ سوم)۔

کون

بنیادی طور پر یہ سفر توحید پرستوں یعنی خدا کو ایک ماننے والوں کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ مگر ہم کثرت پرستوں[1]، کائنات پرستوں، انسان پرستوں اور الحاد پرستوں کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہ مہم جوئی ہر اُس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا ہے کہ میری ابدیت یا ابدی زندگی کے مقابل بارہ گھنٹے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ اِس کتاب کو بلند آواز سے پڑھنے میں تقریباً اِتنا ہی وقت درکار ہے۔

آپ کا پس منظر کچھ بھی ہو، آپ کیا اعتقاد رکھتے یا نہیں رکھتے، آپ کا عقیدہ کچھ بھی ہو، ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ بائبل مقدس میں سے گزرنے کے اِس مہم جویانہ سفر میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ یہ وہی بائبل مقدس ہے جس کی تعظیم کرنے کے دعوے دار تو بہت سے ہیں، لیکن اِس پر غور و خوض کرنے والے تھوڑے ہیں۔

تین ہزار سال پہلے ایک نبی نے اِس کائنات کے خالق اور مالک کے حضور یہ دعا مانگی تھی، "میری آنکھیں کھول دے تاکہ مَیں تیری شریعت کے عجائب دیکھوں" (زبور ۱۱۹: ۱۸)۔

ہم جو کچھ دیکھتے ہیں اُن ساری باتوں کو پسند نہ بھی کریں، مگر دیکھنا تو بند نہ کریں۔

آپ کا ہم سفر زائر

پی۔ ڈی۔ برامسن

---

[1] بالترتیب: بہت سے خداؤں (دیوتاؤں اور دیویوں) کو ماننے والے، کائنات کی ہر شے کو خدا ماننے والے، اِنسان کو خدا ماننے والے، خدا کے وجود کا انکار کرنے والے (دہریئے / ملحد)۔

Whole page pic for Stage One: Journey Preparation

حصہ اوّل:
سفر کی تیاری

رُکاوٹوں کا سامنا کرنا

۱۔ سچائی کو خرید لو
۲۔ رُکاوٹوں پر غالب آنا
۳۔ تحریف شدہ یا اصل حالت میں محفوظ ؟
۴۔ سائنس اور بائبل مقدّس
۵۔ خدا کے دستخط
۶۔ مستحکم گواہ
۷۔ بنیاد

باب ١

Ch 1 Buy the Truth picture heading

سچائی کو خرید لو

"سچائی کو مول لے اور اُسے بیچ نہ ڈال، حکمت اور تربیت اور فہم کو بھی" (سلیمان نبی ـــ اَمثال ٢٣: ٢٣)۔

تصور کریں کہ آپ ایک پُرہجوم منڈی میں چل پھر رہے ہیں۔ وہاں اربوں لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ہے ـــ ہاں اربوں لوگوں کا جمگھٹا ہے۔

حدِنظر سے آگے تک ہزاروں دُکانیں اور سٹال ہیں۔ مال بیچنے والے چاروں طرف سے بڑے زور اور جوش سے ہانکیں لگا رہے ہیں، پکار رہے ہیں، خریداروں کے ساتھ بھاؤ تاؤ کر رہے ہیں، اپنے مال کی خوبیاں بتا رہے ہیں، مِنتیں کر رہے ہیں ـــ بعض نرمی سے اور بعض لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے۔ ہر کوئی دعویٰ کر رہا ہے کہ میرے پاس بالکل وہی چیز ہے جو آپ خریدنے آئے ہیں:

سچائی

ہنسیے نہیں، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے ایک قاموس (تفصیلی معلومات کی کتاب) شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں دس ہزار مذاہب ہیں۔ اِن میں وہ ہزاروں مسلک اور فرقے اور مکاتبِ فکر شامل نہیں جو اِن مذہبوں کے اندر موجود ہیں۔

تو ہم کیا خریدیں؟ کیا مول لیں؟ کس کا یقین کریں؟

اگر سچا خدا صرف ایک ہی ہے اور اگر اُس نے اپنا آپ اور بنی نوع انسان کے لئے اپنا منصوبہ ظاہر کر دیا ہے تو ہم اُسے کیسے جان اور پہچان سکتے ہیں؟

چار ہزار سال ہوئے ایوب نبی نے بھی یہی سوال اُٹھایا تھا۔

"لیکن حکمت کہاں ملے گی؟ اور خرد کی جگہ کہاں ہے؟ نہ انسان اُس کی قدر جانتا ہے، نہ وہ زندوں کی سرزمین میں ملتی ہے۔۔۔ نہ وہ سونے کے بدلے مل سکتی ہے، نہ چاندی اُس کی قیمت کے لئے تُلے گی۔۔۔ بلکہ حکمت کی قیمت مرجان سے بڑھ کر ہے" (ایوب ۲۸: ۱۲، ۱۳، ۱۸)۔

کیا لازم ہے کہ ہم زندگی بھر اُلجھن اور بے یقینی کا شکار رہیں؟ یا کیا ہم واحد حقیقی خدا کی حکمت اور سچائی کو جان سکتے ہیں؟

ہمیں ابھی معلوم ہو جائے گا۔

افضل ترین کتاب

لفظ "بائبل" یونانی لفظ "بِبلیا" (Biblia) سے مشتق ہے، جس کا مطلب ہے "کتابوں کی کتاب" یا کتب خانہ (لائبریری)۔

دو ہزار سالوں سے زیادہ عرصے تک آدم، نوح اور ابرہام جیسے انسانوں کی معرفت زبانی کلام کرنے اور پیغام دینے کے بعد خدا نے تقریباً چالیس آدمیوں کے وسیلے سے اور پندرہ صدیوں سے زیادہ عرصے میں اپنا پیغام تحریر کرادیا۔ اِن پیغام لانے والوں کو نبی یا رسول یا پیغمبر کہا جاتا ہے۔

Small pic of Bible

لفظ نبی کے لغوی معنی ہیں "بولنے والا"۔ اور "رسول" کے لغوی معنی ہیں "بھیجا ہوا" اور پیغمبر کے لغوی معنی ہیں "پیغام لانے والا"۔ جو کچھ اُنہوں نے لکھا آج وہ

ہمارے پاس ایک جِلد میں موجود ہے، جسے ہم "بائبل" کہتے ہیں۔ بائبل مقدس کے لئے پاک صحائف، نبیوں کے صحائف اورخدا کا کلام کی تراکیب بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ توریت، زبوراورانجیل کے الفاظ بائبل مقدس میں مختلف حصوں کے نام ہیں۔ عربی زبان میں اِن صحائف کو"الکتاب المقدس" کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے پاک یا مقدس کتاب۔

ہر صدی اور ہر سال کے دوران بائبل مقدس دنیا بھر میں کسی بھی کتاب کے مقابلے میں سب سے زیادہ تعداد میں بکنے والی کتاب ہے۔ آج تک بائبل مقدس کے صحائف کا ۲۴۰۰ سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور ۱۹۴۰ زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ کوئی دوسری کتاب اِس کے قریب نہیں پہنچ سکی۔

ورلڈ کرسچن انسائکلو پیڈیا (شائع کردہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، لندن ۲۰۰۱ء) کے مطابق پاک صحائف کم سے کم ۲۴۰۳ زبانوں میں دستیاب ہیں اور مکمل بائبل مقدس کا ترجمہ ۴۲٦ زبانوں میں اورمکمل نئے عہدنامے کا ترجمہ ۱۱۱۵ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اِن کے علاوہ بائبل مقدس کے کئی حصے دیگر ۸٦۲ زبانوں میں دستیاب ہیں (متحدہ بائبل سوسائٹیز کی رپورٹ ۲۰۰۷ء)۔

اپنی بے مثال مقبولیت کے باوجود انسانی تاریخ میں یہ وہ کتاب ہے جس کی سب سے زیادہ تحقیر کی جاتی ہے اورجس سے لوگ سب سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ صدیوں سے حکومتیں اورمذہبی اوردنیاوی راہنما ہر زمانے میں سب سے زیادہ بِکنے والی اِس کتاب کو غیر قانونی، ظالم اور ستمگر قرار دیتے آئے ہیں اوراِسے اپنے پاس رکھنے والے شہریوں کو قتل کرتے رہے ہیں۔ آج بھی کئی قومیں اِسی

پالیسی کو نافذ کئے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مبینہ "مسیحی" ملکوں[1] میں بھی سرکاری سکولوں اوراداروں میں یہ کتاب "ممنوع" ہے۔

ایذائیں دی گئیں

ابھی میرا لڑکپن تھا۔ میرے والد رچرڈ کے دوست تھے۔ رچرڈ نے مشرقی یورپ میں چودہ سال اشتراکی قید خانوں میں گزارے تھے۔ وہاں اُسے متواتر سونے نہیں دیتے تھے، بھوکا رکھتے تھے، اُلٹا لٹکا کر مارتے پیٹتے تھے، یخ ٹھنڈی کوٹھری میں بند کر دیتے تھے، سرخ انگارا سلاخوں سے داغتے تھے اورچھریوں سے بدن کو کریدتے تھے۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے اُس کے بدن پر گہرے اوربدنما داغ دیکھے ہیں۔ رچرڈ کی بیوی کو بھی گرفتارکر کے جبری مشقت کیمپ میں بھیج دیا گیا۔ اپنے شوہر کی طرح اُس کا جرم بھی "مجرمانہ سرگرمیاں" تھا۔

ایک ملحد ریاست کے خلاف اُن کا جرم کیا تھا؟ وہ دوسرے لوگوں کو بائبل مقدس کی تعلیم دیتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔

برادری سے خارج

میرے دوست علی پر بڑی مصیبت آئی۔ اُس کے والد نے خاندان کے آدمیوں کا اجلاس بلایا۔ بڑے تایا موجود تھے اورچھوٹے بھائیوں کو بھی بلایا گیا۔ آخر میں پہلوٹھے بیٹے کو درمیان میں بٹھایا گیا۔

علی کے والد نے غصے سے بھری ہوئی تقریر کی اورآخر میں کچھ یوں کہا، "تم نے ہمارے خاندان کی ناک کٹوا دی ہے! تم نے ہمارے مذہب سے دغا کی

---

[1] میرے ملک کو "مسیحی قوم یا مسیحی ملک" کہنا درست نہیں کیونکہ یسوع مسیح نے فرمایا کہ "میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہی دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تا کہ مَیں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں" (یوحنا ۱۸:۳۶)۔

ہے! اِس گھر سے نکل جاؤ اور کبھی واپس نہ آنا۔ مَیں تمہاری شکل دیکھنے کا روادار نہیں۔''

تایا نے مداخلت کرتے ہوئے کہا، "ہاں اور اگر تم کل تک دفع نہ ہو گئے تو مَیں تمہارا سامان گلی میں پھینک دوں گا۔''

اِتنا غصہ کیوں؟

تقریباً ایک سال تک بائبل مقدس پڑھنے کے بعد علی نے اُس کا یقین کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

زندہ کلام

کیوں بائبل مقدس اِتنی متنازع کتاب ہے؟

کس وجہ سے حکومتیں اِسے "ممنوع'' قرار دیتی ہیں۔ اِس کا یقین کرنے کے باعث والدین بچوں کو کیوں عاق کر دیتے ہیں؟ کیوں اُنہیں اپنی اولاد ماننے سے انکار کر دیتے ہیں؟

کون سی بات لاکھوں توحید پرستوں کو آمادہ کرتی ہے کہ اِن قدیم صحیفوں کو حقیر اور مکروہ ماننے میں ملحدوں کی ہاں میں ہاں ملائیں؟

بائبل مقدس کا دعویٰ ہے کہ مَیں زندہ، موثر، بصیرت افروز، دل میں اُتر جانے والا اور مجرم ٹھہرانے والا خدا کا کلام ہوں۔ کیا مذکورہ بالا بدسلوکی میں اِس دعوے کا بھی کچھ عمل دخل ہے؟

> "کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دودھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہے'' (عبرانیوں ۱۲:۴)۔

بائبل مقدس پر قائم رہنا

مَیں، میری بیوی اورمیرے بچوں نے جواَب جوان ہو چکے ہیں پچھلے پچیس سالوں میں سے زیادہ عرصہ سینیگال، مغربی افریقہ میں گزارا ہے۔ ہمارے تقریباً سارے پڑوسی اسلام کے پیروکار ہیں۔ اسلام کا مطلب ہے اطاعت کرنا (گردن جھکانا) یا تسلیم کرنا۔ اورمسلم کا مطلب ہے "مطیع یا اطاعت کرنے والا۔'' مسلمین جس کتاب کی تعظیم کرتے ہیں وہ ہے "قرآن مجید''۔ جوکچھ مَیں لکھ رہا ہوں وہ سینیگال اوردنیا بھر میں مسلم دوستوں کے ساتھ ذاتی طورپر ہزاروں مذاکرات کا نتیجہ ہے۔

اگرچہ مَیں نے بائبل مقدس اورقرآن مجید دونوں کا مطالعہ کرنے میں بہت عرصہ صرف کیا ہے، مگر **"ایک خدا، ایک پیغام''** میں بائبل مقدس ہی خاص توجہ کا مرکز ہو گی۔ کئی سال ہوئے مَیں اورایک سینیگالی دوست نے مل کر سینیگال کی وُولف زبان میں ایک سلسلہ وارریڈیو پروگرام تشکیل دیا تھا جو بائبل مقدس کے سو واقعات پر مشتمل تھا۔ ہرپروگرام میں ایک واقعہ اوربائبل مقدس کے نبیوں سے پیغام نشرکیا جاتا تھا۔ بعض سامعین نے پوچھا ہے کہ آپ قرآن شریف کی بھی تعلیم کیوں نہیں دیتے۔ میرا جواب یہ ہے:

> اِس ملک میں بچے تین یا چارسال کی عمر میں قرآن شریف پڑھنا اورزبانی سنانا شروع کرتے ہیں۔ ہرگلی محلے میں قرآن مجید کے اُستاد اورمدرسے موجود ہیں۔ لیکن کون اِس لائق ہے اورتیار ہے کہ توریت، زبوریا انجیل میں مرقوم واقعات اورپیغام سنائے؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں قرآن شریف بیان کرتا ہے کہ خدا نے بائبل مقدس کی یہ کتابیں کُل بنی نوع انسان کی "ہدایت اورروشنی۔۔۔ اورنصیحت (تنبیہ) (سورہ ۵ آیت ۴۶) کے لئے عطا کی ہیں۔ قرآن شریف یہ

اعلان بھی کرتا ہے، "اگرتم کواِس (کتاب کے) بارے میں جو ہم نے تم پر نازل کی ہے کچھ شک ہو توجو لوگ تم سے پہلے کی (اُتری ہوئی) کتابیں پڑھتے ہیں اُن سے پوچھ لو" (سورہ ۱۰آیت ۹۴)۔ اورجو لوگ بائبل مقدّس کو مانتے ہیں اُن سے قرآن شریف کہتا ہے "اے اہلِ کتاب! تمہارے پاس قائم رہنے کی کوئی بنیاد نہیں تاوقت یہ کہ تم توریت، انجیل اوراُن سارے مکاشفات پر قائم ہو جوتمہارے رب سے تمہیں پہنچے ہیں" (سورہ ۵آیت ۶۸)۔

سورہ ۵آیت ۶۶ میں یوں مرقوم ہے "کاش اُنہوں (اہلِ کتاب) نے تورات اورانجیل اوردوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جواُن کے رب کی طرف سے اُن کے پاس بھیجی گئی تھیں"۔ "ہم نے عیسی بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرتے تھے اوراُن کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اورنور ہے" (سورہ ۵: ۴۶)۔

مَیں (راقم الحروف) بھی اہل کتاب میں سے ہوں اورتیس سالوں سے زیادہ ہوگئے ہیں کہ "الکتاب" (بائبل مقدس) کوپڑھتا رہا ہوں اوراُس پر قائم ہوں۔ اورمجھے یہ اعزازحاصل ہے کہ نبیوں کے اُن واقعات اورپیغام کی منادی کروں جوآپ نے شاید ہی کبھی سنا ہو۔ اِن صحائف میں سے بعض قرآن شریف سے دو اڑھائی ہزارسال پہلے لکھے گئے تھے۔ اِن میں وہ سچائی بیان کی گئی ہے جوکسی دوسری جگہ موجود نہیں۔

اُس کا بیان

کیاآپ کے والدین نے آپ کو کبھی یہ نصیحت کی ہے "کسی اجنبی کا کبھی اعتبار نہ کرنا''؟ وہ جانتے تھے کہ کسی شخص کا اعتبار کرنے سے پہلے ضرور ہے کہ آپ اُسے اچھی طرح جانتے ہوں، ضرور ہے کہ آپ اُس کی تاریخ سے کسی حد تک واقف ہوں۔

چند ایسے لوگوں کو یاد کریں جن پر آپ اعتماد رکھتے ہیں۔

آپ کیوں اُن کا اعتبار کرتے ہیں؟

آپ اِس لئے اُن کا اِعتبار کرتے ہیں کہ ایک عرصے تک اُن کے ساتھ تعلقات کے بعد آپ نے جان لیا ہے کہ وہ قابلِ اعتماد ہیں۔ اُنہوں نے آپ کے ساتھ بُرائی نہیں بلکہ بھلائی کی۔ جب اُنہوں نے کہا کہ ہم یہ کام کریں گے، تو کیا۔ اُنہوں نے آپ کو کوئی چیز دینے کا وعدہ کیا، تو وہ چیز دی۔ آپ اُنہیں اِس لئے قابلِ اعتماد مانتے ہیں کہ اُن کی تاریخ کو جانتے ہیں۔

بائبل مقدس سینکڑوں واقعات کا بیان کرتی ہے جب خدا نے مردوں، عورتوں اور بچوں کے ساتھ باہمی تعلق قائم کیا اور اُن کے ساتھ عمل اور ردِعمل کیا۔ ہر ایک بیان بے مثال موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم آسمان اور زمین کے خالق سے ملیں، اُس کی باتیں سنیں اور انسانی تاریخ کے ہزاروں سالوں کے سیاق و سباق میں اُس کے کام دیکھیں۔ یہ خدا کس کی مانند ہے؟ ہاں، وہ بزرگ اور عظیم ہے۔ لیکن وہ کس طرح بزرگ اور عظیم ہے؟ کیا وہ بااُصول ہے؟ کیا وہ کبھی اپنے قوانین کے خلاف کچھ کرتا ہے؟ کیا وہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے؟ کیا وہ ہمیں دھوکا دے گا؟ کیا وہ قابلِ اعتبار ہے؟

اُس کی کہانی اِن سوالوں اور ہزاروں دوسرے سوالوں کا جواب دیتی ہے۔

بائبل مقدس خدا کی تاریخ کی کتاب ہے جو نہ صرف انسانی تاریخ کی بڑی تصویر پیش کرتی ہے، بلکہ خود اُس کی تاریخ پیش کرتی ہے۔

بنیادی اور حتمی ڈرامہ

ہر شخص اچھی کہانی کو پسند کرتا ہے۔

بائبل مقدس میں سینکڑوں کہانیاں ہیں جو سب مل کر ایک بڑی کہانی بن جاتی ہے۔ اور یہ کہانی بے مثال طور پر دلکش اور سحر انگیز ہے۔ خدا اور انسان کے بارے میں بائبل مقدس کا بیان اعلیٰ ترین اور حتمی ڈرامہ ہے ـــ محبت اور جنگ، نیکی اور بدی، جدوجہد اور کامیابی کی کہانی ہے۔ اِبتدا سے اِنتہا تک، آغاز سے اختتام تک یہ زندگی کے بڑے بڑے اور اہم سوالوں کے منطقی، معقول اور تسلی بخش جواب فراہم کرتی ہے۔ اِس کا نقطہ عروج اور نتیجہ خیز اختتام بے مثال ہیں۔

چند سال ہوئے سینیگال میں اپنے گھر پر مَیں مردوں اور عورتوں کے ایک گروہ کو خدا کی کہانی سنا رہا تھا۔ جب سنا چکا تو ایک خاتون کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ وہ کہنے لگی، "کیا خوب کہانی ہے! لوگ خدا پر ایمان نہ بھی رکھیں تو بھی اُنہیں کم سے کم یہ تو مان لینا چاہئے کہ وہ ہر زمانے کا بہترین فلمی ڈرامہ نگار ہے!" اُس خاتون نے ایک جھلک دیکھ لی تھی کہ یہ قدیم ترین ڈرامہ پیش کرنے میں پاک صحائف کا ایک ایک حصہ کیسا موزوں بیٹھتا ہے اور اِس ڈرامے میں خدا خود ہی مصنف اور ہیرو ہے۔

سب سے بڑا اور اہم پیغام

بائبل مقدس میں وہ سب کچھ موجود ہے جو کسی بھی بڑی سے بڑی، دلکش اور مسحورکن کہانی میں موجود ہو سکتا ہے۔ اِس کی کہانیوں اور واقعات میں خدا کی طرف سے ایک پیغام موجود ہے۔ یہ ہر زمانے کا وہ پیغام ہے جسے انسان ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

کئی سالوں سے مَیں بائبل مقدس کے اِس پیغام کے بارے میں ہزاروں مسلمانوں سے تبادلہ خیال کرتا آرہا ہوں۔ اِن میں سے بہت سے میرے ذاتی دوست ہیں اور بہتوں کو مَیں ای میل کے وسیلے سے جانتا ہوں۔ دونوں صورتوں میں اِن مباحثوں کا خلاصہ ایک سوال میں پیش کیا جا سکتا ہے:

واحد حقیقی خدا کا پیغام کیا ہے؟

ای میل سے ملنے والی معلومات

کئی طرح سے یہی سوال بار بار سامنے آتا ہے۔

مندرجہ ذیل ای میل مجھے مشرقِ وسطیٰ[۱] سے موصول ہوئی۔ بھیجنے والے صاحب کو ہم "احمد" کا نام دے لیتے ہیں۔

email

> "ہیلو! یسوع مسیحِ موعود کی حیثیت سے تشریف لائے اور مَیں اِس بات پر ایمان رکھتا ہوں، لیکن اُنہوں نے کبھی نہیں کہا کہ مَیں خدا ہوں۔ وہ حضرت محمد (صلعم)[۱] سے پہلے خدا کے پاس جانے کا راستہ / وسیلہ تھے، لیکن اِس کے بعد سارے مسیحیوں کو مسلمان ہو جانا چاہئے تھا کیونکہ جب اِس دنیا کے خاتمے کے بعد مسیح واپس آئیں گے تو وہ آپ کے نئے عہدنامے کے مطابق نہیں بلکہ قرآن شریف کے مطابق حکمرانی کریں گے۔

---

[۱] یہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا مخفف ہے۔ یہ کلمہ دعا ہے جو اِسلام کے نبی کے حق میں کہا جاتا ہے۔ اِس کا مطلب ہے آپ صلعم پر اللہ کی رحمتیں / برکتیں ہوں۔ مسلمان اپنے نبی کا نام لکھیں تو اُس پر یہ علامت (ص) لکھتے ہیں اور بولیں تو ساتھ یہ کلمہ ضرور بولتے ہیں۔ اِس رواج کی بنیاد قرآن شریف کی اِس آیت پر ہے "اللہ اور اُس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو" (سورۃ ۳۳ آیت ۵٦)

اِس کلمہ کا استعمال بائبل مقدس سے موافقت نہیں رکھتا جو کہتی ہے "---آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے" (عبرانیوں ۹: ۲۷)۔ مرنے کے بعد ہر انسان کا ابدی انجام یعنی عاقبت بے تبدیل طور پر متعین ہو جاتی ہے۔ کتنی بھی دعائیں ہوں وہ اِس بات کو تبدیل نہیں کر سکتیں کہ کوئی شخص ابدیت کہاں اور کیسے گزارے گا (مکاشفہ ۲۲: ۱۱)۔

مسیح کو ہرگز مصلوب نہیں کیا گیا۔ اگر آپ معقول بات کریں اور مان بھی لیا جائے کہ یسوع واقعی مصلوب ہوئے تھے تو بھی اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اِس کی وجہ سے لوگوں کے گناہ مٹ گئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ بالکل نامعقول اور لغو بات ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ مجھ سے کہیں کہ خدا نے اپنے پیارے، اکلوتے، بے مثال بیٹے کو قربان کر دیا تو مَیں آپ سے کہتا ہوں کہ خدا ایسا قادر نہیں کہ لوگوں سے کہہ دے کہ مَیں تمہارے گناہ مٹا دینا چاہتا ہوں اور مجھے اپنے 'پیارے بیٹے' کو ایذا دینے اور قربان کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں؟؟؟ یہ سارے گنہگاروں کا معاملہ میرے نزدیک بے معنی ہے۔

صرف اسلام ہی کامل مذہب ہے جو اِس دنیا پر بھیجا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں سوچتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے بھیجا جانے والا آخری مذہب ہے۔ یہ واحد مذہب ہے جس میں زندگی کے ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ یہ آپ کے لئے اندازہ لگانے کی گنجائش ہی نہیں چھوڑتا کہ کسی معاملے میں خدا کی کیا رائے ہو گی۔

قرآن شریف سب سے بڑا معجزہ ہے جو کبھی کسی نبی پر اُتارا گیا۔ ٹھیک ہے! آپ صرف ایک آیت وضع کر کے دکھائیں جو قرآن شریف کی آیات کے ہم پلہ یا اِس کے قریب ہو! آپ اعلیٰ ترین درجے کی عربی زبان بے تکلف بول سکتے ہوں تو بھی ایسا نہ کر سکیں گے۔۔۔ اِس کے علاوہ آپ کی بائبل میں ـــ یعنی اصل اور غیر محرف بائبل میں حضرت محمد (صلعم) کی آمد کے بارے میں پیش گوئیاں بھی موجود ہیں۔

مَیں یقین رکھتا اور جانتا ہوں کہ فی الوقت بائبل جعلی اور محرف ہے کیونکہ اِس کی کتابوں میں رد و بدل کئے گئے ہیں۔

دوست! آپ کی معلومات کے لئے مَیں بتاتا ہوں کہ مَیں نے نیا عہدنامہ پڑھا ہے اِس لئے نہیں کہ مجھے سچائی کی تلاش ہے بلکہ اپنی ذاتی دلچسپی کے باعث پڑھا ہے، اور ایک نہیں بلکہ دو دفعہ پڑھا ہے اور مَیں نے دیکھا ہے کہ اِس میں ہرگز کوئی ایسی بات نہیں جو عظمت میں قرآن شریف کو چھو بھی سکتی ہو کیونکہ قرآن شریف واقعی خدا کا کلام ہے جو فرشتے کے وسیلے سے محمد (صلعم) کو بھیجا گیا۔ اگر آپ اِس کے برعکس کچھ ثابت کر سکتے ہیں تو کریں۔

آپ کی سلامتی ہو

احمد

احمد کے چیلنج اور تبصرے کو کسی صورت نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

ہمارا خالق ایسے معاملات کو بے وقعت نہیں سمجھتا، اورہمیں بھی اِنہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ نبیوں کے قدیم صحیفوں میں خدا نے احمد کی طرف سے اُٹھائے گئے ہر مسئلے کے واضح اورصاف جواب فراہم کئے ہیں کیونکہ ہر مسئلہ ازلی وابدی اہمیت کے سوال سے تعلق رکھتا ہے۔

واحد حقیقی خدا کا پیغام کیا ہے؟

ایوب نبی نے بھی چند ایسے ہی سوال اُٹھائے تھے

"حکمت کہاں ملے گی؟'' (ایوب ۲۸ :۱۲)۔
"انسان خدا کے حضور کیسے راست باز ٹھہرے؟'' (ایوب ۹:۲)

سفر

اِس پریشان خیال میں دُنیا ہزاروں متضاد جواب یا ردِعمل ملتے ہیں۔ میرا مقصد اِس کھچڑی میں اپنے خیالات ونظریات کا اضافہ کرنا نہیں، بلکہ مَیں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ دل اوردماغ کے ساتھ اعلیٰ ترین کتاب، کتاب الکتب کے سفر میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں اورزندگی کے بنیادی اوراہم سوالوں کے جواب تلاش کریں جواِس میں موجود ہیں۔ ہم اکٹھے سفر کرتے ہوئے دیکھیں گے کہ اِن صحیفوں کے مطابق سچ کیا ہے اوراحمد اوردوسرے لوگوں کی طرف سے اُٹھائے گئے چیلنجوں کے بارے میں نبیوں کے جوابات پر غورکریں گے۔

اِبتدائی تعارفی باتوں (حصہ اوّل۔ باب ۱ تا ۷) کے بعد ہمارا سفر وہاں سے شروع ہوگا جہاں سے بائبل مقدس شروع ہوتی ہے، یعنی دنیا کی تاریخ کے آغاز سے۔ وہاں سے ہم وقت میں سے گزرتے ہوئے ابدیت میں داخل ہوں گے (حصہ دوم وسوم، باب ۸ تا ۳۰)۔

اورسفر کا اختتام خود جنت کو دیکھنے کے بعد ہوگا۔

سفر کے انداز

ہم کہہ سکتے ہیں کہ "**ایک خدا، ایک پیغام**" ایک کتاب نہیں بلکہ تین کتابوں کا مجموعہ ہے۔ **حصہ اوّل** میں اُن رکاوٹوں کا ذکر ہے جن کے باعث بہت سے لوگ بائبل مقدس کا مطالعہ نہیں کرتے۔ **حصہ دوم** میں عمدہ ترین کہانی کے مرکزی اورا ہم پیغام پر سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ **حصہ سوم** میں پس پردہ جا کر بنی نوع انسان کے لئے خدا کے تعجب انگیز اوررعب دار مقاصد پر گہری نظر ڈالی گئی ہے۔

بہت سے ہم سفروں کو پہلا حصہ سفر کی تیاری کرنے کے لئے نہایت فائدہ مند معلوم ہو گا۔ تو بھی اگر آپ پہلے ہی مانتے ہیں کہ نبیوں کے صحائف معتبر یعنی قابل اعتبار ہیں، یا آپ کو مزید تاخیر کے بغیر خدا کا بیان سننے اور اُس کے پیغام کو سمجھنے کی آرزو ہے تو آپ حصہ اوّل کو چھوڑ کر فوراً حصہ دوم پر چلے جائیں اور سارا سفر طے کر لینے کے بعد حصہ اوّل کی طرف لوٹیں۔

اگر آپ آہستہ رَوی سے سفر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں تو آپ کتاب کے تیس ابواب کو مہینہ بھر پر پھیلا سکتے ہیں اور ہر روز ایک باب پر غور و فکر کر سکتے ہیں۔

اگر آپ مسلمان ہیں تو آپ یہ زیارتی سفر رمضان کے تیس دنوں میں کر سکتے ہیں۔ آپ کو اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنا چاہئے کیونکہ قرآن شریف کہتا ہے کہ "دین کے معاملے میں کوئی زور یا زبردستی نہیں ہے"۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے "۔۔۔مسلمانو، کہو کہ: ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس کی ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور اولادِ یعقوب کی طرف نازل ہوئی تھی۔ اور جو موسی اور عیسی اور دوسرے تمام پیغمبروں کو اُن کے رب کی طرف سے دی گئی تھی۔ ہم اُن کے

درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں" (سورہ ۲ آیت ۲۵۶ اور ۱۳۶)۔

آپ کوئی سا راستہ بھی اختیار کریں ہم آپ کو سفر کا ایک اہم گُر بتاتے ہیں ـــ یہ سفر شروع کر لیا تو اِس کا کوئی حصہ نہ چھوڑنا۔

ہر نیا صفحہ پچھلے صفحے پر عمارت اُٹھاتا چلا جاتا ہے۔ آپ جو کچھ دیکھتے ہیں فوری طور پر اُسے پوری طرح نہ بھی سمجھیں تو بھی آخری صفحے تک پڑھیں اور اِس دوران غور کرتے رہیں۔ سفر کے بعض حصے عجیب اور چیلنج کرنے والے ہوں گے، لیکن راستے میں تازگی کے نخلستان بھی آئیں گے۔ کتنی بھی رکاوٹیں حائل ہوں سفر جاری رکھیں۔

سچائی

اِس دنیا میں بے شمار لوگوں کی پختہ رائے ہے کہ کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ زندگی کے بڑے بڑے سوالوں کے بارے میں سچ یا جھوٹ کیا ہے، مثلاً انسانی نسل کہاں شروع ہوئی؟ مَیں اِس دنیا میں کیوں ہوں؟ میرا انجام کیا ہو گا؟ کیا درست ہے اور کیا غلط ہے؟

آج کل مغرب میں اِس قسم کے بیان کا رواج سا ہو گیا ہے کہ "ہر بات اضافی ہے یعنی کسی دوسری بات سے نسبت رکھتی ہے۔'' یا "یہ سوچنا ہی غلط ہے کہ کوئی شخص کامل سچائی کو جان سکتا ہے۔'' ایسے بیانات کی خود اپنی تردید کرنے کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے کسی کو منطق میں پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری کی ضرورت نہیں۔ اگر کامل سچائی ہے ہی نہیں تو ایسے نظریہ کو ماننے والے "ہر بات'' کے بارے میں اثباتی دعوے کیسے کر سکتے ہیں یا کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی بات "غلط'' ہے؟

شکر ہے کہ کائنات کا خالق جس نے زندگی کو تبدیل کرنے والی سچائی انسانوں پر ظاہر کردی ہے وہ اِس رائے کے ساتھ متفق نہیں۔ جو سچ دل سے اُس کی تلاش کرتے ہیں وہ اُن سے کہتا ہے:

"تم سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی" (یوحنا ۸:۳۲)۔

درست انتخاب / فیصلہ

چند سال ہوئے میرے ۷۹ سالہ بزرگ پڑوسی موسیٰ نے درخواست کی کہ مَیں ہفتے میں تین باراُس کے گھر جا کر بائبل مقدس پڑھ کر سنایا کروں۔ وہ کمزوری اور خراب صحت کی وجہ سے کہیں آجا نہیں سکتا تھا۔ موسیٰ ساری عمر قرآن شریف کا مطالعہ کرتا رہا تھا۔ لیکن اُس نے موسیٰ کی توریت، داؤد کے مزامیر اور یسوع کی انجیل کے بارے میں کبھی غور نہیں کیا تھا۔ یہ کتابیں ہیں جن کے بارے میں قرآن شریف سارے مسلمانوں کو تاکیدی نصیحت کرتا ہے کہ اُنہیں قبول کریں اور اُن پر ایمان رکھیں[1]۔

---

[1] مثال کے طور پر قرآن شریف سورة ۴۰ آیات ۷۰-۷۲ میں کہتا ہے "جن لوگوں نے کتاب (خدا) کو اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اُس کو جھٹلایا وہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب کہ اُن کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔ (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں، پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔" اور یہ بھی کہتا ہے "اور ان پیغمبروں کے بعد اِنہی کے قدموں پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرتے تھے اور اُن کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اور تورات کی جو اِس سے پہلی (کتاب) ہے تصدیق کرتی ہے۔ اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت کرتی ہے" (سورہ ۵ آیت ۴٦)۔ اور یہ بھی کہ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ہر اُس کتاب پر جو اُس سے پہلے وہ نازل کرچکا ہے۔ جس نے اللہ اور اُس کے ملائکہ اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور روزِ آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دُور نکل گیا" (سورہ ۴ آیت ۱۳٦)۔ "اے نبی ہم نے

مَیں اہم واقعات اوربیانات کو تاریخی ترتیب کے مطابق پڑھ کر سناتا تھا اورموسیٰ بڑے دھیان سے سنتا تھا۔ اُس نے جان لیا کہ سب کا خالق اورمنصف ناپاک گنہگاروں کو کیسے راست باز ٹھہرا سکتا ہے۔ موسیٰ نے کئی باربتایا کہ "ہم نے جن باتوں کا مطالعہ کیا ہے مَیں اُن کے بارے میں فقط سوچتا ہی نہیں بلکہ اُن پر مسلسل غورکرتا ہوں!"

ایک دن پاک کلام میں ظاہر کی گئی ایک اَور سچائی سیکھنے کے بعد موسیٰ نے پاس ہی بیٹھی ہوئی اپنی بیوی اوربیٹی سے بڑی مایوسی سے کہا، "ہمیں کسی نے یہ باتیں کیوں نہ سکھائیں!"

جب موسیٰ کے پڑوسیوں کو معلوم ہوا کہ موسیٰ ایک غیر ملکی شخص سے بائبل مقدس کا مطالعہ کررہا ہے تو طرح طرح کی باتیں شروع ہوگئیں۔ دباؤ اِتنا بڑھ گیا کہ میرے اُس عمر رسیدہ دوست نے مجھ سے کہا کہ کچھ عرصے تک ہمارے گھر آنا بند کردیں۔ اُس نے وضاحت کی کہ "مَیں سچائی کو رد نہیں کر رہا، لیکن میرے خاندان پر دباؤ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔"

کوئی چھ ہفتوں تک انتظار کرنے کے بعد (تاکہ مخالف باتیں ٹھنڈی پڑ جائیں) مَیں اورمیری اہلیہ پھر موسیٰ اوراُس کے خاندان سے ملنے گئے۔ اُس نے ہمارا پُرتپاک استقبال کیا اورچند سوال پوچھے جن پراُس نے خوب غورکیا تھا۔ ہمارے رُخصت ہونے سے پہلے اُس نے کہا "اہم اورضروری بات یہ ہے کہ مرنے سے پہلے مَیں درست اِنتخاب کرلوں۔"

تمہاری طرف اُسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اوراُس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اوراولادِ یعقوب، عیسی، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی۔ ہم نے داؤد کو زبور دی" (سورہ ۴ آیت ۱۶۳)۔ قرآن شریف کے ایسے مزید بیانات کے لئے باب ۳ کا پہلا صفحہ اوراُس کے حواشی ملاحظہ کریں۔

موسیٰ نے جان اور سمجھ لیا تھا کہ یہ قول کتنا اِہم ہے کہ "سچائی کو مول لے اور اُسے بیچ نہ ڈال" (امثال ۲۳:۲۳)[۱]۔

اِس کے چار ماہ بعد ہمارا یہ پیارا دوست اِنتقال کر گیا۔

اکٹھے گزارے ہوئے وقتوں کو یاد کرتے ہوئے مَیں موسیٰ کے جواب کو کبھی نہیں بھول سکتا جو اُس نے میرے اِس سوال پر دیا "موسیٰ، اگر آج رات تم رِحلت کر جاؤ تو تمہاری ابدیت کہاں گزرے گی؟"

تھوڑی سی ہچکچاہٹ کے بعد اُس نے جواب دیا "مَیں تو جنت میں جاؤں گا۔"

مَیں نے پوچھا "تم یہ کیسے جانتے ہو؟"

اُس نے بائبل مقدس کو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑتے ہوئے جواب دیا، "کیونکہ مَیں اِس پر ایمان رکھتا ہوں!"

وعدہ

مَیں انکشاف کا یہ سفر اُن کے نام منسوب کرتا ہوں جو موسیٰ کی طرح مرنے سے پہلے درست انتخاب کرنا چاہتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ واحد حقیقی خدا آپ کا ہاتھ پکڑ کر ساری رُکاوٹوں پر غالب آنے میں مدد کرے اور اپنی ذات کی اور جو کچھ اُس نے آپ کے لئے کیا ہے اُس کی بالکل صحیح اور واضح سمجھ تک پہنچائے۔

---

[۱] سچائی کو "مول لینے" کے بجائے بہت سے لوگ اِسے "بیچ ڈالتے" ہیں کیونکہ وہ ڈرتے ہیں کہ ہمارا خاندان اور ہمارے دوست ہمیں بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھیں گے تو ہمارے بارے میں کیا سوچیں گے، حالانکہ بائبل مقدس دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب ہے اور قرآن شریف مسلمانوں کو حکم بھی دیتا ہے کہ اِس پر ایمان لاؤ۔)

"" تم مجھے ڈھونڈو گے اورپاؤ گے۔ جب پورے دل سے میرے طالب ہو گے'' (یرمیاہ ۲۹:۱۳)۔

یہ ہے آپ کے ساتھ خدا کا وعدہ۔

باب ۲

Ch 2 Overcoming the Obstacles pic

رُکاوٹوں پر غالب آنا

"تمہیں خبر تک نہ ہو گی اور جہالت تمہیں ہلاک کر دے گی۔"
(وولف کہاوت)

تقریباً تین ہزار سال ہوئے خدا نے فرمایا تھا "میرے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوئے" (ہوسیع ۴:۶)۔ آج بھی بے شمار لوگ، جن میں کالج کی ڈگریاں رکھنے والے بھی شامل ہیں بائبل مقدس کے نبیوں کی لکھی ہوئی باتوں سے بے خبر رہ کر زندگی گزار رہے اور مر رہے ہیں۔

بائبل مقدس کی قدامت اور اثر کو مدِنظر رکھتے ہوئے کیا کسی کو واقعی "اعلیٰ تعلیم یافتہ" کہہ سکتے ہیں، سوائے اِس کے کہ وہ بائبل مقدس کی باتوں کا بنیادی / ابتدئی ادراک رکھتے ہیں؟ جس طرح دنیا کے لوگوں نے ہزاروں مذاہب اور شعائر تراش لئے ہیں اُسی طرح پاک کلام یعنی بائبل مقدس کو نظر انداز کرنے کی ہزاروں دلیلیں بھی گھڑ لی ہیں۔ اِس باب اور اگلے باب میں ہم اِن میں سے دس دلیلوں یا وجوہات پر غور کریں گے۔

ایک دفعہ سفر شروع کر لیا تو ہمیں توقع رکھنی ہو گی کہ بہت سی رکاوٹیں پیش آئیں گی اور ہم اُن پر غالب آئیں گے۔

دس "دلیلیں یا وجوہات" جن کی بنا پر لوگ بائبل مقدس کو رد کر دیتے ہیں:

۱۔ من گھڑت کہانیاں

مغرب اور یورپ کی بہت سی قومیں مذہب سے بیگانہ ہو چکی ہیں۔ وہ علانیہ کہتی ہیں کہ بائبل مقدس انسانوں کی ایجاد کردہ پُرجوش کہانیوں اور دلکش کہاوتوں اور مقولوں کے مجموعے کے سوا کچھ نہیں۔ بہت سے لوگ اِس رائے کو مانتے ہیں جبکہ اُنہوں نے بائبل مقدس کو کبھی غور اور تحقیقی انداز سے پڑھا بھی نہیں۔

سر آرتھر کونن ڈائل کی بلند پایہ افسانوی تصنیف "شرلک ہولمز کے مشہور واقعات" میں اُس کا نائب سراغ رساں ڈاکٹر واٹسن ایک خاص جرم کے واقعے کے بارے میں پوچھتا ہے:

"آپ نے اِس سے کیا نتیجہ اخذ کیا ہے؟"

ہولمز جواب دیتا ہے "ابھی تک میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں۔ معلومات کے بغیر مفروضہ یا نظریہ قائم کرنا سنگین اور فاش غلطی ہوتی ہے۔ غیر شعوری طور پر انسان واقعات کو مروڑنے لگتا اور اپنے نظریے یا رائے کے مطابق بنانے لگتا ہے جبکہ نظریات یا آرا کو حقائق و واقعات کے موافق ثابت ہونا چاہئے" (رومیوں ۱۴: ۱-۱۵؛ متی ۷: ۱-۵)۔

بہت سے لوگ پاک کلام کے بارے میں یہی "سنگین اور فاش" غلطی کرتے ہیں۔ وہ کافی معلومات کے بغیر نتائج اخذ کرتے ہیں اور حقائق کو مروڑ کر اپنے نظریات اور آرا کے مطابق ڈھالتے ہیں تاکہ دنیا کے بارے میں اُن کے نظریے اور اندازِ زندگی میں گڑبڑ نہ ہو۔

۲۔ بے شمار تشریحات اور تفاسیر

بہت سے لوگ پاک نوشتے اِس لئے نہیں پڑھتے کیونکہ ایک گروہ کہتا ہے کہ "بائبل مقدس یہ کہتی ہے" اور دوسرا گروہ اُس کی مخالفت کرتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے کہ "نہیں، اِس کا یہ مطلب نہیں، بائبل مقدس تو یہ کہتی ہے!" اور یہ مفروضہ بھی حیرت انگیز نہیں کہ پاک صحائف کو سمجھنا ممکن ہی نہیں۔

بے شک زندگی کے بعض معاملات اور مسائل میں بائبل مقدس نے فرق فرق نظریات کی گنجائش رکھی ہے (رومیوں ۱۴: ۱-۵؛ متی ۷: ۱-۵)۔ لیکن جہاں تک ابدی نتائج کے حامل معاملات کی بات ہو وہاں وہ طرح طرح کی تشریحات اور تفاسیر کی گنجائش نہیں چھوڑتی۔ خدا کی کتاب اور اِس کے پیغام کو

صرف اِسی صورت میں سمجھا جا سکتا ہے کہ ہم بغور دیکھیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔

مشہور افسانوی شرلک ہولمز نے بھی واٹسن سے کہا تھا، "تم دیکھتے ہو لیکن مشاہدہ نہیں کرتے۔ فرق صاف ظاہر ہے۔ مثال کے طور پر تم نے ہال سے اِس کمرے کی طرف آنے والے قدموں کے نشان کئی دفعہ دیکھے ہیں۔"

"کتنی دفعہ؟" ہولمز نے پوچھا۔

"ہوں، سینکڑوں دفعہ" واٹسن نے جواب دیا۔

"اچھا، تو یہاں کتنے نشان ہیں؟"

"کتنے ہیں! مَیں نہیں جانتا۔"

"یہی بات ہے! تم نے مشاہدہ نہیں کیا! لیکن پھر بھی دیکھا ضرور ہے! میرا نکتہ بھی یہی ہے۔ اب، مَیں جانتا ہوں۔ یہاں قدموں کے سترہ نشان ہیں، کیونکہ مَیں نے دیکھا ہے اور مشاہدہ بھی کیا ہے۔"

اِسی طرح بہت سے لوگ بائبل مقدس میں قسم قسم کے بیان دیکھتے تو ہیں، لیکن صرف چند ایک افراد ہی بغور دیکھتے ہیں کہ دراصل وہ کیا کہہ رہی ہے۔ اِس لئے کوئی حیرت کی بات نہیں کہ لوگ طرح طرح کی تشریحات اور تفاسیر تراش لیتے اور پیش کرتے ہیں۔

ہم ایک سوال سے بات کو واضح کرتے ہیں۔ کیا آپ خدا کے پیغام کو سمجھنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ خدا کی سچائی کو اُسی جذبے، شوق اور باریک بینی سے تلاش کرنے کو تیار ہیں جس سے کسی پوشیدہ خزانے کو تلاش کرتے ہیں؟ سلیمان بادشاہ لکھتا ہے "بلکہ اگر تُو عقل کو پکارے اور فہم کے لئے آواز بلند کرے اور اُس کو ایسا ڈھونڈے جیسے چاندی کو، اور اُس کی ایسی تلاش کرے جیسی پوشیدہ خزانوں کی تو تُو خداوند کے خوف کو سمجھے گا" (امثال ۲:۳-۵)، یعنی تجھے خدا کی معرفت حاصل ہو گی۔

۳۔ مسیحیوں کا ردِ عمل

بہت سے لوگ بائبل مقدس کو اُس بُرائی کی وجہ سے رد کر دیتے ہیں جو اِس کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے بعض لوگ کرتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں، "صلیبی جنگوں کے بارے میں کیا کہتے ہو جن میں صلیب کے جھنڈے تلے لوگوں کا قتلِ عام کیا گیا؟" اور "عدالت کے بارے میں کیا خیال ہے؟" (یہ عدالت رومن کیتھولک کلیسیا نے تیرھویں صدی میں قائم کی تھی تا کہ بدعتوں کی تفتیش کر کے اِن کے ذِمہ دار افراد کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے)۔ اور اُن مظالم اور بے انصافیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو آج بائبل مقدس پر ایمان رکھنے والے لوگ کئے جا رہے ہیں؟" سچائی تو یہ ہے کہ جو شخص بھی مسیحی (مطلب ہے مسیح کی مانند) کہلاتا ہے اور مسیح کی محبت اور رحم دلی دکھانے میں ناکام رہتا ہے، وہ مسیح کی تعلیم اور نمونے کا زندہ تضاد اور انکار ہے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ لیکن مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو" (متی ۵: ۴۳، ۴۴)۔

اور لوگ یہ بھی پوچھتے ہیں کہ "اُن مسیحیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کی زندگیاں بے ایمانی، بددیانتی، شراب نوشی اور حرام کاری سے بھری ہیں؟" جو شخص اخلاقی ناپاکی میں زندگی گزارتا ہے وہ پاک کلام کی قطعی اور صاف نافرمانی کر رہا ہے، جبکہ پاک کلام کہتا ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ فریب نہ کھاؤ۔ نہ حرام کار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے، نہ بت پرست، نہ زنا کار، نہ عیاش، نہ لونڈے باز، نہ چور، نہ لالچی، نہ شرابی، نہ گالیاں بکنے والے، نہ ظالم۔ اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی مگر

تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اورہمارے خدا کے روح سے دُھل گئے اورپاک ہوئے اورراست بازبھی ٹھہرے'' (۱۔کرنتھیوں ۶ :۹ -۱۱)۔

راست باز ٹھہرائے جانے کا مطلب راست یا درست کام کرنے والا مانا جاتا ہے۔ اِس سفر میں آگے چل کر ہمیں معلوم ہوگا کہ خدا گنہگاروں کو کیسے معاف کرتا اورراست باز ٹھہراتا ہے۔ اوربعض لوگ پوچھتے ہیں کہ "اُن مسیحیوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو بتوں کو سجدے کرتے اورمقدسہ مریم اور دوسرے مقدسین سے دعائیں مانگتے ہیں؟'' مختصر جواب یہ ہے کہ جو کوئی ایسے کام کرتا ہے وہ خدا کے کلام کی تعلیم کی نہیں بلکہ اپنے کلیسیائی فرقے کی روایات کی پیروی کرتا ہے۔ خدا کا کلام واشگاف طورپر کہتا ہے "تم اپنے لئے بت نہ بنانا اورنہ کوئی تراشی ہوئی مورت یا لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا اورنہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دارپتھر رکھنا کہ اُسے سجدہ کرواِس لئے کہ مَیں خداوند تمہارا خدا ہوں'' (احبار ۱:۲۶)۔ بتوں کے سامنے جھکنا اورسجدہ کرنا، انسان کے اختیار کو خدا کے اختیار پر ترجیح اوروقعت دینا، حقیقی خدا کو جانے بغیر مشین کی طرح دعائیں مانگنا سب بت پرستی کی شکلیں ہیں۔ بہت سے لوگ پریشان ہوتے اورالجھن محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ "مسیحی'' اور"کیتھولک" ایک سی یا ہم معنی اِصطلاحات ہیں۔ ایسا نہیں ہے اور نہ "مسیحی" اور"پروٹسٹنٹ'' ہم معنی اصطلاحات ہیں۔ جیسے کوئی شخص گھوڑوں کے باڑے میں آنے جانے سے گھوڑا نہیں بن جاتا بالکل اِسی طرح گرجا گھر میں آنے جانے سے کوئی شخص "مسیحی'' نہیں ہو جاتا۔

۴۔ ریاکار (منافق) لوگ

بعض لوگ بائبل مقدس کو نہ پڑھنے کی یہ دلیل دیتے ہیں۔ ہم اِسے "سارے ریاکاروں کی وجہ سے'' نہیں پڑھتے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے

لوگ جو بائبل مقدس پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کا طرزِزندگی اُن کے دعوے کی تردید کرتا ہے۔ وہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اَور ہیں۔ وہ اپنے طمع اور خود غرضانہ مقاصد کے لئے بائبل مقدس کے پیغام کو توڑمروڑدیتے ہیں۔ وہ اپنے فائدہ کی تاویلیں کرتے ہیں۔ کئی مبلغوں کا بھانڈا پھوٹ گیا اور ظاہر ہوگیا کہ وہ عیاش اوربدکارہیں۔ بعض نام نہاد مبلغ کہتے ہیں کہ ہمیں پیسہ دو یا بھیجو تو تمہیں صحت اوردولت کی برکت ملے گی! بائبل مقدس اِن عیاراوردغابازافراد کو بے نقاب کرتے ہوئے کہتی ہے کہ اُن کی "عقل بگڑگئی ہے اوروہ حق سے محروم ہیں اوردینداری کو نفع ہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔۔۔ مگر اے مردِ خدا! تُواِن باتوں سے بھاگ'' (۱۔تیم ۶ : ۵، ۱۱)۔

یسوع نے اپنے زمانے کے مفاد پرست اور ظاہر دار مذہبی راہنما سے کہا:

"اے ریاکارو، یسعیاہ نے تمہارے حق میں کیا خوب نبوت کی کہ یہ اُمت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگراِن کا دل مجھ سے دُور ہے اوریہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں" (متی ۱۵ :۷ ۔۹)۔ اوراپنے شاگردوں سے یسوع نے فرمایا "اور جب تم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عبادت خانوں میں اوربازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہوکر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو دیکھیں'' (متی ۶ :۵)۔

یہ حقیقت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی طرح کی ریاکاری کرنے (اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنا جو ہم ہیں نہیں) کا قصوروار ہے۔ تو کیا ہم کسی دوسرے کی ریاکاری کو موقع دیں کہ ہمیں اپنے خالق کو جاننے سے روکے، اوراُس کے معتبر

کلام کو ہمیں تبدیل کر کے ایسے انسان بننے سے روکے جو وہ (خدا) چاہتا ہے کہ ہم بن جائیں؟

۵۔ نسل پرستی

بعض لوگ بائبل مقدس کو اِس لئے رد کر دیتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب لوگوں کے بعض گروہوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ ہم کو یہ اقبال جرم تو کر لینا چاہیئے کہ ہم کسی نہ کسی حد تک نسل پرستی یا نسلی امتیاز کرنے یا اپنی نسل کو سب سے اعلیٰ و برتر سمجھنے کے قصوروار ہیں۔ اِس معاملے میں بائبل بالکل واضح ہے، "خدا کسی کا طرفدار نہیں" (اعمال ۱۰: ۳۴)۔

مثال کے طور پر کیا آپ کو معلوم ہے کہ موسیٰ نے کوشی (ایتھوپیا کی رہنے والی) عورت سے شادی کر لی تھی (گنتی ۱:۱۲)؟ کیا آپ نے وہ بیان پڑھا ہے کہ ارام (سیریا) کا سپہ سالار خدا کے حضور خاکسار اور فروتن ہوا تو خدا نے الیشع نبی کے وسیلے سے اُسے کوڑھ سے شفا دی (۲۔ سلاطین باب ۵)؟ یا وہ واقعہ کہ خدا نے یہودی نبی یوناہ کو حکم دیا کہ جا کر نینوہ شہر (موجودہ عراق میں موصل کے قریب) میں توبہ اور نجات کے پیغام کی منادی کر۔ یوناہ نینوہ کے لوگوں سے نفرت کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ خدا اُنہیں ہلاک اور نیست کر دے، لیکن خدا اُن سے محبت رکھتا اور اُن پر رحم کرنا چاہتا تھا۔ (یوناہ باب ۴)۔ کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ دنیا کے لئے خدا کے نجات کے منصوبے کو ظاہر کرنے میں فارس (ایران) نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے؟ (بائبل مقدس میں دانی ایل، عزرا اور آستر کی کتابیں دیکھئے۔) کیا آپ نے اِس حیرت افزا بیان پر غور کیا ہے کہ یسوع نے ایک گنہگار سامری عورت کو ہمیشہ کی زندگی کا پیغام دیا، حالانکہ یہودی سامریہ کے علاقے میں سے گزرتے بھی نہ تھے کیونکہ وہ سامریوں کو "ناپاک" سمجھتے تھے (یوحنا باب ۴)۔

ہماری دنیا میں تو نسل پرستی اورفرقہ پرستی کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن ہمارا خالق نسل پرستی سے مبرا ہے۔ اُس کی نظروں میں صرف ایک ہی نسل ہے یعنی نسلِ انسانی۔

"جس خدا نے دنیا اوراُس کی سب چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کرہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا، نہ کسی چیز کا محتاج ہو کرآدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہے کیونکہ وہ تو خود سب کو زندگی اورسانس اورسب کچھ دیتا ہے اوراُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہرایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کیں اوراُن کی میعادیں اورسکونت کی حدیں مقررکیں تاکہ خدا کو ڈھونڈیں، شاید کہ ٹٹول کراُسے پائیں۔ ہرچند وہ ہم میں سے کسی سے دُورنہیں کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اورچلتے پھرتے اورموجود ہیں" (اعمال۱۷: ۲۴-۲۸)۔

بائبل مقدس اعلان کرتی ہے کہ خدا نے سارے انسانوں کو"ایک ہی اصل" سے پیدا کیا۔ جدید سائنس اِس کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ دنیا بھر میں انسان کا جینیاتی کوڈ 99.9 فیصد مماثل ہے۔ جو باقی بچتا ہے (۰.۱ فیصد) وہ ہے ڈی این اے جو ہماری ذاتی اورانفرادی خصوصیات میں فرق کا ذمہ دار ہے مثلاً آنکھوں کا رنگ، یا بیمار ہونے کا خدشہ۔

"آسمان اورزمین کا خالق اورمالک" جو"ہم میں سے کسی سے دُورنہیں ہے" وہ خود ہماری فکر اورپرواکرتا ہے اورچاہتا ہے کہ ہم "خدا کو ڈھونڈیں" اور اُس کے پیغام کو سمجھیں۔ اُس نے ہماری پیدائش کی ایک ایک تفصیل مرتب کر رکھی ہے۔ وہ ہر قوم، اہلِ زبان، تہذیب اوررنگ کے سارے لوگوں سے محبت

رکھتا ہے اورچاہتا ہے کہ وہ اپنی دلی زبان میں اُس کے نام کو پکاریں، اُس کے نام پر بھروسا رکھیں۔

۶۔ بائبل مقدس کا خدا قتل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

یہ ای میل مجھے ایک دہریئے (جو دنیا دارانسان نواز، کہلانا پسند کرتا ہے) نے بھیجی تھی۔

email

"بائبل مقدس کہتی ہے کہ مَیں خداوند خدائے رحیم اورمہربان، قہر کرنے میں دھیما اورشفقت اوروفا میں غنی'' ہوں (خروج ۳۴: ۶)۔ یہ خود ستائی کے بہت اچھے الفاظ ہیں۔ لیکن اِن میں سے ایک کو بھی اُس کے کاموں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کیا جا سکتا۔ اُس وقت تو خدا شفقت کرنے والا معلوم نہیں ہوتا تھا جب دسمبر ۲۰۰۴ء میں شمال مشرقی ایشیا میں اُس نے سنامی سے لاکھوں افراد کو ڈوب مرنے دیا۔ ملکِ کنعان میں داخل ہونے کے وقت بائبل مقدس کے خدا نے بے گناہ اورپُرامن مردوں، عورتوں، بچوں اوردودھ پیتے بچوں کو قتل کرنا منظورکیا۔ کیا وجہ ہے کہ مَیں جو فقط فانی انسان ہوں اپنے نام نہاد 'خالق' سے زیادہ شفیق یا رحم دل ہوں؟ اگر میرے بس میں ہوتا تواِس کرہ ارض پر ہونے والی ساری ہولناک باتوں کو روک دیتا --- یعنی لڑائیاں، جھگڑے، عداوت، جنگیں، قتل و غارت، آفتیں، افلاس، بھوک، بیماری، دکھ، غم اور بدحالی --- مَیں ابھی چٹکی بجاکر اِنہیں ختم کر دیتا!"

بہت سے لوگ پوچھتے ہیں کہ اگر خدا بھلا اورقادرِمطلق ہے تو وہ گناہ اور بدی کو ختم کیوں نہیں کر دیتا؟ اوردلچسپ بات یہ ہے کہ کوئی نہیں پوچھتا کہ اگر خدا بھلا اور قادرِمطلق ہے تو جب مَیں بُرے کام کرتا ہوں تو وہ مجھے کیوں نہیں روک دیتا؟ ہم چاہتے ہیں کہ خدا بُرائی کی عدالت کرے، لیکن یہ نہیں چاہتے کہ وہ میری / ہماری عدالت کرے۔

اِسی تضاد کو دیکھتے ہوئے ہم مانتے ہیں کہ ہمارے انسان نوازدوست نے بہت مشکل چیلنج پیش کئے ہیں۔ اِن کے سہل اورآسان جواب تونہیں، مگر تسلی بخش جواب ضرورموجود ہیں۔ ہم پاک صحائف کے اِس سفر میں آگے

بڑھیں گے اور خدا کی ذات و کردار سے ہمارا آمنا سامنا ہو گا اور گناہ کے دُور رس نتائج کو دیکھیں گے تو خدا کی طرف سے دیئے گئے جواب واضح ہو جائیں گے۔ فی الحال ہم تین اصول پیش کرتے ہیں جو ہمیں اپنے خالق پر نکتہ چینی کرنے سے باز رکھیں گے جب وہ آفتیں آنے دیتا ہے بلکہ آفتوں کو آنے کا حکم دیتا ہے جو آدمیوں، عورتوں، بچوں بلکہ دودھ پیتے بچوں کی جانیں چھین لے جاتی ہیں۔

الف۔ انسان صرف ایک حصہ لیکن خدا پوری تصویر کو دیکھتا ہے۔

جن آفتوں اور المناک واقعات کو انسان "ظالمانہ" اور "بے انصافی" سمجھتے ہیں، جن میں "بے گناہ" اور معصوم لوگ "اپنے وقت سے پہلے" مر جاتے ہیں خدا اُنہیں ابدیت کے تناظر میں دیکھتا ہے۔ وہ صاف طور سے کہتا ہے کہ انسان کی عارضی اور تیزی سے گزر جانے والی زمینی زندگی آنے والے بڑے واقعہ کی صرف تمہید یا آغاز ہے (زبور ۹۰: ۱-۱۲؛ مرقس ۸: ۳۶؛ ۲-کرنتھیوں ۴: ۱۶-۱۸؛ رومیوں ۸: ۱۸؛ یعقوب ۴: ۱۳-۱۵)۔ جو کچھ آنکھوں سے نظر آتا ہے زندگی میں اُس سے بہت زیادہ باتیں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ماں کے رحم میں جنین کا تصور کریں۔ اگر وہ دنیا کے بارے میں محدود نظریے کی بنیاد پر دلیل آرائی کر سکے تو خدا سے کہے گا "مَیں نے کیا کیا تھا کہ مجھے اِس جنینی تھیلی میں بند کرنے کا حق دار قرار دیا گیا؟ مجھے باہر سے بچوں کے ہنسنے اور کھیلنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں اور مَیں ہوں کہ اِس گھپ اندھیری اور پانی بھری دنیا میں ایسے بند ہوں جیسے قبر میں۔ یہ بے انصافی ہے!" کیا وجہ ہے کہ مَیں جو صرف ایک جنین ہوں اپنے خالق سے زیادہ شفیق ہوں؟ صاف ظاہر ہے کہ جو بچہ ابھی پیدا نہیں ہوا وہ کسی بڑے اور بالغ شخص کی طرح اپنے خالق کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ "اے انسان، بھلا تُو کون ہے جو خدا کے سامنے جواب دیتا ہے؟ کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے سے کہہ سکتی ہے کہ تُو نے مجھے کیوں ایسا بنایا؟" (رومیوں ۹: ۲۰)۔

ب۔ جو انسان کی نظر میں غلط ہے ضروری نہیں کہ خدا کی نظر میں بھی غلط ہو۔

خدا زندگی کا بانی اور سنبھالنے والا ہے اور اُسے اِس زندگی کو ختم کر دینے کا بھی حق ہے۔ ایوب نبی یکے بعد دیگرے آنے والی قدرتی آفتوں میں اپنے دس بچے اور سارا مال و اسباب کھو بیٹھا۔ اُس نے کہا "ننگا مَیں اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا۔ خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا، خداوند کا نام مبارک ہو۔ اِن سب باتوں میں ایوب نے نہ تو گناہ کیا اور نہ خدا پر بے جا کام کا عیب لگایا" (ایوب ۱: ۲۱-۲۲)۔

ہمارا عنقریب شروع ہونے والا سفر ہمیں خدا کے عجیب لیکن عقل مندانہ منصوبوں کی بصیرت عطا کرے گا جو فی الحال پس پردہ ہیں۔ ہم کائنات کے مطلق العنان حکمران سے ملیں گے جو انسانوں کو مجبور نہیں کرتا کہ مجھ سے محبت رکھو اور میرے فرماں بردار رہو۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کیوں انتہائی ہولناک حالت میں ہے۔

انسانی تاریخ میں خدا نے اِس زمین پر طرح طرح کی تباہ کن آفتیں بھیجی ہیں یا آنے دی ہیں۔ نوح کے زمانے میں سو سال تک برداشت اور صبر کرنے اور خبردار کرنے کے بعد خدا نے ساری دنیا پر طوفان بھیجا جس میں سوائے آٹھ کے ساری جانیں مر مٹیں (پیدائش باب ٦ تا ٨)۔ اگرچہ بہت سے لوگ اِس طوفان اور سیلاب کو ایک افسانہ سمجھتے ہیں مگر ارضیات کے ماہر اور فوسل (کسی ارضیاتی دَور کے پودے یا جانور کے ڈھانچ جو زمین کے زیرین طبقات میں سے ملتے ہیں) اِس کی تصدیق کرتے ہیں۔ ابرہام کے زمانے میں سدوم اور عمورہ پر آگ نازل ہوئی تو وہاں سے صرف تین جانیں بچی تھیں اور باقی سارے لوگ نیست و نابود ہو گئے تھے۔ موسیٰ کے دنوں میں اور اُس کے بعد بھی خدا نے اسرائیلیوں کو

حکم دیا کہ ساری کنعانی قوموں کو نیست و نابود کر دیں (یشوع باب ۱ - ۱۰)۔ یہ لڑائیاں خدا کے واضح حکموں کے تحت لڑی گئیں اور کئی دفعہ آسمان سے معجزانہ مداخلت اور مدد بھی ہوتی تھی مثلاً اسرائیلیوں نے یکے بعد دیگرے سات دن تک یریحو کے گرد چکر لگائے تو اِس کے بعد شہر کی دیوار باہر کی طرف گر گئی (ارضیات نے اِس کی تصدیق کی ہے)۔ خدا نے سینکڑوں سال انتظار کرنے کے بعد ان شہروں کی عدالت کی اور ان پر غضب نازل کیا۔ یہ سارا عرصہ اُس نے اُنہیں موقع دیا کہ بت پرستی، حرام کاری، بدکاری اور انسانی قربانیاں چڑھانے سے باز آجائیں اور توبہ کریں (پیدائش ۱۵: ۱۶؛ خروج ۱۲: ۴۰)۔ لیکن اُنہوں نے ابرہام، یوسف اور موسیٰ جیسے دیندار اور خدا پرست آدمیوں کی گواہی کی کچھ پروا نہ کی اور اُنہیں نظر انداز کر دیا۔ صرف چند کنعانیوں نے توبہ کی اور واحد حقیقی خدا پر ایمان لائے جس نے مصر پر دس فوق الفطرت آفتیں بھیجی تھیں اور بحیرہ قلزم کا پانی دو حصے کر کے راستہ کھولا تھا۔ جب خدا نے ان قدیم لوگوں (اُمت) کو استعمال کیا کہ اُس کے غضب کو پورا کرنے کا وسیلہ بنیں تو وہ انصاف پر قائم رہا اور کسی کی طرف داری نہیں کی۔ مثال کے طور پر توریت میں مرقوم ہے کہ خدا نے پہلے اسرائیلیوں کو (اُن کی بت پرستی اور زناکاری پر) سزا دی اور وبا بھیجی جس سے ...، ۲۴ اسرائیلی مر گئے (گنتی باب ۲۵ - ۳۱)۔ اسرائیلیوں کو پہلے سزا دینے کے بعد ہی خدا نے اُنہیں بھیجا کہ اِرد گرد کی بگڑی ہوئی اور بُری اور گناہ آلود قوموں پر اُس کی سزاؤں اور غضب کو پورا کریں۔ یہ سمجھنا غلط ہے کہ یہ قومیں بے گناہ یا معصوم تھیں۔ پاک کلام واضح طور سے بیان کرتا ہے کہ وہ ایسی بگڑ گئیں اور آلودہ ہو گئی تھیں کہ اُن کا ملک "اپنے باشندوں کو اُگلے دیتا" تھا (احبار ۱۸: ۲۵)۔ خدا کی شفقت اور صبر بہت بڑا ہے، لیکن اُس کا غضب اور قہر بھی بڑا اور یقینی ہے اور ضرور نازل ہوتا ہے۔

ج۔ آخرِکار خدا سب کا کامل انصاف کرے گا۔

ہم ماضی اور حال کے واقعات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ یاد رکھنے سے بہت مدد ملے گی کہ انسان کے خالق کے پاس ہر ایک جان کے بارے میں مکمل معلومات ہیں، ہمارے پاس نہیں ہیں۔ خدا ہمارے نہیں بلکہ اپنے اخلاقی معیار کے مطابق سب کچھ کرتا ہے۔ ہم اُسے نہیں بتاتے کہ کیا غلط اور کیا درست ہے۔ وہ ہمیں بتاتا ہے۔ اگرچہ خدا انسانوں کو غلط انتخاب کرنے دیتا ہے جن سے دوسروں پر ناموافق اثرات مرتب ہوتے ہیں، لیکن وہ برائی سے لاتعلق یا بے پروا نہیں رہتا۔ عدالت کا وہ دن آ رہا ہے جب خدا راست بازی کے اپنے معیار کے مطابق ہر ایک مرد، عورت اور بچے کی عدالت کرے گا۔ اُس کی محبت اور اِنصاف بے انتہا اور لا محدود ہیں۔ "خداوند عادل خدا ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جو اُس کا انتظار کرتے ہیں (یسعیاہ ۳۰ : ۱۸)۔

خدا بُرائی یا گناہ کی سزا فوراً نہیں دیتا۔ اِس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ گنہگاروں کو مہلت دیتا ہے کہ توبہ کریں اور اُس کی مہیا کردہ نجات کو قبول کریں: "اے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر۔ خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اِس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے'' (۲۔ پطرس ۳ : ۸، ۹)۔

ہمارے ای میل بھیجنے والے دوست کی طرح اگر آپ بھی اپنے بارے میں سمجھتے ہیں کہ "مَیں اپنے خالق سے زیادہ شفیق ہوں'' تو پڑھتے رہیں۔ خدا اپنے بھید اُن افراد پر ظاہر کرتا ہے جو اُس کی سننے کے لئے فروتن اور حلیم ہوتے ہیں اور صبر سے سنتے ہیں۔

"غیب کا مالک تو خداوند ہمارا خدا ہی ہے، پر جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ تک ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے ہیں۔۔۔" (استثنا ۲۹ : ۲۹)۔

۷۔ خدا کی کتاب حدود کی پابند نہیں۔

بعض لوگ بائبل مقدس کو رد کرنے کا یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ اگر بائبل (مقدس) خدا کے الہام سے ہوتی تو اِس میں ایسے کریہہ واقعات کا بیان شامل نہ ہوتا کہ لوگوں نے زناکاری، حرام کاری، نسل کشی، دغابازی، بت پرستی وغیرہ کی۔ الہام اور مکاشفے کے بارے میں اُن کے تصور اور نظریے کے مطابق خدا کی کتاب خدا کے براہِ راست اور صریح اقوال تک محدود ہونی چاہئے۔

چونکہ پاک صحائف کا مقصد و مدعا تاریخ کے وسیلے سے لوگوں کو اپنے خالق سے متعارف کرانا ہے تو تعجب کیوں کہ بائبل مقدس نہ صرف خدا کے اقوال اور کاموں کو قلم بند کرتی ہے بلکہ بنی نوع انسان کے گناہوں اور خامیوں کو بھی پیش کرتی ہے! کیا خدا کو حق نہیں کہ بنی نوع انسان کی ناکامی کے پس منظر میں اپنا جلال، پاکیزگی، قدس، عدل، رحمت اور وفاداری کو ظاہر کرے؟ کیا ہم خدا کو حکم دینے کی جرات کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی ذات اور اپنے پیغام کو کیسے ظاہر کرے؟

"آہ! تم کیسے ٹیڑھے ہو! کیا کمہار مٹی کے برابر گنا جائے گا؟ یا مصنوع اپنے صانع سے کہے گا کہ مَیں تیری صنعت نہیں؟ کیا مخلوق اپنے خالق سے کہے گا کہ تُو کچھ نہیں جانتا؟" (یسعیاہ ۲۹ : ۱۶)۔

بائبل مقدس میں بہت سے تاریخی واقعات مرقوم ہیں جو خدا نے ہونے دیئے مگر اُسے پسند نہیں تھے۔ زندہ اور حقیقی خدا وہ ہستی ہے جو بُرے اور ناگوار حالات کو اچھی چیز میں بدل کر خوش ہوتا ہے۔ شاید آپ نے یوسف کا

مسحورکن واقعہ پڑھا ہوا ہے۔ وہ یعقوب کا گیارھواں بیٹا تھا۔ اُس کے دس بڑے بھائی اُس سے عداوت رکھتے اوربد سلوکی کرتے تھے۔ موقع ملتے ہی اُنہوں نے یوسف کو غلام کے طورپر اسماعیلیوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ یوسف کو ناجائز طورپر قید میں ڈال دیا گیا۔ اِن مصیبتوں کے وسیلے سے یوسف مصر میں فرعون کے بعد اعلیٰ ترین عہدے پر پہنچ گیا۔ اُس نے قحط سالی کے دوران مصریوں، اپنے بھائیوں اورآس پاس کی قوموں کو بھوکوں مرنے سے بچایا۔ بعد ازاں جب یوسف کے بھائیوں کے دل بالکل بدل گئے تو اُس نے اُنہیں بتایا، "تم نے تو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن خدا نے اُسی سے نیکی کا قصد کیا تاکہ بہت سے لوگوں کی جان بچائے۔ چنانچہ آج کے دن ایسا ہی ہو رہا ہے" (پیدائش ابواب ۳۷ - ۵۰ اور ۵۰: ۲۰)۔

۸۔ تضادات سے بھری ہوئی

بہت سے لوگ اِصرار سے کہتے ہیں کہ بائبل (مقدس) تضادات سے بھری ہوئی ہے، لیکن اُن میں سے شاید ہی کوئی ہوگا جس نے جذبات اورتعصبات سے بالاتر ہو کر اِس کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی ہو۔ کیا مناسب ہے کہ سنی سنائی باتوں کی بنا پر پاک صحائف (بائبل مقدس) کو رد کر دیا جائے؟ کیا کسی عظیم کتاب کو صرف کتابت (یا کمپوزنگ) کی کوئی غلطی پکڑنے یا متن میں کوئی تضاد ثابت کرنے کے لئے پڑھنا چاہئے؟ کاش ایسا نہ ہو! تاہم بہت سے لوگ بائبل مقدس کو اِسی مقصد سے پڑھتے ہیں۔

چند سال ہوئے مجھے ایک ای میل موصول ہوئی جس میں بائبل مقدس میں مفروضہ غلطیوں اورتضادات کی ایک لمبی فہرست شامل تھی۔ ای میل بھیجنے والے نے یہ سب کچھ کسی ویب سائٹ سے نقل کیا تھا۔

ہم اُس کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں:

email

"آپ کی بائبل مقدس خود اپنی تردید کرتی ہے۔ مثال کے طور پر

* پہلے دن خدا نے روشنی پیدا کی۔ پھر روشنی کو تاریکی سے جدا کیا (پیدائش ۱: ۳-۵)۔ سورج جو کہ رات اور دن کو جدا کرتا ہے، وہ چوتھے دن پیدا کیا گیا (پیدائش ۱: ۱۴-۱۹)۔
* آدم جس دن ممنوعہ پھل کھاتا اُسے اُسی دن مرنا تھا (پیدائش ۲: ۱۷)۔ آدم نو سو تیس برس تک جیتا رہا (پیدائش ۵:۵)۔
* یسوع عدالت نہیں کرتا یا کسی کو مجرم نہیں ٹھہراتا (یوحنا ۳: ۱۷، ۸: ۱۵، ۱۲: ۴۷)۔ یسوع عدالت کرتا یا مجرم ٹھہراتا ہے (یوحنا ۵: ۲۲، ۲۷-۳۰؛ ۹: ۳۹؛ اعمال ۱۰: ۴۲؛ ۲-کرنتھیوں ۵: ۱۰)۔
* وغیرہ وغیرہ

اب مَیں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ کا مذہب مجھے اجازت دیتا ہے کہ اُسے قبول کرنے سے پہلے سوال پوچھوں/ اعتراض کروں اور اپنا دماغ استعمال کروں یا کیا مجھے کہتا ہے کہ آنکھیں بند رکھوں اور اپنے دماغ کو سوال یا اعتراض پیدا کرنے سے روک دوں؟ چونکہ مَیں اپنے آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ کیا ممکن ہے کہ خدا نے اپنی ہی کتاب میں اِتنی غلطیاں کی ہوں تو فطری طور سے میرا جواب ہے نہیں!

ہاں وہی خدا جو کہتا ہے "آؤ ہم باہم حجت کریں" (یسعیاہ ۱: ۱۸)۔ وہ چاہتا ہے کہ "مَیں سوال کروں اور اپنا دماغ استعمال کروں۔ خدا ہر کسی کو دعوت دیتا ہے کہ اُس (خدا) کے کلام پر خود غور کرے۔ کسی دوسرے شخص کے دریافت کردہ "تضادات" کو نقل کرنے اور اُن کی تشہیر کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ حضرت سلیمان نے فرمایا ہے "نادان ہر بات کا یقین کر لیتا ہے، لیکن ہوشیار آدمی اپنی روِش کو دیکھتا بھالتا ہے" (اَمثال ۱۴: ۱۵)۔

اُس ای میل بھیجنے والے دوست کے "تضادات" کا مسئلہ اِس طرح حل ہو گا کہ ہم پاک کلام کو غور کے ساتھ پڑھیں اور اُس پر غور و فکر کریں۔ زیرِ نظر کتاب "ایک خدا، ایک پیغام" کے ابواب ۸، ۱۲ اور ۲۸، ۲۹ میں اِن تینوں مفروضہ تضادات کے جواب دیئے گئے ہیں، مگر فی الحال ہم سب اِس بات پر اِتفاق کریں کہ

خلوصِ نیت سے خود تحقیق کرنے کے لئے یہ زندگی بہت مختصر اور ابدیت بے حد طویل ہے۔

اگر آپ نے کبھی رسیلہ اور مزیدار آم کھایا ہو تو جانتے ہیں کہ اُس کی خوشبو اور منہ میں مزے کا کسی دوسرے شخص سے بیان کرنا ہی کافی نہیں ہوتا، اُسے چکھانا اور کھلانا ضروری ہوتا ہے۔ اِسی طرح خدا کے کلام کے بارے میں کسی دوسرے شخص کی بتائی ہوئی باتوں کو قبول کر لینا ہی کافی نہیں۔ لازم ہے کہ آپ خود اِسے چکھیں، خود آزمائیں:

"آزما کر دیکھو کہ خداوند کیسا مہربان ہے!" (زبور ۳۴: ۸)۔

یہ انسان کے اپنے ابدی مفاد میں ہے کہ وہ پاک کلام کا دھیان اور احتیاط سے مطالعہ کرے۔ جسے "شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو درستی سے کام میں لاتا ہو" (۲۔تیمتھیس ۲: ۱۵)۔ پورے متن اور سیاق و سباق پر توجہ نہ دینا حق کے کلام کو استعمال کرنے کا صحیح طریقہ نہیں ہے۔

وضاحت کی خاطر ہم مثال دیتے ہیں۔ بائبل مقدس میں کہا گیا ہے کہ عیب جوئی نہ کرو، (کسی پر فتویٰ نہ دو) اور دوسری جگہ کہا گیا ہے کہ ایسا کرو (دیکھیں متی ۷: ۱۔ ۲۰ اور موازنہ کریں رومیوں باب ۱۴ اور ۱۔کرنتھیوں باب ٦ کے ساتھ)۔ کیا یہ حوالے متضاد ہیں؟ نہیں، بلکہ باہم تکمیلی ہیں۔ ایک طرف تو خدا کی کتاب مجھے کہتی ہے کہ چونکہ مخلوق ہونے کے باعث میرا علم محدود ہے اِس لئے مَیں اپنی راست بازی کا ڈھنڈورا پیٹنے اور دوسروں کی عیب جوئی کرنے کی روح سے کسی دوسرے کی نیت اور عمل پر فتویٰ نہ دوں (اُسے بُرا نہ کہوں)۔ اور دوسری طرف کہتی ہے کہ جو کچھ پاک کلام کہتا ہے اُس کی بنیاد پر فتویٰ دوں --- نیکی اور بدی میں، حق اور باطل میں تمیز کرنے کے لئے۔

اب بائبل مقدس میں مفروضہ تضادات کے بارے میں کیا خیال ہے؟

ان سارے "تضادات" کے تسلی بخش جواب مَیں نے خود تلاش کئے ہیں۔ مَیں نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ جب تک لوگ پاک کلام کو سمجھنا نہ چاہیں تو جونہی اُن کے پرانے تضاد کی وضاحت ہو جاتی ہے وہ کوئی نیا "تضاد" ڈھونڈ نکالتے ہیں۔

متعدد ویب سائٹ "بائبل مقدس میں ۱۰۱ واضح تضادات" کی ایک لمبی فہرست لگاتار پیش کرتے رہتے ہیں، باوجود یہ کہ اب کئی سالوں سے ایک اَور مقالہ بعنوان " ۱۰۱ صراحت شدہ تضادات" بھی اِن ہی ویب سائٹ پر پیش کیا جا رہا ہے۔ دیکھئے

www.debate.org.uk/topics/apolog/contrads.htm

کیاآپ خدا کے پیغام کو سمجھنا چاہتے ہیں؟ تو اپنا نظریہ یا مفروضہ ڈھونڈنے کے لئے خدا کی کتاب مت پڑھیں بلکہ اُس (خدا) کا نظریہ تلاش کرنے کی خاطر پڑھیں۔ بائبل مقدس کا کتاب بہ کتاب مطالعہ کریں۔ جو کچھ پڑھیں اُس کی تشریح یا تفسیر کرنے کی زیادہ کوشش نہ کریں۔ اُسے اپنی تشریح یا تفسیر خود کرنے دیں۔ پاک صحائف جو کئی صدیوں میں اور بہت سے نبیوں کی معرفت لکھے گئے وہ خود اپنی بہترین تفسیر ہیں۔ بائبل مقدس کی کسی بھی آیت کی صحیح تفسیر و تشریح کرنے کے لئے دو اصول پلے باندھ لیں:

۱۔ آگے اور پیچھے کا پورا سیاق و سباق پڑھیں۔

۲۔ پاک کلام کا موازنہ اور مقابلہ پاک کلام سے کریں۔

مثال کے طور پر استثنا کی کتاب میں مقدس موسیٰ نے بنی اسرائیل کے سامنے یہ پیش گوئی کی: خداوند خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اُس کی سننا۔۔۔" (استثنا ۱۸: ۱۵)۔ جب موسیٰ نے اسرائیلیوں سے یہ الفاظ کہے کہ "تیرے ہی درمیان سے" اور "تیرے ہی بھائیوں میں سے" تو اِس کا کیا مطلب تھا؟ بعض لوگ کہتے ہیں

کہ وہ "اسماعیلیوں" کے بارے میں، جبکہ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ وہ "اسرائیلیوں" کے بارے میں کہہ رہا تھا۔ اِس کے آگے اور پیچھے کا سیاق و سباق درست جواب مہیا کرتا ہے (مثلاً استثنا ۱۷: ۱۵، ۲۰؛ ۱۸: ۲، ۵ وغیرہ)۔ یہ خاص نبی کون تھا جسے "برپا کرنے" کا خدا نے وعدہ کیا؟ بہت سے لوگ اِس پیش گوئی کو اپنے خاص مذہب کے بانی پر منطبق کرنے یعنی اُس کے بارے میں قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اِس کی بالکل درست تشریح آگے چل کر خود پاک کلام (بائبل مقدس) نے کر دی ہے (دیکھئے یوحنا ۵: ۴۳۔ ۴۷؛ ۶: ۱۴؛ اعمال ۳: ۲۲۔ ۲۶۔ آپ کو جواب مل جائے گا۔)

"وہی (خدا) گہری اور پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ اندھیرے میں ہے اُسے جانتا ہے اور نُور اُسی کے ساتھ ہے" (دانی ایل ۲: ۲۲)۔

۹۔ مَیں کسی نئے عہدنامے کو نہیں مانتی۔

تھوڑا عرصہ ہوا مجھے کسی خاتون کی طرف سے یہ ای میل موصول ہوئی:

email

"مَیں نئے عہدنامے کو نہیں مانتی۔ مَیں صرف پرانے عہدنامے کو مانتی ہوں۔ مَیں یقین نہیں رکھتی کہ خدا کی باتوں کو ترتیب دے کر نئے زمانے کے لئے دوبارہ لکھا جا سکتا ہے۔"

بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح ای میل بھیجنے والی یہ خاتون بھی ابھی تک نہیں سمجھی کہ خدا کی کتاب (بائبل مقدس) میں ایک پرانا عہدنامہ اور ایک نیا عہدنامہ کیوں ہیں۔ پاک کلام کے اِن دو بنیادی اور اہم حصوں کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خدا کا کلام "ترتیب دے کر دوبارہ لکھا گیا ہے،" بلکہ مطلب یہ ہے کہ

بنی نوع انسان کے لئے خدا کا وہ منصوبہ جو الہام سے پیشگی بتا دیا گیا تھا یعنی جس کی پیش گوئی ہوئی تھی وہ پورا ہو گیا ہے اور ہو رہا ہے۔

تاریخ میں واقعات کا ذکر اُن تاریخوں کے حوالے سے ہوتا ہے جب وہ وقوع پذیر ہوئے تھے۔ مثال کے طور پر بتایا جاتا ہے کہ ابرہام نبی تقریباً ۲۰۰۰ ق م میں پیدا ہوئے، مگر نیویارک کے ٹون ٹاورز (Twin Towers) کی تباہی کی تاریخ ۲۰۰۱ء میں آتی ہے۔ ("ق م" قبل از مسیح اور" عیسوی" کا مخفف ہے۔ یاد رہے کہ مسلمان لوگ یسوع مسیح کو "عیسیٰ" کے نام سے یاد کرتے ہیں)۔ عالمی تاریخ دو حصوں میں تقسیم ہے اور خدا کی کتاب (بائبل مقدس) بھی دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مگر تاریخ میں نقطہ تقسیم بہر صورت یسوع مسیح کی پیدائش کا واقعہ ہے۔

بائبل مقدس میں ایک پرانا عہدنامہ ہے اور ایک نیا عہدنامہ۔ لفظ "عہدنامہ" کا مطلب ہے سرکاری دستاویز، میثاق، اقرارنامہ، دو فریقوں کے درمیان معاہدہ۔ وضاحت کی خاطر ہم ایک مثال دیتے ہیں۔ جب کوئی شخص بنک سے قرض لیتا ہے تو وہ ایک عہدنامہ یا معاہدہ یعنی ایک قانونی دستاویز پر دستخط کرتا (انگوٹھا لگاتا) ہے۔ عہدنامہ کے مطابق بنک کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُس شخص کو وعدہ کی ہوئی رقم دے۔ اور اُس شخص کہ ذمہ داری ہے کہ معاہدہ کے مطابق مقررہ مدت میں وہ پوری رقم واپس ادا کرے۔ اگر وہ شخص اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتا تو اُسے ناگوار نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اِسی طرح بائبل مقدس اُن عہدناموں کی تفصیل پیش کرتی ہے جو ہمارے خالق نے سارے انسانوں کے لئے فراہم کئے، جن سے یہ ممکن ہوا کہ آپ اور مَیں اُس (خدا) کی ازلی اور ابدی برکات اور عنایات سے مستفید ہوں۔ خدا کا انسانوں کے ساتھ "عہد باندھنا" بائبل مقدس کے پاس نوشتوں کی بے مثال خوبی ہے۔

اب ہم پاک کلام کے مذکورہ دو حصوں پر سرسری نظر ڈالیں گے۔ پرانے عہدنامہ اور نئے عہد نامے میں سفر کرتے ہوئے اِن دونوں حصوں کا مقصد اور اِن کی قوت واضح ہوتی جائے گی۔

حصہ اوّل۔ پرانا عہدنامہ: پرانا عہدنامہ عبرانی زبان میں (تھوڑا سا حصہ ارامی زبان میں) لکھا گیا ہے۔ پرانے عہدنامے کے نوشتوں میں موسیٰ کی شریعت (اِسے توریت/ تورات بھی کہتے ہیں)، نبیوں کے صحیفے اورزبور شامل ہیں (لوقا ۲۴: ۴۴)۔ خدا نے یہ نوشتے ایک ہزار سال سے زیادہ مدت کے دوران تقریباً تیس نبیوں کو عطا کئے۔ اِن میں آدم کی تخلیق سے لے کر سلطنتِ فارس کے دَور (تقریباً ۴۰۰ ق م) تک کی انسانی تاریخ میں خدا کی مداخلت کا حال قلم بند ہے۔

نبوتی مفہوم میں پرانا عہدنامہ دنیا کے خاتمے کے زمانے تک دیکھتا ہے اور سینکڑوں تاریخی واقعات کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اِن کا اعلان کرتا ہے۔

پاک نوشتوں کے اِس الٰہی نشانِ تصدیق پر ہم باب ۵ میں بات کریں گے۔ خدا تاریخ کے وقوع میں آنے سے پہلے اِس کا اعلان کرتا ہے۔ اِس کی ایک زبردست مثال مقدس دانی ایل کی کتاب کے ابواب ۷ تا ۱۲ میں پائی جاتی ہے۔ دانی ایل ۴۰۰ ق م سے لے کر مسیح یسوع کے زمانے تک کی عالمی تاریخ بیان کرتا ہے اور پھر اُن واقعات کا ذکر کرتا ہے جو آخری زمانے میں رونما ہوں گے۔ مقدس دانی ایل نے یہ ساری باتیں ۶۰۰ ق م سے ۵۳۰ ق م کے دوران لکھیں۔

پرانا عہدنامہ اُس عہدنامے (معاہدہ) کا بیان کرتا ہے جو خدا نے یسوع مسیح کی پیدائش سے پہلے (ق م) بنی نوع انسان کو پیش کیا۔ "مسیح" عبرانی کے لفظ "ما شیخ یا ما شیاخ" (دیکھیں قاموس الکتاب صفحہ ۳۷۲، ۹۰۹، ۹۱۲) کی یونانی شکل ہے۔ انگریزی زبان میں "مسایاح" (Messiah) ہے۔ اِس کا مطلب ہے "ممسوح" یعنی مسح کیا گیا یا "چنیدہ" یعنی "چنا ہوا"۔ جو واقعات ابھی وقوع پذیر نہیں ہوئے اُن کی پیش گوئی کرتے ہوئے یہ پاک صحائف اُس مسایاح یعنی مسیح

موعود کی خبر دیتے تھے جو انسانوں کو گناہ اوراِس کے نتائج سے رہائی دے گا۔ پرانے عہد میں یہ اہم وعدہ بھی شامل تھا:

"دیکھ وہ دن آتے ہیں خداوند فرماتا ہے جب مَیں اسرائیل کے گھرانے اوریہوداہ کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھوں گا" (یرمیاہ ۳۱:۳۱)۔

حصہ دوم۔ نیا عہدنامہ: نئے عہدنامے کے نوشتے یونانی زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اِنہیں "انجیل" بھی کہا جاتا ہے۔ انجیل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں " خوش خبری"۔ نیا عہدنامہ پہلی صدی عیسوی میں کم سے کم آٹھ اشخاص کی معرفت لکھا گیا۔ نئے عہدنامے میں مسایاح یعنی مسیحِ موعود کی پہلی آمد کا بیان قلم بند ہے۔ یہ پرانے عہدنامے کے نوشتوں کی الٰہی تفسیر بھی پیش کرتا ہے اوربتاتا ہے کہ عالمی تاریخ کا خاتمہ کیسے ہوگا۔ اِس کی ساری پیش گوئیاں کامل طورسے پرانے عہدنامے کی پیش گوئیوں کے مطابق ہیں۔

نیا عہدنامہ خدا کی طرف سے انسانوں کواُس بڑی پیش کش کا بیان کرتا ہے جو مسیحِ موعود کی آمد کے نتیجے میں ممکن ہوئی۔ یہ نوشتے پیچھے کو یعنی ماضی کی طرف متوجہ کرتے ہیں اوراُن سینکڑوں اہم اورکلیدی واقعات کے پورا ہونے کا ثبوت دیتے ہیں جن کی پیش گوئیاں نبیوں نے کی تھیں۔

پرانے عہدنامے کی طرح نیا عہدنامہ آگے کو یا مستقبل کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے جب مسیحِ موعود زمین پر واپس آئے گا۔ بہت معقول وجہ تھی جو مسیحِ موعود نے کہا "یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں (پرانا عہدنامہ) کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" (متی ۵ : ۱۷)۔

پرانے عہدنامے اور نئے عہد نامے میں کوئی تضاد نہیں۔ اُس بیج کی مانند جو پھوٹتا ہے اور بڑھ کر بڑا اور مکمل درخت بن جاتا ہے، انسانوں کے لئے خدا کا نہایت قدیم منصوبہ پرانے عہدنامے میں جڑ پکڑتا اور نئے عہدنامے میں بڑھ کر تکمیل کو پہنچتا ہے۔ خدا کی کتاب کا ہر ایک حصہ اُس پیغام کی طرف متوجہ کرتا ہے جو خدا چاہتا ہے کہ ہم سمجھیں۔

ای میل بھیجنے والی خاتون یہ یقین رکھنے میں حق بجانب ہے کہ "خدا کی باتوں کو ترتیب دے کر نئے زمانے کے لئے دوبارہ نہیں لکھا جا سکتا۔" جس حقیقت کو وہ سمجھنے اور جاننے سے قاصر رہی ہے یہ ہے کہ "خدا کی باتیں" پوری ہو سکتی ہیں اور پوری ہو کر رہیں گی۔

۱۰۔ تحریف شدہ کتاب

اب تک ہم نے نو رکاوٹوں کا جائزہ لیا ہے جن کے باعث لوگ بائبل مقدس کو نہیں پڑھتے اور اِس کا یقین نہیں کرتے۔ لیکن ہم نے اُس بڑے اور عام اعتراض کا جائزہ نہیں لیا جو ہمارے مسلمان دوست ہمیشہ کرتے ہیں۔ میرے دوست احمد نے اپنی ای میل میں اِس کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

email

"مَیں جانتا اور یقین رکھتا ہوں کہ موجودہ بائبل بالکل جعلی اور تحریف شدہ ہے کیونکہ اِس کی ساری کتابوں میں رد و بدل کیا گیا ہے۔

کیا احمد کی بات درست ہے؟ کیا اصل نوشتوں میں رد و بدل کیا گیا ہے؟ اگلے صفحات میں اِس کا جواب دیا گیا ہے۔

باب ۳

Ch 3 Corrupted or Preserved?

تحریف شدہ یا اصل حالت میں محفوظ؟

"ہاں گھاس مرجھاتی ہے۔ پھول کملاتا ہے پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے'' (یسعیاہ ۴۰: ۸)۔

دنیا کے چار مختلف حصوں سے آنے والی ذیل کی ای میلیں دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتی ہیں:
emails

"" ہم سارے الہامی نوشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن اُن کی اصل صورت میں۔""

"" یہ مت بھولو کہ تمہارے پاس وہ پرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ ہیں جن میں الفاظ بدلے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک کے الفاظ برسوں سے جوں کے توں ہیں۔""

"" تمہاری بائبل کا متن محرف ہے جو دوبارہ لکھا گیا ہے، اِس میں اضافے کئے گئے ہیں اور دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے۔ تم نے اِسے اپنے غلط اعتقادات کے مطابق ڈھالنے کے لئے شروع سے آخر تک بدل دیا ہے۔""

مجھے یقین ہے کہ بائبل میں صدیوں بلکہ ہزاروں سال پہلے تحریف کی گئی۔ اور نیا عہدنامہ اگر سارا نہیں تو اِس کا بیشتر حصہ بالکل سوروں کا کھاجا ہے جو پولس نامی جھوٹے نبی نے گھڑا ہے۔ اِس وجہ سے میرے لئے بائبل میں سے اِقتباس کرنا وقت اور محنت ضائع کرنے کے برابر ہے۔''

کیا یہ اعتراض اورالزام درست اوربجا ہیں؟ کیا لامحدود خدا نے محدود انسان کو چھوٹ دے دی کہ اُن نوشتوں میں اَدل بدل کرکے بگاڑدے جو اُس نے قدیم سے اپنے نبیوں کو الہام سے عطا کئے تھے؟

مسلمانوں سے ایک ذاتی بات

یہاں مَیں اپنے معزز مسلمان قاری سے براہِ راست مخاطب ہونا چاہتا ہوں:

آپ خود جانتے ہوں گے کہ قرآن شریف واضح طور سے کہتا ہے کہ بائبل مقدس کے صحیفے یعنی تورات (توریت)، زبوراورانجیل خدا نے "ہدایت اورروشنی" کے لئے دیئے (سورہ ۵: ۴۳-۴۶)۔ اور قرآن شریف یہ بھی کہتا ہے "اور(اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے..." (سورہ ۵: ۴۸)۔

اوریہ بھی کہتا ہے کہ "اوراے نبی تم سے پہلے بھی ہم نے اِنسانوں ہی کو رسول بنا کربھیجا جن پر ہم وحی کیا کرتے تھے۔ تم لوگ اگرعلم نہیں رکھتے تو اہلِ کتاب سے پوچھو" (سورہ ۲۱ آیت ۷)۔ قرآن شریف یہ تنبیہ بھی کرتا ہے "یہ لوگ جو اِس کتاب (بائبل مقدّس) کو اوراُن ساری کتابوں کو جھٹلاتے ہیں جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجی تھیں... دوزخ کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے" (سورہ ۴۰ آیت ۷۰-۷۲)۔

قرآن شریف باربار کہتا ہے کہ بائبل کی کتابیں خدا کے الہام سے ہیں اور جو لوگ اِنہیں رد کرتے (جھٹلاتے) ہیں وہ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

دیکھئے قرآن شریف میں یہ حوالے: سورہ ۲: ۸۷-۹۱، ۱۰۱، ۱۳۶، ۲۸۵؛ ۳: ۳-۴؛ ۴: ۴۷، ۵۴، ۱۳۶، ۱۶۳؛ ۵: ۴۳-۶۸؛ ۶: ۹۲؛ ۱۰: ۹۴؛ ۲۰: ۱۳۳؛ ۲۱: ۱۰۵؛ ۲۸: ۴۳؛ ۲۹: ۴۶؛ ۳۲: ۲۳؛ ۴۰: ۵۳، ۵۴، ۷۰-۷۲؛ ۴۵: ۱۶؛ ۴۶: ۱۲؛ ۵۷: ۲۷۔ اِن حوالوں میں

قرآن شریف مسلمانوں سے کہتا ہے کہ بائبل مقدس کے صحیفے خدا کے الہام سے ہیں۔

اور قرآن شریف کے یہ اعلانات دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بڑی اُلجھن پیدا کئے ہوئے ہیں کیونکہ خدا کی ذات اور بنی نوع انسان کے لئے اُس کے مقصد اور منصوبے کے بارے میں بائبل مقدس اور قرآن شریف ایک دوسرے سے بالکل ہی فرق پیغام دیتے ہیں۔

اِسی وجہ سے مسلمان یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ بائبل مقدس کے نوشتوں میں تحریف کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل سوالوں سے بہت سے لوگوں کو شوق ہوا ہے کہ مذکورہ نتیجے کے بارے میں سوچیں:

مسلمانوں کے لئے خاص سوالات

* کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خدا اپنے صحیفوں کی حفاظت کر سکتا ہے؟
* اگر کر سکتا ہے تو کیا وہ اُن کی حفاظت کرنے پر آمادہ ہے؟
* اگر آپ کو یقین ہے کہ نبیوں کے صحیفوں میں تحریف کی گئی ہے تو:

الف۔ اُن میں تحریف کب کی گئی؟

ب۔ اُن میں تحریف کہاں کی گئی؟ (یعنی دنیا کے کس خطے میں)

ج۔ یہ تحریف کس نے کی؟ اگر آپ کہتے ہیں کہ مسیحیوں یا یہودیوں نے ان صحیفوں میں تحریف کی تو بتائیں کہ وہ مقدس نوشتوں میں تحریف کیوں کرتے جن کی حفاظت کے لئے بہتوں نے بخوشی اپنی جانیں قربان کر دیں؟

د۔ آپ کیا ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟

ہ۔ خدا نے فانی انسانوں کو ایسا کیوں کرنے دیا کہ بنی نوع انسان کے لئے اُس (خدا) کے تحریری کلام اور مکاشفہ (الہام) میں تحریف کریں؟

* اگر خدا نے انسانوں کو چھوٹ دے دی کہ وہ مقدس موسیٰ اورداؤد جیسے نبیوں کی کتابوں میں تحریف کرلیں تو آپ کیسے جانتے ہیں کہ جس کتاب پر آپ کا ایمان ہے وہ اِس بدسلوکی سے بچی ہوئی ہے؟

اِن سوالوں سے ہمارا مقصد کسی کو پریشان یا مغلوب کرنا نہیں ہے۔ لیکن چونکہ بہت سے لوگ اِس "تحریف کے الزام" کو درست مانتے ہیں اوریہ مسئلہ ابدی اہمیت اورنتیجہ کا حامل ہے اِس لئے ہم صرف ایک اَور سوال پوچھتے ہیں۔

* بائبل مقدس کے صحیفوں میں یہ تحریف قرآن شریف کے نزول سے پہلے ہوئی یا بعد میں؟

اِس سوال پر مزید بات کرنے سے پہلے ہم تاریخ کی اِس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ پرانا عہدنامہ بنیادی طور سے یہودیوں کی مقدس دینی کتاب ہے۔ وہ صدیوں سے پوری غیرت اورجاں فشانی سے اِس کی حفاظت کرتے آئے ہیں۔ کیا وہ برداشت کر سکتے تھے کہ کوئی شخص اُن کے پاک صحیفوں میں شوشہ بھربھی بڑھائے یا گھٹائے؟ تاریخ میں کوئی دوسری مثال نہیں ملتی کہ کسی مذہبی جماعت (مسیحیوں) نے اپنے ایمان کی بنیاد اُس کتاب کو بنایا ہو جسے کوئی دوسری مذہبی جماعت (یہودی) معظم ومکرم مانتی اوردل وجان سے حفاظت کرتی ہو۔ کیا صرف ایک یہ حقیقت اِس بات کو عملاً ناممکن نہیں بنا دیتی کہ کوئی پرانے عہدنامے کے صحیفوں میں تحریف کرے؟

اب ہم اِس سوال پر بات کرتے ہیں کہ بائبل میں تحریف قرآن شریف کے نزول سے پہلے ہوئی یا بعد میں؟

پہلے؟

اگرآپ کا جواب یہ ہے کہ بائبل مقدس کے متن میں تحریف قرآن شریف کے تحریر ہونے سے پہلے ہوئی تو قرآن شریف کیوں اعلان کرتا ہے کہ یہ نوشتے انسانوں کی "ہدایت اورنصیحت" کے لئے ہیں اورفریب یا گمراہی نہیں ہیں، اوریہ نوشتے "روشنی" ہیں اورتاریکی نہیں ہیں؟ قرآن شریف کیوں کہتا ہے کہ "اہلِ انجیل اس قانون کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اِس میں نازل کیا ہے" (سورہ ۵ :۴۶، ۴۷)۔ اورپھر یہ کیوں کہتا ہے کہ "اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں" (سورہ ۱۰: ۶۴)۔

اگر بائبل مقدس کے نوشتوں کو غیر معتبر مانا گیا تھا تو قرآن شریف نے کیوں حکم دیا کہ "اب اگر تجھے اِس ہدایت کی طرف سے کچھ بھی شک ہو جو ہم نے تجھ پر نازل کی ہے تو اُن لوگوں سے پوچھ لے جو پہلے سے کتاب پڑھ رہے ہیں" (سورہ ۱۰ آیت ۹۴)؟ اوریہ بھی کہ "اگر تم (اپنے اعتراض میں) سچے ہو تو لاؤ توراۃ اورپیش کرو اُس کی کوئی عبارت" (سورہ ۳ آیت ۹۳)؟

بعد میں؟

اِس کے برعکس اگرآپ کا جواب یہ ہے کہ بائبل مقدس کے متن میں تحریف قرآن شریف کے تحریر میں آنے کے بعد ہوئی توآپ کی توجہ اِس حقیقت کی طرف دلانے کی ضرورت ہے کہ بائبل مقدس کے جو نسخے آج کل رائج ہیں اُن کے ترجمے قدیم نسخوں سے ہوئے جو قرآن مجید سے صدیوں پرانے ہیں۔

جس زمانے میں قرآن شریف پہلے پہل حفاظ کے ذریعے سے سنایا جانے لگا بائبل مقدس اُس سے پہلے یورپ، ایشیا اورافریقہ میں پہنچ چکی تھی اور اِس کے ترجمے بہت سی زبانوں میں ہو چکے تھے مثلاً لاطینی، سریانی، قبطی، گاتھی، ایتھوپیائی اورآرمینی زبانیں۔

ذرا غور فرمائیں چند لوگ ایسی شہرت کی حامل کتابوں میں "تحریف" کیسے داخل کر سکتے ہیں جن کا ترجمہ اِتنی زیادہ زبانوں میں ہو چکا تھا اور ہزاروں لاکھوں نسخے موجود تھے اور اُس وقت کی معلومہ دنیا میں تیزی سے تقسیم ہو چکے تھے؟ یہ بھی تصور کریں کہ اصل زبان کے نسخوں اور بے شمار تراجم جمع کرنا اور ایک ایک نسخے کو تبدیل کرنا تاکہ سب میں یکسانیت اور تطابق ہو جو ہمیں اِن تراجم میں نظر آتا ہے، کیا یہ ناممکن کام نہیں؟

نتیجہ صاف ظاہر ہے:

* یہ دعویٰ کہ بائبل مقدس میں تحریف قرآن شریف کے تحریر ہونے سے پہلے ہوئی خود قرآن شریف کی درجنوں آیات کو جھٹلانا ہے۔ یہ آیات ہم پہلے درج کر چکے ہیں۔

* یہ دعویٰ کہ بائبل مقدس میں تحریف قرآن شریف کے تحریر ہونے کے بعد ہوئی اُن تواریخی اور آثارِ قدیمہ کی شہادتوں کو جھٹلانا ہے جن کی حمایت ہزاروں قدیم قلمی نسخوں سے ہوئی ہے۔

مذکورہ نتیجہ سے چند اَور سوال پیدا ہوتے ہیں:

بائبل مقدس کے یہ ہزاروں قلمی نسخے اور تراجم کہاں سے آئے؟

اصل نوشتے اب کہاں ہیں؟

اصل نسخے اور اُن کے "اَخلاف"

یہ حقیقت ہے کہ کتابوں سمیت اِس دنیا کی ساری چیزیں بتدریج جواب دے جاتی اور محو اور معدوم ہو جاتی ہیں۔ بائبل مقدس کے اصل قلمی نسخے (جنہیں "اصل مسودات" بھی کہتے ہیں) اِس قانونِ فطرت کا شکار ہوئے اور اب دستیاب نہیں ہیں۔ مگر دنیا بھر کے عجائب گھروں اور یونیورسٹیوں میں وہ

ہزاروں قدیمی نسخے موجود ہیں جو نبیوں کے لکھے ہوئے اصل نسخوں کے "اخلاف" ہیں یعنی براہِ راست اصل نسخوں سے نقل کئے گئے تھے۔

خواہ توریت، اناجیل، فلسفی ارسطو، مورخ فلاویس یوسیفس کی بات کریں خواہ مقابلتاً بعد کے دَور کے قرآن شریف کی بات کریں، سارے اصل نسخے یا تحریریں معدوم ہیں۔

قرآنِ مجید کا کوئی نسخہ یا اِس سے متعلہ کوئی اسلامی دستاویز یا تحریر موجود نہیں جو ۷۵۰ء (حضرت محمد صلعم کے وصال کے ۱۰۰ سال بعد سے زیادہ عرصہ) سے پہلے کی ہو۔ یہی حال ساری قدیم کتابوں کا ہے۔ صرف اصل کے "اخلاف" باقی ہیں۔

دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح سینیگال میں بھی بہت سے لوگوں کو یقین ہے کہ بائبل مقدس میں بہت زیادہ تحریف ہو چکی ہے۔ وہ اِس کتاب کا یقین نہیں کرتے۔ اِس کے برعکس وہ اپنے "راویوں" (راوی = روایت کرنے والا، سن کر کہنے والا) کا یقین کرتے ہیں۔ راوی وہ شخص ہوتا ہے جو تاریخ زبانی سناتا ہے۔ راوی کا خاص اور اہم کام یہ ہوتا ہے کہ اپنے خاندان یا کُنبے کا نسب نامہ اور اپنے گاؤں کی تاریخ زبانی یاد (حفظ) کر کے اگلی نسل کو سنائے اور منتقل کرے۔ راویوں کی خاندان کے بارے میں تفصیلی معلومات یاد کرنے اور یاد رکھنے اور معقول حد تک درستی سے سنانے اور آگے منتقل کرنے کی صلاحیت یا استعداد قابلِ تحسین اور حیرت انگیز ہے۔ [جو لوگ قرآن شریف زبانی یاد کر لیتے ہیں اُنہیں حفاظ (واحد حافظ) کہتے ہیں]۔ یہ راوی اپنے فن میں بے حد ماہر سہی تو بھی وقت گزرنے کے ساتھ صحت (بالکل صحیح ہونا) اور تفاصیل باقی نہیں رہتیں۔ صحت کے معاملے میں سچائی اور زبانی یاد رکھنے کا طریقہ تحریر کرنے کے طریقے کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔

بہت سے لوگ انسانوں کی زبانی گواہی یا شہادت کا تو فوراًیقین کر لیتے ہیں، لیکن خدا کی تحریری گواہی کا یقین کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اِس کی وجہ کیا ہے؟ کیا یہ عقل مندی ہے؟

Scroll pic 1

"جب ہم آدمیوں کی گواہی قبول کر لیتے ہیں تو خدا کی گواہی تو اُس سے بڑھ کر ہے ...جس نے خدا کا یقین نہیں کیا اُس نے اُسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اُس گواہی پر جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے ایمان نہیں لایا" (۱-یوحنا ۵ :۹-۱۰)۔

طومار اور فقیہ

Scroll pic 2

پاک صحائف بہت قدیم زمانے میں لکھے گئے تھے۔ ابھی کاغذ، چھاپہ خانہ اور کمپیوٹر ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ نبی خدا کی باتوں کو طوماروں پر لکھتے تھے جو جانوروں کی کھالوں یا پاپائرس (ایک قسم کا نرسل) سے بنائے جاتے تھے۔ (کھال سے بنائے گئے طومار کو رَق کہتے ہیں)۔ فقیہ ہاتھ سے لکھ کر اُن اصل طوماروں کی نقلیں یعنی مزید نسخے تیار کرتے تھے۔ فقیہ قدیم دنیا کے ممتاز پیشہ ور افراد تھے جو سرکاری یا قانونی دستاویزات پڑھ سکتے، لکھ سکتے اور اُن کی تصریح کر سکتے تھے۔ بعض فقیہ بائبل مقدس کے متن کی نقول تیار کرتے تھے۔ وہ پوری توجہ دیتے اور دھیان رکھتے تھے کہ نقول بالکل صحیح ہوں، شوشہ بھر بھی فرق نہ ہو۔ بعض کتابوں کے آخر میں فقیہ کتاب کے سارے لفظوں کا میزان درج کرتے تھے اور لکھتے تھے کہ درمیانی لفظ کون سا ہے تاکہ بعد

کے دنوں کے فقیہ دونوں طرف کو شمار کر سکیں اور یقین کر لیں کہ کوئی حرف رہ نہیں گیا۔

اِس انتہائی احتیاط کے باوجود چھوٹے چھوٹے اختلافات ان نسخوں میں راہ پا گئے۔ کہیں کوئی حرف، کوئی لفظ، کوئی جملہ یا پیراگراف چھوٹ گیا یا کوئی عدد غلط نقل ہو گیا۔ (اِس قسم کے اختلاف کو "سہوِ کاتب" کہا جاتا ہے)۔

قدیم نسخوں یا مسودات میں اِس قسم کے اختلافات کی ایک مثال پرانے عہدنامے میں ملتی ہے۔ ۲۔ سلاطین ۲۴: ۸ میں ہم پڑھتے ہیں "یہویاکین جب سلطنت کرنے لگا تو اٹھارہ برس کا تھا" جبکہ ۲۔ تواریخ ۳۶: ۹ میں لکھا ہے "یہویاکین آٹھ برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا۔" ایسے اختلافات کی کیا توجیہ پیش کی جا سکتی ہے؟ بعض علما کی رائے یہ ہے کہ یہویاکین آٹھ برس کا تھا جب اُس کے باپ نے اُسے سلطنت میں شریک کر لیا اور اِس کے دس سال بعد یعنی اپنے باپ کی وفات کے بعد وہ بادشاہی کرنے لگا۔ اور یہ بات ممکن ہے۔ مگر ایک اَور ممکنہ توجیہ یہ ہے کہ یہ عددی اختلاف اِس بات کا نتیجہ ہے کہ ابتدائی صدی کے کسی کاتب نے سہواً ۱۸ کے بجائے ۸ نقل کر دیا۔ اور اگر ایسا ہوا تو یہ غلط عدد اُس کاتب کے نسخے کے سارے "اخلاف" میں نقل ہوتا گیا۔ بہر صورت ایسے اختلافات خدا کے پیغام کو نہ تو کسی طرح متاثر کرتے ہیں نہ اُسے تبدیل کرتے ہیں۔ بائبل مقدس کے قدیم قلمی نسخوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ علما اِن کا باہمی موازنہ کر کے آسانی سے صحیح ترجمہ کا تعین کر لیتے ہیں۔ قدیم مسودوں میں اِن اختلافات سے بنیادی سچائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مذہبی یا غیر مذہبی قدیم متون یعنی منقول نسخوں میں کتابت کی اِن معمولی غلطیوں سے علما کو کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ قلمی نسخوں میں اِن اختلافات کا باقی رہنا اِس حقیقت کی زبردست حمایت کرتا ہے کہ پاک صحائف میں کوئی دست اندازی (تحریف) نہیں ہوئی۔ بائبل مقدس کی تاریخ

میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نے "ایک بالکل صحیح اورمسلّم نسخہ" مرتب کرنے اورپھر باقی سارے مسودات کو جلا دینے کی کوشش کی ہو۔

حدیث میں مذکور ہے "تب حضرت عثمان (رض) نے زید بن ثابت (رض)، عبداللہ بن الزبیر (رض) سعید بن العاص (رض) اورعبدالرحمان بن ہاشمی (رض) کوحکم دیا کہ ان مسودوں کی بالکل صحیح نقول لکھیں۔۔۔ اُنہوں نے بہت سی نقول لکھ لیں تو عثمان (رض) نے اصل مسودے حضرت حفصہ کو لوٹا دیئے۔ حضرت عثمان (رض) نے اُن کی تیارکردہ ایک ایک نقل ہر ایک مسلم صوبہ میں بھیج دی اورحکم دیا کہ دوسرا سارا قرآنی مواد خواہ وہ جزوی مسودے ہوں خواہ مکمل نقول جلا دیا جائے۔" (حدیث صحیح بخاری جلد ٦، نمبر ٥١٠)۔

خدا نے اپنا پیغام (کلام) ہمارے لئے محفوظ رکھا ہے۔ لیکن ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ آج جو صحیفے ہمارے پاس ہیں بالکل وہی ہیں جو نبیوں اور رسولوں نے لکھے تھے؟

بحیرہ مردار کے طومار

آج سے نصف صدی پیشتر تک پرانے عہدنامے کے نوشتوں (جو نبیوں نے ١٥٠٠ ق م اور ٤٠٠ ق م کے دوران لکھے) کی معلومہ نقول ٩٠٠ ق م تک کی تحریر شدہ تھیں۔ چونکہ اصل مسودات اورنقول کے درمیان طویل عرصہ گزرگیا تھا اِس لئے نقاد دعویٰ کرتے تھے کہ ان صدیوں کے دوران کی نقل درنقل ہوتی رہی ہے، اِس لئے یقین سے جاننا ممکن نہیں کہ نبیوں نے کیا لکھا تھا۔

بحیرہ مردار کے طوماروں کی دریافت سے پہلے بھی پاک صحیفوں کی توثیق کا صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ موجودہ پرانے عہدنامے کا موازنہ ہفتادی ترجمے سے کیا جائے (ہفتادی ترجمہ پرانے عہد نامے کا یونانی زبان میں ترجمہ

ہے جو تقریباً ۲۷۰ ق م میں مکمل ہوا تھا)۔ ہفتادی ترجمہ اِس دعوے کو ثابت کرتا ہے کہ پرانے عہدنامے کے صحیفے غیر محرف اور محفوظ ہیں۔

ایک وقت آیا کہ بحیرہ مردار کے طومار دریافت ہوئے۔

کب؟ ۱۹۴۷ء میں۔

کہاں سے؟ بحیرہ مردار کے قریب قمران کے کھنڈرات سے۔

کیسے؟ دوبدو چرواہے (قاموس الکتاب صفحہ ۱۴۰ "دو چرواہے") اپنی بھٹکی ہوئی بکری کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھر رہے تھے کہ اتفاقاً ایک غار میں چلے گئے۔ وہاں اُنہیں مٹی کے چند مرتبان ملے جن میں عبرانی، ارامی اور یونانی زبانوں میں لکھے ہوئے قدیم طومار تھے۔ وہ طومار اُنہوں نے بیت لحم کے ایک پرانی چیزوں کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر دیئے۔ بالآخر یہ طومار اُن علما کے پاس پہنچے جنہیں اُن کی صحیح قدر و قیمت معلوم تھی۔

۱۹۴۷ء اور ۱۹۵٦ء کے درمیان گیارہ غاروں سے بائبل مقدس کے ۲۲۵ سے زائد قلمی نسخے دریافت ہوئے۔ علما کے مطابق یہ طومار ۲۵۰ ق م سے ٦۸ء کے درمیانی عرصے میں لکھے گئے تھے۔ اِن میں سے اکثر طومار ۲۰۰۰ سال سے بھی زیادہ پرانے تھے۔ کیسی زبردست اور خوب دریافت ہے!

یہ طومار قمران کی غاروں میں ۷۰ء (جس سال رومیوں نے یروشلیم کو ملیا میٹ کیا تھا) میں یہودیوں کی اسینی جماعت کے لوگوں نے چھپائے تھے۔ اُن لوگوں نے تہیہ کر لیا تھا کہ ذاتی طور سے ہم پر کچھ بھی اُفتاد پڑے مگر اِن صحیفوں کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رہنا چاہئے۔ اِس جماعت کے یہودی قتل ہوئے یا دوسری قوموں میں منتشر ہو گئے مگر یہ طومار محفوظ رہے۔

اِن قدیم نوشتوں کی دریافت کی خبر دنیا بھر میں پہنچی۔ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ اِن میں ہزار سال بعد کے موجودہ نسخوں کے مقابلے میں زیادہ اہم

اورنمایاں اختلافات موجود ہوں گے اورہمارا یہ دعویٰ ثابت ہو جائے گا کہ بائبل میں تحریف کرکے اِسے بدل دیا گیا ہے۔

مگراُن شک پرست لوگوں کو سخت مایوسی ہوئی،کیونکہ اُن میں صرف ہجا اورگرامر کے معمولی اختلافات ملے۔اِن قدیم قلمی نسخوں میں بھی وہی الفاظ اورپیغام ہے جو ہماری موجودہ بائبل ہے۔

Dead Sea Scrolls 3 pics

بحیرہ مردار کے طومار

۲۵۰ ق م تا ٦٨ء

گذشتہ معلومہ قلمی

نسخہ جات ۹۰۰ء

بائبل موجودہ زمانے میں:

لاتبدیل

بحیرہ مردار کے طوماروں کے علما کا اِس معاملے میں باقاعدہ فیصلہ کیا ہے کہ اِن صحائف میں رد و بدل اورتحریف کی گئی ہے؟" اب تک کی شہادت یہی کہتی ہے کہ کوئی تحریف یا رد و بدل نہیں ہوا"۔

تاریخ کی محفوظ ترین کتاب

جہاں تک نئے عہدنامے کا تعلق ہے ہمارے پاس کم سے کم ۲۴۰۰۰ قلمی نسخے موجود ہیں جن میں سے ۵۳۰۰ اصل یونانی زبان میں ہیں اوران میں سے ۲۳۰ نسخے چھٹی صدی سے پہلے کے ہیں۔یہ حتمی طور سے ثابت کرتے ہیں کہ نیا عہدنامہ مستند طورپر دنیا کا محفوظ ترین متن (کتاب) ہے۔

تقابل اورموازنے کے لئے یونانی فلسفی ارسطو کی تحریروں کو دیکھیں۔ یہ فلسفی ۳۸۴ ق م سے ۳۲۲ ق م میں ہوا۔ ارسطو ہر زمانے کا سب سے زیادہ بااثر فلسفی ہے۔ تاہم اُس کے فلسفے اور منطق کے بارے میں ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں وہ معدودے چند قلمی نسخوں سے حاصل ہوا ہے جن میں سے قدیم ترین نسخے ۱۱۰۰ء کے ہیں۔ اِس طرح اصل نسخوں اورموجودہ نسخوں کے درمیان تقریباً ۱۴۰۰ کے عرصے کا فرق ہے۔ اِس کے باوجود ارسطو کی باتوں اورنظریات کی سند اور محافظت پر کوئی شخص اعتراض نہیں کرتا۔

نئے عہدنامے کے اِن ہزاروں قلمی نسخوں کے علاوہ ۳۲۵ ق م (مکمل نئے عہدنامے کے قدیم ترین محفوظ قلمی نسخے کی تاریخ) سے پہلے کی غیر بائبلی تحریروں میں نئے عہدنامے سے ہزاروں اقتباس بھی ملے ہیں۔ یہ اقتباسات اِتنے وسیع ہیں کہ صرف اِن ہی سے پورا نیا عہدنامہ دوبارہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

اِن شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ نیا عہدنامہ قدیم زمانے کا سب سے زیادہ محفوظ رکھا گیا متن (کتاب) ہے۔

مختلف بائبلوں کا معاملہ

آپ نے کسی کو کہتے سنا ہو گا کہ "لیکن اِتنی بہت سی مختلف بائبلیں ہیں! کون سا ترجمہ درست ہے؟"

بائبل مقدس کے قدیم قلمی نسخوں اوراِن نسخوں کے مختلف تراجم میں فرق کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ قلمی نسخے عرصہ دراز پہلے فقیہوں (کاتبوں) نے نقل کئے۔ یہ قرآن شریف کے تحریری صورت میں آنے سے صدیوں پہلے کی بات ہے۔ آج کل چھپی ہوئی بائبلیں اِن ہی قدیم متون سے ترجمہ شدہ ہیں۔ مکمل بائبل ہو یا اِس کا کوئی حصہ، اِس کا ترجمہ اصل زبانوں (عبرانی،

ارامی اوریونانی) سے ۲۴۰۰ سے زیادہ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اِن ہی میں سے ایک زبان اُردو ہے۔

برِ صغیرپاک و ہند کی مختلف زبانوں میں بائبل مقدّس کے ترجمے اور اشاعت کی تفصیل کے لئے دیکھئے "قاموس الکتاب" صفحہ نمبر۱۲۷ تا ۱۳۳۔

برِ صغیر پاک و ہند میں انگریزی خواں طبقہ انگریزی زبان کی بائبل مقدس اوراِس کے مختلف تراجم (ورژن versions) سے بخوبی واقف ہے۔ انگریزی کا ہر ورژن دوسروں سے قدرے فرق ہے۔ جب الفاظ کا ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مختلف مترجمین کے چنے ہوئے الفاظ فرق فرق ہو سکتے ہیں، مگر خلوصِ نیت سے کئے گئے تراجم کا مطلب اورپیغام ایک ہی رہتا ہے، وہ نہیں بدلتا۔

اِس وقت پاکستان میں بائبل مقدّس کے دو تراجم رائج ہیں: کیتھولک ترجمہ اورپروٹسٹنٹ ترجمہ۔ لیکن اِس کتاب میں پروٹسٹنٹ ترجمہ استعمال کیا گیا ہے۔ ہم اِن دونوں تراجم میں سے ایک آیت مثال کے طورپر پیش کرتے ہیں (متی ٦: ١٦):

پروٹسٹنٹ اُردو ترجمہ یوں ہے:

"اورجب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تا کہ لوگ اُن کو روزہ دارجانیں۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجرپا چکے۔"

کیتھولک اُردو ترجمہ یوں ہے:

"اورجب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ منہ بگاڑتے ہیں تا کہ لوگ اُنہیں روزہ دارجانیں۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔"

اگرچہ الفاظ میں معمولی سا اختلاف ہے، مگر مطلب ایک ہی ہے۔

خدا بہت بڑا ہے

لوگ عام طور سے الزام لگاتے ہیں کہ انسانوں نے خدا کے تحریری کلام میں ردو بدل کر ڈالا ہے۔ لیکن حسن اتفاق ہے کہ اِس الزام کی زبردست تردید دنیا بھر کی مساجد سے سارا دن بآوازِبلند سنائی جاتی ہے۔ مَیں نے آج صبح بھی یہ تردید سنی:

اللہ اکبر! اللہ اکبر!

خدا بہت بڑا ہے! خدا بہت بڑا ہے!

بے شک، خدا بہت بڑا ہے۔ خدا انسان سے اور زمانے (وقت) کے نہایت لمبے لمبے اَدوار سے بھی بہت بڑا ہے۔ ساری قوموں کی برکت اور فیض کے لئے اور خود اپنے نام کی ساکھ کی خاطر سچے اور زندہ خدا نے ہر پشت اور ہر دَور میں اپنے کلام کو محفوظ رکھا ہے۔

خدا اِس دنیا کا نہ صرف خالق اور سنبھالنے والا ہے، بلکہ اپنے کلام کا بانی اور محافظ بھی ہے

"اے خداوند! تیرا کلام آسمان پر ابد تک قائم ہے" (زبور۱۱۹: ۸۹)۔

بے شمار رکاوٹیں

اِس موقع پر یہ سوچنا اچھا ہو گا کہ جتنے لوگ اِس سفر کی تیاری کر رہے ہیں اُن سب نے اُن ساری رکاوٹوں پر قابو پا لیا ہے جو اُنہیں خدا کا کلام سننے سے روکتی ہیں۔ مگر تجربہ اِس کے برعکس ظاہر کرتا ہے۔ بہت سے لوگوں کے لئے کوئی نئی سے نئی رکاوٹ حائل ہوتی ہے کہ سچائی کی راہ پر نہ چل سکیں۔ گزشتہ چند

سالوں کے دوران کئی کتابیں شائع ہوئی ہیں اورفلمیں بنائی گئی ہیں جن کا سوچا سمجھا مقصد بائبل مقدس کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے۔ بعض معترضین اورتنقید نگار "متبادل اناجیل" کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو بائبل مقدس کی تردید کرتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ اِس قسم کی ساری "اناجیل" مسیحِ موعود کی زمینی زندگی کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی تھیں اورتاریخ اِن کی توثیق و تصدیق نہیں کرتی۔

حال ہی میں مجھے یہ ای میل موصول ہوئی:

email

> "آپ کی طرف سے جواب ملے، شکریہ۔ مجھے یاد آتا ہے کہ کسی جگہ خدا نے کہا ہے کہ 'ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔' مَیں ہمیشہ سوچتا اور حیران ہوتا ہوں کہ 'ہم' کس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیا بائبل کے مختلف تراجم موجود نہیں؟ کون سا ترجمہ بالکل صحیح ہے؟ کیا بہت سے مذاہب نہیں ہیں؟ اگر یہ مذاہب نہ ہوتے تو کیا جڑواں مینار (Twin Towers) موجود ہوتے؟ کیا مسیحیت بہت سی اموات کی ذمہ دار نہیں ہے؟ اورآپ کو اپنے ایمان اورعقیدے کے بارے میں یقین کیوں ہے؟ **کیوں، کیوں، کیوں، کیوں؟** ہم کسی بھی فرضی کہانی پر اعتراض کر سکتے ہیں، بلکہ اعتراضات کی بھرمار کر سکتے ہیں اورجوابات گھڑ سکتے ہیں۔ جیسا کہ بہت سے مبلغین کرتے ہیں تا کہ اُنہیں پیسہ ملتا رہے۔ اور خدا کو کس نے خلق کیا تھا؟ مَیں بھول گیا ہوں ۔۔۔ آپ کا شکریہ۔"

خدا کی کتاب اِس آدمی کے سوالوں کے جواب مہیا کرتی ہے۔ تاہم جو لوگ قبر میں اُترنے سے پہلے ازل و ابدی سچائی کو دریافت کرنا چاہتے ہیں اُنہیں چاہئے کہ انسان کی اِس کیوں، کیوں سے توجہ ہٹا کر خدا کے کلام پر، خدا کی باتوں پر غور کریں۔

لوگ کیوں بائبل پر غور نہیں کرتے

بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ لوگ خدا کی سچائی کو کیوں رد کر دیتے ہیں۔

ہم تین وجوہات بیان کرتے ہیں۔

۱۔ دل کا بگاڑ

بعض لوگ پاک نوشتوں پر کبھی غور نہیں کرتے۔ اِس کی سیدھی سادی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے خالق اور مالک کو جاننا نہیں چاہتے۔

انسانی دل (گوشت پوست کا لوتھڑا نہیں جو دورانِ خون کو جاری رکھتا ہے بلکہ کنٹرول کا باطنی مرکز ہے) کا جائزہ لیتے اور تشخیص کرتے ہوئے پاک کلام کہتا ہے:

"وہ بگڑ گئے ۔۔۔ خداوند نے آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کی تاکہ دیکھے کہ کوئی دانش مند، کوئی خدا کا طالب ہے یا نہیں۔ وہ سب کے سب گمراہ ہوئے (زبور ۱۴: ۱۔ ۳)۔

لوگوں کے بائبل مقدس کو رد کرنے کا اِس کے محرف ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اصل وجہ ہے "بگڑے ہوئے اور گمراہ دل۔"

سلیمان بادشاہ لکھتا ہے " خدا نے انسان کو راست بنایا پر اُنھوں نے بہت سی بندشیں تجویز کیں" (واعظ ۷: ۲۹)۔

ہمارا طبعی رجحان اور فطری میلان یہی ہے کہ ہم اپنی روشیں خود متعین کریں۔ اپنے لئے سب کچھ خود تجویز کریں اور اپنے آبا و اجداد کے مذہب پر چلیں اور مر جائیں۔ فی الحقیقت ہم خدا کو نہ جاننے کے لئے دلیلیں اور اسباب تلاش کرتے ہیں۔ پاک کلام میں سے گزرنے کا سفر شروع کرنے کے تھوڑی ہی دیر بعد ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم کیوں ایسے ہیں۔ فی الحال اِتنا ہی جان لیں اور

یاد رکھیں کہ معقول وجہ ہے کہ پاک کلام بار بار آگاہ کرتا ہے کہ "جس کے کان ہوں وہ سن لے" (متی ۱۳: ۹ ـــ مزید دیکھیں متی ۱۱: ۱۵؛ ۱۳: ۴۳؛ مرقس ۴: ۹، ۲۳؛ ۷: ۱۶؛ لوقا ۸: ۸؛ ۱۴: ۳۵؛ مکاشفہ ۲: ۷، ۱۱، ۲۹؛ ۳: ۶، ۱۳، ۲۲، ۱۳: ۹)۔

۲۔ فکریں اور دولت

بعض لوگ خدا کی کتاب کا مطالعہ اِس لئے نہیں کرتے کہ اُن کی ساری توجہ اِس موجودہ جہان پر لگی رہتی ہے۔ "دنیا کی فکر اور دولت کا فریب اُس کلام کو دبا دیتا ہے" (متی ۱۳: ۲۲)۔

یسوع ناصری نے ایک دولت مند آدمی کی تمثیل سنائی۔ اُس نے ساری زندگی نبیوں کے صحیفوں پر کوئی دھیان نہ دیا۔ شاید وہ بھی اپنے ضمیر کو تسلی دینے کے لئے کہتا تھا کہ یہ نوشتے قابلِ اعتبار نہیں۔ کچھ بھی ہو، آخرکار وہ آدمی مر گیا اور دوزخ میں پہنچا۔ زندہ انسانوں کی آگاہی کے لئے اور اُنہیں خبردار کرنے کی خاطر خدا نے اُس آدمی کو موقع دیا کہ ابرہام نبی سے جو جنت میں ہیں گفتگو کر لے۔ اُس دولت مند آدمی نے ایک بوند پانی مانگا تاکہ اپنی زبان تر کر سکے، لیکن اُسے وہ بھی نہ ملا۔ اُس نے جان لیا کہ میرے لئے ابد تک کوئی اُمید نہیں تو اُس نے ابرہام سے کہا کہ دنیا میں میرے پانچ بھائی باقی ہیں اور درخواست کی کہ مُردوں میں سے کسی کو اُن کے پاس بھیج کہ اُنہیں خبردار کرے تاکہ "ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اِس عذاب کی جگہ میں آئیں۔"

ابرہام کا جواب بالکل صاف تھا:

> اُن کے پاس موسیٰ اور انبیا (کے صحیفے) تو ہیں۔ اُن کی سنیں۔" اُس نے کہا، "نہیں اے باپ ابرہام! ہاں اگر کوئی مُردوں میں سے اُن کے پاس جائے تو وہ توبہ کریں گے۔" اُس نے اُس سے کہا "جب وہ موسیٰ

اورنبیوں ہی کی نہیں سنتے تو اگر مُردوں میں سے کوئی جی اُٹھے تو اُس کی بھی نہ مانیں گے'' (لوقا ۱۶ : ۱۹ ـ ۳۱)۔

خدا نے واضح طور سے بتا دیا ہے کہ میرا تحریری کلام معجزوں، نشانوں، عجائب سے بڑھ کر میری سچائی کی تصدیق کرتا اور قائل کرتا ہے۔ خدا نے اپنے نبیوں کے صحیفے ہمیں عطا کئے اور اُنہیں محفوظ رکھا ہے۔ وہ چاہتا اور توقع کرتا ہے کہ ہم "اُن کی سنیں۔''

۳۔ انسانوں کا خوف

بعض لوگ بائبل مقدس کا مطالعہ نہیں کرتے کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کے ردعمل اورباتوں سے ڈرتے ہیں۔

ایک دفعہ میرے ایک پڑوسی نے مجھے بتایا، "اگر مجھے خاندان والوں کا ڈرنہ ہوتا تو مَیں ضروربائبل پڑھتا۔ مجھے تو بائبل مقدس بتاتی ہے کہ "انسان کا ڈر پھندا ہے، لیکن جو کوئی خداوند پر توکل کرتا ہے محفوظ رہے گا'' (اَمثال ۲۹ :۲۵)۔

آپ کا کیا حال ہے؟ کیاآپ بھی ڈرتے ہیں کہ خاندان کے افراد اوریار دوست کیا کہیں گے؟ یا اگراُنہوں نے آپ کواُن نبیوں کے نوشتے پڑھتے ہوئے دیکھ لیا جن کی خود تعظیم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں توآپ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

ہرگزنہ ڈریں کیونکہ "جو کوئی خداوند پرتوکل کرتا ہے محفوظ رہے گا۔''

خدا کے نقطہ نظر سے کوئی معقول وجہ نہیں کہ اُس کے پیغام کو نظرانداز کیا جائے۔

باب ۴

Ch 4 Science and the Bible

سائنس اوربائبل مقدّس

ایوب نبی نے فرمایا "وہ (خدا) زمین کو خلا میں لٹکاتا ہے۔"

(ایوب ۲۶:۷)

چند سال ہوئے مَیں اورمیری اہلیہ زمین کی گہرائی میں ایک غار کے اندر گئے۔ ہماری گائیڈ خاتون ہمیں غار کے فرش سے اوپر کو اُٹھتی ہوئی چٹانیں اورغار کی چھت سے نیچے کو لٹکتی ہوئی چٹانیں دکھا رہی تھی۔ وہ کہنے لگی کہ "یہ سب کچھ پانی کی ایک بوند سے شروع ہوا۔ ۳۳۰ ملین سال ہوئے اِس جگہ پر

سمندر کی ایک کھاڑی تھی۔ کیچڑ کی تہ پر تہ جمتی گئی اور چونا پتھر کی یہ چٹانیں بن گئیں ۔۔۔''

یہ بالکل سائنسی بات معلوم ہوتی ہے۔ گویا انسان ایک مشاہدہ کرنے والے کی حیثیت سے وہاں موجود تھا اور شروع سے سارا عمل دیکھ رہا تھا۔ اُس خاتون کی بات سن کر میرے ذہن میں خدا کی وہ بات گونجنے لگی جو اُس نے ایوب نبی سے کہی تھی، "تُو کہاں تھا جب مَیں نے زمین کی بنیاد ڈالی؟ تُو دانش مند ہے تو بتا'' (ایوب ۳۸ : ۴)۔ اِس تفریحی دَورے کے بعد مَیں نے اپنی گائید کا شکریہ ادا کیا اور اُس سے پوچھا " ماہرینِ ارضیات کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ غار اتنے ملین سال پرانی ہے؟'' اُس خاتون نے اقرار کیا کہ "دراصل اُنہیں علم نہیں ۔۔ لیکن مَیں نے آپ کو وہی کچھ بتایا جس کی مجھے تربیت دی گئی ہے۔''

اصلی سائنس

لفظ سائنس لاطینی کے لفظ سائنشا (scientia) سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے جاننا یا علم ۔۔ ایسا علم جس میں کوئی شک نہ ہو۔ کوئی سائنس دان چاہے تو کسی مفروضے یا نظریے کو " سائنس" کا نام دے دے، لیکن اِس طرح وہ مفروضہ سائنس تو نہیں بن جاتا۔

۱۹۷۰ء کی دہائی میں شاہ فیصل کے ذاتی معالج (فرانس کے شہری) مورس بُکئیل نے "بائبل، قرآن اور سائنس" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ یہ کتاب اسلامی دنیا کی ساری کتابوں کی دکانوں اور مسجدوں میں نمایاں جگہ پر رکھی جاتی ہے۔ یہ کتاب وثوق سے کہتی ہے کہ بائبل جدید سائنس کی تردید کرتی ہے۔ بُکئیل رائے زنی کرتا ہے کہ بائبل مقدس کے پہلے باب میں مرقوم تخلیقِ کائنات کا بیان غالباً کسی خیالی قصے سے ترجمہ کر کے (بائبل میں) لکھا گیا ہے، اِس لئے کہ یہ کائنات کی ابتدا کے بارے میں انسانوں کے ہمیشہ بدلتے رہتے

نظریات کے ساتھ میل نہیں کھاتا۔ بہت سے دوسرے مفکرین کی طرح بُکئیل نے بھی وہی غلطی کی ہے کہ نظریہ ارتقاء کو اصل سائنس کے برابر قرار دیا ہے۔

ڈارون کے پیش کردہ نظریہ کے مطابق مادہ نے اربوں کھربوں سالوں میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے کرتے کائی کی صورت اختیار کی اورمزید اربوں سالوں کے بعد امیبا بنا اوراِسی طرح امیبا سے بندراوربندر سے انسان بنا۔ اِس نظریہ کے مطابق انسان، بندر، سیم یا ہمی (ایک قسم کی مچھلی) کی اصل ایک ہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جدید سائنس نہ تو اتفاقی ارتقاء اورنہ بامقصد تخلیق کو ثابت کرسکی ہے۔ دونوں کے لئے ایمان کی ضرورت ہے۔

یہ بات سمجھنا بہت ضروری ہے کہ پاک نوشتے طبعی سائنس سکھانے کے لئے نہیں دیئے گئے بلکہ روحانی سائنس کو ظاہر کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ خدا نے ہمیں اپنی کتاب دی تاکہ دکھائے کہ مَیں (خدا) کون ہوں اورکیسا اورکس کی مانند ہوں اورمَیں نے تمہارے لئے کیا کیا ہے۔ اوریہ کتاب اِس لئے دی کہ ہمیں بتائے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں، ہم اِس دنیا میں کیوں ہیں اورہمارا انجام کیا ہو گا۔ یہ معلومات کسی تحقیقی تجربہ گاہ میں دریافت نہیں ہو سکتی نہ اِس کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ بائبل مقدس زندگی کے ہر ایک پہلو پر بات کرتی ہے اِس لئے حیرت نہیں ہونی چاہئے کہ اِس میں طبعی دنیا کے بارے میں بھی مکمل معلومات موجود ہیں جن سے انسان اُس وقت ناواقف تھا جب یہ نوشتے لکھے گئے۔

Pic of round earth

خدا نے پہلے فرمایا تھا

آیئے ہم سات مثالیں دیکھتے ہیں جہاں خدا کی کتاب نے صدیوں پہلے وہ معلومات ریکارڈ کردی تھیں جو جدید

دَور کے سائنس دانوں نے دریافت کی ہیں۔ بعدازاں جب ہم پاک صحیفوں پر غور کریں گے تو بائبل مقدس میں سائنس کی اَور بھی حیرت انگیز باتیں سامنے آئیں گی۔

۱۔ گول زمین

تاریخ کی کتابیں کہتی ہیں کہ ۵۰۰ ق م میں سب سے پہلے یونانیوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ زمین گول ہے۔ یونانی فلسفیوں نے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا کہ زمین ایک کرہ ہی ہو سکتی ہے، کیونکہ اُن کی رائے میں کرہ ہی "مکمل ترین" وضع یا شکل و صورت ہوتی ہے۔ لیکن اِس سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے ایوب نبی نے علی الاعلان کہہ دیا تھا کہ جو خدا "زمین کو خلا میں لٹکاتا ہے" اُسی نے "روشنی اور اندھیرے کے ملنے کی جگہ تک پانی کی سطح پر حد باندھ دی ہے" (لغوی معنی ہیں "پانی کی سطح پر دائرہ کھینچا ہے" __ دیکھئے کیتھولک ترجمہ)۔ اور یونانیوں سے ۴۰۰ سال پہلے سلیمان نبی نے بیان کیا کہ خدا نے "سمندر کی سطح پر دائرہ کھینچا" (امثال ۸: ۲۷)۔ اور ۷۰۰ ق م میں یعنی یونانی فلسفیوں کے وارد ہونے سے ۲۰۰ سال پہلے یسعیاہ نبی نے فرمایا کہ "وہ (خدا) محیط زمین (محیط = دائرہ کا گول خط) پر بیٹھا ہے" (یسعیاہ ۴۰: ۲۲)۔ عبرانی زبان میں "دائرہ" کے لئے جو لفظ ہے اُس کا ترجمہ "کرہ" یا "گولائی" بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ کون ہے جس نے پہلے زمین کی گول شکل و صورت کا ذکر کیا؟ یونانی یا خدا؟ بے شک خدا ہے جو زمین کا معمار یا بنانے والا ہے۔

۲۔ پانی کا چکر

ایوب کی کتاب آبی چکر کا بھی ذکر کرتی ہے، "وہ پانی کے قطروں کو اوپر کھینچتا ہے جو اُسی کے ابخرات سے مینہ کی صورت میں ٹپکتے ہیں۔ جن کو افلاک اُنڈیلتے اور انسان پر کثرت سے برساتے ہیں۔ بلکہ کیا کوئی بادلوں کے پھیلاؤ اور اُس کے شامیانہ کی گرجوں کو سمجھ سکتا ہے؟" (ایوب ۳۶: ۲۷-۲۹)۔ اِس طرح

بائبل مقدس بارش کے چکر کا بیان کرتی ہے۔ پہلے بخارات بنتے ہیں۔ وہ اوپر ہوا میں جا کر ٹھنڈ سے منجمد ہو کر ننھے ننھے قطرے بنتے اور بادلوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر یہ قطرے باہم مل کر اتنی بڑی بڑی بوندیں بن جاتے ہیں کہ اوپر کو اُٹھنے والی ہوا اُن کا بوجھ سہار نہیں سکتی اور وہ نیچے ٹپک پڑتے ہیں۔ ایوب پانی کی ناقابلِ یقین مقدار کا بھی ذکر کرتا ہے جو منجمد شکل میں بادلوں کی صورت میں ٹھہری رہ سکتی ہے۔ "وہ اپنے دَلدار بادلوں میں پانی کو باندھ دیتا ہے اور بادل اُس کے بوجھ سے پھٹتا نہیں" (ایوب ۲۶: ۸)۔ آبی چکر کی توثیق کرنے والی دیگر آیات بھی دیکھیں: زبور ۱۳۵: ۷؛ یرمیاہ ۱۰: ۱۳؛ واعظ ۱: ۷؛ یسعیاہ ۵۵: ۱۰۔

۳۔ ایک ہی اَصل

ساڑھے تین ہزار سال پہلے موسیٰ نبی نے لکھا تھا "آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اِس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے" (پیدائش ۳: ۲۰)۔ بائبل مقدس کے مطابق سارے انسان ایک ہی ماں کی اولاد ہیں۔ نظریہ اِرتقا کے ماننے والے سائنس دان ۱۹۸۱ء تک اِس حقیقت کے قائل نہیں تھے۔ خیطی ذرات کے ڈی۔ این۔ اے (انسان کی توالدی خصوصیات کو ماں سے بچے میں منتقل کرنے کا ضابطہ) کے وسیع اور بے شمار تجزئیوں اور تحقیق کے بعد یہ سائنس دان اِس نتیجے پر پہنچے کہ سارے انسانوں کی "اصل ایک ہی مادہ / عورت ہے۔" مذکورہ ذرات دنیا بھر کے مختلف علاقوں سے آنولوں سے حاصل کئے گئے تھے۔ مزید مطالعہ کے نتیجے میں چند سالوں کے بعد یہ حقیقت بھی معلوم ہوئی کہ سارے انسان ایک ہی "نر" والد کی اصل سے ہیں۔

ٹائم میگزین کے ۴ دسمبر ۱۹۵۵ء کے شمارہ میں اِسی موضوع پر ایک مضمون میں کہا گیا کہ سارے انسانوں کا ایک ہی مورثِ اعلیٰ "آدم" تھا جس کے کروموسوم کا توالدی مواد ساری دنیا کے ہر مرد میں ایک ہی ہے۔ سائنس دانوں

کا دعویٰ ہے کہ ہمارا "نر" (مرد) مشترک جدِ امجد اُتنا قدیم نہیں جتنی ہماری "مادہ" (عورت) مشترک جدِامجد قدیم ہے۔ اُن کا دعویٰ بائبل مقدس سے موافقت رکھتا ہے جو بیان کرتی ہے کہ ہم سب نوح کی اصل نسل سے ہیں، لیکن ہماری مشترک ماں حوا ہے۔ اِس لئے کہ نوح کے تین بیٹے اور تین بہوئیں اور آج کی دنیا کے سارے لوگ اُن کی اولاد ہیں۔

اِن تحقیق کرنے والوں کو بالکل خبر نہ تھی کہ ہماری ساری محنت، کاوش اور اخراجات بائبل مقدس کی صحت کی تصدیق کریں گے۔

۴۔ خون ہی زندگی ہے۔

موسیٰ نے بھی بیان کیا تھا کہ "جسم کی جان خون میں ہے" (احبار۱۷: ۱۱)۔ طبی افراد اِس حقیقت کو حال ہی میں سمجھے ہیں، جبکہ انیسویں صدی تک وہ کئی امراض کا علاج "فصدِ خون" یعنی رگ کھول کر خون بہانے سے کرتے تھے۔

۵۔ زمین بتدریج معدوم ہو جائے گی۔

تین ہزار سال پہلے داؤد نبی نے لکھا تھا کہ ایک دن آئے گا کہ زمین "نیست" اور "پوشاک کی مانند" پرانی ہو جائے گی (زبور۱۰۲: ۲۵، ۲۶)۔ جدید سائنس اِس بات سے اتفاق کرتی ہے کہ زمین رفتہ رفتہ معدوم ہو رہی ہے۔ زمین کا مقناطیسی میدان بوسیدہ اور ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اِسے محفوظ رکھنے والی اوزون کی تہہ پتلی ہوتی جا رہی ہے۔

۶۔ بحری جغرافیہ

داؤد نے "سمندر کے راستوں" کے بارے میں بھی لکھا ہے (زبور۸: ۸)۔ یہی چند الفاظ تھے جنہوں نے ایڈمرل میتھیو فانٹین ماری (۱۸۰۶–۱۸۷۳ء) کو تحریک دی اور اُس نے اپنی زندگی سمندر کی رؤوں کی تحقیق کرنے اور اُن کے بارے میں لکھنے کے لئے وقف کر دی۔ اُس نے سوچا کہ خدا نے سمندر کے

"راستوں" کا ذکر کیا ہے تو مجھے توفیق ہونی چاہئے کہ اُن کا نقشہ بنا دوں۔ ماری نے یہ کارنامہ کر دیا اور "بابائے بحری جغرافیہ" کا لقب پایا۔

ماری نے دریافت کیا کہ سمندروں کے راستے ایسے متعین اور مستقل ہیں کہ جہازران لغوی معنی میں سمندروں پر اپنے راستے کا ببانگِ دہل "چرچا" کر سکتا ہے (مرقس ۱: ۴۵)۔

جس زمانے میں داؤد نے "سمندروں کے راستوں" کے بارے میں لکھا تو اُسے اور اُس کے لوگوں کو صرف بحیرہ روم، گلیل کی جھیل اور بحیرہ احمر کا علم تھا۔ ان بحیروں میں "راستے" یعنی بڑی اور مشاہدہ میں آ سکنے والی رَویں نہیں چلتی تھیں۔

۷۔ علم الافلاک

تقریباً ۲۰۰۰ سال پہلے مقدس پولس نے لکھا "آفتاب کا جلال اَور ہے مہتاب کا جلال اَور۔ ستاروں کا جلال اَور کیونکہ ستارے ستارے کے جلال میں فرق ہے" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۴۱)۔ ننگی آنکھ سے سارے ستارے ایک سے نظر آتے ہیں، لیکن آج طاقتور دُوربینوں اور روشنی کی شعاعوں کے تجزیے سے علم الافلاک کے ماہرین نے تصدیق کر دی ہے کہ "رنگ اور چمک دمک کے لحاظ سے ستاروں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ بعض ستارے سورج کی طرح زرد دکھائی دیتے اور بعض نیلے یا سرخ نظر آتے ہیں۔ فرداً فرداً ہر ایک ستارہ بے مثل اور نادر ہے"

تاریک اور صاف رات کو ننگی آنکھ سے چند ہزار ستارے دکھائی دیتے ہیں۔ طاقتور دُوربین سے اِتنے ستارے نظر آتے ہیں کہ ہم اُنہیں گننے کی اُمید بھی نہیں کر سکتے۔ اگرچہ ہر ایک ستارہ بے مثل ہے، تاہم سارے ستاروں میں کئی باتیں مشترک بھی ہیں۔ بائبل مقدس بھی کہتی ہے کہ ستاروں کا شمار کرنا ممکن

نہیں (پیدائش ۱۵: ۵؛ ۲۲: ۱۷)۔ پولس کو پہلی صدی عیسوی میں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟

اندھا ایمان؟

"بائبل مقدس میں سائنس" کی کئی اَور مثالیں دی جا سکتی ہیں مگر اِن سات مثالوں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ بائبل مقدس اگرچہ سائنس کی نصابی کتاب نہیں ہے، مگر جب بھی سائنس کی بات کرتی ہے تو بالکل درست اور سچی ہوتی ہے۔

بعض لوگ بائبل مقدس پر ایمان کو "اندھا ایمان" کہتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے یا یہ شعوراور سمجھ کے ساتھ ایمان ہے جس کی جڑیں مسلمہ اورناقابلِ تردید شہادت میں ہیں؟ چونکہ یہ معلومات ہمیشہ اورتسلسل سے بائبل مقدس کی باتوں کے مطابق ہیں توکیا اِن نوشتوں کو سچا ماننے میں ہم بے وقوفی کرتے ہیں یا عقل مندی؟ حالانکہ اِن میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کی ہم پورے طورسے وضاحت نہیں کرسکتے اورنہ اُنہیں ثابت کرسکتے ہیں۔

خدا ہم سے یہ نہیں کہتا کہ ہم عقل کے لحاظ سے خودکشی کرلیں۔ اُس نے ہمیں بہت سے قطعی اورناقابلِ تردید ثبوت بھی مہیا کردیئے ہیں (اعمال ۱: ۳) جواُس کی کتاب کے معتبرہونے کی توثیق کرتے ہیں۔

تاریخ، جغرافیہ، علمِ آثارِقدیمہ

گذشتہ باب میں ہم نے چند شہادتوں کا جائزہ لیا تھا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نیا عہد نامہ قدیم زمانے کی سب سے زیادہ محفوظ رکھی گئی کتاب ہے۔ لیکن اِن نوشتوں میں موجود معلومات کے بارے میں کیا رائے ہے؟ کیا اِس کا یقین کیا جا سکتا ہے؟

بائبل مقدس علما اورتشکیک پرستوں کو ہزاروں مواقع فراہم کرتی ہے کہ اِس کی صحت کا جائزہ لیں۔ اِس کے تقریباً ہر صفحے پر کسی تاریخی شخصیت یا جگہ کا نام یا تاریخی وا .عہ کا بیان درج ہے۔

تاریخ، جغرافیہ اور آثارِ قدیمہ کیا کرتے ہیں؟

صدیوں سے بہت سے لوگ کوشش کرتے آ رہے ہیں کہ بائبل مقدس کی تواریخی صحت کے بارے میں بداعتمادی اور بے یقینی پیدا کریں اور اِسے بدنام کریں۔ ایک ایسا ہی تشکیک پرست سر والٹر رمزے (۱۸۵۱ - ۱۹۳۹ء) تھا۔ وہ ایک مانا ہوا ماہر آثارِ قدیمہ تھا۔ اُس نے ۱۹۰۴ء میں علمِ کیمیا میں نوبل انعام بھی جیتا تھا۔ جوانی کے دنوں میں رمزے اِس بات کا قائل تھا کہ بائبل کو معتبر نہیں مانا جا سکتا۔ لیکن اُس کی دریافتوں نے اُس کی سوچ بدل دی اور اُسے یہ بات لکھنے پر مجبور کر دیا کہ "لوقا اوّل درجے کا مورخ ہے۔ نہ صرف حقائق کے بیان معتبر ہیں۔۔۔ اِس مورخ کو عظیم ترین مورخوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہئے۔''

لوقا ایک طبیب، مورخ اور یسوع کا پیروکار تھا۔ وہ لوقا کی معرفت انجیل اور رسولوں کے اعمال کا مصنف ہے۔ یہ دونوں کتابیں مجموعی طور پر پچانوے جغرافیائی مقامات کا ذکر کرتی ہیں ۔۔ ۳۲ ممالک، ۵۴ شہر اور ۹ جزیرے۔ اِن کے علاوہ بہت سی تواریخی شخصیات اور وا .عات کا بھی ذکر کرتی ہیں۔ تنقید نگاروں نے بہت کوشش کی ہے کہ لوقا کے مندرجات اور آثارِ قدیمہ، جغرافیہ اور بائبل مقدس سے باہر کے تاریخی بیان میں عدمِ موافقت ڈھونڈ نکالیں۔ اُنہیں ناکامی اور مایوسی ہوئی ہے۔ مقدّس لوقا کی تحریریں ہر لحاظ سے باکل صحیح ثابت ہوئی ہیں۔

مثال کے طور پر ہم مقدس لوقا کی انجیل سے ایک فقرہ دیکھتے ہیں۔ اِس کا مقصد یسوع ناصری کی دنیاوی خدمت کے لئے تواریخی زمانے کا تعین کرنا ہے:

"تبریُس قیصر کی حکومت کے پندرھویں برس جب پُنطیُس پیلاطُس یہودیہ کا حاکم تھا اورہیرودیس گلیل کا اوراُس کا بھائی فلپُس اِتوریہ اورترخونی تِس کا اورلِسانیاس اِبلینے کا حاکم تھا، اورحناہ اورکائفا سردارکاہن تھے اُس وقت خدا کا کلام بیابان میں زکریاہ کے بیٹے یوحنا پرنازل ہوا" (لوقا ۳ :۱، ۲)۔

کیا لوقا درست کہتا ہے؟

اتنے ناموں اورتفصیل کے باعث ہم فطری طورپر پوچھتے ہیں "کیا لوقا درست کہتا ہے؟ کیا اُس کی ساری باتیں صحیح ہیں؟ اِمتحان کی خاطر ہم چار اشخاص کا جائزہ لیتے ہیں جن کے نام اوپر کے اقتباس میں نمایاں نظرآتے ہیں۔

مقدس لوقا نے سب سے پہلے "تبریُس قیصر" کا نام لیا ہے اوراُس کے ساتھ پنطیُس پیلاطس کا ذکرکیا ہے کہ وہ یہودیہ کا گورنر تھا۔ کیا یہ تواریخی شخصیات ہیں؟ کیا وہ ایک ہی وقت میں حکمران تھے؟ ۱۹۶۱ء میں قیصریہ میں اُس جگہ کو بحال کیا گیا جہاں ہیرودیس کا تھیٹر تھا (مقدس لوقا نے اعمال ۱۲ :۱۹ ۔ ۲۴ میں اِس کا ذکر کیا ہے)۔ کام کے دوران ایک پتھر دریافت ہوا جس کی اونچائی ایک میٹر ہے۔ اِس پرکندہ عبارت نے تصدیق کردی ہے کہ پنطیُس پیلاطس وا جعی اُن دنوں گورنر تھا جب تبریُس قیصر بادشاہ تھا۔ غیربائبلی مورخ یوسیفس (۳۷ ۔۱۰۱ء) نے بھی اِن اشخاص، مقامات اوروا .عات کے بارے میں لکھا ہے۔ اُس کی کتاب ۱۹۸۸ء میں شائع ہوئی۔ اِس کتاب میں ہیرودیس کے تھیٹر، مذکورہ پتھر اورعبارت کی تصویریں بھی شامل ہیں۔

لوقا نے درست کہا ہے۔

لوقا نے بیان کیا ہے کہ لسانیاس ابلینے کا حاکم تھا۔ ابلینے سیریا (عراق) کا ایک صوبہ تھا اورلسانیاس اُس کے چوتھائی حصے کا گورنر تھا۔ کئی سالوں تک

علما حقائق سے متعلق اِس "غلطی" کی مدد سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ لوقا کا بیان غلط ہے کیونکہ مورخین کو صرف ایک ہی لسانیاس کا علم تھا جو یونان میں (Chalsis) کا حاکم تھا اورجس دَور(تقریباً ۲۷ء) کی بات مقدّس لوقا کرتا ہے یہ لسانیاس اُس سے تقریباً ساٹھ سال پہلے مارا گیا تھا۔ مورخین کو ابلینے کے چوتھائی ملک کے حاکم لسانیاس کا کچھ علم نہ تھا۔ اِس کا علم اُنہیں ۱۴ء اور ۲۹ء کے درمیانی عرصے میں ہوا جب دمشق کے نواح میں پتھر کا ایک کتبہ ملا جس پر یہ عبارت کندہ ہے: "لسانیاس چوتھائی ملک کا حاکم"۔ لہذا تاریخ میں دو افراد ہیں جن کا نام "لسانیاس" تھا۔

لوقا نے یہ بھی درست کہا ہے۔

لوقا نے کیفا کا بھی ذکر کیا ہے جو یسوع کی دنیاوی زندگی کے ایام میں یہودی ہیکل میں سردار کاہن تھا (دوسرا سردار کاہن حناہ تھا)۔ دسمبر ۱۹۹۰ء میں مزدور پرانے یروشلیم کے جنوب میں ایک سڑک بنا رہے تھے کہ اتفاقاً اُنہیں کیفا کے خاندان کا مزار مل گیا۔ ماہرین آثارِقدیمہ کو موقع پر بلایا گیا۔ اُس مزار میں بارہ ہڈیاں رکھنے کے برتن تھے۔ اُن میں سے ایک پر بہت خوبصورت نقش و نگار تھے اور یہ نام کندہ تھا "یوسف بن کیفا"۔ یہ اُس سردار کاہن کا پورا نام تھا جس نے یسوع کو گرفتار کیا تھا اور تابوت کے اندر ایک ساٹھ سالہ مرد کی باقیات تھیں۔ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُس کیفا کی باقیات ہیں جس کا ذکر نئے عہدنامے میں آیا ہے۔

لوقا نے یہ بھی درست کہا ہے۔

نامور ماہر آثارِقدیمہ نیلسن گلوئک کہتا ہے، "بڑی وضاحت سے اور قطعی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ آثارِقدیمہ کی کسی دریافت نے بائبل کی کسی بھی بات کی کبھی تردید نہیں کی ہے۔ آثارِقدیمہ کی درجنوں دریافتیں ایسی ہیں جو واضح خاکوں سے اور تفصیلی طور سے تاریخ سے متعلق بائبل کے بیانات کی تصدیق کرتی

ہیں۔ دوسری مذہبی کتابوں کے بارے میں یہ بات نہیں کہہ سکتے۔ مثال کے طور پر آثارِقدیمہ کی دریافتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ مورمن کی کتاب تاریخ اور جغرافیہ سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔''

مارمن ازم ایک مذہب ہے۔ دنیا بھر میں لاکھوں لوگ اِس کے پیرو ہیں۔ جوزف سمتھ نامی ایک شخص نے ۱۸۳۰ء میں امریکہ میں یہ مذہب شروع کیا تھا۔ یہ فرقہ بائبل مقدس کے علاوہ "مارمن کی کتاب" کو بھی مانتا ہے۔ آثارِقدیمہ کی دریافتوں سے اِس کتاب کی تصدیق نہیں ہوتی۔ واشنگٹن کے سمتھ سونیئن اِنسٹی چیوشن (Smithsonian Institution) کا بیان ہے کہ "سمتھ سونیئن کے ماہرینِ آثارِقدیمہ کو نئی دنیا (امریکہ) کے علمِ آثارِقدیمہ اور مارمن کی کتاب کے مندرجات میں کوئی تعلق نظر نہیں آتا"۔

وہیٹن کالج کے شعبہ آثارِقدیمہ کے چیئرمین اور ماہرِ آثارِقدیمہ جوزف فری اپنی تصنیف "آثارِقدیمہ اور تاریخ بائبل" کے آخر میں کہتے ہیں "مَیں نے پیدائش کی کتاب کا ایک ایک صفحہ دیکھا کہ اِس کے پچاس ابواب ہیں اور ہر ایک باب آثارِقدیمہ کی کسی نہ کسی دریافت کو منور کرتا ہے یا اُس کی تصدیق کرتا ہے۔ بائبل کے پرانے اور نئے دونوں عہدناموں کے اکثر باقی ابواب کے بارے میں بھی یہ بات سچ ہے''۔

سائنس کون سی بات ثابت نہیں کر سکتی

آثارِقدیمہ کی مستند معلومات ایک تسلسل سے تصدیق کرتی ہیں کہ بالکل درست تاریخی دستاویز کی حیثیت سے بائبل مقدس معتبر کتاب ہے، مگر علمِ آثارِقدیمہ الٰہی الہام کو ثابت نہیں کر سکتے۔ بائبل مقدس میں قابلِ توجہ اور اثرانگیز سائنسی بیانات موجود ہیں، مگر سائنس ثابت نہیں کر سکتی کہ کوئی ایک

کتاب خدا کا سچا اوربرحق کلام ہے۔ یہ بات کہنے کی ضرورت اِس لئے ہے کہ بہت سے لوگ دوسروں کو قائل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ ہماری مذہبی یا مقدس کتاب خدا کے الہام سے ہے کیونکہ اِس میں کئی سائنسی بیانات موجود ہیں۔

روحانی صداقت سائنسی دریافتوں سے ثابت نہیں کی جا سکتی، اورنہ سائنسی حقائق کا کسی کتاب میں موجود ہونا ثابت کرتا ہے کہ یہ کتاب خدا کی طرف سے ملی ہے۔ شیطان جو شروع ہی سے دنیا میں موجود ہے وہ بھی سائنس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ پاک صحائف میں سے سفر کرنے کے دوران ہماری اُس کے ساتھ ملاقات ہو گی جو پہلے آسمان میں فرشتہ تھا، اب شیطان اور ابلیس کہلاتا ہے کیونکہ خدا کا حریف بن گیا ہے۔ یاد رکھیں کہ شیطان نہایت عقل منداورذہن ہے اورانسانوں کو نہایت اثرانگیزاورمرعوب کرنے والی باتیں لکھنے پر اُبھارتا ہے۔

دانی ایل نبی بہت عقل منداورزیرک شخص تھا۔ خدا نے اُس سے ایک ایسی کتاب لکھوائی جو پاک صحائف (بائبل) کی بہت گہری کتاب مانی جاتی ہے۔ مگر جب طبعی استعداداورلیاقت کی بات ہو تو شیطان یعنی خدا کی سچائی کی مخالفت کرنے والی روح "دانی ایل سے زیادہ دانش مند" ثابت ہوتی ہے (حزقی ایل ٢٨ : ٣)۔ ہرجھوٹے مذہب کے پیچھے شیطان ہی کا دماغ کارفرما ہوتا ہے۔ ایسی ماہر منصوبہ بندی وہی کرتا ہے، اُسے دھوکے اورفریب کے فن میں کمال حاصل ہے۔ لفظ ابلیس کا مطلب ہے "الزام دینے والا" یا "تہمت لگانے والا۔"

ایک عربی ضرب المثل اِس خطرے کا چند لفظوں میں بیان کرتی ہے "خبردار! بعض جھوٹے سچ بولتے ہیں۔"

شاعری کون سی بات ثابت نہیں کرسکتی

بعض مذاہب کہتے ہیں کہ ہماری کتاب کا خدا کی طرف سے ہونا اِس لئے ثابت ہے کیونکہ اِس کا اندازِتحریر ایسا اعلیٰ ہے کہ کوئی انسان ایسا اندازوضع نہیں کر سکتا۔

مسلمان اور مارمن دونوں ہی اپنی اپنی مذہبی کتاب کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماری مقدس کتاب کے خدا کی طرف سے ہونے کا سب سے بڑا ثبوت اِس کا ادبی طرزِتحریر ہے۔ ایک مسلم ویب سائٹ پر یہ کہا گیا ہے، "قرآن پاک ۔۔۔ کا سب سے بڑا چیلنج ۔۔۔ چودہ صدیوں سے، جب قرآن شریف نازل ہوا تھا ۔۔۔ کوئی شخص ایک بھی آیت نہیں لکھ سکا جو اپنی خوبصورتی، فصاحت اور شکوہ میں قرآن شریف کی آیات جیسی ہو" مارمن ویب سائٹ پر بھی اِسی قسم کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ "مارمن کی کتاب کا چیلنج ۔۔۔ تمہیں اپنا ریکارڈ قدیم عبرانی شاعری اور متعدد طرزہائے تحریر کے انداز میں لکھنا ہو گا، جو تمہارا ریکارڈ شائع ہونے کے بہت سالوں کے بعد دوبارہ دریافت کر کے انگریزی بولنے والوں کو بتایا جائے گا۔"

اِسی طرح احمد نے بھی اپنی ای میل میں لکھا :

email

> "" قرآن شریف سب سے بڑا معجزہ ہے جو کبھی کسی نبی پر اُتارا گیا! ٹھیک ہے، صرف ایک آیت وضع کر کے دکھاؤ جو قرآن شریف کی کسی آیت جیسی ہو یا اِس سے قریب ہو۔ تم بلند پایہ عربی میں کیسے بھی خوش گفتار ہو تم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے ۔۔۔ دُنیا میں کوئی چیز نہیں جو قرآن شریف کی عظمت کو چھو بھی سکے ۔۔۔ اگر تم اِس کے برعکس ثابت کر سکتے ہو تو کرو۔"

احمد کا چیلنج قرآن شریف کی سورہ ۲ کی آیت ۲۳ پر مبنی ہے: "اور اگر تم کو اِس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد عربی) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اِسی طرح کی ایک صورت تم بھی بنا لاؤ۔۔۔"

اِس دعوے کے بارے میں مشکل یہ ہے کہ اِسے سچا یا جھوٹا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

ہم وضاحت کے لئے مثال پیش کرتے ہیں۔ فرض کریں کہ مَیں مصوری کا مقابلہ منعقد کراتا ہوں۔ اُس میں اپنی بنائی ہوئی تصویر رکھتا ہوں۔ خود ہی منصف ہوں۔ مَیں اپنے آپ کو فاتح قرار دیتا ہوں اور پھر دوسرے مصوروں کو چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی میری طرح کی تصویر نہیں بنا سکتا۔ اگر تمہیں شک ہے کہ مَیں دنیا کا عظیم ترین مصور ہوں تو میری تصویر جیسی تصویر بنا کر دکھاؤ!

کیا اِس طرح ثابت ہو جائے گا کہ میری بنائی ہوئی تصویر بہترین ہے؟ اور مَیں دنیا کا سب سے بڑا مصور ہوں؟ ـــ نہیں ـــ مگر کوئی یہ بھی ثابت نہ کر پائے گا کہ میرا دعویٰ غلط ہے۔ کیوں نہیں؟ حسن تو دیکھنے والے کی آنکھ میں ہوتا ہے۔ یہی حال لکیروں کے توازن کی خوبصورتی اور کسی ادب پارہ کی خوبصورتی کا ہے۔ حُسن فنکار کی ذات کا مظہر ہوتا ہے۔

بائبل مقدس بلند پایہ عبرانی شاعری اور اعداد کی ترتیبوں کا حیرت انگیز خزانہ ہے۔ اِن پر غور کریں تو دماغ چکرا جاتا ہے۔ زبور ۱۱۹ کی مثال لے لیں۔ یہ بائبل مقدس کا سب سے لمبا باب ہے۔ اِس میں حیرت ناک ادبی ساختیں موجود ہیں۔ یہ زبور صنعتِ توشیح کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ عبرانی میں حروفِ ابجد کی تعداد ۲۲ ہے۔ اِس زبور کے بھی ۲۲ حصے ہیں۔ ہر حصہ بالترتیب عبرانی کے ایک حرف سے نامزد ہے اور ۸ آیات پر مشتمل ہے اور ہر ایک آیت اُسی حرف سے شروع ہوتی ہے۔ مثلاً پہلا حصہ "الف" (عبرانی ابجد کا پہلا حرف) ہے اور اِس کی ہر ایک آیت الف سے شروع ہوتی ہے۔ دوسرا حصہ بیتھ، (عبرانی ابجد کا دوسرا حرف) ہے اور اِس کی ہر ایک آیت بیتھ سے شروع ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس عبرانی ابجد کے آخری حرف تاو تک۔ اِس کی ہو بہو نقل کرنے کی کوشش کریں۔ نہیں، رہنے دیں۔ اور زبور ۱۱۹ میں غوطہ لگائیں اور اِس کے الفاظ میں ڈوب جائیں

اور اِن کی قوت اور تاثیر کے مزے لیں۔ لیکن خدا یہ نہیں چاہتا کہ ہم اِس کلام کی ادبی فصاحت و بلاغت کے باعث اِس کا یقین کریں۔

جس طرح سائنس کسی کتاب کا الہامی ہونا ثابت نہیں کر سکتی اُسی طرح خوبصورت اور دل آویز نثر بھی کسی کتاب کا خدا کی طرف سے ہونا ثابت نہیں کر سکتی۔

دانائی اور عقل مندی یہی ہے کہ ہم یاد رکھیں کہ شیطان بہت بڑا نقال ہے۔ وہ بھی سحر انگیز شاعری کرنے اور "بڑے بول" (یہوداہ آیت ۱۶) بولنے کی "آمد" عطا کر سکتا ہے۔ پاک کلام ہمیں خبردار کرتا ہے کہ "چکنی چپڑی باتوں سے جو سادہ دلوں کو بہکاتی ہیں" فریب نہ کھائیں (رومیوں ۱۶ : ۱۸)۔ خاص کر جب یہ باتیں خالق کے منصوبے اور پیغام کی تردید کرتی ہیں جس کا علم ابتدائے زمانہ سے دیا گیا ہے۔

سائنس، آثارِ قدیمہ یا شاعری کسی بھی کتاب کو خدا کا سچا کلام ثابت نہیں کر سکتی۔ لازم ہے کہ الٰہی الہام کا ثبوت کسی اعلیٰ تر عدالت کے فیصلے پر مبنی ہو، کسی ناقابلِ تردید اور مسلمہ شہادت پر مبنی ہو۔

اب ہم اِسی شہادت پر غور کریں گے۔

باب ۵

Ch5 God's Signature

خدا کے دستخط

"تمام قومیں فراہم کی جائیں ۔۔۔ اور لوگ سنیں اور کہیں کہ یہ سچ ہے'' (یسعیاہ ۴۳ : ۹)۔

سرکاری اور قانونی دستاویز پر کسی اعلیٰ افسر کے دستخط ہونا لازمی ہے۔ پرانے اور نئے عہدنامے کے صحیفے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا کی مستند روئیداد اور عہد ہیں۔ اِن پر بھی دستخط کئے گئے ہیں لیکن روشنائی اور قلم سے نہیں بلکہ بالکل واضح اور نمایاں انداز سے جسے "پوری ہو چکی پیش گوئی یا نبوت" کہا جاتا ہے۔

Scroll pic beside verse Isaiah 44:6-7

"خداوند ۔۔۔ یوں فرماتا ہے کہ مَیں ہی اوّل اور مَیں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں اور جب سے مَیں نے قدیم لوگوں کی بنیاد ڈالی کون میری طرح بلائے گا اور اُس کو بیان کر کے میرے لئے ترتیب دے گا؟ ہاں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اُس کا بیان کریں ۔۔۔ کس نے قدیم ہی سے یہ ظاہر کیا؟ کس نے قدیم ایام میں اِس کی خبر پہلے ہی سے دی ہے؟ کیا مَیں خداوند ہی نے یہ نہیں کیا؟" (یسعیاہ ۴۴ : ۶، ۷؛ ۴۵ : ۲۱)۔

ہمیں خدا کی منطق، خدا کی دلیل کو سمجھنا چاہئے۔

بائبل مقدس میں بے شمار تفصیلی پیش گوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔ اِس سے ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں کہتی ہے ہم اُس کا یقین کر سکتے ہیں۔

حتمی اور صریح ثبوت

صرف وہ ہستی جو لازمان ہے، ازلی وابدی ہے تاریخ کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اِسے بیان اورتحریر کرسکتی ہے۔

فانی انسان نے کئی دفعہ جچے تُلے اور سوچے سمجھے اندازے لگائے ہیں کہ مستقبل میں کیا ہوگا۔ لیکن صرف خدا ہی مستقبل کو ایسے دیکھتا ہے گویا وہ ہوچکا ہے۔ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ آج سے ہزار سال بعد کیا ہوگا۔ خدا کی طرف سے مکاشفہ کے بغیر نہ کوئی انسان، نہ فرشتہ، نہ شیطان، نہ بد روح قطعی اور صریح طور سے مستقبل کے بارے میں بتا سکتی ہے۔

بعض لوگ پوچھیں گے کہ روحانی عاملوں، جادوگروں، ٹونے سے علاج کرنے والوں اورقسمت کا حال بتانے والوں کے بارے میں کیا کہتے ہو جو مستقبل کے بارے میں پیش گوئیاں کرتے ہیں۔

اوّل: یہ سمجھنا اورجاننا ضروری ہے کہ شیطان ان لوگوں کو غیر ارضی علم دے سکتا ہے جن کو اُس نے اپنے پھندے میں پھنسا رکھا ہے تا کہ اُس کی مرضی پوری کریں (۲۔تیمتھیس ۲ :۲۶)۔

دوم: شیطان بہت بڑا بہروپیا اور ماہر نفسیات ہے۔ وہ ہزاروں سالوں سے انسانی تاریخ کو بغور دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا کے جعلی "دستخط" کرنے کا ماہر ہے۔

سوم: اگرچہ شیطان بڑی حد تک پہلے سے یہ بتانے کا ماہر ہے کہ بعض وا .عات کیا رُخ اختیار کریں گے مگر وہ مستقبل کو نہیں جانتا۔ اُس کی "پیش گوئیاں" اکثر غلط ثابت ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ مبہم اور غیر واضح ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر کوئی قسمت کا حال بتانے والا کسی جوان لڑکی سے کہتا ہے "بس ایک دو سال میں تمہاری شادی ہو جائے گی اور تمہیں سچی محبت ملے گی۔'' مَیں اور آپ سب جانتے ہیں کہ امکان بہت ہے اور ایسی "پیش گوئی" پوری ہو ہی جاتی ہے۔

جب ہم بائبل مقدس کی پوری ہو چکی پیش گوئیوں کی بات کرتے ہیں تو اِس قسم کی مبہم پیش گوئیوں کی بات نہیں ہوتی۔

ہم بائبل مقدس سے پیش گوئیوں میں سے تین مثالیں پیش کرتے ہیں ۔۔۔ ایک جگہ، ایک قوم اور ایک شخص کے بارے میں۔

ایک جگہ کے بارے میں پیش گوئیاں

تقریباً ۶۰۰ ق م میں مقدس حزقی ایل نبی نے فینیکے کے قدیم صور کے خلاف پیش گوئی کی تھی۔ لبنان کے ساحل پر واقع صور شہر دو ہزار سال سے زیادہ عرصے تک عالمی اہمیت کا شہر رہا۔ اِسے "سمندروں کی ملکہ" کہا جاتا تھا۔ لیکن جب یہ طاقت اور شہرت کی انتہائی بلندی پر تھا تو خدا نے حزقی ایل کو حکم دیا کہ اِس شہر کی بدی، تکبر اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اِس پر آنے والی بربادی اور تباہی کا حال تفصیل سے لکھے۔

حزقی ایل نبی نے پیش گوئی کی:

۱۔ بہت سی قومیں صور پر چڑھائی کریں گی (حزقی ایل ۲۶ : ۳)۔

۲۔ بادشاہ نبوکدرضر/ نبوکدنضر کے ماتحت بابل سب سے پہلا حملہ آور ہو گا۔ (آیت ۷)

۳۔ صور کی شہر پناہ اور اُس کے برج ڈھا دیئے جائیں گے (آیت ۴، ۹)۔

۴۔ صور کے باشندے تلوار سے قتل ہوں گے (آیت ۱۱)۔

۵۔ شہر کا ملبہ اور مٹی سمندر میں پھینکی جائے گی (آیت ۱۲)۔

۶۔ اسے کھرچ کر "صاف چٹان" بنا دیا جائے گا (آیت ۴)۔

۷۔ وہ ماہی گیروں کے "جال پھیلانے کی جگہ" بن جائے گا۔

(آیت ۵، ۱۴)

۸۔ صور کا بڑا شہر پھر تعمیر نہ کیا جائے گا کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا

ہے (آیت ۱۴)۔

غیر مذہبی تاریخ بیان کرتی ہے کہ یہ آٹھوں پیش گوئیاں پوری ہوئی ہیں۔

۱۔ صور پر بہت سی قوموں نے چڑھائی کی۔

۲۔ سب سے پہلا حملہ آور بابل تھا جس کی قیادت نبوکدنضر نے کی۔

۳۔ تیرہ سال (۵۸۵ ۔ ۵۷۲ ق م) کے محاصرے کے بعد ساحل پر واقع صور کی فصیلیں اور برج ڈھا دیئے گئے اور حزقی ایل کی پہلی پیش گوئی پوری ہوئی۔

۴۔ صور کے جو باشندے پناہ کے لئے جزیرے پر واقع قلعے میں نہ جا سکے نبوکدنضر نے اُن سب کو قتل کر دیا۔ مذکورہ قلعہ بحیرہ روم میں تقریباً ایک میل دُور جزیرے پر تھا۔

۵۔ غیر مذہبی تاریخ میں لکھا ہے کہ سکندرِ اعظم پہلا فاتح تھا جس نے ۳۳۲ ق م میں صور کا اندرونی حصہ فتح کیا۔ اِس کامیابی کے لئے اُس نے شہر کا ساحلی حصہ تباہ و برباد کیا اور اُس کے ملبے سے جزیرے تک سڑک بنائی۔ اِس طرح انجانے میں اُس پیش گوئی کا ایک اَور حصہ پورا کر دیا کہ تباہ شدہ شہر کا ملبہ سمندر میں ڈال دیا۔ سکندرِ اعظم کی فتح نے فینیکی سلطنت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ ۳۳۲ ق م میں سکندرِ اعظم نے نوماہ کے محاصرے کے بعد شہر پر قبضہ کر لیا۔ اگرچہ اُس نے شہر کو پورے طور پر تباہ نہ کیا تو بھی صور اِس چوٹ سے سنبھل نہ سکا۔

۶۔ شہر کو کھرچ کر "صاف چٹان" بنا دیا گیا۔

۷۔ یہ "جال پھیلانے کی جگہ" بن گیا۔

۸۔ بعد کے سالوں میں اِس کو دوبارہ تعمیر کرنے کی بار بار کوشش کی گئی، مگر یہ ہر بار تباہ ہوا۔

آج کے لبنان میں "صور" نام کا ایک جدید شہر موجود ہے۔ لیکن فینیکے کا وہ قدیم شہر جس کے خلاف حزقی ایل نے نبوت کی تھی وہ دوبارہ کبھی تعمیر اور بحال نہیں ہوا۔ نیشنل جیوگرافک میگزین نے اگست ۱۹۷۴ء کے شمارے کے صفحہ ۱۶۵ پر پتھر کے ایک چبوترے کی تصویر شائع کی جس کے نیچے لکھا ہوا ہے "آج کے فینیکی، اِس کے نیچے بڑے رومی شہر کے فرشی پتھر اور ستون دبے پڑے ہیں۔ تھوڑی سی کھدائی سے فینیکیوں کی گم شدہ دنیا میں پہنچ سکتے ہیں۔"

کیا ممکن ہے کہ حزقی ایل بہ حیثیت انسان اپنے زمانے میں صور شہر کو دیکھ کر اپنی عقل اور حکمت سے یہ آٹھ پیش گوئیاں کر سکتا؟ چونکہ تاریخ کو وقوع پذیر ہونے سے پہلے صرف خدا ہی دیکھ سکتا ہے اِس لئے صرف وہی حزقی ایل کو یہ معلومات دے سکتا تھا۔

ایک قوم کے بارے میں پیش گوئیاں

بائبل مقدس میں کئی لوگوں اور قوموں کے بارے میں بالکل صحیح پیش گوئیاں موجود ہیں۔ اِن میں مصر، ایتھوپیا (حبشہ)، عرب، فارس (ایران)، روس، اسرائیل اور کئی اَور اقوام شامل ہیں۔

اِس سے پہلے کہ ہم پوری ہو چکی اگلی پیش گوئی کی مثال دیں، ہم آپ کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارا مقصد کسی سیاسی یا مذہبی ایجنڈے کو فروغ دینا یا اپنی مرضی کا مطلب اخذ کرنا نہیں۔ ہمارا کام کلام کی باتیں اور پیغام سیکھنا (اور سکھانا) ہے۔

یہاں ہم ایک قوم کے بارے میں پوری ہو چکی پیش گوئی کی مثال پیش کرتے ہیں۔ اِس کی تشریح آسان ہے لیکن بہتوں کے لئے اِسے ماننا اور قبول کرنا مشکل ہے۔

تقریباً ۱۹۲۰ ق م میں خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ یہی ملک مَیں تیری نسل کو دوں گا (پیدائش ۱۲ : ۷)۔

اوربعد میں خدا نے یہی وعدہ اضحاق اوریعقوب کے ساتھ دہرایا (پیدائش ۲۶ : ۳؛ ۲۸ : ۱۵)۔ خدا نے ابرہام، اضحاق اوریعقوب سے پیدا ہونے والی قوم کو جو ملک دینے کا وعدہ کیا وہ تجارتی اورجنگی لحاظ سے بالکل مرکزی جگہ "قوموں اورمملکتوں کے درمیان" واقع تھا اور ہے (حزقی ایل ۵:۵ مزید دیکھئے اعمال ۱ : ۸؛ ۲ : ۵-۱۱)۔

ابرہام، اضحاق اوریعقوب کی نسل کے لوگ پہلے عبرانی کہلاتے تھے، بعد میں اسرائیلی اورمزید کچھ عرصے بعد یہودی کہلانے لگے۔ اوراب تک اِن ہی دو ناموں سے کہلاتے ہیں۔

سینکڑوں سال بعد خدا نے موسیٰ کو بتایا کہ اگراِن لوگوں نے مجھ (خدا) پر ایمان رکھنا اورمیرے حکموں کی پیروی کرنا چھوڑدیا تواِن کا کیا حشر ہو گا۔

"مَیں تم کو غیر قوموں میں پراگندہ کردوں گا اورتمہارے پیچھے پیچھے تلوار کھینچے رہوں گا، اورتمہارا ملک سُونا ہو جائے گا اور تمہارے شہر ویرانہ بن جائیں گے" (احبار ۲۶ : ۳۳)۔

"اُن سب قوموں میں جہاں جہاں خداوند تجھ کو پہنچائے گا تُو باعثِ حیرت اور ضرب المثل اورانگشت نما بنے گا۔۔۔ اُن قوموں کے بیچ تجھ کو چین نصیب نہ ہو گا اورنہ تیرے پاؤں کے تلوے کو آرام ملے گا بلکہ خداوند تجھ کو وہاں دل لرزاں اورآنکھوں کی دھندلاہٹ اورجی کی کڑھن دے گا" (استثنا ۲۸ : ۳۷، ۶۵)۔

پرانے عہدنامے میں ایسی بیسیوں پیش گوئیاں موجود ہیں۔

تقریباً ۳۰ء میں نبیوں کی باتوں (کلام) کی تصدیق کرتے ہوئے یسوع ناصری نے یروشلیم کی بربادی کی پیش گوئی کی: "جب (یسوع نے) نزدیک آ کر (یروشلیم کو) دیکھا تو اُس پر رویا اور کہا ۔۔۔ وہ دن تجھ پر آئیں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھ کر تجھے گھیر لیں گے اور ہر طرف سے تنگ کریں گے اور تجھ کو اور تیرے بچوں کو جو تجھ میں ہیں زمین پر دے پٹکیں گے ۔۔۔ کیونکہ تُو نے اُس وقت کو نہ پہچانا جب تجھ پر نگاہ کی گئی" (لوقا ۱۹: ۴۱۔ ۴۴)۔ اور ہیکل کی بات کرتے ہوئے یسوع نے پیش گوئی کی کہ "وہ دن آئیں گے کہ ۔۔۔ یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا" (لوقا ۲۱: ۶)۔

اِس کے چالیس سال بعد یہ واقعات ہوئے۔

مورخ فلاویُس یوسیفس جو ۳۷ء میں پیدا ہوا تھا اُس نے آنکھوں دیکھا حال قلم بند کیا ہے۔ ۷۰ء میں رومی افواج نے یروشلیم کو گھیر لیا، شہر کے اِرد گرد دمدمہ باندھا اور تین سال کے محاصرے کے بعد شہر کو مسمار کر دیا۔ اگرچہ قیصر نے خود حکم دیا تھا کہ بڑے عبادت خانہ (ہیکل) کو محفوظ رکھنا تو بھی بپھرے ہوئے رومی فوجیوں نے اُسے آگ لگا دی۔ اُس کے اندر پناہ لینے والے یہودیوں کو قتل کر دیا۔ ہیکل کا سونا اور چاندی پگھل کر پتھروں کے درمیان بہنے لگا۔ ہیکل مسمار کر دی گئی۔ سب کچھ ویسے ہی ہوا جیسا یسوع نے کہا تھا "پتھر پر پتھر باقی نہ رہا۔" اور جیسا موسیٰ اور نبیوں نے کہا تھا یہودی ساری دنیا میں پراگندہ ہو گئے۔ اگلی دو صدیوں کے دوران تاریخ ان پیش گوئیوں کو پورا ہوتا دیکھتی رہی ہے کیونکہ یہ پراگندہ اور بے گھر یہودی "ساری قوموں میں باعثِ حیرت اور ضرب المثل اور انگشت نما" بنے رہے اور اُنہیں کہیں "آرام نہ ملا۔"

ہمارے ذاتی احساسات کچھ بھی ہوں مگر بائبل مقدس کی اس پیش گوئی کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جس کا کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ خدا نے نبیوں کو بتایا تھا کہ ہر قسم کے مخالف حالات کے باوجود یہودی ساری

قوموں کے درمیان محفوظ اورنمایاں رہیں گے اورایک وقت آئے گا کہ اُس ملک میں واپس آئیں گے جو خدا نے ابرہام، اضحاق اوریعقوب کو دیا تھا۔

موسیٰ نے بنی اسرائیل کو نبوت سے بتایا تھا کہ "وہ تجھ پر رحم کرے گا اورپھر کرتجھ کو سب قوموں میں سے جن میں خداوند تیرے خدا نے تجھ کو پراگندہ کیا ہو جمع کرے گا" (استثنا ۳۰ : ۳) اورعاموس نے کہا تھا" مَیں (خدا) بنی اسرائیل اپنے لوگوں کو اسیری سے واپس لاؤں گا۔ وہ اُجڑے شہروں کو تعمیر کر کے اُن میں بود وباش کریں گے۔ کیونکہ مَیں اُن کو اُن کے ملک میں قائم کروں گا اور وہ پھر کبھی اپنے وطن سے جو مَیں نے اُن کو بخشا ہے نکالے نہ جائیں گے۔۔۔"

(عاموس ۹: ۱۴، ۱۵)

دنیا بھر کے خبررساں ادارے اِن وا .عات کے پورا ہونے کی خبریں دیتے ہیں۔

عبرانی قوم پر جو کچھ گزرا ہے وہ عالمی تاریخ میں بے مثال ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ قانونِ انضمام کے خلاف ہے۔ اِس قانون نے عملاً ثابت کیا ہے کہ جب کوئی قوم کسی قوم کو فتح اورمغلوب کرلیتی ہے تو مفتوح قوم کے بچ نکلنے والے لوگ چند پشتوں کے بعد اُن قوموں میں ضم ہو جاتے ہیں۔ وہ اُن کے ساتھ بیاہ شادیاں کرتے ہیں، اُن کی زبان اورتہذیب کو اپنا لیتے ہیں اوراپنی قومی شناخت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہودیوں کے ساتھ ایسا نہیں ہوا، اگرچہ لاکھوں یہودیوں نے بے حد کوشش کی کہ ہم اُن میں گھل مل جائیں، ضم اورجذب ہو جائیں، لیکن نہ ہو سکے۔

مثال کے طورپر دوسری عالمی جنگ کے زمانے میں ہٹلر کے جرمنی میں رہنے والے بے شمار یہودی چاہتے تھے کہ ہمیں یہودی نہ سمجھا جائے اور لوگ ہمیں بہ حیثیت یہودی شناخت نہ کریں۔ وہ جرمن زبان بولتے تھے، جرمنی کے ٹیکس ادا کرتے تھے اورپہلی جنگ میں جرمنی کے لئے لڑتے رہے تھے۔ تو بھی

نازی اصرار کر کے کہتے تھے "نہیں! تم یہودی ہو!" چند ہی سالوں کے اندر ساٹھ لاکھ یہودی موت کے کیمپوں میں قید کر کے صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔

یہ بات قابلِ فہم ہے کہ بہت سے لوگ اِن دردناک باتوں کو قبول نہیں کرتے۔ حال ہی میں ایک دوست نے لبنان سے خط لکھا، "جہاں تک اِس پیش گوئی (خدا کا پکا عہد کہ مَیں یہودیوں کو اُن کے وطن میں واپس لاؤں گا) کا تعلق ہے مَیں اِس کا یقین کرنے میں اُن پیچیدگیوں یا مضمرات کو نظر انداز نہیں کر سکتا جو مجھے پیش آ رہی ہیں۔ اِسے قبول کرنا میرے معاملے اور مفاد کے لئے نقصان دہ ہے۔"

یہاں ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔ ایک قوم کی حیثیت سے یہودیوں کی بقا، بحالی اور ازسرِ نو آبادکاری کو تسلیم کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم اسرائیلی حکومت کی پالیسیوں کی بھی حمایت کرتے ہیں۔ ہم اُس لبنانی دوست کے جذبات کو سمجھتے ہیں اور اُس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اُس کی والدہ کا خاندان اور بہت سے پڑوسی ۱۹۴۸ء میں اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے تھے۔ اُن کا کوئی پُرسانِ حال نہ تھا۔ اُس کے ملک نے بہت دکھ اور مصائب جھیلے ہیں۔ لیکن یہاں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ بائبل مقدس کے نبیوں کی باتیں ہماری آنکھوں کے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سے یہودی اُن نبیوں کے پیغام کو نہیں مانتے جن کی تعظیم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ بھی نوشتوں کے پورا ہونے کا ثبوت ہے۔ ایک قوم کی حیثیت سے وہ روحانی طور پر اندھے ہیں۔ "مگر آج تک جب کبھی موسیٰ کی کتاب (توریت) پڑھی جاتی ہے تو اُن کے دلوں پر پردہ پڑا رہتا ہے" (۲-کرنتھیوں ۳: ۱۵)۔ ایک قوم کی حیثیت سے وہ اُس وقت تک خدا کی حقیقی برکتوں میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ دن نہ آئے جب وہ توبہ کریں گے (یعنی اُن کا دل و دماغ یکسر تبدیل ہو گا) اور خدا کے اِس قدیمی پیغام کا یقین

کریں گے (دیکھئے یسعیاہ ۴۴: ۱۸؛ یرمیاہ ۵: ۲۱؛ ۲-کرنتھیوں ۳: ۱۲-۱۶؛ رومیوں ۹: ۱۱)۔ غور کریں کہ تقریباً ۲۶۰۰ سال ہوئے کہ خدا نے حزقی ایل پر ظاہر کیا کہ اسرائیل کا نیا جنم تین واضح مراحل میں ہوگا۔ اُس نے اسرائیل کو سوکھی ہڈیوں سے بھری ہوئی وادی سے تشبیہ دی۔ وہ سب باہم مل کر ایک بدن بن جائیں گی اور بالآخر اُن میں زندگی کا دم پھونکا جائے گا (حزقی ایل ۳۷: ۱-۱۴)۔

پاک نوشتوں میں سے اپنے سفر کے اختتام کے قریب ہم دیکھیں گے کہ یہ واقعات کس طرح آخری زمانے کے لئے خدا کے پروگرام میں بالکل ٹھیک بیٹھتے ہیں۔ اور ہم اُن پیش گوئیوں پر بھی نظر ڈالیں گے جن میں مشرقِ وسطیٰ اور ساری دنیا کو برکات دینے کے وعدے موجود ہیں۔

"مَیں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات بُرائی کے نہیں تا کہ مَیں تم کو نیک انجام کی اُمید بخشوں" (یرمیاہ ۲۹: ۱۱)۔

ایک شخص کے بارے میں پیش گوئیاں

پرانے عہدنامے میں شروع سے آخر تک ایک مسایاح (مسیح موعود) یعنی چھڑانے والے، نجات دینے والے کے بارے میں بہت سی پیش گوئیاں موجود ہیں، جس کو دنیا میں بھیجنے کا وعدہ خدا نے کیا۔ بحیرہ مردار کے طومار تصدیق کرتے ہیں کہ یہ نوشتے مسیح موعود کی پیدائش سے سینکڑوں سال پہلے لکھے گئے تھے۔ ہم نمونے کے طور پر اُن میں سے چند پیش گوئیاں پیش کرتے ہیں۔

* ابرہام کے ساتھ وعدہ (۱۹۰۰ ق م)۔ **وہ مسایاح یعنی مسیحِ موعود ابرہام اور اضحاق کے نسب سے دنیا میں آئے گا** (پیدائش ۱۲: ۲، ۳؛ ۲۲: ۱-۱۸ —— تکمیل متی باب ۱)۔

* یسعیاہ کی پیش گوئی (۷۰۰ ق م)۔ **وہ کنواری سے پیدا ہو گا۔ اُس کا کوئی دنیاوی باپ نہیں** (یسعیاہ ۷: ۱۴؛ ۹: ۶، تکمیل لوقا ۱: ۲۶ - ۲۸؛ متی ۱: ۱۸ - ۲۵)۔

* میکاہ کی پیش گوئی (۷۰۰ ق م)۔ **وہ بیت لحم میں پیدا ہو گا** (میکاہ ۵: ۲، تکمیل لوقا ۲: ۱-۲۰؛ متی ۲: ۱- ۱۲)۔

* ہوسیع کی پیش گوئی (۷۰۰ ق م)۔ **اُسے مصر سے بلایا جائے گا** (ہوسیع ۱۱: ۱، تکمیل متی ۲: ۱۳- ۱۵)۔

* ملاکی کی پیش گوئی (۴۰۰ ق م)۔ **مسایاح سے پہلے اُس کا پیش رَو آئے گا** (ملاکی ۳ :۱؛ یسعیاہ ۴۰: ۳- ۱۱، تکمیل لوقا ۱: ۱۱ - ۱۷؛ متی ۳ : ۱- ۱۲)۔

* یسعیاہ کی پیش گوئی (۷۰۰ ق م)۔ **وہ اندھوں کو بینائی، بہروں کو سننے کی طاقت، لنگڑوں کو چلنے کی طاقت دے گا اور غریبوں کو خوش خبری سنائے گا** (یسعیاہ ۳۵ :۵، ۶، تکمیل لوقا ۷: ۲۲؛ متی باب ۹ وغیرہ)۔

* یسعیاہ کی پیش گوئی (۷۰۰ ق م)۔ **اُس کے اپنے لوگ اُسے رد کریں گے** (یسعیاہ ۵۳: ۲، ۳؛ ۴۹: ۵ -۷ اور زبور ۱۱۸: ۲۱، ۲۲، تکمیل یوحنا ۱: ۱۱، مرقس ۶: ۳؛ متی ۲۱: ۴۲- ۴۶ وغیرہ)۔

* زکریاہ کی پیش گوئی (۵۰۰ ق م)۔ **وہ چاندی کے ۳۰ سکوں کے عوض دھوکے سے پکڑوایا جائے گا۔ پھر اُس رقم سے ایک کھیت خریدا جائے گا** (زکریاہ ۱۱: ۱۲، ۱۳، تکمیل متی ۲۶: ۱۴- ۱۶؛ ۲۷: ۳ - ۱۰)۔

* یسعیاہ کی پیش گوئی (۷۰۰ ق م)۔ **مسیحِ موعود کو رد کیا جائے گا، اُس پر جھوٹا الزام لگایا جائے گا، اُس پر مقدمہ چلے گا اور یہودی اور غیر یہودی اُسے مار ڈالیں گے** (یسعیاہ ۵۰: ۶؛ ۵۳: ۱- ۱۲ اور زبور ۲: ۲۲؛ زکریاہ ۱۲: ۱۰ —— تکمیل یوحنا ۱: ۱-۱۱ ؛۱۱: ۴۵ - ۵۷؛ مرقس ۱۰: ۳۲ - ۳۴؛ متی ابواب ۲۶ اور ۲۷)۔

* داؤد کی پیش گوئی (۱۰۰۰ ق م)۔ **اُس کے ہاتھ اور پاؤں چھید دے جائیں گے، تماشائی اُسے ٹھٹھوں میں اُڑائیں گے، اُس کی پوشاک پر قرعہ ڈالا جائے گا وغیرہ**

(زبور۲۲: ۱۶، ۸، ۱۸ ـــ تکمیل لوقا ۲۳: ۳۳؛ ۲۴: ۳۹ ـــ یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ پیش گوئیاں اُس زمانے سے مدتوں پہلے کی گئی تھیں جب سزائے موت دینے کے لئے صلیب ایجاد ہوئی۔

* یسعیاہ کی پیش گوئی (۷۰۰ ق م)۔ **وہ بدترین مجرم کی طرح مارا جائے گا، لیکن ایک دولت مند آدمی کی قبر میں دفن کیا جائے گا** (یسعیاہ ۵۳: ۸ ـــ تکمیل متی ۲۷: ۵۷-۶۰)۔

* داؤد کی پیش گوئی (۱۰۰۰ ق م)۔ **مسایاح کا بدن قبر میں گلنے سڑنے نہیں پائے گا۔ وہ موت پر فتح مند ہو گا** (زبور۱۶: ۹-۱۱ ـــ مزید دیکھئے متی ۱۶: ۲۱-۲۳؛ ۱۷: ۲۲، ۲۳؛ ۲۰: ۱۷-۱۹ وغیرہ ـــ تکمیل لوقا باب ۲۴، اعمال ابواب ۱ اور ۲)۔

قانونِ امکانات ثابت کرتا ہے کہ "ناممکن" ہے کہ کوئی شخص اِن واضح، صریح اور قابلِ تصدیق پیش گوئیوں کو پورا کرے۔

لیکن ہوا بالکل یہی۔

ہو سکتا ہے کہ آپ بعد میں پھر اِس فہرست کی طرف رجوع کرنا چاہیں، بائبل مقدس پکڑیں اور پرانے عہدنامے کی ایک ایک پیش گوئی اور نئے عہدنامے میں مرقوم تکمیل پڑھیں۔

نبوتی علامات اور نشان

پرانے عہدنامے کے صحیفوں میں بکھری ہوئی سینکڑوں پیش گوئیوں کے علاوہ سینکڑوں علامات اور نشان بھی موجود ہیں (اِن کو مثیل، عکس، تصویر، پیش بینی، خاکہ یا توضیح بھی کہتے ہیں)۔ خدا نے یہ بصری امداد اِس لئے وضع کی کہ دنیا کو اپنے بارے میں اور بنی نوع انسان کے لئے اپنے منصوبے کے بارے میں بتائے اور سکھائے۔

پاک صحائف میں سے ہمارے سفر کے دوران بہت سی علامات اور تصویریں ہمارے سامنے آئیں گی۔ مثال کے طور پر سب سے نمایاں علامت "ذبح کیا ہوا برہ" ہے۔ اِس کی مفصل تشریح زیرِ نظر کتاب کے ابواب ۱۹ تا ۲۶ میں کی گئی ہے۔

باب ۲۱ میں ہم ایک خاص خیمے کے بارے میں سیکھیں گے جسے خیمہ اجتماع کا نام دیا گیا تھا۔ خدا نے حکم دیا تھا کہ یہ خیمہ اُس نمونے کے مطابق بنایا جائے جو اُس نے موسیٰ کو دکھایا تھا۔ خیمہ اجتماع اور اُس کا سارا سازو سامان زبردست بصری معاونت ہے جس سے لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ خدا کیسا ہے اور گنہگاروں کو کیسے معافی ملتی ہے تاکہ وہ ابد تک خدا کے ساتھ رہنے کے لائق ہو جائیں۔

یعقوب کے بیٹے یوسف اور یسوع ناصری کی زندگیوں کا تقابلی مطالعہ پاک کلام میں پائی جانے والی علامتوں اور عکسوں کی بہت عمدہ مثال پیش کرتا ہے۔ یوسف کی زندگی اور یسوع کی زندگی میں سو سے زیادہ مشابہات پائی جاتی ہیں۔ خدا نے یوسف کی زندگی سے یسوع کی زندگی کی تصویر کھینچ دی جسے ۱۷۰۰ سال بعد دنیا میں آنا تھا۔

پیدائش ابواب ۳۷ ۔ ۵۰ کا موازنہ اناجیل سے کریں۔

اِن عکسوں اور مثالوں کی صرف ایک ہی معقول تشریح اور توجیہ ہے اور وہ ہے ۔۔ خدا۔

پیش گوئی کا مقصد

اپنی زمینی زندگی کے دوران مسیحِ موعود (مسایاح) نے کہا:

"مَیں اُس کے ہونے سے پہلے تم کو جتائے دیتا ہوں تاکہ جب ہو جائے تو تم ایمان لاؤ کہ مَیں وہی ہوں" (یوحنا ۱۳: ۱۹)۔

مستقبل کے واقعات کی پیش گوئی اوربعد میں اُن کا وقوع پذیر ہونا یا عمل میں آنا، یہ ایک طریقہ ہے جس سے خدا نے اپنے پیغمبروں اوراُن کے پیغام کو سچا اور معتبر ثابت کیا ہے۔ اپنے کلام پر ہمارے ایمان کو مضبوط کرنے کی خاطر حقیقی اورزندہ خدا "ابتدا ہی سے انجام کی خبر دیتا (ہے) ہوں اورایامِ قدیم سے وہ باتیں جو اَب تک وقوع میں نہیں آئیں بتاتا (ہے) ہوں اور کہتا (ہے) ہوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی ---" (یسعیاہ ۴۶: ۱۰)۔

پاک صحائف میں سے ہمارا مجوزہ سفر بائبل مقدس کی پہلی کتاب "پیدائش" سے شروع ہو گا جس میں بیان ہوا ہے کہ یہ دنیا کیسے شروع ہوئی۔ اور ہمارا سفر بائبل مقدس کی آخری کتاب "مکاشفہ" پر ختم ہو گا جو پیشگی بتاتی ہے کہ دنیا کی تاریخ کے اختتامی واقعات کیا ہوں گے۔

ماضی ناقابلِ توثیق ہے اور مستقبل کو دیکھنا ممکن نہیں۔ اِس لئے ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ اِن کے بارے میں بائبل مقدس کے بیانات درست اور سچے ہیں؟ ہم یقین کرنے کے لئے وہی منطق استعمال کر سکتے ہیں جس سے ہمیں یقین ہے کہ کل سورج طلوع ہو گا۔ ہمارے نظامِ شمسی کا ہزاروں سالوں کا ریکارڈ بالکل درست اورکامل ہے۔ زمین نے گردش کرنے میں کبھی ناغہ نہیں کیا۔ سورج باقاعدگی سے طلوع اورغروب ہوتا ہے۔ یہی حال بائبل مقدس کی نبوت یا پیش گوئی کا ہے۔ جن باتوں کی تصدیق ہو سکتی ہے اُن میں خدا کی کتاب کا ریکارڈ بالکل درست، معتبر اورکامل ہے۔

خدا کا چیلنج

بعض مذاہب کے لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہماری مقدس کتاب میں بھی پیش گوئیاں موجود ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔ اگر کوئی شخص آپ کے سامنے یہ دعویٰ کرے تو بڑے تحمل اورتمیز سے اُس سے کہیں کہ اپنی مقدس کتاب

سے تین یا چار نہایت قائل کرنے والی ایسی پیش گوئیاں پیش کرے۔ اوّل تو وہ شخص ایسا کرنے پر آمادہ نہیں ہو گا۔ اگر وہ کچھ بتائے تو پہلے آپ تصدیق کریں کہ وہ اُن وا .عات سے پہلے لکھی گئی تھیں جن کی پیش گوئی کرتی ہیں۔ دوسرے، عالمی تاریخ سے موازنہ کر کے اُن کے پورا ہونے کی تصدیق کریں۔ میرے تجربے کے مطابق ایسی دو چار پیش گوئیاں اگر ہیں تو مبہم اور غیر واضح ہیں۔

خاص اور اچھی وجہ سے سچا اور زندہ خدا سارے مذاہب اور فرضی خداؤں کو یہ چیلنج کرتا ہے:

"خداوند فرماتا ہے اپنا دعویٰ پیش کرو۔۔۔ اپنی مضبوط دلیلیں لاؤ۔ وہ اُن (اپنے بتوں) کو حاضر کریں تا کہ وہ ہم کو ہونے والی چیزوں (وا .عات) کی خبر دیں۔ ہم سے اگلی (گزری ہوئی) باتیں بیان کرو کہ کیا تھیں تا کہ ہم اُن پر سوچیں اور اُن کے انجام کو سمجھیں یا آئندہ کو ہونے والی باتوں سے ہم کو آگاہ کرو۔ بتاؤ آگے کو کیا ہو گا تا کہ ہم جانیں کہ تم اِلہ ہو۔ ہاں بھلا یا بُرا کچھ تو کرو تا کہ ہم متعجب ہوں اور باہم اُسے دیکھیں۔ دیکھو تم ہیچ اور بیکار ہو۔ تم کو پسند کرنے والا مکروہ ہے" (یسعیاہ ۴۱: ۲۱۔ ۲۴)۔

جب کثیر العناصر اور تفصیلی پیش گوئیوں کی بات ہو جو ٹھیک ٹھیک پوری ہو چکی ہیں تو بائبل مقدس بے مثل کتاب ہے۔

حقیقی اور زندہ خدا نے تاریخ کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اِسے لکھ کر اپنے پیغام کی سچائی کی تصدیق کر دی ہے۔

پوری ہو چکی پیش گوئی اُس کے دستخط ہیں۔

باب ۶

Ch 6 Consistent Witness
pic

مستحکم گواہ

"اگر جاننا چاہتے ہو کہ پانی کیسا یا کس کی مانند ہے تو مچھلیوں سے مت پوچھو" (چینی کہاوت)۔

ذرا تصور کریں کہ آپ دریا کے کنارے کنارے چل رہے ہیں۔ سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ آپ دریا میں نہانے اور تیرنے کا سوچتے ہیں، مگر ساتھ ہی خیال آتا ہے کہ یہ پانی میری پسند کے مطابق ہے یا نہیں؟ بہاؤ بہت تیز تو نہیں؟ پانی بہت ٹھنڈا تو نہیں؟ کیا حالات موافق ہیں؟ چینی کہاوت صلاح دیتی ہے "مچھلیوں سے مت پوچھو۔"

اُس پانی میں رہنے والی مچھلیاں آپ کو بتانے کے قابل کیوں نہیں کہ پانی کیسا ہے؟ (قطع نظر اِس حقیقت کے کہ وہ آپ کی زبان نہیں بولتیں)۔ مچھلیاں آپ کو یہ معلومات اِس سادہ سی وجہ کے باعث نہیں دے سکتیں کہ اُن کے پاس پانی میں رہنے کے علاوہ اَور کوئی حوالہ نہیں۔ وہ صرف اِسی محدود اور دُھندلی سی دنیا سے واقف ہیں۔

اِسی طرح اگر ہم اِس دنیا کو جاننا اور سمجھنا چاہتے ہیں جس میں ہم رہتے ہیں اور یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ ہم یہاں کیوں ہیں تو یہ معلومات انسان کی محدود دنیا اور اُس کے بارے میں خود ساختہ نظریے کے باہر سے آنی چاہئیں۔

اچھی خبر یہ ہے کہ آسمان کے خدا نے انسان کے لئے یہ معلومات فراہم کردی ہیں:

"ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راست بازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے'' (۲-تیمتھیُس ۳: ۱٦)۔

ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ بائبل مقدس کے صحائف" خدا کے الہام سے'' ہیں؟ گذشتہ باب میں ہم نے دیکھا تھا کہ خالق نے بائبل مقدس میں سینکڑوں پیش گوئیاں رکھی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں اور اِس طرح اِس کے متعبر اور مستند ہونے پر مُہر لگا دی ہے۔

صرف خدا ہی دُور کے مستقبل کا بار بار سو فیصد درست بیان کر سکتا ہے۔ اپنے مکاشفے کو معتبر ثابت کرنے کے لئے خدا نے دوسرا طریقہ یہ استعمال کیا ہے کہ اِسے کئی صدیوں میں بہت سے نبیوں پر ظاہر کیا ہے۔

ایک گواہ کافی نہیں ہوتا

خدا نے موسیٰ سے کہا "کسی شخص کے خلاف اُس کی کسی بدکاری یا گناہ کے بارے میں جو اُس سے سرزد ہو ایک ہی گواہ بس نہیں بلکہ دو گواہوں یا تین گواہوں کے کہنے سے بات پکی سمجھی جائے'' (استثنا ۱۹: ۱۵)۔

یہ اصول ساری دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ کسی بھی عدالت میں سچائی کو ماننے کے لئے ایک سے زیادہ گواہ درکار ہوتے ہیں۔ کسی بیان کو سچا اور درست قرار دینے کے لئے بہت سے معتبر ذرائع اور ثبوت پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اپنی سچائی کو ظاہر کرنے میں خدا نے اپنے قانون کو نظرانداز نہیں کیا جو کہتا ہے کہ "ایک ہی گواہ بس نہیں"۔ پاک صحائف کہتے ہیں "زندہ خدا ---جس نے آسمان اورزمین اور سمندراورجوکچھ اُن میں ہے پیدا کیا، اُس نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا۔ تَوبھی اُس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا---" (اعمال ۱۴: ۱۵-۱۷)۔

یہاں تک کہ دنیا میں الگ تھلگ رہنے والے قبیلوں کے پاس بھی کائنات کی خارجی گواہی موجود ہے کہ وہ اپنے خالق کی پیدا کی ہوئی چیزیں دیکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ضمیر کی باطنی گواہی موجود ہے یعنی اچھے اوربُرے اورابدیت کا پیدائشی احساس۔ دنیا کے ہر شخص کوکچھ نہ کچھ روشنی --- تھوڑی بہت سچائی عطا کی گئی ہے۔ اِس لئے خدا کہتا ہے انسانوں کے پاس "کچھ عذرباقی نہیں۔"

"جوکچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ اُن کے باطن میں ظاہر ہے۔ اِس لئے کہ خدا نے اُس کواُن پر ظاہر کردیا کیونکہ اُس کی اَندیکھی صفتیں یعنی اُس کی ازلی قدرت اورالوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کوکچھ عذرباقی نہیں" (رومیوں ۱: ۱۸-۲۰)۔ یہاں تک کہ جن قوموں کے پاس پاک صحائف نہیں ہیں وہ "اپنی طبیعت سے شریعت کے کام کرتی ہیں تو باوجود شریعت نہ رکھنے کے وہ اپنے لئے خود ایک شریعت ہیں۔ چنانچہ وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں پر لکھی ہوئی دکھاتی ہیں" (رومیوں ۲: ۱۴، ۱۵)۔ توبھی سچائی کے زیادہ طالب ہونے کے بجائے بہت سے لوگ جھوٹ اوربطالت کی پیروی کرتے ہیں۔ مگر خدا وعدہ کرتا ہے کہ جو لوگ اپنے خالق کو تلاش کرنے اورجاننے کے لئے جاں فشانی کرتے ہیں مَیں (خدا) اُنہیں مزید روشنی عطا کروں گا۔

مسلسل گواہی

خدا نے اپنے آپ کو کبھی بے گواہ نہیں چھوڑا۔

انسانی تاریخ کے پہلے ایک ہزار سالوں میں خدا لوگوں سے یا تو براہِ راست کلام کرتا تھا یا اوّلین انسانوں (آدم اور حوا) کی زبانی گواہی کے وسیلے سے اپنی سچائی ظاہر کرتا تھا۔ پہلا انسان یعنی آدم ٩٣٠ سال تک جیتا رہا۔ جو لوگ انسانی تاریخ کے پہلے ہزار سالوں کے دوران ہوئے اُن کے پاس اپنے خالق اور مالک کے بارے میں سچائی کو نہ جاننے کا کوئی عذر نہ تھا کیونکہ وہ اصل گواہوں یعنی آدم اور حوا سے روبرو گفتگو کر سکتے ہیں۔

بائبل مقدس میں درج نسب ناموں میں مرقوم عمروں کا حساب لگانے سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ جب آدم فوت ہوا تو نوح کا باپ (آدم کے بعد نویں پشت) ٥٠ سال سے زیادہ عمر کا تھا (دیکھئے پیدائش باب ٥)۔ اوّلین انسانوں کی درازیِ عمر آج کل کی درازیِ عمر سے گیارہ گنا تھی۔ بعد میں خدا نے "عمر کی میعاد ستر برس ۔۔۔ یا قوت ہو تو اَسی برس" کردی (زبور ٩٠ :١٠)۔

تقریباً ١٩٢٠ ق م میں خدا نے ایک عمر رسیدہ آدمی کو چن لیا اور اُس کا نام 'ابرہام' رکھا، خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ مَیں تجھے ایک قوم بناؤں گا اور اُس قوم کے وسیلہ سے دنیا کی قوموں کو اپنی ذات اور بنی نوع انسان کے لئے اپنے منصوبے کے بارے میں ضروری باتیں سکھاؤں گا۔ مزید یہ کہ اُسی برگزیدہ قوم سے انبیا برپا کروں گا اور نوشتے دوں گا اور مسایاح (مسیحِ موعود) کو دنیا میں بھیجوں گا۔ تقریباً ١٤٩٠ ق م میں خدا نے اُسی قوم سے ایک آدمی کو بلا کر اپنا ترجمان مقرر کیا۔ اُس کا نام موسیٰ تھا۔

تحریری گواہ

خدا نے موسیٰ کو تحریک دی کہ پاک صحائف کا پہلا حصہ یعنی توریت لکھے۔ آسمان اورزمین کے خالق کا ارادہ اورمقصد یہ تھا کہ مستقبل کی پشتوں کے لئے اورزمانوں کے آخر تک کے لئے تحریری شکل میں کلام مہیا کیا جائے۔ خدا نے وہ الفاظ موسیٰ کے ذہن میں ڈالے جو لکھے جانے تھے اوروہ لکھے گئے۔ خدا نے موسیٰ کے وسیلے سے بڑے بڑے معجزے دکھا کر ساری قوموں کے لئے اپنے کلام کے متعبر ہونے کی تصدیق کردی۔ خدا نے مستقبل میں ہونے والے وا .عات بھی ظاہر کردیئے اورموسیٰ نے مصریوں اورا سرائیلیوں کو وہ وا .عات بتا دیئے۔ سب کچھ بالکل ویسے ہی ہوا جیسے موسیٰ نے پیش گوئی سے بتایا تھا۔ خدا نے شک کی کوئی معقول وجہ نہ چھوڑی۔ یہاں تک کہ نہایت ہٹ دھرم تشکیک پرستوں کو بھی ماننا پڑا کہ جو خدا موسیٰ کی معرفت کلام کرتا ہے وہ حقیقی اورزندہ خدا ہے۔ "تب جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ یہ خدا کا کام ہے" (خروج ۸: ۱۹ مزید دیکھئے ۱۲: ۳۰-۳۳۔ پوری کہانی کے لئے دیکھئے خروج ابواب ۵-۱۴)۔

اِن نبیوں کی لمبی قطار میں موسیٰ پہلا شخص تھا جنہوں نے پندرہ صدیوں سے زیادہ عرصے کے دوران خدا کا کلام قلم بند کیا۔ یہ نبی فرق فرق پس منظر سے برپا ہوئے۔ بعض نے باقاعدہ تعلیم بھی نہیں پائی تھی۔ وہ الگ الگ پشتوں میں برپا ہوئے۔ اِس کے باوجود اُنہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ شروع سے آخر تک ایک ہی پیغام ہے۔

خدا نے موسیٰ، داؤد، سلیمان اورتقریباً تیس دوسرے آدمیوں کو چنا کہ پرانے عہدنامے کے صحائف لکھیں۔ اُس نے معجزوں اورعجیب کاموں کے ذریعے سے اوراپنے وعدے اورپیش گوئیاں پوری کرکے اپنے کام کو سچا ثابت کیا۔

متی، مرقس، لوقا اوریوحنا ـــ اِن چار اشخاص نے نئے عہدنامے میں مسیحِ موعود کا حسب نسب، زندگی، کلام، موت اورجی اُٹھنے کا حال قلم بند کیا ہے۔ اُن کی تحریر کردہ کتابوں کو اناجیل (واحد، انجیل معنی خوش خبری) کہتے ہیں۔ اِس طرح اُنہوں نے دنیا کو چار الگ الگ گواہیاں پیش کی ہیں۔ خدا نے پطرس (ایک ماہی گیر)، یعقوب اوریہوداہ (یسوع کا نیم سگا بھائی) اورپولس (ایک عالم، پہلے وہ مسیحیوں کو ستایا کرتا تھا) کو بھی تحریک دی کہ اپنے لوگوں کے لئے خدا کے موجودہ اورآئندہ کے لئے شانداراورحتمی ارادے اورمقصد کی تفصیل بیان کریں۔ مقدس یوحنا رسول نے بائبل مقدس کی آخری کتاب لکھی جس میں واقع ہونے سے پہلے دنیا کی تاریخ کی واضح تصویر پیش کردی ہے اوربتا دیا ہے کہ خاتمہ کیسے ہوگا۔

مستعد گواہ

مجموعی طورپر خدا نے پندرہ صدیوں سے زیادہ عرصے کے دوران تقریباً چالیس آدمیوں کے وسیلے سے نوع انسان کے لئے اپنا مکاشفہ لکھوایا۔ اِن گواہوں میں سے اکثرایک دوسرے کو جانتے نہیں تھے تو بھی جو کچھ اُنہوں نے لکھا ایک دوسرے سے پوری مطابقت رکھتا ہے اورحتمی پیغام ہے۔

جو ہستی زمان ومکان سے ماورا ہے، جو مخصوص اورمقررہ عمر کی زنجیروں سے بندھا ہوا نہیں، اُس کے سوا کون ہے جو اِس ثابت اوریکساں بیان کو آگے مستقل کرسکتا؟

> "کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے" (۲۔پطرس ۱:۲۱)۔

صدیوں سے بہت سے لوگ نئے عہدنامے کے مصنفین اوراُن کے پیغام کو غیر متعبر ثابت کرنے کی کوشش کرتے آ رہے ہیں۔ خاص طور سے مقدس پولس رسول کے نوشتوں پر حملے کئے جاتے ہیں۔ بعض لوگ تو ہمیں بھی جو بائبل مقدس پر ایمان رکھتے ہیں "پَولُسی" کہتے ہیں، اِس لئے کہ ہم پاک کلام کی پوری کتاب کو مانتے ہیں جس میں وہ نوشتے بھی شامل ہیں جو الہام سے مقدس پولس پر ظاہر کئے گئے۔

مقدس پطرس رسول ہمیں ہدایت اورتاکید کرتا ہے کہ ہم مقدس پولس کے نوشتوں کو سنجیدگی سے قبول کریں۔ "ہمارے پیارے بھائی پولس نے بھی اُس حکمت کے موافق جو اُسے عنایت ہوئی تمہیں یہی لکھا ہے اوراپنے سب خطوں میں اِن باتوں کا ذکر کیا ہے جن میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اورجاہل اور بے قیام لوگ اُن کے معنوں کو بھی اَور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں'' (۲۔پطرس ۳ : ۱۵،۱۶)۔

جو کچھ مقدس پولس نے لکھا وہ سب کا سب نبیوں کے نوشتوں سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے۔ مقدس پولس نے خود بھی تصدیق کی ہے "۔۔۔ خدا کی مدد سے مَیں آج تک قائم ہوں اورچھوٹے بڑے کے سامنے گواہی دیتا ہوں اوراُن باتوں کے سوا کچھ نہیں کہتا جن کی پیش گوئی نبیوں اورموسیٰ نے بھی کی ہے ۔۔۔ اے اگرپا بادشاہ کیا تُو نبیوں کا یقین کرتا ہے۔۔۔'' (اعمال ۲۶ : ۲۲، ۲۷)۔

معتبر یا غیر معتبر؟

کسی گواہ کے معتبر ہونے کی کسوٹی یہ نہیں کہ اُس شخص کی گواہی میں سچ کی مقدار کتنی ہے بلکہ یہ کہ "تضاد بیانی'' کا فقدان کتنا ہے۔ اِس کی وضاحت ذیل کے لطیفہ سے ہوتی ہے:

ایک دن موسم بہت خوش گوارتھا۔ ہائی سکول کے چار لڑکے
جماعت سے غیر حاضر رہنے کی آزمائش کا شکار ہو گئے۔ اگلے دن
اُنھوں نے اپنی اُستانی کو یہ وضاحت پیش کی کہ ہم اِس لئے غیر حاضر
رہے کیونکہ ہماری کار کا ٹائر پھٹ گیا تھا۔ اُنہیں تسلی ہو گئی کیونکہ
اُستانی نے مسکراتے ہوئے کہا کہ "کوئی بات نہیں مگر کل تم ایک
ضروری ٹیسٹ دینے سے رہ گئے۔ خیر، بیٹھ جاؤ۔ کاغذ پنسل نکالو۔
مَیں ابھی ٹیسٹ لے لیتی ہوں۔ پہلا سوال ہے "کون سا ٹائر پھٹ گیا
تھا؟" لڑکوں کے متضاد جوابوں نے سارا پول کھول دیا۔

ان چار لڑکوں کی گواہی تو متضاد اور غیر معتبر تھی۔ اِس کے برعکس خدا کی گواہی معتبر ہے۔ بے شمار پشتوں کے عرصے میں درجنوں گواہوں اور لکھنے والوں کے وسیلہ سے ہمارے خالق نے اپنی ذات اور اپنا منصوبہ بے خطا استحکام اور تسلسل سے ظاہر کیا ہے۔

انسانوں کے متضاد مذاہب اور فلسفوں کے طوفانی سمندر میں خدا نے ہمیں مضبوط اور غیر متزلزل چٹان مہیا کی اور محفوظ رکھی ہے جس پر ہماری روحیں آرام اور سکون پاتی ہیں۔

یہ چٹان اُس کا کلام ہے۔

"ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا
کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اُس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو
اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے۔۔۔ اور جس طرح اُس اُمت
میں جھوٹے نبی بھی تھے اُسی طرح تم میں بھی جھوٹے اُستاد ہوں
گے۔۔۔ اور بہتیرے اُن کی شہوت پرستی کی پیروی کریں گے جن کے

سبب سے راہِ حق کی بدنامی ہو گی اور وہ لالچ سے باتیں بنا کر تم کو اپنے نفع کا سبب ٹھہرائیں گے۔۔۔'' (۲۔پطرس ۱: ۱۹ ۔۲: ۳)۔

جھوٹے نبی

خدا کے کلام نے لالچی، مطلب پرست نبیوں اور اُستادوں کے خلاف خبردار کر دیا ہے۔ "وہ لالچ سے باتیں بنا کر تم کو اپنے نفع کا سبب ٹھہرائیں گے۔'' بائبل مقدس ایسے کئی آدمیوں کا ذکر کرتی ہے جو دعوے کرتے تھے کہ ہم خدا کی طرف سے بولتے ہیں، حالانکہ اُن کا پیغام "جھوٹ بولنے والی روح'' کی تحریک سے ہوتا تھا (۱۔سلاطین ۲۲: ۲۲)۔

پاک کلام میں اسرائیلی قوم کی تاریخ کے ایک دَور کا ذکر ہے جب اُن میں ۸۵۰ نبی تھے لیکن سچا نبی صرف ایک ہی تھا ۔۔ ایلیاہ۔ جبکہ ...۷ اسرائیلی واحد حقیقی خدا کے وفادار رہے مگر دوسرے لاکھوں لوگ مطلب پرست جھوٹے گواہوں کا یقین کرنا پسند کرتے تھے (۱۔ سلاطین داب ۱۸؛ ۱۔ سلاطین ۱۹: ۱۸؛ رومیوں ۱۱: ۱۴)۔

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ "خدا اِن جھوٹے نبیوں کو کیوں موقع دیتا ہے جو گمراہ اور برگشتہ کرنے والے پیغاموں کی منادی کرتے ہیں؟'' مقدس موسیٰ نے اِس سوال کا جواب توریت میں دیا ہے، "اگر تیرے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تجھ کو کسی نشان یا عجیب کام کی خبر دے اور وہ نشان یا عجیب بات جس کی اُس نے تجھ کو خبر دی وقوع میں آئے اور وہ تجھ سے کہے کہ آ ہم اور معبودوں کی جن سے تُو واقف نہیں پیروی کر کے اُن کی پوجا کریں تو تُو ہرگز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات کو نہ سننا کیونکہ خداوند تمہارا خدا تم کو آزمائے گا تاکہ جان لے کہ تم خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھتے ہو یا نہیں'' (اِستثنا ۱۳: ۱۔۳)۔

خدا کا ایک اَور وفادار نبی میکاہ لکھتا ہے:

"اُن نبیوں کے حق میں جو میرے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں جو لقمہ پا کر سلامتی پکارتے ہیں لیکن اگر کوئی کھانے کو نہ دے تو اُس سے لڑنے کو تیار ہوتے ہیں ۔۔۔" (میکاہ ۳ : ۵)۔

تاریخ میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اِسی لئے خداوند یسوع نے خبردار کیا کہ:

""تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں۔

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اِسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے" (متی ۷ : ۱۳-۱۷)۔

گذشتہ صدیوں میں بے شمار جھوٹے نبی اور اُستاد آئے اور لد گئے۔ اُن میں سے بعض نے ہزاروں اور لاکھوں کو متاثر کیا اور بعض کروڑوں کو اُس راہ پر لے چلے "جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے۔"

اگر آپ اُن "بہتیروں" میں شامل ہونے سے بچنا چاہتے ہیں جو آنکھیں بند کر کے کسی جھوٹے نبی کے پیچھے "ہلاکت" کی طرف چل پڑتے ہیں تو اُس شخص کی تعلیم کو اِس چھلنی سے چھانیں، اِس کسوٹی پر پرکھیں۔

سچے نبی کا پیغام ہمیشہ مسلمہ پاک نوشتوں کے عین مطابق ہوتا ہے جو اُس سے پہلے آئے۔

مندرجہ ذیل تین آدمیوں پر غور کریں جنہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ کیا وہ سچے نبی تھے یا جھوٹے نبی؟

مثال نمبر۱: مدفون مسیحِ موعود

تاریخ نے درجنوں ایسے افراد کے حالات قلم بند کئے ہیں جنہوں نے یسوع مسیح کی زمینی زندگی کے بعد مسیحِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اُن میں سے ایک ابوعیسیٰ تھا۔

ابوعیسیٰ فارس (موجودہ ایران) کا باشندہ تھا۔ وہ ساتویں صدی کے اواخر میں منظرِعام پر آیا۔ اُس کے پیروکار اُسے مسیحِ موعود مانتے تھے کیونکہ وہ کہتا تھا مَیں تمہیں کامیابی اور فتح دلاؤں گا۔ اگرچہ وہ اَن پڑھ تھا تو بھی کہا جاتا ہے کہ اُس نے کتابیں لکھیں۔ لیکن اُس کا پیغام پاک نوشتوں سے کچھ بھی مطابقت نہیں رکھتا تھا، بلکہ اُن کی تردید کرتا تھا۔

ابوعیسیٰ اپنے پیروکاروں کو تعلیم دیتا تھا کہ دن میں سات بار نماز پڑھو، جنگ میں میرے ساتھ چلو۔ وہ اُن سے الٰہی محافظت کا وعدہ کرتا تھا۔ لیکن وہ جنگ میں مارا گیا اور دفن کیا گیا لیکن دوبارہ زندہ نہ ہوا۔ اُس کے پیروکاروں کو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ مسیحِ موعود نہیں تھا۔

ابوعیسیٰ کے زمانے سے بہت پہلے خداوند یسوع نے اپنے سننے والوں کو خبردار کر دیا تھا:

> "۔۔۔ جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح اُٹھ کھڑے ہوں گے
> اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو

برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ دیکھو مَیں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے'' (متی ۲۴ : ۲۴، ۲۵)۔

مثال نمبر۲ : خودکش "نبی''

جِم جونز نے ایک مذہب کی بنیاد ڈالی اوراُس کے پیرو کاروں کو (معبدِ عوام) (People's Temple) کا نام دیا۔ ۱۹۷۰ عیسوی کے اوائل میں جم سانفرانسسکو، کیلیفورنیا میں مقبول عام مبلغ تھا۔ وہ اپنی اِس لیاقت اوراستعداد کے لئے مشہورتھا کہ ہزاروں لوگوں کو اُبھار سکتا اورقائل کر سکتا تھا کہ سیاست میں اورغریبوں کی مدد کرنے کے منصوبوں میں حصہ لیں۔ وہ کہتا تھا کہ مَیں "وہ نبی'' ہوں اوردعوی' کرتا تھا کہ مَیں سرطان کے مریضوں کو شفا دے سکتا ہوں اورمُردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔

بالآخر جم جونز نے اپنے پیروکاروں میں سے ایک ہزار سے زائد افراد کو قائل کر لیا کہ میرے ساتھ جنوبی امریکہ میں گوآنا کے صوبے میں واقع "جونز ٹاؤن چلو۔ "جم نبی" نے وعدہ کیا کہ اِس نئے معاشرے میں تمہیں امن، چین، سلامتی اورخوشی حاصل رہے گی۔ لیکن سب باتیں ایک بڑا جھوٹ ثابت ہوئیں۔

جم بھیڑ کے بھیس میں حریص بھیڑیا تھا۔ ۱۸ نومبر ۱۹۷۸ عیسوی کو سانفرانسسکو کرانیکل نے یہ رپورٹ شائع کی کہ جونز اپنے گلے کو حکم دیتا ہے کہ سنکھیا کھا کر مر جائیں۔ جو انکار کرتے تھے اُن کو یہ زہر زبردستی کھلایا جاتا تھا۔ بچوں کو زہر کا ٹیکہ لگا کر ہلاک کیا جاتا تھا۔ بالآخر جونز ٹاؤن سے ۹۱۴ لاشیں ملیں۔ اُن میں خود جونز کی لاش بھی تھی۔

مثال نمبر۳ : غیر مصدقہ "پاک کتاب"

جوزف سمتھ ۱۸۰۵ عیسوی میں شمالی امریکہ میں پیدا ہوا۔ اُس کی پرورش غربت میں ہوئی۔ اُن کے معاشرے میں توہم پرستی انتہا کو پہنچی ہوئی

تھی۔ وہ جوان ہوا تو لوگوں کو بتاتا تھا کہ مَیں نبی ہوں۔ اُس کا دعویٰ تھا کہ رُویاؤں میں مورونی (Moroni) نام ایک فرشتے کے وسیلے سے خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔

جوزف لکھتا ہے "کسی طاقت نے مجھے پکڑ لیا اور مجھ پر پورے طور سے حاوی ہو گئی، اور مجھ پر ایسا عجیب اثر کیا کہ میری زبان بند ہو گئی اور مَیں بول نہیں سکتا تھا۔ میرے گرد گہری تاریکی نے گھیرا ڈال لیا اور تھوڑی دیر تک تو یہ محسوس ہوا کہ مَیں یک دم ہلاک ہو جاؤں گا۔ پھر روشنی کا ایک مینار میرے سر کے اوپر ظاہر ہوا۔ اُس کی چمک سورج سے بڑھ کر تھی۔ رفتہ رفتہ وہ نیچے آیا اور مجھ پر گر گیا۔" اِس کے بعد جوزف نے اعلان کیا کہ خدا نے مجھ پر ایک نئی پاک کتاب منکشف کی ہے ـــ "مارمن کی کتاب"۔ وہ اپنے پیروکاروں سے یہ بھی کہتا تھا کہ بائبل مقدس خدا نے دی ہے لیکن یہ نئی کتاب خدا کا تازہ ترین مکاشفہ ہے۔ جوزف لوگوں کو یہ تعلیم دیتا تھا کہ دعائیں پڑھو، روزے رکھو، خیرات دو، نیک اعمال کرو اور مجھے نبی مانو۔ وہ خود مطلب پرستی، شہوانی اور لذت کوشی کی زندگی بسر کرتا اور اِسے جائز قرار دیتا تھا۔

اگرچہ جوزف سمتھ کے "رُویاؤں" کی دیگر گواہوں نے تصدیق نہیں کی تھی، لیکن وہ دعویٰ کرتا تھا کہ اُس کے تین گواہ ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اُس کی کتاب بائبل مقدس کی تردید کرتی اور اُسے باطل ٹھہراتی ہے اور تاریخ اور آثارِ قدیمہ کی شہادتوں کو بھی جھوٹا ٹھہراتی ہے۔ اِس کے باوجود لاکھوں لوگ مورمنیت کے معتقد ہیں۔ (دیکھئے صفحہ ۵۹ پر "سائنس کون سی بات ثابت نہیں کر سکتی")۔ مورمن فرقہ بہت مالدار ہے۔ وہ ساری دنیا میں اپنے مشنری بھیجتے ہیں اور دنیا میں روزانہ سینکڑوں لوگ مورمن ہو رہے ہیں (وہ "آخری زمانے کے مقدسین" بھی کہلاتے ہیں)۔ مورمن لوگ مخلص، سچے اور باوقار لوگ ہیں۔ لیکن "جوزف نبی" کے پیغام کا بائبل مقدس کے نبیوں کی تعلیم اور نوشتوں سے موازنہ کریں تو

آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ دونوں پیغام ایک دوسرے سے انتہائی فرق ہیں۔ اِن میں کوئی مطابقت نہیں۔

کوئی خود ساختہ نبی کتنا بھی ذہین اور خوش گفتار کیوں نہ ہو تو بھی اُس کے غیر مصدقہ اور متضاد پیغام سے اپنی ابدیت کو وابستہ کرنا اور داؤ پر لگانا عقل مندی نہیں "کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا ہمشکل بنا لیتا ہے۔"

(۲-کرنتھیوں ۱۱: ۱۴)

بائبل مقدس تو تواریخی اور آثارِ قدیمہ کے شواہد کی بنا پر مصدقہ کتاب ہے، جبکہ مورمن کی کتاب کسی طرح بھی مصدقہ نہیں۔ ٹامس سٹوارٹ فرگوسن وہ پروفیسر ہے جس نے مورمنیت کی اپنی برگھم ینگ یونیورسٹی میں آثارِ قدیمہ کا شعبہ قائم کیا۔ اِس کا واحد مقصد و مدعا یہ تھا کہ ایسی شہادتیں ڈھونڈی جائیں جو اُن کی "پاک کتاب" کو مصدقہ اور مسلمہ ثابت کریں۔ ۲۵ سال کی مخلصانہ تحقیق کے بعد بھی اِس شعبے کو کچھ نہ ملا جس سے 'مورمن کی کتاب' میں مذکور نباتات (درخت، پودے، پھل)، حیوانات، علاقے کے زمینی خط و خال، جغرافیہ، قوموں، سکوں، شہروں اور قصبوں کی تصدیق ہوتی۔ چنانچہ فرگوسن اِس نتیجے پر پہنچا کہ مورمن کی کتاب کا جغرافیہ "فرضی" ہے "افسانہ" ہے۔

مصدقہ پیغام

اِس اُلجھی ہوئی اور پریشان حال دنیا میں بے شمار لوگوں نے "خدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا" ہے (رومیوں ۱: ۲۵)۔ مگر واحد حقیقی خدا نے سچائی کو بے شمار مخالف آوازوں سے واضح طور پر نمایاں اور ممتاز کیا ہے۔

اپنے پیغام کو مصدقہ اور معتبر ثابت کرنے کے لئے خدا نے ایک یہ طریقہ استعمال کیا ہے۔ اِسے رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ اور کمال استواری اور رابطہ کے ساتھ کئی پشتوں میں اپنے بہت سے نبیوں پر منکشف کیا ہے۔ صرف وہی

واحد بانی اورسرچشمہ جو زمان و مکان سے ماورا ہے ایسا الہام اورمکاشفہ عطا کر سکتا ہے۔

Pic of 40 men

اِس تصویر میں یہ چالیس آدمی ان پیغمبروں کو پیش کرتے ہیں جنہوں نے پندرہ صدیوں سے زیادہ عرصے میں خدا کے معتبر، مستقیم اور مصدقہ پیغام کو پاک صحائف میں قلم بند کیا۔

Pic of one man

اکیلا آدمی اُن پیغمبروں کی نمائندگی کرتا ہے جو کہیں بعد میں غیر مصدقہ، اختلافی اورمتصادم پیغام لے کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

گذشتہ چند ابواب میں ہم نے بہت سے ثبوتوں سے ثابت کر دیا ہے کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے۔ مگر یہ ثبوت اوردوسری شہادتیں کتنی ہی قابلِ یقین اورقائل کرنے والی کیوں نہ ہوں، لیکن خدا کے کلام کی سب سے زبردست تصدیق اورسند صرف اِسے سننے، سمجھنے اورقبول کرنے میں ہے۔

خدا کی کتاب کے مناظر جوں جوں سامنے آتے اورکھلتے ہیں تو اُس واحد ہستی کو ظاہر کرتے ہیں جو ہماری سوچنے اورتصور کرنے کی استعداد سے بے انتہا بلند اورماورا ہے۔ یہ کتاب ہمارے خالق کی جلالی اورکامل طور سے متوازن ذات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ کتاب انسانوں کو موت کے خوف سے آزاد کرتی اور ہمیشہ کی زندگی کی پکی اُمید دیتی ہے۔ یہ کتاب انسان کے کرداراورعمل کو بدل دیتی ہے اورواحد حقیقی خدا کے پاس لاتی ہے۔

کوئی انسان یا شیطان ایسا پیغام وضع نہیں کر سکتا۔ مگر اِس معاملے میں آپ میری بات پر نہ جائیں بلکہ " سب باتوں کو آزماؤ۔ جو اچھی ہو اُسے پکڑے رہو" (۱۔ تھسلنیکیوں ۵ : ۲۱)۔

باب ۷

Ch 7 The Foundation pic

بنیاد

"عقل مند آدمی نے ۔۔۔ چٹان پر اپنا گھر بنایا" (متی ۷: ۲۴)۔

یسوع ناصری نے پہاڑی وعظ کا اختتام اِن الفاظ سے کیا:

"پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقل مند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر ٹکریں لگیں، لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی۔ اور جو کوئی یہ باتیں سنتا ہے اور اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس بے وقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور اُس گھر کو صدمہ پہنچایا اور وہ گر گیا اور بالکل برباد ہو گیا" (متی ۷: ۲۴-۲۷)۔

جس گھر نے طوفانِ باد و باراں کا مقابلہ کیا اور قائم رہا اور جو گھر برباد ہو گیا اِن میں کیا فرق تھا؟

بنیاد کا!

عقل مند آدمی نے اپنا گھر ٹھوس چٹان پر بنایا۔ بے وقوف آدمی نے اپنا گھر بے قیام ریت پر بنایا۔ پاک صحائف میں خدا نے اپنے پیغام کے لئے چٹان جیسی ٹھوس بنیاد ڈالی ہے، کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہر شخص اس پیغام کو سمجھے اور اس کا یقین کرے۔ یہ بنیاد ہے توریت۔

شروعات کی کتاب

موسیٰ کی توریت میں بائبل مقدس کی پہلی پانچ کتابیں شامل ہیں۔ پہلی یا افتتاحی کتاب کا نام ہے "پیدائش" (کیتھولک ترجمہ "تکوین") جس کا مطلب ہے اصل، ابتدا، شروع یا وجود میں آنا۔ پیدائش کی کتاب "شروعات" کی کتاب ہے

جس میں خدا نے کئی باتوں کی شروعات بیان کی ہیں مثلاً زمین، حیات، انسان، بیاہ، خاندان، گھرانے، قبیلے، معاشرے، قومیں اورزبانیں۔ پیدائش کی کتاب زندگی کے بہت بڑے بڑے رازوں کا جواب دیتی ہے۔ خداکیسا یا کس کی مانند ہے؟ انسان دکھ کیوں اُٹھاتا ہے؟ کامل خدا ناقص انسانوں کو کیسے قبول کرتا ہے؟

اِن اہم سوالوں اوردوسرے سوالوں کے جوابات کی تفصیل تو بائبل مقدس بعد میں دیتی ہے، مگر پیدائش کی کتاب میں خالق نے اپنے جوابات کی بنیاد رکھ دی ہے۔ بائبل مقدس کی پہلی کتاب بعد میں آنے والی ساری باتوں کی بنیاد ہے۔

خداکا پیغام

بائبل مقدس میں سینکڑوں وا .عات کا بیان ہے جو ہزاروں سال کے عرصے میں وقوع پذیر ہوئے۔ یہ سارے بیان مل کر ایک ہی کہانی بن جاتے ہیں، جو سارے زمانوں کی بہترین کہانی ہے۔ اِسی کہانی میں خدا نے ایک بڑا پیغام دیا ہے ـــ بہترین خوش خبری جس کا کبھی اعلان کیا گیا ہو۔

خدا کی اِس ڈرامائی کہانی میں بہت سے نقطہ ہائے عروج ہیں۔ ہم پاک نوشتوں میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں تو انجیل میں مرقوم ایک بلند چوٹی سامنے آتی ہے۔ ایک اَورحیرت انگیز نقطہ عروج بائبل مقدس کی آخری کتاب بعنوان "مکاشفہ" میں اچانک ہمارے سامنے آئے گا۔ "مکاشفہ" کا مطلب ہے "نقاب اُٹھانا" یا "پردہ اُٹھانا" یعنی چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا۔

اِس حقیقت کے باوجود کہ خدا نے اپنے منصوبے پر سے پردہ اُٹھا دیا ہے بہت سے لوگوں کے لئے انسان کے بارے میں اُس کا منصوبہ ایک رازہی ہے۔

اوّلین باتیں اوّل

بائبل مقدس میں ٦٦ کتابیں ہیں ۔۔ ۳۹ پرانے عہدنامے میں اور ۲۷ نئے عہدنامے میں۔ تاریخ کے کسی بعد کے زمانے میں رومن کیتھولک فرقے نے (چند دوسرے پروٹسٹنٹ فرقوں کی طرح جو کلیسیا کی روایات کو خدا کے کلام سے بلند تر درجہ اور اعزاز دیتے ہیں) پرانے اور نئے عہد ناموں کے درمیان ۱۱ کتابوں کا اضافہ کیا۔ اِن کتابوں کو اپاکرفا (Apocrypha) یعنی غیر مستند یا مستند درجہ دوم مانا جاتا ہے۔ یہ کتابیں پرانے عہدنامے اور نئے عہدنامے کے درمیانی زمانے میں لکھی گئیں۔ اِن میں دلچسپ اور اہم تواریخی اور داستانوی معلومات مرقوم ہیں۔ عبرانی ایمان داروں نے انہیں کبھی بھی الہامی نوشتے تسلیم نہیں کیا۔ ۱۹۴۷ عیسوی میں بحیرہ مردار سے جو طومار دریافت ہوئے اُن میں سے بیشتر طومار تفسیریں ہیں۔ مگر اِن میں بھی صرف پرانے عہدنامے کی ۳۹ کتابوں کی تفسیر کی گئی ہے۔ اِن غیر الہامی کتابوں کی کوئی تفسیر نہیں۔ مسیحِ موعود نے اپنی زمینی زندگی کے دوران کئی دفعہ پرانے عہدنامے سے اقتباس کیا، لیکن اِن غیر الہامی کتابوں سے کبھی کوئی اقتباس نہیں کیا۔ نئے عہدنامے میں اپاکرفا (غیر الہامی کتب) سے کوئی اقتباس نہیں کیا گیا۔ پرانے عہدنامے میں شامل ۳۹ کتابیں اُن نبیوں نے لکھیں جن سے خدا براہِ راست کلام کرتا تھا اور جن سے اپنے کلام کی تصدیق کرتا تھا، اور "نشانوں اور عجیب کاموں اور طرح طرح کے معجزوں اور روح القدس کی نعمتوں کے ذریعہ سے اُس (کلام) کی گواہی دیتا" تھا (عبرانیوں ۲ : ۴)۔ اور جہاں تک نئے عہدنامے کا معاملہ ہے تو ایمان دار جو مسیح کی زندگی کے فوری بعد کے دنوں میں حیات تھے اُنہوں نے رسول کے اختیار اور سند کو قبول کیا اور نئے عہدنامے کے نوشتوں کو پرانے عہدنامے کے نبیوں اور نوشتوں کے برابر قرار دیا اور مانا۔ مگر اپاکرفا کے بارے میں یہ بات نہیں کہی جا سکتی۔ بائبل مقدس کے ۱۱۸۹ ابواب ہیں۔ ان میں سے ۵۰ باب پیدائش کی کتاب میں ہیں۔ پوری بائبل مقدس کو بے رُکے پڑھنے میں تین دن اور تین راتیں لگ سکتی ہیں۔

اپنے مجوزہ سفر کے دوران ہم بہت سے وا .عات پر دھیان نہیں دیں گے۔ لیکن اُن کلاسک اورکلیدی وا .عات پر ضرور غورکریں گے جو بنی نوع انسان کے لئے خدا کے حیرت ناک منصوبے کی "بڑی تصویر" بناتے ہیں۔ ہمارے سفر کا بہت زیادہ وقت بائبل مقدس کے پہلے چارابواب کے مطالعہ میں گزرے گا،اِس لئے کہ اِن شروع کے اوراق میں اُن عظیم سچائیوں کا انکشاف ہوتا ہے جن کا ذکر خدا کے کلام میں دوسری جگہوں پر بھی آتا ہے۔

بائبل مقدس کے پہلے چارابواب کی اہمیت اورمعنویت کسی طرح بھی کم نہیں۔

ہم کسی بچے کو کہانی سناتے ہیں تو کہاں سے شروع کرتے ہیں؟ کیا کہیں درمیان سے شروع کرتے ہیں اور کود کر اختتام پرآ جاتے ہیں اورآ خر کے دوچار جملے سنا دیتے ہیں؟ نہیں، بلکہ ہم شروع سے شروع کرتے ہیں۔ مگرجب پاک صحائف یعنی بائبل مقدس کا معاملہ ہوتا ہے تو بہت سے قارئین صرف چیدہ چیدہ حصے پڑھتے ہیں۔ کیا یہی وجہ نہیں کہ اُن کے لئے خدا کی کہانی ایک رازبنی رہتی ہے کہ وہ خدا کی کتاب کے ابتدائی صفحات پر نظر نہیں ڈالتے؟ اِس لئے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ لوگ احمد سے مطابقت رکھتے ہیں جس نے اپنی ای میل میں لکھا "یہ سارے گنہگاروں کا معاملہ میرے نزدیک بے معنی ہے" (باب ۱)

اگر ہم خدا کی کہانی کی شروعات سے ناواقف ہیں تو باقی کہانی کو سمجھنا اوراُس کی قدروقیمت کا اندازہ لگانا ہمارے لئے مشکل ہوگا۔ لیکن پہلے چند ابواب کو ایک دفعہ سمجھ لیا تو باقی باتیں بھی سمجھ سکیں گے اورسمجھیں گے تو دم بخود رہ جائیں گے۔

بیج کی مثال

گندم کے صرف ایک دانے کا تصور کریں۔ یہ کوئی بڑی چیز معلوم نہیں ہوتا، لیکن اِس معمولی نظر آنے والے بیج کے اندر وہ مکمل اور پیچیدہ اشارے اور قواعد اور قوت چھپی ہوئی ہے جو دانوں سے بھرا ہوا پورا، مکمل پودا پیدا کرنے کے لئے درکار ہے۔ بائبل مقدس اِس عمل کی وضاحت کرتی ہے۔

"زمین آپ سے آپ پھل لاتی ہے۔ پہلے پتی، پھر بالیں، پھر بالوں میں تیار دانے۔۔۔" (مرقس ۴: ۲۸)۔

خدا نے پھل اور سبزیاں ایسے نہیں بنائیں کہ فوراً پک جائیں اور نہ اُس نے اپنی کہانی ایسے مرتب کی ہے کہ پورا پیغام یک دم ظاہر ہو جائے۔ خدا نے انسان کے بدن کو خوراک مہیا کرنے کے لئے پودوں کا نظام وضع کیا جو بتدریج بڑھتے ہیں۔ اِسی طرح انسان کو روحانی خوراک مہیا کرنے کے لئے سچائی کو تبدریج ظاہر کرنے کا طریقہ پسند کیا۔

"۔۔۔حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون ہے۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں" (یسعیاہ ۲۸: ۱۰)۔

پیدائش کی کتاب زمین کے ایک زرخیز قطعے کی مانند ہے جس میں خدا نے نفاست کے ساتھ سچائی کے "بیج" بو دیئے ہیں۔ اِن بیجوں سے اُس کی سچائی پھوٹتی ہے اور بائبل مقدس کی دوسری کتابوں میں بڑھتی اور کمال کو پہنچتی ہے اور دنیا کو تازگی اور زندگی پیش کرتی ہے۔

ایک جنین

جدید ٹیکنالوجی کا شکریہ۔ پہلے جو باتیں چھپی ہوئی اور راز تھیں اب دیکھی جا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر آج کل ہم ماں کے پیٹ میں نشو ونما پاتے

ہوئے انسانی جنین کے واضح نقوش دیکھ سکتے ہیں۔ حیرت انگیز! ایک بارورانڈا ماں کے رحم میں آٹھ ہفتوں کی نشوونما کے بعد مونگ پھلی کے برابر بچہ بن جاتا ہے۔ اُس کی آنکھیں، کان، ناک، منہ، بازو، ہاتھ ٹانگیں اورپاؤں سب کچھ مکمل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی اُنگلیوں کے منفرد نشان بھی ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ پورے طورپر نہیں بنا ہوتا لیکن اُس کے سارے اعضا ہوتے ہیں۔

اِسی طرح ہم جانتے ہیں کہ خدا کی اپنے بارے میں اورانسانوں کے لئے اُس کے منصوبے کی ہرایک ضروری اوربنیادی سچائی جنینی حالت میں پیدائش کی کتاب میں ملتی ہے۔ مگر" خدا کا پوشیدہ مطلب'' ـــ مکاشفہ ۱۰:۷ ـــ دوسرے مکمل شدہ نوشتوں میں بڑھ کرکاملیت کو پہنچتا ہے۔

خدا کی ذات اوراُس کے مقاصدآج تک بہت سے لوگوں کے لئے ایک راز ہیں، حالانکہ اِس کی ضرورت نہیں اِس لئے کہ "وہ بھید جو تمام زمانوں اورپُشتوں سے پوشیدہ رہا اب اُس کے مقدسوں پر ظاہر ہوا" (کلسیوں ۱:۲٦)۔

خدا دعوت دیتا ہے کہ ہم اُس کے بھید کو سمجھیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اِسے سمجھنا چاہیں۔

چیدہ چیدہ حصے

بائبل مقدس کسی حد تک ایک آڑاکٹا معما (jigsaw puzzle) ہے۔

اِس کے بعض ٹکڑے کہاں اورکیسے فٹ ہوتے ہیں وہ تو واضح ہے، لیکن بعض ٹکڑے ایسے واضح نہیں ہیں۔ اُن کے لئے صبراوراستقلال کی ضرورت ہے۔ اِسی طرح وقت صرف کرکے خدا کے کلام پر غوروخوض کرنے سے اُلجھنیں اور غلط فہمیاں دُورہوں گی اورخدا کا مربوط اوریک رنگ منصوبہ نظرآئے گا۔

حال ہی میں مجھے لبنان کے ایک ہونہار صحافی سے خط و کتابت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ تا حال ہماری ملاقات نہیں ہوئی مگر ہم دوست بن گئے ہیں۔ اُس نے اپنی پہلی ای میل میں مجھے لکھا:

email

"مَیں یہ نہیں مانتا کہ قطعی سچائی کے بارے میں کسی حتمی فیصلے پر پہنچنا ممکن ہے۔"

مَیں نے اُسے ترغیب دی اور تاکید کی کہ اپنے پہلے سے قائم کئے ہوئے نظریات اور تعصبات کو ایک طرف رکھ کر بائبل مقدس کا خود مطالعہ کرے۔ بائبل مقدس کو خود اپنے لئے بولنے دے۔ وہ ایسا کر رہا ہے جیسا کہ اُس کی اِس ای میل سے ثابت ہوتا ہے:

email

"مَیں نے عربی زبان میں نیا عہدنامہ پڑھ لیا ہے اور اب پرانا عہدنامہ پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پہلے مَیں نے صرف کہیں کہیں سے پڑھا تھا۔ مَیں نے جو بہت سے سوال پوچھے تھے اَب اُن کے جواب سامنے آ رہے ہیں۔ اِس دفعہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہوا ہے؟ بائبل مقدس کے پیغام کے لئے گہری عزت۔ اب مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ انسان کی زندگی کو بدلنے والی قوت ہے۔ یہ کوئی سخت اور بے لچک فرائض کا مجموعہ نہیں جو ادا تو کئے جاتے ہیں لیکن کسی کو بدلتے نہیں۔ مَیں نے دریافت کیا ہے کہ جو کچھ ہمارے ہاتھوں میں ہے اُس کے بارے میں یقین کرنے کا ایک طریقہ، ایک راستہ ہے۔"

حال ہی میں اُس دوست نے اِس رائے کا اظہار کیا ہے:

email

"مَیں نے وہ قدم اُٹھایا ہے جو مجھے بہت عرصہ پہلے اُٹھانا چاہئے تھا۔ مجھے احساس ہوا ہے کہ صرف یہ کہنا کافی نہیں 'مَیں نے بائبل پڑھی ہے۔' یہ ایسی کتاب ہے جسے مسلسل پڑھتے رہنا چاہئے۔ حیرت کی بات ہے کہ میرے بہت سے سوال اِس کتاب کے سایہ میں غائب ہو گئے ہیں۔"

اُس آدمی کے لئے خدا کا پیغام اُبھرنا اور ظاہر ہونا شروع ہو گیا ہے۔

ہمارا عنقریب شروع ہونے والا سفر تاریخ کے عظیم معمے کے اہم ٹکڑوں کو اکٹھا کرے گا اور خدا کی حیرت انگیز کہانی اور پیغام صاف اور واضح ہو جائے گا۔

ہم خود بائبل مقدس کو "مسلسل پڑھتے" رہیں گے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ دوسرے "ٹکڑے اور اجزا" کہاں کہاں فٹ ہوتے ہیں۔

محبت نامے

ایک سپاہی کی کہانی سنائی جاتی ہے جسے ایک خاتون سے محبت تھی۔ اُسے اُس خاتون سے گہرا عشق تھا۔ مگر اُس خاتون کے اُس سپاہی کے بارے میں احساسات کیا تھے، یہ واضح نہیں۔ ایک وقت آیا اُس سپاہی کو کسی دُور کے ملک میں بھیج دیا گیا۔ وہ وفاداری کے ساتھ اُس خاتون کو خط لکھتا رہا، مگر وہ اُسے کبھی خط نہ لکھتی تھی۔

آخر کار اُس سپاہی کی واپسی کا دن آ گیا۔ واپسی پر وہ سیدھا اپنی محبوبہ کے ہاں پہنچا۔ وہ گھر پر ہی تھی اور اُس نے سپاہی کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور کمرے میں ایک کونے میں پڑا گرد و غبار سے اَٹا ہوا ایک بکس اُس عورت کے دل کی اصل کیفیت کو ظاہر کر رہا تھا۔ وہ اُس سپاہی کے خطوط سے بھرا ہوا تھا ـــ اور ایک بھی خط کھلا نہ تھا!

آسمان سے زمین

پاک صحیفے خدا کی طرف سے آپ کے نام خطوط ہیں۔ اِن نوشتوں سے آسمان اور زمین کا خالق اور مالک آپ سے اپنا تعارف کرا رہا ہے۔ وہ اپنی محبت دکھا رہا ہے اور آپ کو بتا رہا ہے کہ آپ کس طرح اُس کے ابدی گھر میں خوشی اور جلال کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

ہم ایک "خط" کا اقتباس پیش کرتے ہیں جو خدا نے تقریباً ۲۷۰۰ سال پہلے اِس زمین کے باشندوں کو بھیجا:

"اے سب پیاسو پانی کے پاس آؤ اور وہ بھی جس کے پاس پیسہ نہ ہو۔ آؤ مول لو اور کھاؤ۔ ہاں آؤ! مے اور دودھ بے زر اور قیمت خریدو۔ تم کس لئے اپنا پیسہ اُس چیز کے لئے جو روٹی نہیں اور اپنی محنت اُس چیز کے واسطے جو آسودہ نہیں کرتی خرچ کرتے ہو؟ تم غور سے میری سنو اور وہ چیز جو اچھی ہے کھاؤ اور تمہاری جان فربہی سے لذت اُٹھائے گی۔ کان لگاؤ اور میرے پاس آؤ۔ سنو اور تمہاری جان زندہ رہے گی اور مَیں تم کو ابدی عہد یعنی داؤد کی سچی نعمتیں بخشوں گا۔۔۔کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں" (یسعیاہ ۵۵:۱-۳،۹)۔

بہت بہت پیار

"تمہارا خالق"

کیا آپ نے وہ خط کھولے ہیں جو اُس نے آپ کو بھیجے ہیں؟

کیا آپ نے وہ خط پڑھے ہیں؟

کیا آپ نے اُسے جواب دیا ہے؟ کوئی ردِ عمل دکھایا ہے؟

آیئے، سفر شروع کریں!

Whole page pic for Stage II

حصہ دوم:
سفر
بھید کی دریافت

۸۔ خداکس کی مانند ہے
۹۔ بے مثال ہستی
۱۰۔ خاص الخاص مخلوق
۱۱۔ گناہ کا داخلہ
۱۲۔ گناہ اورموت کا قانون
۱۳۔ رحم اورعدل
۱۴۔ لعنت
۱۵۔ دُہری مشکل
۱۶۔ عورت کی نسل
۱۷۔ یہ کون ہے؟
۱۸۔ خداکا ازلی منصوبہ
۱۹۔ قربانی کا قانون
۲۰۔ ایک عظیم قربانی
۲۱۔ اَوربھی خون بہایا گیا
۲۲۔ برہ
۲۳۔ پاک کلام کا پورا ہونا
۲۴۔ پوری ادائیگی
۲۵۔ موت کی شکست
۲۶۔ دین دارمگرخدا سے دُور

باب ۸

Ch 8 What God is like pic

خداکس کی مانند ہے

Pic of world

ہمارا سفر وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں سے خدا کی کتاب شروع ہوتی ہے۔ تمام زمانوں کے سب سے بڑے اعلان کے ساتھ:

"خدا نے ابتدا میں زمین وآسمان کو پیدا کیا" (پیدائش ۱:۱)۔

خدا کے وجود کو ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ وہ عیاں بالذات ہے -- خود ہی ظاہر ہے۔

اگر آپ کسی ویران اور سنسان ساحل پر چل رہے ہوں اور کسی جگہ آپ کو قدموں کے تازہ تازہ نشان نظر آئیں تو آپ جبلی طور پر یہی نتیجہ اخذ کریں گے کہ مَیں اکیلا نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ یکساں فاصلوں پر بنے ہوئے قدموں کے نشان خود بخود پیدا نہیں ہوئے یا اُنہوں نے خود کو پیدا نہیں کیا۔ آپ جانتے ہیں کہ اُنہیں ہوا اور پانی نے نہیں بنایا۔ یہ نقشِ پا کسی "شخص" نے بنائے ہیں۔

آپ یہ سب کچھ جانتے ہیں۔

اِس کے باوجود بہت سے لوگ حُجت کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ وہ ریت جس پر پاؤں کے نشان بنے اور وہ انسان جس کے ذریعے سے یہ نشان بنے اُنہیں بھی کسی "ہستی" نے بنایا ہے۔ کسی خالق کے بغیر کائنات کی تخلیق کی وضاحت کرنے کی کوشش میں انسان نے بہت سے دقیق اور پیچیدہ نظریے وضع کر لئے ہیں۔ بعض نے "علل" (واحد علت معنی سبب، وجہ) کا ایک طویل سلسلہ پیش کیا ہے جو اربوں کھربوں سال پیچھے یعنی ماضی میں پہنچتا ہے۔ لیکن جب وہ اُس نقطے پر پہنچتے ہیں جسے وہ "شروع" (ابتدا) کہتے ہیں تو بھی اِس اصل سوال کا جواب دینے کے قریب نہیں پہنچتے کہ "یہ کس نے کیا؟"

بائبل مقدس کہتی ہے "۔۔۔ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ اُن کے باطن میں ظاہر ہے۔ اِس لئے کہ خدا نے اُس کو اُن پر ظاہر کر دیا، کیونکہ اُس کی اَندیکھی صفتیں یعنی اُس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں، یہاں تک کہ اُن کو کچھ عذر باقی نہیں'' (رومیوں ۱: ۱۹، ۲۰)۔

یہ دلیل اور منطق بالکل سادہ اور اسا سی ہے ۔۔ نقش کے لئے نقاش، صنعت کے لئے صانع ۔۔ ایجاد کے لئے موجد کا ہونا لازم ہے۔

جس طرح یہ بات انسان کی بنائی ہوئی چیزوں مثلاً نقشِ پا، کاروں اور کمپیوٹروں کے لئے سچ ہے اُسی طرح میکانیہ یعنی پُرزہ کاری مثلاً پاؤں، خلئے اور کہکہشاؤں کے لئے بھی سچ ہے۔ ننگی آنکھ سے دیکھیں یا خردبین یا دُوربین سے دیکھیں تو بھی کائنات کی اَن حل پیچیدگی اور پیچ درپیچ ترتیب اور بناوٹ تقاضا کرتی ہے کہ اِس کا خالق اور سنبھالنے والا کوئی ہے۔

جس طرح نقشِ پا کے لئے نقش بنانے والا ہونا ضروری ہے اُسی طرح کائنات کے لئے کائنات کا بنانے والا ہونا ضروری ہے۔

علمِ کائنات کے ماہرین نے کائنات کی تاریخ کا اندازہ لگانے کی کوشش کی ہے۔ اُن کی ساری کوششیں "مجموعی طور پر مشاہدات اور نظریات" پر مبنی ہیں۔ اِن دنیاوی عالموں کے علم کی بنیاد مشاہدہ اور نظریہ ہے جبکہ بائبل مقدس کو ماننے والوں کے علم کی بنیاد مشاہدہ اور مکاشفہ ہے ۔۔ وہ مکاشفہ جس پر الٰہی دستخط ثبت ہیں۔ اِس نکتے کا مطالعہ ہم نے زیرِ نظر کتاب "ایک خدا، ایک پیغام'' کے باب ۵ اور ۶ میں کیا ہے۔ خدا نے اپنی سچائی کا انکشاف اِس طریقے سے کیا ہے کہ ہم جان سکتے ہیں کہ یہ سچ اور حقیقت ہے۔

"آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اُس کی دست کاری دکھاتی ہے" (زبور۱۹:۱)۔

چنانچہ یہ کائنات کا بنانے والا کون ہے؟ ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ وہ کس کی مانند ہے؟ ہم جان سکتے ہیں کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔

ازلی اور اَبدی

ہم نے پہلے ایک ای میل پڑھی تھی جس میں ای میل بھیجنے والے نے طنزاً پوچھا "خدا کو کس نے پیدا کیا؟ مَیں بھول گیا ہوں۔" جواب یہ ہے --- کسی نے نہیں کیونکہ خدا ازلی ہے --- "خدا نے ابتدا میں ---" یہ الفاظ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمارا خالق کسی کی مانند نہیں --- اور بس۔

"اِس سے پیشتر کہ پہاڑ پیدا ہوئے یا زمین اور دنیا کو تُو نے بنایا ازل سے ابد تک تُو ہی خدا ہے" (زبور۹۰:۲)۔

ماضی، حال اور مستقبل خدا کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ "کچھ نہ" ہیں۔ "خداوند خدا قادرِ مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے" (مکاشفہ ۴:۸)۔

وہ ازلی و ابدی اور بعید از فہم ہے۔

کوئی مخلوق ہستی خدا کے بارے میں سب کچھ ہرگز نہ جان سکے گی، "کیونکہ وہ --- عالی اور بلند ہے اور ابدلآباد تک قائم ہے" (یسعیاہ ۵۷ : ۱۵)۔

وہ لاتبدیل ہے "پر تُو لاتبدیل ہے اور تیرے برس لاانتہا ہیں" (زبور۱۰۲ :۲۷)۔

بڑا اور عالی تر

ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ خدا کتنا بڑا ہے، وہ ہمارے تصور میں آ سکنے والی ہر چیز سے بڑا اور عالی تر ہے۔

اُس ازلی ہستی نے جیسے اپنے موجود ہونے یا اپنے وجود کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ عیاں بالذات ہے، اُسی طرح وہ اپنے وجود کی وضاحت کرنے کی بھی کوشش نہیں کرتا کیونکہ ہمارے ذہن محدود ہیں اور ہم زمان و مکان اور مادہ سے ہٹ کر کسی چیز کو جاننے اور سمجھنے کی صلاحیت یا استعداد ہی نہیں رکھتے۔

مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں مَیں آسمان کو غور سے دیکھا کرتا اور سوچا کرتا تھا کہ اگر مَیں اِتنی بلندیوں اور اِتنی دُور تک سفر کر سکوں تو بالآخر ایک چھت تک اور کائنات کی آخری حد تک پہنچ جاؤں گا۔ مَیں یہ سوچ اور سمجھ نہیں سکتا تھا کہ میرے تصور میں جو چھت ہے اُس سے آگے لا محدود خلا ہے!

بعض باتیں صرف اِس صورت میں سمجھ میں آ سکتی ہیں کہ جو کچھ خدا نے منکشف کر دیا ہے اُس کا یقین کریں، اُس پر ایمان رکھیں۔

خدا کے مسلمہ اور لاتبدیل کلام پر ایمان ہی اعلیٰ ترین حکمت اور عرفان کی کلید ہے۔

> "۔۔۔ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔۔۔ ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خدا کے کہنے سے بنے ہیں۔ یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہے" (عبرانیوں ۱۱: ۳، ۶)۔

جدید سائنس تصدیق کرتی ہے کہ "جو کچھ نظر آتا ہے وہ ظاہری چیزوں سے بنا ہے"۔ علمِ طبیعیات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ مادہ نادیدنی ایٹموں سے بنا ہے۔ یہ ایٹم الیکٹرونز سے بنا ہے جو ایک مرکزہ کے گرد گھومتے ہیں۔ یہ مرکزہ

پروٹونز اور نیوٹرونز سے بنتا ہے، جو قوارکس (quarks) سے بنتے ہیں جو۔۔۔ بنی نوع انسان نے بہت کچھ دریافت کر لیا ہے، تو بھی ہم بہت ہی تھوڑا علم رکھتے ہیں۔ دانا لوگ جانتے ہیں کہ انسان کی ذہنی استعداد کتنی محدود ہے۔

ایک بات ہے جسے سائنس نہ صحیح ثابت کر سکتی ہے نہ باطل ۔۔ کہ "عالم خدا کے کہنے سے بنے ہیں۔" ہم یہ بات اپنی خداداد چھٹی حس ہی سے جان سکتے ہیں۔ اِس کی وجہ صاف ظاہر ہے:

"خدا انسان سے بڑا ہے" (ایوب ۳۳: ۱۲)۔

اُس عظیم ہستی نے اپنے بارے میں اَور کیا کچھ منکشف کیا ہے؟

لامحدود ۔۔ لاانتہا

وہ قادرِمطلق ہے۔ "آہ اے خداوند خدا! دیکھ تُو نے اپنی عظیم قدرت اور اپنے بلند بازو سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تیرے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے" (یرمیاہ ۳۲: ۱۷)۔ خالق اپنی تخلیق سے فائق ہوتا ہے۔ وہ ہمارے تصور سے پرے اور ماورا ہے۔

وہ عالمِ کل ہے۔ "تُو میرا اُٹھنا بیٹھنا جانتا ہے۔ تُو میرے خیال کو دُور سے سمجھ لیتا ہے" (زبور ۱۳۹: ۲)۔ وہ خالق ماضی، حال اور مستقبل کی ہر ایک بات جانتا ہے۔ وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ عاقل نہیں بنتا۔ "اُس کے فہم کی انتہا نہیں" (زبور ۱۴۷: ۵)۔

وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ "مَیں تیری روح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضوری سے کدھر بھاگوں؟" (زبور ۱۳۹: ۷)۔ وہ لامحدود بیک وقت آپ کے ساتھ بھی ہے اور میرے ساتھ بھی۔ اور جب وہ زمین پر انسانوں کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے تو اُسی لمحے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ بھی بات کر رہا ہوتا ہے۔

وہ لامحدود ۔۔۔ بے انتہا ہے۔

رُوح

اِس لامحدود ہستی کے بارے میں ایک اَور اہم معلومات بھی ہے۔

"خدا روح ہے" (یوحنا ۴: ۲۴)۔

خدا نادیدنی، لامحدود اوراپنی ذات میں روح ہے جو بیک وقت ساری جگہوں پر موجود ہے۔ اگرچہ اُسے جسم کی ضرورت نہیں مگروہ خود مختاراور قادرہے کہ جیسے چاہے اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ پاک صحائف میں کئی مواقع کا ذکر ہے جب خدا مردوں اورعورتوں پر نادر، بے مثال اوردیدنی طورپر ظاہر ہوا" ۔۔۔ جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے ہی خداوند رُوبرو ہو کر موسیٰ سے باتیں کرتا تھا" (خروج ۳۳: ۱۱)۔

خدا جواعلیٰ ترین روح (پرماتما) ہے چاہتا ہے کہ میری تخلیق کردہ روحانی ہستیاں مجھے جانیں، مجھ پربھروسا رکھیں اورمیری پرستش کریں کیونکہ مَیں نے اُنہیں اِسی مقصد سے خلق کیا ہے۔

"۔۔۔ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستارڈھونڈتا ہے۔ خدا روح ہے اور ضرورہے کہ اُس کے پرستارروح اورسچائی سے پرستش کریں" (یوحنا ۴: ۲۳، ۲۴)۔

روحوں کا باپ

خدا کا ایک صفاتی نام "روحوں کا باپ" ہے (عبرانیوں ۱۲: ۹)۔

زمین کو خلق کرنے سے پہلے خدا نے بے شماراربوں کھربوں طاقتور، پرشکوہ اورعالی شان ہستیاں خلق کیں جن کو "فرشتے" کہا جاتا ہے تا کہ وہ اُس

کے آسمانی مسکن میں اُس کے ساتھ رہیں۔ "فرشتہ" کا مطلب ہے "قاصد" یا "خادم"۔ خدا کا مقصد تھا کہ محبت کرنے والی رعیت ہو جو ابدیت میں شریک ہو۔ اُس نے روحیں خلق کیں تا کہ وہ اُسے جانیں، اُس کی پرستش کریں، اُس کی فرماں برداری کریں، اُس کی خدمت کریں اور ہمیشہ تک اُس سے لطف اندوز ہوں۔

ایوب کی کتاب ۳۸: ۶، ۷ میں بیان ہوا ہے کہ جب خدا نے زمین کو خلق کیا تو فرشتے دیکھتے تھے اور خوشی سے للکارتے تھے۔ ایوب شاعری کی کتاب ہے اِس میں فرشتوں کو "صبح کے ستارے" اور "خدا کے بیٹے" کہا گیا ہے۔ اِن دو تراکیب سے الگ الگ اور فرق فرق ہستیاں مراد نہیں۔ یہ دہرا بیان "متوازیت یا تماثل" کا نمونہ ہے جو عبرانی شاعری کی ایک خصوصیت ہے۔ (مزید دیکھئے ایوب ۱: ۶؛ ۲: ۱)۔

"مَیں نے ۔۔۔ اُس تخت ۔۔۔ کے گرداگرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جن کا شمار لاکھوں اور کروڑوں تھا'' (مکاشفہ ۵: ۱۱)۔

ابتدا ہی میں خدا نے اُتنے فرشتے خلق کئے جتنے وہ چاہتا تھا، اِس لئے کہ اُن میں نسل پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ یہ فرشتے کسی لحاظ سے بھی خدا کے برابر نہیں البتہ اپنے خالق کے ساتھ چند مشابہات رکھتے ہیں۔ خدا نے اُنہیں جذبات، ارادہ اور اپنے (خدا کے) ساتھ بات چیت کرنے کی صلاحیت بھی عطا کی ہے۔ اپنے خالق کی طرح فرشتے بھی انسانوں کو نظر نہیں آ سکتے، البتہ جب اُنہیں کسی مقصد کے تحت بھیجا جاتا ہے تو وہ دکھائی دیتے ہیں۔

بائبل مقدس کی ۶۶ میں سے آدھی سے زیادہ کتابیں فرشتوں کا ذکر کرتی ہیں۔ چند حوالے پیشِ خدمت ہیں: پیدائش ۳: ۲۵؛ ۱۶: ۷-۱۱؛ ۱۸: ۱؛ ۱۔ سلاطین ۱۹: ۵-۷؛ زبور ۱۰۳: ۲۰، ۲۱؛ ۱۰۴: ۴؛ دانی ایل ۶: ۲۲؛ عبرانیوں ۱: ۴-۷، ۱۴؛ ۱۲: ۲۲؛

متی ۱: ۲۰؛ ۲: ۱۳، ۱۹، ۲۰؛ ۲۲: ۳۰؛ ۲۶: ۵۳؛ لوقا باب ۱ اور ۲؛ ۲۔تھسلنیکیوں ۱: ۷؛ مکاشفہ ۵: ۱۱؛ ۱۸: ۱؛ ۲۲: ۶۔۱۶ (مکاشفہ کی کتاب میں لفظ "فرشتہ"، فرشتے فرشتوں ۷۰ سے زیادہ بار آیا ہے)۔

خدا کی خلق کردہ روحانی ہستیوں کی بادشاہی میں صرف خدا ہی قائم بالذات، لامحدود، قادرِمطلق، عالمِ کل اور بے پایاں روح ہے۔

سب کے اوپر

"۔۔۔ایک ہی روح ہے ۔۔۔ ایک ہی خداوند ہے ۔۔۔ خدا اورباپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر۔۔۔ ہے" (افسیوں ۴: ۴۔۶)۔

اگرچہ وہ "ایک" جو "سب سے اوپر" ہے زمان ومکان سے ماورا ہے، تاہم کائنات میں ایک حقیقی جگہ ہے جہاں وہ سکونت کرتا اور سلطنت کرتا ہے۔ "خداوند نے اپنا تخت آسمان پر قائم کیا ہے اوراُس کی سلطنت سب پر مسلط ہے" (زبور ۱۰۳: ۱۹)۔ خدا کی عظمت اورقُربت پر غور کرتے ہوئے سلیمان بادشاہ نے دعا میں اپنے خالق کے لئے یہ الفاظ کہے:

"۔۔۔ کیا خدا فی الحقیقت زمین پر سکونت کرے گا؟ دیکھ، آسمان بلکہ آسمانوں کے آسمان میں بھی تُو سما نہیں سکتا" (۱۔سلاطین ۸: ۲۷)۔

بائبل مقدس تین مختلف آسمانوں کا ذکر کرتی ہے۔ دو دیدنی ہیں، ایک دیدنی نہیں۔ ایک تو فضا یا فضائی آسمان ہے یعنی ہمارے سروں کے اوپر نیلا آسمان۔

ایک بین النجوم یا فضائے بسیط کا آسمان ہے یعنی وہ تاریک یا بے روشنی خلا جس میں خدا نے ستارے، سیارے اور کرے چھوڑ رکھے ہیں۔

اور پھر آسمانوں کا آسمان ہے۔ وہ روشن اور درخشاں کرہ جہاں خدا سکونت کرتا ہے۔ ہمارے خالق کا یہ آسمانی گھر اور فرشتوں کا علاقہ بلند ترین آسمان، تیسرا آسمان، باپ کا گھر، خدا کی سکونت گاہ، خدا کا مسکن، فردوس، بہشت (سورگ)، آسمان، آسمانوں کا آسمان بھی کہلاتا ہے (استثنا ۱۰: ۱۴؛ ۲۔کرنتھیوں ۱۲: ۲،۴؛ یوحنا ۱۴: ۲؛ زبور ۳۳: ۱۳؛ ۱۱۵: ۳؛ ۱۔سلاطین ۸: ۳۹)۔

"خداوند آسمان پر سے دیکھتا ہے۔ سب بنی آدم پر اُس کی نگاہ ہے۔ اپنی سکونت گاہ سے وہ زمین کے سب باشندوں کو دیکھتا ہے۔ وہی ہے جو اُن سب کے دلوں کو بناتا اور اُن کے سب کاموں کا خیال رکھتا ہے" (زبور ۳۳: ۱۳-۱۵)۔

خدا واحد ہے۔

بائبل مقدس کی پہلی آیت تصدیق کرتی ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے۔ "خدا نے ابتدا میں ..." پرانے اور نئے عہدنامے دونوں کے صحائف علی الاعلان کہتے ہیں "خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے" (استثنا ۶: ۴)۔ "ایک ہی خدا ہے" (رومیوں ۳: ۱۳)۔

خدا واحد ہے۔

اُس کا کوئی مقابل نہیں۔ اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔

علمِ الٰہیات کی اصطلاح میں اِسے وحدانیت یا توحید کہتے ہیں یعنی خدا کو صرف ایک ماننا۔ وحدانیت کثرت پرستی (شرک ــــ ایک سے زیادہ خداؤں،

کو ماننا) کے بالکل برعکس ہے۔ اور وحدت الوجود کے عقیدہ (یہ عقیدہ کہ ہر چیز خدا ہے اور خدا ہر چیز ہے۔ اِسے "ہمہ اُوست" کا عقیدہ بھی کہتے ہیں) کی بھی کامل ضد ہے۔ کثرت پرست، وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے خالق اور اُس کی مخلوق میں امتیاز کو دھندلا یا گڈمڈ کر دیتے ہیں۔ اِس کے نتیجے میں وہ اِس حقیقت کا انکار کرتے ہیں کہ خدا ایک شخصیت ہے اور ممتاز شخصی خصائص رکھتا ہے۔

خدا پیچیدہ ہے۔

"خدا نے ابتدا میں ۔۔۔" یہ بنیادی اور تمہیدی سچائی ہے، لیکن یہ سادہ سچائی نہیں ہے۔ وہ لامحدود ہستی سادہ نہیں۔ وہ پیچیدہ ہے۔ اُس کی یکتائی (وحدت) کثیرالعباد یکتائی ہے۔

"خدا" کے لئے عبرانی زبان کا لفظ "الوہیم" استعمال ہوا ہے۔ یہ اسم مذکر ہے اور صیغہ جمع ہے۔ (عبرانی زبان میں اِسم کے لئے واحد (ایک)، تثنیہ (صرف دو) اور جمع (تین یا زیادہ) کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ "الوہیم" گرامر کے لحاظ سے جمع اور معنی کے لحاظ سے واحد ہے۔

واحد حقیقی خدا اپنی صفات کے لحاظ سے پیچیدہ ہے۔ بائبل مقدس کے پہلے تین فقرے بیان کرتے ہیں:

> "**خدا** (اسم، جمع کا صیغہ) نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا (فعل، گردان میں واحد) اور زمین ویران و سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور **خدا کی روح** پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔ اور **خدا نے کہا** کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی" (پیدائش ۱:۱-۳)۔

یوں خدا کی کتاب کا اِفتتاحی بیان ہمیں بتاتا ہے کہ خدا نے کائنات کو تخلیق کرنے کا کام کیسے سرانجام دیا۔ اُس نے یہ کام اپنی روح اوراپنے کلام سے کیا۔

پہلے تو خدا کی اپنی روح نیچے بھیجی گئی کہ خدا کے حکموں کی تعمیل کرے۔ جیسے فاختہ اپنے گھونسلے کے اوپر منڈلاتی ہے اُسی طرح نومولود دنیا کے اوپر "خدا کی روح جنبش کرتی تھی۔" روح کے لئے عبرانی کا لفظ "رُواخ" استعمال ہوا ہے جس کا مطلب روح، سانس یا توانائی ہے۔ "خدا کی یہ روح" توانائی دینے والی خدا کی اپنی حضوری ہے۔

> "تُو اپنی روح (رُواخ) بھیجتا ہے اوریہ پیدا ہوتے ہیں" (زبور۱۰۴: ۳۰)۔

دوسرے، خدا بولا، خدا نے کلام کیا۔ پیدائش کے پہلے باب میں "خدا نے کہا۔۔۔" دس دفعہ استعمال ہوا ہے۔ اورجب خدا بولا تواُس نے جو حکم دیا وہ ہوگیا۔

> "آسمان خداوند کے کلام سے اوراُس کا سارا لشکر اُس کے منہ کے دَم (رُواخ) سے بنا" (زبور۳۳: ٦)۔

خدا نے دنیا کو اپنے کلام اوراپنی روح سے خلق کیا۔

وہ ابلاغ کرتا ہے۔

خدا نے ساری چیزیں بولنے (کلام کرنے) سے بنائیں۔ یہ حقیقت ہمیں خدا کے بارے میں کچھ اَوربھی سکھاتی ہے۔

وہ ابلاغ کرتا ہے یعنی بول کر اطلاع، معلومات، آگہی دیتا ہے۔

تخلیق سے پہلے ابلاغ تھا۔

"اِبتدا میں کلام تھا اورکلام خدا کے ساتھ تھا اورکلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا" (یوحنا ۱:۱-۲)۔

"کلام" یا "کلمہ" یونانی زبان کے لفظ "لوگوس" (Logos) کا ترجمہ ہے۔ اِس کا مطلب ہے "خیال یا سوچ کا اظہار"۔ بائبل مقدس میں "لوگوس" خدا کا ایک لقب (ممیزی نام) یا عرف (ذاتی نام) ہے۔ کلمہ کامل طور سے خدا کے ساتھ ایک ہے۔ ساری چیزیں کلمہ / کلام کے وسیلے سے خلق کی گئیں۔

خدا تو صرف سوچتا ہے کہ دنیا کا وجود ہو تو دَم بھر میں دنیا موجود ہو جاتی اورعمل کرنے لگتی، مگر خدا نے ایسے نہیں کیا۔ اُس نے اپنے خیالات، اپنی سوچ کا اظہار کیا۔ وہ بولا، اُس نے کلام کیا۔

کلمہ بول کر ترتیب وار چھے دنوں میں دنیا کو وجود میں لایا۔

کیا قادرِمطلق کو یہ کام پورا کرنے کے لئے چھے دن درکار تھے؟

نہیں۔ اُس لازمان ہستی کو وقت کے کسی عرصے کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم اُس نے ہماری دنیا اِسی طریقے سے خلق کی۔ خدا نے نہ صرف سات دنوں کا ہفتہ مقرر کیا بلکہ اُس نے اپنی ذات اورصفات کے بارے میں ہمیں بصیرت بھی عطا کی۔ ایسا کرنا ضروری تھا کیونکہ نامعلوم خدا پر نہ ایمان لایا جا سکتا ہے، نہ اُس کی فرماں برداری کی جا سکتی ہے اورنہ اُس کی پرستش کی جا سکتی ہے۔

خدا کے تخلیق کے چھے دنوں اورآرام کے ایک دن سے انسانوں کے لئے خدا کے ٹھہرائے ہوئے وقت کا ایک چکر مقرر ہو گیا جس پر آج بھی ساری دنیا میں عمل کیا جاتا ہے۔ دن، مہینے اورسال اجرامِ فلکی کے علم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِن کے برعکس "ہفتہ" کا اِس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ خدا کا مقرر کیا ہوا ہے۔

خدا نے تخلیق کے کوائف خود بیان کئے ہیں۔ آئیے، ہم اِن کوائف کو دیکھیں، اِن کی سنیں اوران سے سیکھیں۔

پہلا دن ـــ روشنی اور وقت ـــ خدا پاک ہے۔

"اورخدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اورروشنی ہو گئی۔ اورخدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اورخدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا اور خدا نے روشنی کو تو دن کہا اورتاریکی کو رات اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو پہلا دن ہوا" (پیدائش ۱: ۳ - ۵)۔

پہلے دن خدا روشنی کو تخلیق کے منظر عام پر لا یا۔ اُس نے وقت (زمان) کو بھی قائم کیا اورزمین کو اپنی چوبیس گھنٹے کی گردش شروع کرا ئی۔ یہ فلکیاتی گھڑی ہے جو دن اوررات کو باقاعدہ رکھتی ہے۔ مگر خدا نے سورج، چاند اور ستاروں کا خلق کرنا چوتھے دن تک التوا میں رکھا۔ ایک وقت تھا جب سائنسدان اِصرار کے ساتھ کہتے تھے کہ سورج کے وجود سے پہلے وقت (زمان) کا وجود سائنسی لحاظ سے غلط ہے۔ مگر اب یہ بات نہیں رہی۔ جو سائنس دان تخلیق کے بارے میں بائبل مقدس کے بیان اورکوائف کو نہیں مانتے وہ بھی وثوق سے کہتے ہیں کہ زمین کے سورج کے بغیر اوراُس سے بے نیاز بھی روشنی موجود تھی۔

"عظیم دھماکا" کے بے دلیل نظریے کے حامی یہ قیاسی نظریہ پیش کرتے ہیں کہ سورج اورزمین کے وجود میں آنے سے ...،...،...،۹ (نو ارب) سال پہلے روشنی موجود تھی۔

زمین کے نیر خلق کرنے (چوتھا دن) سے پہلے روشنی مہیا کرنے (پہلا دن) سے وہ خالق ثابت کر رہا تھا کہ مَیں ـــ روحانی اورجسمانی ـــ روشنی کا ازلی اورقائم بالذات سرچشمہ ہوں۔ اُس کے بغیر صرف تاریکی ہے۔

ہم پاک صحائف میں جوں جوں آگے بڑھیں گے تو روشنی کے مبدا سے لگاتار ملاقات ہوتی رہے گی۔ اِس کا نقطہ عروج فردوس میں ہو گا جہاں خدا کے لوگ "چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خداوند خدا دن کو روشن کرے گا" (مکاشفہ ۲۲ : ۵)۔

اعلیٰ ترین دماغوں کے لئے بھی روشنی ایک معما اور راز ہے۔ علمِ طبیعیات کے ماہرین تھوڑا بہت یہ تو جانتے ہیں کہ روشنی کرتی کیا ہے، لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ ہے کیا! سائنس میں روشنی ایک "مطلق" (از خود موجود) چیز ہے۔ یہ ....، ...، ۳ (تین لاکھ) کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے۔ البرٹ آئنسٹائین نے طبیعیات میں جب کلیہ $E=mc^2$ (توانائی = کمیت × روشنی کی رفتار کا مربع) دریافت کیا تو توانائی کا خوف ناک زمانہ شروع ہو گیا۔ روشنی اپنے ماحول سے بالکل متاثر نہیں ہوتی۔ یہ بدبودار کوڑے کے ڈھیر پر بھی چمکتی ہے لیکن خود بالکل خالص رہتی ہے۔

روشنی تاریکی کے ساتھ ہم وجود نہیں ہو سکتی۔ روشنی تاریکی کو دُور کر دیتی ہے۔

خدا جو روشنی کا مبدا ہے، وہ قطعی مطلق یعنی قطعی واجب الوجود ہے۔ اُس کی درخشانی ایسی رعب دار اور ہیبت ناک ہے کہ کوئی ذی نفس برداشت نہیں کر سکتا تاوقت یہ کہ وہ اُس کی حضوری میں کھڑا ہونے کے لئے آراستہ نہ ہو۔

خدا پاک اور قدوس ہے۔

لفظ "قدوس" کا مطلب ہے علیحدہ کیا گیا یا "اپنی نوع میں منفرد، خاص الخاص، نہایت پاک۔ خدا وہ ذات ہے کہ اُس کی مانند اَور کوئی نہیں۔ آسمان میں اُس کے جلالی تخت کے چاروں طرف کھڑے سرافیم (واحد سراف معنی فرشتہ۔۔ سرافیم اعلیٰ طبقہ کے فرشتے ہیں) لگاتار پکارتے رہتے ہیں" قدوس،

قدوس، قدوس رب الافواج" (یسعیاہ ٦: ٣)۔ قدوسیت خدا کی واحد صفت ہے جو اہمیت یا زور دینے کے لئے بائبل مقدس میں تین تین کے مجموعے میں دہرائی گئی ہے۔ "وہ اُس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی'' (١۔تیمتھیس ٦: ١٦)۔

خدا بدی کے ساتھ ہم وجود نہیں ہو سکتا۔ اُس نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔ صرف پاک اور راست باز ہستیاں ہی اُس کے ساتھ سکونت کر سکتی ہیں۔

> " خدا نور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں۔ اگر ہم کہیں کہ ہماری اُس کے ساتھ شراکت (رفاقت) ہے اور پھر تاریکی میں چلیں تو ہم جھوٹے ہیں اور حق پر عمل نہیں کرتے" (١۔یوحنا ١: ٥، ٦)۔

تخلیق کا پہلا دن اعلان کرتا ہے کہ خدا پاک (قدوس) ہے۔

دوسرا دن ـــ ہوا اور پانی ـــ خدا قادرِ مطلق ہے۔

> "اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو تاکہ پانی پانی سے جدا ہو جائے ۔۔۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے فضا کو آسمان کہا اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو دوسرا دن ہوا'' (پیدائش ١: ٦۔٨)۔

تخلیق کا دوسرا دن دو عناصر پر توجہ مرکوز کرتا ہے جن پر سارے ذی حیات اَجسام کا دارومدار ہوتا تھا۔ یہ ہیں ہوا اور پانی۔

"فضا" کے لئے عبرانی زبان کا جو لفظ استعمال ہوا ہے، اُس سے مراد وہ نہایت وسیع اور بڑی محراب ہے جو ہمارے سروں کے اوپر ہے۔ اِسی میں کرہ ہوا اور بادل رکھے گئے ہیں اور اِسی میں تارے اور ستارے دکھائی دیتے ہیں۔ ذرا غور

کریں آکسیجن، نائٹروجن، دوسری گیسوں، آبی ابخرات، کاربن ڈائی آکسائیڈ، اوزون وغیرہ کا کیسا متوازن مرکب ہے۔ اِس میں معمولی سی تبدیلی کر دیں تو ہم سب مر جائیں گے۔ خدا جانتا تھا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں۔

اُس کھربوں ٹن پانی کا تصور کریں جو ہماری فضا میں معلق ہے۔ ہوا اور پانی کے اِتنے صحیح مرکب کو تیار کرنے اور قائم رکھنے کے لئے کیسی حکمت اور قدرت درکار تھی ـــ جو صرف بولنے سے عمل میں آئی!

"اُس نے فرمایا اور ہو گیا۔ اُس نے حکم دیا اور واقع ہوا۔"

(زبور۳۳: ۹)

تخلیق کے ہر دن کی طرح دوسرا دن بھی ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارا خالق قادرِ مطلق ہے۔

تیسرا دن ـــ زمین اور نباتات ـــ خدا بھلا ہے۔

"اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خشکی نظر آئے اور ایسا ہی ہوا۔ اور خدا نے خشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُس کو سمندر، اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ اور خدا نے کہا کہ زمین گھاس اور بیج دار بوٹیوں کو اور پھل دار درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلیں اور جو زمین پر اپنے آپ ہی میں بیج رکھیں اُگائے اور ایسا ہی ہوا ـــ اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے" (پیدائش ۱: ۹-۱۲)۔

تیسرے دن خدا نے زمین اور سمندر کو الگ الگ کیا اور بول کر ہر قسم کی نباتات کو وجود بخشا۔ "اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔" اُس نے ہمارے کرہ

ارض پر بالکل صحیح مقدار میں مائع پانی رکھا۔ اُس روز سے آج تک اُسے اِس میں کمی بیشی نہیں کرنی پڑی۔

اگلی دفعہ آپ پانی پئیں تو اپنے خالق سے کہیں "شکریہ"۔ یہ پانی جس کا سائنسی فارمولا H_2O دو حصے ہائیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن) ہے ہماری پیاس بجھاتا اور ہمیں زندہ رکھتا ہے۔ اِس حقیقت کے علاوہ بھی پانی ایک حیرت انگیز چیز ہے۔ پانی وہ واحد مائع ہے جو ٹھنڈ سے جمنے پر پھیلتا ہے۔ اِس طرح اِس کی کثافت کم ہو جاتی ہے اور تیر سکتا ہے۔ اگر پانی دوسرے مادے کی طرح عمل کرتا اور جم کر کثیف ہو جاتا تو سمندروں، بحیروں، جھیلوں، دریاؤں وغیرہ کی تہ میں جا بیٹھتا۔ اِس کا بہت بڑا حصہ دوبارہ نہ پگھلتا اور بالآخر ہمارا تازہ پانی "مقفل" ہو کر رہ جاتا۔ کیا خوب ہے کہ ہمارے خالق نے اِس کا بھی دھیان رکھا!

خدا نے ہر ایک پودے اور درخت کو ایسا بنایا کہ "اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھیں" اور مزید پودے اور درخت پیدا کریں۔ خدا نے یہ کھانے کی ساری اشیا کیوں بنائیں؟ کیونکہ "اُس نے زمین بنائی اور تیار کی ۔۔۔ اور اُس کو آبادی کے لئے آراستہ کیا" (یسعیاہ ۴۵ : ۱۸)۔ ہمارے نظامِ شمسی میں زمین بالکل یکتا اور بے مثال ہے۔ یہ واحد کرہ ہے جو اِس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ یہاں زندگی قائم رہے اور پھلے پھولے۔

مثال کے طور پر اُن فوائد کے بارے میں سوچیں جو ہمیں پودوں، زندگی بخش آکسیجن، مقوی اور نشو و نما دینے والی سبزیوں اور نباتات، لذیذ پھلوں، تازگی بخش چھاؤں، کارآمد لکڑی، ضروری ادویات، خوش بودار پھولوں اور خوش نما مناظر سے حاصل ہوتے ہیں۔

خوراک کا معاملہ دیکھیں تو خدا ہمارے کھانے کے لئے صرف تھوڑی سی چیزیں بنا سکتا تھا مثلاً کیلا، دالیں اور چاول۔ ہم اِنہی پر زندہ رہ سکتے تھے۔ لیکن خدا نے ایسا نہیں کیا۔ سائنس دانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ جانوروں کے چارے اور

انسانوں کے کھانے کے لئے ہماری زمین پر بیس لاکھ سے زیادہ قسم کے پودے ہیں۔

پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں اپنی تخلیق کے بارے میں خدا سات بار اعلان کرتا ہے کہ "اچھا" ہے۔ سات کا عدد کاملیت کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کی بنائی ہوئی ہر چیز کامل طور پر اچھی ہے۔

اِس لئے کہ وہ خود پورے اور کامل طور سے اچھا ہے:

"۔۔۔وہ ہمیں لطف اُٹھانے کے لئے سب چیزیں افراط سے دیتا ہے" (۱۔تیمتھیُس ٦: ١٧)۔

چوتھا دن ۔۔ آسمانی اَنوار ۔۔ خدا وفادار ہے

"اور خدا نے کہا کہ فلک پر نیر ہوں کہ دن کو رات سے الگ کریں اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے امتیاز کے لئے ہوں ۔۔۔ سو خدا نے دو بڑے نیر بنائے۔ ایک نیر اکبر کہ دن پر حکم کرے اور ایک نیر اصغر کہ رات پر حکم کرے اور اُس نے ستاروں کو بھی بنایا" (پیدائش ۱: ۱۴-١٦)۔

چوتھا دن "ترتیب کے خدا"، "نظام کے خدا" کو ظاہر کرتا ہے۔ وہی ہے "جس نے دن کی روشنی کے لئے سورج کو مقرر کیا اور جس نے رات کی روشنی کے لئے چاند اور ستاروں کا نظام قائم کیا" (یرمیاہ ۳۱ : ۳۵)۔ رات کے وقت ستاروں کا مقررہ اور مستحکم نظام زمین اور سمندر کے مسافروں کو قابلِ اعتماد نقشہ فراہم کرتا ہے۔ دن کے وقت سورج قابلِ اعتماد طریقہ سے دنوں اور سالوں کا

حساب بتا تا ہے۔ چاند باقاعدگی سے مدوجزر اُٹھا تا ہے اور قمری مہینوں کو مرتب کرتا ہے۔

سورج اور ستاروں کی طرح زمین کا چاند بھی مسلسل اور مستقل گواہی دیتا ہے کہ جس ہستی نے مجھے بنایا ہے وہ قابل اعتماد، معتبر اور قابلِ انحصار ہے۔ خدا نے چاند کو "آسمان کا سچا گواہ" کہا ہے (زبور ٨٩ : ٣٧)۔ زمین پر ہر جگہ سے کرہ قمر مستقل طور پر زمین کی طرف چہرہ کئے رہتا ہے۔ اپنی پُشت کبھی نہیں دکھاتا۔

چاند کی تاریک سطح کو سب سے پہلے تین انسانوں نے ٢٤ دسمبر ١٩٦٨ عیسوی کو دیکھا تھا جب خلائی جہاز اپالو ہشتم نے چاند کے گرد چکر لگایا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خلا بازوں نے اُس دن پیدائش کی کتاب کا پہلا باب پڑھا جو بین النجوم خلا سے ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

یہ چاند نہایت صحت اور پابندی کے ساتھ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ چاند وفادار ہے کیونکہ اُس کو بنانے والی ہستی (خدا) وفادار ہے۔

چونکہ خدا وفادار ہے اِس لئے ایک بات ہے جو وہ نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی ذات کا انکار نہیں کر سکتا اور نہ اپنے قوانین کو نظر انداز کر سکتا ہے: "--- وہ وفادار رہے گا کیونکہ وہ آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا" (٢۔تیمتھیُس ٢: ١٣)۔ "خدا کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں" (عبرانیوں ٦: ١٨)۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خدا اِتنا بڑا اور قادر ہے کہ وہ اپنی ذات و صفات کے خلاف کام بھی کر سکتا ہے یا اپنی بات سے پھر سکتا ہے۔ خدا کے "عظیم" یا "بڑا" ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔

متلون مزاجی خدا کی ذات و صفات کا حصہ نہیں --- وفاداری اور استحکام ہے۔ سیاروں اور کہکشاؤں کے معین اور مستحکم نظام کی طرح ہمارا خالق بھی مستحکم اور معتبر ہے۔

آپ اُس پر بھروسا رکھ سکتے ہیں:

"ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے'' (یعقوب ۱: ۱۷)۔

تخلیق کا چوتھا دن گواہی دیتا ہے کہ خدا وفادار ہے۔

پانچواں دن ۔۔ مچھلیاں اور پرندے ۔۔ خدا زندگی ہے

پانچویں دن خدا نے اپنی لا محدود حکمت اور قدرت سے ہر قسم کے جاندار خلق کئے کہ سمندر میں اور فضا میں بسیں۔ اُس نے اُنہیں آراستہ کیا یعنی صلاحیتیں عطا کیں کہ اپنے اپنے منفرد ماحول میں مہارت سے چلیں پھریں اور اُڑیں۔ پانی میں مچھلیوں کو گلپھڑے اور خاص قسم کے پَر، ہوا میں پرندوں کو ہلکی پھلکی ہڈیاں اور پَر عطا کئے۔

"اور خدا نے کہا کہ پانی جانداروں کو کثرت سے پیدا کرے اور پرندے زمین کے اوپر فضا میں اُڑیں۔ اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوئے تھے اُن کی جنس کے موافق اور ہر قسم کے پرندوں کو اُن کی جنس کے موافق پیدا کیا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے" (پیدائش ۱: ۲۰، ۲۱)۔

الفاظ پر غور کریں "پانی جانداروں کو کثرت سے پیدا کرے"۔ "بکثرت" کا مطلب ہے بہتات، افراط، شمار میں بہت زیادہ ـــ خرد حیات کے ماہرین بتاتے ہیں کہ جوہڑ کے پانی کے ایک قطرے میں لاکھوں خردبینی جرثومے ہو سکتے ہیں۔ تاہم بڑے جانور بھی لاتعداد ہیں۔ سمندری جانوروں کے ناقابلِ یقین اژدحام میں سب سے بڑا جانور نیلی وہیل ہے۔ یہ نہایت ہی چھوٹے چھوٹے پودے اور جانور جو سمندر کی سطح پر تیرتے رہتے ہیں کھاتی ہے۔

سمندر خدا کے زندہ معجزوں کا ایک بہت ہی بڑا مجموعہ یا انبار ہے۔

یہی بات آسمان کی وسعتوں میں اُڑنے والے قسم قسم کے حیرت انگیز پرندوں کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔

یہاں بھی ان الفاظ پر غور کریں کہ "اُن کی جنس کے موافق"۔ پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں یہ جملہ یا الفاظ کا مجموعہ دس بار دہرایا گیا ہے اور یوں ہر قسم کے جاندار کے اِستقرار یا قیام پذیر ہونے کا بیان کیا گیا ہے۔ زندگی کے سرچشمہ، زندگی کے بانی نے فیصلہ صادر کر دیا کہ ہر ایک پودا اور ہر ایک جاندار "اپنی اپنی جنس کے موافق" نسل پیدا کریں۔ انسانوں کا قیاسی نظریہ ارتقا فطرت کے اِس لاتبدیل قانون کی ضد ہے۔ اپنی اپنی قسم (جنس) کے اندر تبدلِ صورت، شکل و صورت میں ترمیم اور ماحول کے ساتھ مطابقت پذیری ایسے عمل تو ہو سکتے ہیں، لیکن کوئی بھی جاندار خدا کی مقرر کردہ اِن واضح حدود سے بڑھ کر "ارتقا" نہیں کر سکتا۔ فوسل (حیوانات اور نباتات کی وہ باقیات جو مرورِ زمانہ سے پتھر بن گئیں، یا اُن کے پتھرائے ہوئے نقوش) اِس حقیقت کے بولتے ہوئے گواہ ہیں۔

صرف خدا ہی اُس بے مثال توانائی کا بانی اور قائم رکھنے والا ہے جسے زندگی یا جان کہا جاتا ہے۔ اُس کے بغیر صرف موت ہے۔

"سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اورجو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیزبھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی'' (یوحنا ۱: ۳)۔

پانچویں دن کثرت سے خلق کئے گئے جاندار ہمیں سکھاتے ہیں کہ خدا زندگی ہے۔

چھٹا دن ـــ جانوراورانسان ـــ خدا محبت ہے

چھٹے دن کے آغاز میں خدا نے ہزاروں لاکھوں سحرآفریں اوردلکش چوپائے، رینگنے والے جاندار اورکیڑے مکوڑے پیدا کئے۔

"۔۔۔اور خدا نے جنگلی جانوروں اورچوپایوں کواُن کی جنس کے موافق اورزمین کے رینگنے والے جانداروں کواُن کی جنس کے موافق بنایا اورخدا نے دیکھا کہ اچھا ہے'' (پیدائش ۱: ۲۵)۔

خدا نے اِن سب کو بنایا ـــ بعض بڑے بعض چھوٹے ـــ اور ہر ایک کو وہ جبلت اورعلم عنایت کیا جو زندہ رہنے اورطبعی دنیا میں اپنا حصہ ڈالنے اور اپنا فرض ادا کرنے کے لئے درکار تھا، اورہر ایک کو اپنی جنس کے موافق اولاد پیدا کرنے اوراُس اولاد کی پرورش کرنے کی جبلت اورادراک عطا کیا۔

جب خدا نے حیوانی دنیا پیدا کی تو سب کچھ "اچھا تھا"۔ کوئی بدی، بُرائی، خوں ریزی ابھی اِس منظر میں داخل نہیں ہوئی تھی۔ حیوانات اِس طرح بنائے گئے تھے کہ نباتاتی خوراک کھائیں۔ خدا نے کہا کہ "۔۔۔زمین کے کُل جانوروں کے لئے اور ہوا کے کُل پرندوں کے لئے اوراُن سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے کُل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں۔۔۔'' (پیدائش ۱: ۳۰)۔ جاندار کے جاندار کو کھانے کا کوئی سلسلہ نہیں۔ دشمنی اور خوف کا وجود نہ تھا۔ خدا کی مہربانی اور شفقت ہر چیز سے منعکس ہوتی تھی۔

شیر ببر برہ کے ساتھ گھاس چرتا تھا اور بلی اور پرندہ ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے اور آپس کی صحبت سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ یہ دنیا کامل امن و امان کا گہوارہ تھی۔

خدا حیوانات کو خلق کر چکا تو وقت آ گیا کہ وہ اپنا شہکار۔۔ مرد اور عورت خلق کرے۔ خدا کا منصوبہ یہ تھا کہ بنی نوع انسان محبت کی ایک لازوال، شاندار اور مسرت سے بھری مملکت میں اُس کی جاں نثار اور مخلص رعایا ہوں۔

ہمارا خالق جو کچھ کرتا ہے اُس کے لئے وہ محبت نہیں، یعنی اُس کے کام محبت نہیں، وہ خود محبت ہے۔

"خدا محبت ہے" (۱۔یوحنا ۴: ۸)۔

خدا کے چھٹے دن کے تخلیقی کام اعلان کرتے ہیں کہ وہ محبت ہے۔

"ہم۔۔۔بنائیں"

چونکہ خدا محبت ہے اِس لئے اُس نے انسانوں کے لئے خوبصورت دنیا بنائی تاکہ یہ انسان اُس کی محبت کا مرکز ہوں اور وہ اُن سے محبت کرے۔ اور چھٹے ہی دن یہ بھی ہوا کہ

"۔۔۔پھر خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔۔۔" (پیدائش ۱: ۲۶)۔

ذرا ٹھہرئیے۔ ذرا رُکئے! کیا خدا نے واقعی کہا کہ "ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں"؟

خدا تو "ایک" ہے پھر یہ "ہم" اور "ہماری" (اپنی) کیا ہیں؟

خدا یہ کس سے کہہ رہا تھا؟

باب ۹

Ch 9 None Like Him pic

بے مثال ہستی

موسی نبی کہتا ہے " خدا الٰہوں کا الہ، خداوندوں کا خداوند ہے۔
وہ بزرگوار اور قادر اور مہیب خدا ہے۔۔۔'' (استثنا ۱۰: ۱۷)۔

خبردار! اِس سفر کا اگلا مرحلہ مسافروں کو اُن کے آرام دہ علاقے سے باہر لے جائے گا۔ اُن کی عقل سمجھ کو زور لگا کر پھیلنا پڑے گا اور اُن کے دلوں کا امتحان ہو گا۔ مگر جو لوگ اِس حصے میں سے گزر جائیں گے وہ آگے آنے والے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے خوب تیار اور آراستہ ہو جائیں گے۔

خدا خدا ہے۔

ہم میں سے زیادہ تر لوگ یہ عقیدہ اورایمان رکھتے ہیں کہ ہم خدا کو جو کچھ تصورکر سکتے ہیں وہ اُس سے بہت بڑا ہے۔

ہمارے ایمان کے اخلاص کا امتحان ہونے کو ہے۔

چھٹے دن جب خدا حیوانات بنا چکا تو اُس نے کہا" ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں" (پیدائش ١: ٢٦)۔

اگلے باب میں ہم چند اُن طریقوں پر غورکریں گے جن سے پہلا انسان اور پہلی عورت اِس انداز سے بنائے گئے کہ خدا کی ذات اور شباہت کو منعکس کریں۔ لیکن اِس سے پہلے ایک اَورسوال کا جواب دینا ضروری ہے۔

خدا تو "ایک" ہے، پھر اُس نے کیوں کہا" ہم ---بنائیں''؟ اُس نے یہ کیوں نہ کہا کہ "مَیں انسان کو (میری) اپنی صورت پر (میری) اپنی شبیہ پر بناؤں گا؟ خدا اپنے لئے "ہم، ہمارا، ہمیں" کیوں استعمال کرتا ہے؟

بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ خدا جو" ہم" اور"ہمیں" استعمال کرتا ہے تو یہ" شاہی عظمت وجلالت" کا جمع صیغہ ہے جیسے کوئی بادشاہ اپنے لئے" ہم" کہہ کر بات کرتا ہے۔ بے شک خدا کی شاہانہ قدرت، جلال، شان اورعظمت بے مثل ہے، مگر عبرانی زبان کی گرامر" شاہی عظمت وجلال" کی وضاحت کی کوئی ٹھوس بنیاد فراہم نہیں کرتی۔

بعض دوسرے لوگ وثوق سے کہتے ہیں کہ جب خدا نے کہا" ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں" تو وہ فرشتوں سے مخاطب تھا حالانکہ متن میں فرشتوں کا کوئی ذکرنہیں۔ اورانسان فرشتوں کی صورت اورشبیہ پر بنایا بھی نہیں گیا۔

پاک کلام کو سیدھے سادے انداز میں پڑھنے اوراصل زبان (عبرانی) کی گرامر کو کھنگالنے سے جو بات واضح ہوتی ہے یہ ہے کہ ہمارے خالق نے پسند کیا کہ اپنا ذکر صیغہ جمع میں مگر واحد انداز میں کرے۔

صیغہ جمع ۔۔۔۔۔ خدا نے کہا "ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں"۔

صیغہ واحد ۔۔ "۔۔۔اور خدا نے انسان کو اپنی (واحد اسمِ ضمیر) صورت پر پیدا کیا" (پیدائش ۱: ۲۶، ۲۷)۔

خدا نے اپنے لئے "ہم" یا "ہمیں" استعمال کیا ہے۔ (بائبل مقدس میں اِس کی مزید مثالیں دیکھئے پیدائش ۳: ۲۲؛ ۱۱: ۷؛ یسعیاہ ۶: ۸)۔

[نوٹ: قرآن شریف میں "اللہ" اپنے لئے مستقلاً "ہم" استعمال کرتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب "ایک خدا، ایک پیغام" کے باب ۳ میں اقتباس کی گئی قرآنی آیات ملاحظہ کیجئے]۔

خدا کا اپنے آپ کو جمع اور واحد دونوں طرح سے بیان کرنا اُس کی ذات اور ہستی کے بالکل مطابق ہے۔

خدا کی یکتائی کی پیچیدگی اور تہوں کی ضخامت اور عظمت عام لوگوں کی "ایک" یا "واحد" کی تشریحات سے بہت آگے اور ماورا ہے۔ وہ "لامحدود" اور "لاانتہا" انسان کے خود ساختہ سانچے میں نہیں سما سکتا۔

خدا، خدا ہے۔

"ازل سے ابد تک تُو ہی خدا ہے" (زبور ۹۰: ۲)۔

خدا کی پیچیدہ / تہہ در تہہ وحدت

خدا کی کتاب، بائبل مقدس کے ابتدائی الفاظ یہی ہیں:

" خدا (الوہیم، مذکر اسم۔ جمع کا صیغہ) نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔" (اردو ترجمے سے قطع نظر، اصل زبان میں گردان کے مطابق فعل "پیدا کیا" واحد ہے۔)۔۔۔" اور خدا کی روح پانی کی

سطح پر جنبش کرتی تھی اور خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی" (پیدائش ۱:۱-۳)۔

پیدائش کی کتاب کے افتتاحی حصے میں خدا کے واحد فی التثلیث ہونے کی وضاحت موجود نہیں۔ لیکن جس انداز سے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ اُن تفہیمات (واضح معانی) کے ساتھ بالکل ہم آہنگ ہیں جو بائبل مقدس میں بعد میں سامنے آتی ہیں۔ بائبل مقدس بالکل صفائی سے بیان کرتی ہے کہ ذاتِ الٰہی کے تینوں اقانیم نے تخلیق کا کام کیا۔

خدا نے ساری چیزیں اپنے کلام اور اپنی روح کے وسیلے سے خلق کیں۔

"آسمان خداوند کے کلام سے اور اُس کا سارا لشکر اُس کے منہ کے دم سے بنا" (زبور ۳۳: ۶)۔

خدا کا کلام

جو لوگ اپنے پیچیدہ خالق کے بارے میں جاننا اور سیکھنا چاہتے ہیں اُن سب کے لئے بائبل مقدس نے کافی معلومات فراہم کر دی ہیں۔ مثال کے طور پر مقدس یوحنا کی معرفت انجیل کے ابتدائی الفاظ یوں ہیں کہ

"ابتدا میں کلام تھا
اور کلام خدا کے ساتھ تھا
اور کلام خدا تھا۔
یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔
سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔۔۔"

(یوحنا ۱:۱-۳)۔

جیسا کہ ہم نے گذشتہ باب میں دیکھا "کلام" یا "کلمہ" خدا کے باطنی خیالات کا خارجی ظہور ہے۔ جیسے آپ اپنے خیالات اورالفاظ کے ساتھ ایک ہیں، اُسی طرح خدا اپنے کلام /کلمہ کے ساتھ" ایک" ہے۔ کلام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ "خدا کے ساتھ" (اُس سے ممیز) اور "خدا" (اُس کے ساتھ ایک) ہے۔

یہ دیکھنے سے بھی نکتہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ "کلام" کا ذکر کرنے کے لئے شخصی یا ذاتی اسمِ ضمیر "وہ" اور "اُس" استعمال کئے گئے ہیں۔

نوٹ: اردو زبان میں اَسمائے ضمیر کے استعمال میں یہ تخصیص بسا اوقات واضح نہیں ہوتی۔

خدا کا / کی روح

جیسے خدا نے اپنے کلام کا بیان شخصی انداز میں کیا ہے اُسی طرح وہ اپنے روح کا اظہار بھی شخصی انداز سے کرتا ہے۔

"تُو اپنی روح بھیجتا ہے اور یہ پیدا ہوتے ہیں اور تُو رُوئے زمین کو بنا دیتا ہے" (زبور ۱۰۴: ۳۰)۔

"اُس کے دم (روح) سے آسمان آراستہ ہوتا ہے" (ایوب ۲۶: ۱۳)۔

"مَیں تیری روح سے بچ کر کہاں جاؤں یا تیری حضوری سے کدھر بھاگوں؟" (زبور ۱۳۹: ۷)۔

"روح القدس ۔۔۔ تمہیں سب باتیں سکھائے گا" (یوحنا ۱۴: ۲۶)۔

(نوٹ: بائبل مقدس کے نئے عہدنامے کے اردو ترجمے میں یہ اہتمام رکھا گیا ہے کہ جہاں "روح" سے مراد "روح القدس" ہے وہاں اِسے مذکر استعمال کیا گیا ہے ۔۔ مترجم)۔

خدا کے روح کا ذکر کرتے ہوئے بائبل مقدس شخصی اسمائے ضمیر استعمال کرتی ہے۔ لیکن اردو ترجمے میں بسا اوقات یہ تخصیص واضح نہیں ہوتی کیونکہ جاندار اور بے جان دونوں کے لئے ایک سے لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی یہ، وہ، اِس کا، وغیرہ۔ کلام (جس نے بول کر خلق کیا) اور روح القدس (جس نے کلام کے حکموں کی تعمیل کی) ازلی وابدی ممیز روح ہے، تاہم خدا کے ساتھ "ایک" ہے۔

خدا بزرگ / عظیم ہے۔

"۔۔۔تُو اے خداوند خدا بزرگ ہے کیونکہ جیسا ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے اُس کے مطابق کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں" (۲۔سموئیل ۷: ۲۲)۔

یہ الفاظ مقدس داؤد نبی کی ایک دعا کا حصہ ہے۔ اکثر توحید پرستوں کو مندرجہ بالا بیان سے اتفاق کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ مگر بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ بات تو فوراً مان لیتے ہیں کہ "خدا بزرگ / عظیم ہے! خدا ہی خدا ہے، کوئی اُس کی مانند نہیں! لیکن وہ خدا کے اُس مکاشفے کو فوراً رد کر دیتے ہیں جو اُس نے اپنی ذات میں کثرت فی التوحید کے بارے میں دیا ہے۔

چونکہ "کوئی اُس کی مانند نہیں" تو کیا ہمیں حیران ہونا چاہئے کہ اُس نے اپنے آپ کو اُس سے بھی زیادہ بڑا اور پیچیدہ ظاہر کیا ہے جتنا ہم فطری طور پر تصور کر سکتے ہیں؟ خدا ترغیب دیتا ہے کہ ہم اُس کے حق میں صحیح تصورات سوچیں۔

"تُو نے گمان کیا کہ مَیں بالکل تجھ ہی سا ہوں، لیکن مَیں تجھے ملامت کروں گا" (زبور ۵۰: ۲۱)۔

خدا واحد ہے۔

راسخ العقیدہ یہودی ایک دعا کا ورد کرتے ہیں جسے عبرانی زبان میں "شما" کہتے ہیں۔ اِس کے الفاظ ہیں "ادونائی الوہینو، ادونائی اکد" (Adonai eloheynu,Adonai echad) جس کا مطلب ہے "خداوند ہمارا خدا، خداوند ایک (ہی) ہے۔" یہ دعا تورات میں سے ہے:

"سُن اے اسرائیل! خداوند (یہوہ) ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے" (استثنا ۶: ۴)۔

خدا کی یکتائی کو بیان کرنے کے لئے عبرانی زبان کا لفظ "اِکد" استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ اکثر کثیرالعناصر وحدت کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً انگوروں کا گچھا۔ بائبل مقدس میں دوسری جگہ جہاں کماندار اوراُس کے سپاہیوں کا ذکر آتا ہے وہاں 'اکد' کا ترجمہ "ایک دستہ" کیا گیا ہے۔ جب مقدس داؤد اسرائیل کا بادشاہ بنا تو بائبل مقدس کہتی ہے "۔۔۔ اوربنی بنیمین ابنیر کے پیچھے اکٹھے ہوئے اورایک دستہ (اکد) بن گئے" (۲۔سموئیل ۲: ۲۵)۔ یہی لفظ اِس حقیقت کا بیان کرنے کے لئے استعمال ہوا کہ "خداوند ایک ہے۔" پھریہی لفظ سامنے آتا ہے جب پہلا آدمی اوراُس کی بیوی "ایک تن" ہوگئے (پیدائش ۲: ۲۴)۔ دوسری آیات جن میں عبرانی زبان کا یہی لفظ استعمال ہوا اُنہیں دیکھنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ اپنی وحدت بیان کرنے کے لئے خدا جو لفظ استعمال کرتا ہے اُس میں ایک سے زیادہ ہستیاں (وجود) شامل ہوسکتے ہیں۔

پرانے عہدنامے میں بیسیوں آیات ہیں جو خدا کی وحدت فی التکثیر کا بیان اورتوثیق کرتی ہیں۔ ایک مثال یہ ہے:

> "۔۔۔جس وقت سے کہ وہ تھا مَیں وہیں تھا اوراب خداوند خدا نے اوراُس کی روح نے مجھ کو بھیجا ہے" (یسعیاہ ۴۸: ۱۶)۔

پرانے عہدنامے کی دوسری آیات جو خدا کی پیچیدہ یا تہہ درتہہ وحدت کی تصدیق کرتی ہیں یہ ہیں: پیدائش ١٧:١-٣؛ ١٨:١-١٣۔ ابرہام پر خدا جسمانی صورت میں ظاہر ہوا۔ یہ رُویا یا خواب نہیں تھے بلکہ رُوبرو ملاقاتیں تھیں: پیدائش ٣٥: ٩-١٥؛ خروج ٣: ١-٦؛ ٦:٢، ٣؛ ٢٤: ٩-١١؛ ٣٣: ١٠، ١١؛ خروج ٣٣: ١١ کا موازنہ ٣٣: ٢٠ سے کریں۔ موسیٰ ذاتِ خدا کے ایک اقنوم (بیٹے) سے روبرو باتیں کیا کرتا تھا۔ لیکن اُسے ذاتِ خدا کے دوسرے اقنوم (باپ) کا چہرہ دیکھنے کی اجازت نہ ملی۔ پیچیدہ اورادق بات ہے؟ جی ہاں۔ خدا، خدا ہے، دیکھئے یوحنا ١:١-١٨۔ ہم پرانے عہدنامے کی مزید آیات پیش کرتے ہیں جن کو خدا کی وحدت فی التکثیر کے عقیدے اور تصور کے بغیر نہیں سمجھ سکتے، زبور٢؛ ١:١٠١ (موازنہ کریں متی ٢٢: ٤١-٤٦ کے ساتھ)، امثال ٣٠: ٤؛ یسعیاہ ٤٣: ١٠، ١١ (یوحنا ١٢: ٤١ سے موازنہ کریں)؛ یسعیاہ ٢٦: ٣، ٤، ٤٠: ٣-١١؛ ٤٣: ١٠-١٣ (یسعیاہ ٧: ١٤؛ ٦: ٧، ٩)؛ یسعیاہ ٤٨: ١٦؛ ٦٣: ١-٧؛ یرمیاہ ٢٣: ٥، ٦؛ دانی ایل ٧: ١٣، ١٤؛ ہوسیع ١٢: ٣-٥؛ میکاہ ٣: ١-٢---وغیرہ۔

یہ خداوند خدا کون ہے؟

اُس کی روح کون ہے؟

یہ "مَیں" اور "مجھ" کون ہے جسے خدا اوراُس کی روح نے بھیجا ہے؟ خدا کے کلام کو پڑھتے اوراُس پر غور کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے تو اِن سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔

سہ عنصری اکائیاں

ہماری اردو زبان کا لفظ "یکتا، یکتائی" فارسی کے لفظ "یک" سے مشتق ہیں جس کا مطلب ہے "ایک۔" اِسی طرح "واحد"، واحدیت، اور "وحدانیت" عربی زبان کے لفظ ہیں جن کا مادہ "احد" (اکائی، ایک) ہے۔

بہت سے لوگ خدا کے بارے میں "ازلی تثلیث فی التوحید (توحید فی التثلیث) کے نظریے یا تصور کو رد کرتے ہیں، لیکن ہماری روزمرہ زندگی میں پائی جانے والی بے شمار "ایک میں تین" اکائیوں کا انکار کرنے یا انہیں رد کرنے اورباطل قرار دینے کا حوصلہ نہیں رکھتے۔

مثال کے طورپر **وقت** یا زمان ایک قسم کی سہ عنصری اکائی ہے جو ماضی، حال اورمستقبل پر مشتمل ہے۔ دوسری ایسی اکائی مکان (جگہ) ہے جو **ابعادِ ثلاثہ** یعنی لمبائی، چوڑائی اوراونچائی پر مشتمل ہے۔

انسان، روح، جان اورجسم سے مل کر بنا ہے۔

ایک ہی آدمی باپ اوربیٹا ہو سکتا ہے۔

سورج بھی ایک سہ عنصری اکائی ہے:

آسمانی جسم ۔۔ سورج

اُس کا نور، اُس کی روشنی ۔۔ سورج

اُس کی دھوپ یا حرارت ۔۔ سورج

کیا یہ تین سورج ہیں؟ سورج تین نہیں بلکہ ایک ہے۔ سورج کے ایک ہونے اور سہ عنصری اکائی میں کوئی فرق کوئی تضاد نہیں۔ یہی حال خدا کا ہے۔ جس طرح روشنی اورحرارت سورج سے صادرہوتی ہیں، اُسی طرح خدا کا کلام اور خدا کا روح خدا سے صادرہیں۔ توبھی وہ ایک ہیں جیسے سورج ایک ہے۔

یہ سچ ہے کہ اِس سلسلے میں ساری دنیوی اورزمینی مثالیں ادھوری اور ناقص ہیں اورواحد حقیقی خدا کی پیچیدہ ذات کی وضاحت نہیں کر سکتیں۔ خدا سورج کی مانند نہیں ہے۔ وہ تو ایک شخصی، محبت کرنے والی ہستی ہے جسے انسان جان سکتا ہے۔ توبھی یہ مثالیں ہمیں ایک مشترکہ بنیاد کی طرف لا سکتی ہیں اِس لئے کہ سارے لوگ متفق ہیں کہ کائنات میں سہ عنصری اکائیاں موجود ہیں اورایک اکثریت متفق ہے کہ خالق اپنی مخلوق سے ماورا ہے۔

"۔۔۔گھر کا بنانے والا گھر سے زیادہ عزت دار ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک گھر کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہوتا ہے مگر جس نے سب چیزیں بنائیں وہ خدا ہے" (عبرانیوں ۳:۳، ۴)۔

اگر خدا کی کائنات پیچیدہ اکائیوں سے بھری پڑی ہے تو کیا یہ حیرت کی بات ہے کہ خود خدا ایک پیچیدہ اکائی ہے؟ جب ہم اپنے سارے سائنسی علم کے ساتھ بھی دنیا کی تشریح اور وضاحت نہیں کر سکتے جس میں ہم رہتے اور موجود ہیں تو اُس ہستی کی کیا وضاحت اور تشریح کریں گے جس نے اِسے خلق کیا ہے؟

خدا، خدا ہے۔

"کیا تُو تلاش سے خدا کو پا سکتا ہے؟ کیا تُو قادرِ مطلق کا بھید کمال کے ساتھ دریافت کر سکتا ہے؟ وہ آسمان کی طرح اونچا ہے۔ تُو کیا کر سکتا ہے؟ وہ پاتال سے گہرا ہے۔ تُو کیا جان سکتا ہے؟ اُس کی ناپ زمین سے لمبی اور سمندر سے چوڑی ہے" (ایوب ۱۱: ۷-۹)۔

"ہم "خدا کے بھید" کی تلاش کریں گے، اُس کا کھوج لگائیں گے تو ہمیں یہ اعزاز حاصل ہو گا کہ اُس کی ازلی و ابدی ذات کی ایک نہایت عجیب اور حیرت افزا صفت کا علم اور تجربہ حاصل ہو گا۔

"خدا محبت ہے" (۱-یوحنا ۴: ۸)۔

خدا نے کس سے محبت رکھی

خدا کی محبت ایک ناقابلِ فہم گہری کیفیت ہے جو اُس کے باپ جیسے دل سے جاری ہوتی ہے اور عملی طریقوں سے اپنا اظہار کرتی ہے۔ چونکہ خدا

محبت ہے اِس لئے اُس کی محبت اُسے پانے والے (محبوب) کے حسن وجمال سے مشروط نہیں ہے۔

"دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ ہم خدا کے فرزند کہلائے" (١-یوحنا ١:٣)۔

یہ نکتہ قابلِ غور ہے۔ محبت کو کوئی چاہئے جو اُسے پائے ـــ مختصراً محبت کو محبوب چاہئے۔ کوئی بھی صرف یہ نہیں کہتا کہ "مَیں محبت کرتا ہوں" بلکہ یہ کہتا ہے کہ "مَیں اپنی / اپنے فلاں (بیوی، بچوں، پڑوسی۔۔۔ علیٰ ہذالقیاس) سے محبت کرتا ہوں۔"

محبت مفعول کا تقاضا کرتی ہے۔

خدا نے خاص جاندار ہستیاں بنائیں تاکہ اُن سے محبت کر سکے۔ لیکن اُن کو پیدا کرنے سے پہلے وہ کس سے محبت رکھتا تھا؟ کیا اُسے فرشتوں اور انسانوں کو خلق کرنے کی ضرورت تھی؟ نہیں، ہمارا خالق بے نیاز اور نامحتاج ہے۔ اُس نے روحانی ہستیاں اور انسان خلق کئے اِس لئے نہیں کہ اُسے اِن کی ضرورت تھی بلکہ اِس لئے کہ وہ انہیں چاہتا تھا۔ یہ فرق بہت اہم ہے۔

ہم نے پہلے سیکھا ہے کہ خدا بولتا، کلام کرتا ہے۔

بولنا یا کلام کرنا اُسی صورت میں بامعنی یا بامقصد ہو سکتا ہے کہ کوئی رشتہ یا تعلق موجود ہو۔ فرشتوں اور انسانوں کو خلق کرنے سے پہلے خدا کس سے کلام کرتا تھا؟ کیا اُسے کوئی دوسری ہستیاں پیدا کرنے کی ضرورت تھی تاکہ کوئی ہو جو اُس کی باتیں سمجھ سکے؟ نہیں۔ خدا کی ساری "ضروریات" اُس کی ذات میں پوری ہو جاتی ہیں۔ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ خدا نامحتاج اور مطمئن بالذات ہے۔ لیکن اُس کی ذات میں شامل ہے کہ وہ بولے اور کوئی اُس سے بولے، وہ محبت کرے اور کوئی اُس سے محبت کرے۔

اِس طرح ہم ایک اَور سچائی کی طرف بڑھتے ہیں ـــ خدا تعلقات کا خدا ہے۔

محبت اور گفتگو صرف اُسی صورت میں بامقصد اور بامعنی ہو سکتے ہیں جب کوئی یگانگت یا رشتہ ہو۔ دوسری ہستیوں کو پیدا کرنے سے پہلے خدا کس کے ساتھ یگانگت رکھتا اور لطف اندوز ہوتا تھا؟ اِس کا جواب خدا کی پیچیدہ وحدت میں وجود ہے۔

فرشتوں یا انسانوں کو خلق کرنے سے پہلے ابدیت میں ہمارے تعلقات کا خدا خود اپنے آپ کے ساتھ محبت اور گفتگو کے بے تکلف اور اطمینان بخش رشتے سے لطف اندوز ہوتا تھا ـــ یعنی اپنے شخصی کلام اور اپنے شخصی روح کے ساتھ۔

تہیں کھولنا

خدا کی ذات میں کثرت کے بارے میں ایسے گہرے خیالات کے جواب میں ایک صاحب نے یہ ای میل بھیجی:

email

> "خدا نے انبیا بھیجے کہ ہمیں بتائیں کہ وہ (خدا) واحد اور اکیلا ہے۔ تو اُس کا کلام کیوں نہیں سنتے اور قبول کرتے؟ تمہیں کیوں ضرورت ہے کہ ایک ایک تہہ کھولو اور اُس کی شناخت اور وضاحت کرو جبکہ تم اُن سب کو ایک ہی تہہ کی صورت میں اکٹھا کر سکتے ہو؟"

بے شک یہ بات سچ ہے کہ اپنے لامحدود خالق کے بارے میں وہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتے جو جاننے کی ضرورت ہے، لیکن خدا نے انبیا کے صحیفوں میں اپنے دبارے میں اِتنی بہت سی سچائیاں ظاہر کر دی ہیں تو کیا ہمیں اِن سچائیوں کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے؟ اگر ہمیں خدا کی ذات کے

بارے میں سوچنا ہے تو بالکل درستی سے اور صحیح طریقے سے سوچنا واجب ہے۔

لوگوں کی اکثریت اتفاق کرتی اور مانتی ہے کہ خدا "اَحد" ہے۔ لیکن اِس "احد خدا" نے اپنے بارے میں کیا ظاہر کیا ہے؟ ہم ایک ایک تہہ کھولتے ہیں تو بائبل مقدس میں خدا کے بارے میں کیا معلوم کرتے ہیں؟

ہماری ملاقات شخصی، قابلِ ادراک اور متعبر خدا سے ہوتی ہے جو اپنے کلام اور اپنے روح کے ساتھ "ایک" ہے۔

اپنی لاانتہا عظمت کے وسیلے سے خدا نے اپنی شناخت باپ کے طور پر، اپنے کلام کی شناخت بیٹے کے طور پر اور اپنے روح کی شناخت روح القدس کے طور پر کرائی ہے۔ ایک حقیقی خدا میں یہ تین شخصی اِمتیاز ہیں۔

آیئے بائبل مقدس سے چند حوالے دیکھیں جو اِس سچائی کی تہیں کھولتے ہیں:

خدا کا بیٹا

پاک صحائف پوری پوری وضاحت کرتے ہیں کہ جو کلام ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا وہی خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔

> "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا ۔۔۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا، اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا ۔۔۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اِس لئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا" (یوحنا ۱:۱، ۱۸؛ ۳: ۱۸)۔

ہمارے مسلمان بھائی "خدا کا بیٹا" سن کر سخت ردِ عمل کا اظہار کرتے اور "استغفراللہ" کا ورد کرنے لگتے ہیں۔ عربی زبان کے اِس کلمے کا مطلب ہے "مَیں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں" یا "اللہ آپ کو یہ کفر کہنے پر معاف فرمائے" (کفر سے مراد ہے خدا کی تضحیک یا توہین)۔ اُن کے اِس طرح جھڑکنے پر مَیں کئی دفعہ اُن ہی کی ایک ضرب المثل سے جواب دیتا ہوں، "چرواہے کے منہ پر تھپڑ مارنے سے پہلے تحقیق کر لو کہ وہ کس لئے سیٹی بجا رہا ہے"۔ "خدا کا بیٹا" کی اصطلاح کو رد کرنے سے پہلے تحقیق کر لو کہ خدا نے اِس کے بارے میں کیا کہا ہے۔

بائبل مقدس میں سو سے زیادہ آیات ہیں جو براہِ راست خدا کے "بیٹے" کا ذکر کرتی ہیں۔ لیکن اِن میں سے کسی ایک میں بھی "ایک سے زیادہ خدا" کا مفہوم مضمر نہیں اور نہ اِن میں یہ اشارہ ہے کہ "خدا نے بیوی کی اور اُس کے بیٹا ہوا۔" تاہم بہت سے لوگ اِس اصطلاح کی یہی تشریح کرتے ہیں۔ یہ سوچ نہ صرف کفر ہے بلکہ ثابت کرتی ہے کہ ایسا کہنے والا پاک کلام کو صرف سطحی طور سے سمجھتا ہے۔

زبور ۲ پڑھیں جس میں داؤد نبی مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ بیٹے کے دوسرے ناموں اور القابات پر بھی غور کریں۔ اُسے "دروازہ" بھی کہا گیا (یوحنا باب ۱۰)۔ لیکن اِس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ لکڑی یا دھات کا دروازہ ہے۔ اُسے "زندگی کی روٹی" بھی کہا گیا ہے (یوحنا باب ٦)۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آٹے یا میدے کی روٹی ہے۔ اِسی طرح "خدا کا بیٹا" کا یہ مطلب نہیں کہ خدا نے بیوی کی اور اُس کے بیٹا ہوا۔ یوحنا ابواب ۱، ۳ اور ۵ بغور پڑھیں۔

خدا چاہتا ہے اور دعوت دیتا ہے کہ ہم اُس کی سوچ سوچیں:

"کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسی قدر میری راہیں
تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں''
(یسعیاہ ۵۵ : ۹)۔

چند سال ہوئے سینیگال کا ایک مشہور تاجر کار کے حادثے میں جان بحق ہو گیا۔ سینیگال کے قومی اخبار نے اُس کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اپنے دو ہزار ملازمین کو "اپنے بیٹوں جیسا" سمجھتا تھا۔ اور اُسے "سینیگال کا عظیم سپوت" قرار دیتے ہوئے اُس کی بڑی قصیدہ خوانی کی۔ کیا اِس کا مطلب ہے کہ سینیگال کے ملک نے کسی عورت کے ساتھ شادی کی تھی اور اُس کے بیٹا پیدا ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ سینیگال کے لوگوں کو ملک کے کسی محبوب شہری کو یہ لقب دے کر اُس کی عزت افزائی کرنے میں کوئی دِقت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ جانتے ہیں کہ "سینیگال کا سپوت" کا مطلب کیا ہے، اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اِس کا کیا مطلب نہیں ہے۔

"بیٹا" کی اصطلاح کئی معنوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً جب قرآن شریف اور عربی لوگ کسی راہ گیر یا پیدل سفر کرنے والے کو راستے کا بیٹا" (اِبن السبیل) کہتے ہیں (سورہ ۲: ۱۷۷، ۲۱۵) تو ہم جانتے ہیں کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ اِسی طرح جب قادرِ مطلق خدا اپنے کلام کو اپنا بیٹا کہتا ہے تو ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ اِس کا مطلب کیا ہے۔

جن القاب اور اصطلاحات کو ہمارا خالق بزرگی اور عزت دیتا ہے ہمیں اُن کا مذاق نہیں اُڑانا چاہئے۔

"اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ
طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے
کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس

کے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کئے۔ وہ اُس کے جلال کا پرتَو اور
اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے
سنبھالتا ہے" (عبرانیوں ۱:۱۔ ۳)۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ اُس نے "ہم سے (اپنے) بیٹے کی معرفت کلام کیا" ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم یہ بھی جانیں اور سمجھیں کہ اُس کا بیٹا ہی وہ کلام ہے جس کے وسیلے سے آسمان اورزمین کی کل چیزیں خلق کی گئیں اور قائم ہیں۔ بائبل مقدس کے عربی زبان کے ترجمے میں بیٹے کے لقب "خدا کا کلام" کا ترجمہ "کلمتہ اللہ" کیا گیا ہے۔ قرآن شریف اوربائبل مقدس دونوں ہی اِس لقب کو مسیحِ موعود سے منسوب کرتے ہیں۔ اِس سفر میں آگے چل کر ہم اِس نکتے پر تفصیلی غورکریں گے۔

خدا کا روح

جس طرح خدا اپنے "کلام بیٹا" کے ساتھ ایک ہے اُسی طرح وہ اپنے روح القدس کے ساتھ ایک ہے۔

خدا کا پاک روح دنیا کو تخلیق کرنے اورخدا کے تحریری کلام کی تحریک دینے دونوں کاموں میں شریک تھا۔ بائبل مقدس کا دوسرا فقرہ کہتا ہے کہ "خدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی" (پیدائش ۱:۲)۔ اوربائبل مقدس یہ بھی بیان کرتی ہے کہ "۔۔۔ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے بولتے تھے" (۲۔پطرس ۱:۲۱)۔

بعض لوگ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ روح القدس جبرائیل فرشتہ ہے۔ کئی لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا کا روح ایک نبی ہے۔ یہ نتائج یا امورنبیوں کے صحیفوں سے اخذ نہیں کئے گئے۔ فرشتے اورانسان خلق کی گئی ہستیاں ہیں۔ روح القدس قائم بالذات "ازلی روح" ہے۔

خدا کی ذات کی طرح ہم روح القدس کو بھی اپنے پہلے سے سوچ ہوئے سانچے میں نہیں ڈال سکتے۔ خدا کا ایک نبی تھا جسے آسمان کی جھلک دکھائی گئی۔ اُس نے روح القدس کو دیکھا اور بتایا کہ وہ "تخت کے سامنے (جلتے ہوئے) سات چراغ ۔۔۔ ہیں۔ یہ خدا کی سات روحیں ہیں" (مکاشفہ ۴ : ۵)۔ ایک اَور نبی نے اِس کا بیان یوں کیا ہے کہ روح القدس وہ ہستی ہے جو سات خوبیاں عطا کرتا ہے جو صرف خدا سے آتی ہیں، "خداوند کی روح ۔۔۔ حکمت اور خرد کی روح، مصلحت اور قدرت کی روح، معرفت اور خداوند کے خوف کی روح" (یسعیاہ ۱۱ : ۲)۔

روح القدس " سچائی کا روح" ہے (یوحنا ۱۴ : ۱۷) جس کے وسیلے سے خدا دنیا میں اپنے اِرادے پورے کرتا ہے۔ وہ " مددگار" (وکیل، شفیع) ہے (یوحنا ۱۴ : ۱۶)۔ جو خدا کے پیغام پر ایمان لاتے ہیں اُن سب پر وہ خدا کو قریبی طور سے ظاہر کرتا اور خدا کا تجربہ عطا کرتا ہے۔ آج کی دنیا میں بہت سے خدا کو نہیں جانتے صرف اُس کے بارے میں جانتے ہیں۔ ایسا علم نہ خدا کو مطمئن اور آسودہ کرتا ہے نہ انسان کو۔ صرف روح القدس ہے جو یہ ممکن کرتا ہے کہ انسان خدا کے ساتھ ذاتی اور شخصی تعلق سے شادمان ہوں۔ اِس کتاب میں آگے چل کر ہم خدا کے عجیب روح القدس کے بارے میں مزید سیکھیں گے۔

اپنی زمینی زندگی کے دوران خدا کے بیٹے نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا، "لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ مَیں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا" (یوحنا ۱۴ : ۲۶)۔ یہ الفاظ اُس کامل یگانگت کو ظاہر کرتے ہیں جو باپ، بیٹے اور روح القدس میں ازل سے ہے۔ باپ اور بیٹے کی طرح روح القدس بھی ایک شخصیت ہے۔ اُس کے لئے شخصی اسمِ ضمیر "وہ" (He) استعمال ہوتا ہے۔ روح القدس کے بارے میں مزید جاننے کے لئے ابواب ۱۶، ۲۲ اور ۲۸ پڑھیں۔ اِس

کے علاوہ بائبل مقدس میں خطوط اوراعمال کی کتاب پڑھیں اورروح القدس کے کردارپر خاص توجہ دیں۔

یہ سفرکیسا محسوس ہو رہا ہے؟ قدرے بوجھل؟ یہ آسانی سے سمجھ میں آنے والے خیالات نہیں ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب اورخدا کی ذات کے بارے میں ہمارا بیان درست ہے کیونکہ "بہت آسان اورسیدھا سادہ ہے"۔ خدا کے بارے میں اُن کا بیان توآسان اورسیدھا سادہ ہو سکتا ہے، مگر خدا سادہ نہیں ہے۔

"میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں" (یسعیاہ ۵۵: ۸)۔

ہمیشہ "واحد"

پاک صحائف بالکل واضح اورصاف ہیں۔ تمام ازل وابد میں کوئی ایسا وقت نہیں ہوا جب خدا موجود نہ تھا۔

انجیل میں مرقوم ہے کہ بیٹا باپ سے کہہ رہا ہے "۔۔۔ جلال سے جو مَیں دنیا کی پیدائش سے پیشترتیرے ساتھ رکھتا تھا۔۔۔" اوربیٹا یہ بھی کہتا ہے "۔۔۔ اے باپ ۔۔۔تُو نے بنائے عالم سے پیشترمجھ سے محبت رکھی" (یوحنا ۱۷: ۵، ۲۴۔ مزید دیکھئے میکاہ ۹: ۶)۔ اورجہاں تک روح القدس کی بات ہے تواُس کا ایک نام "ازلی روح" ہے (عبرانیوں ۹: ۱۴)۔

وہ ہمیشہ سے "ایک" ہیں۔ انسانی تاریخ کے تناظر میں بائبل مقدس کہتی ہے کہ باپ آسمان سے کلام کرتا ہے، بیٹا زمین پر کلام کرتا ہے اورروح القدس دل سے کلام کرتا ہے (خروج ۲۰: ۲۲؛ عبرانیوں ۱۲: ۲۵؛ لوقا ۳: ۲۲؛ ۵: ۲۴؛ یوحنا ۱: ۱۔۱۸؛ ۳: ۱۶۔ ۱۹؛ ۱۷: ۲۲؛ اعمال ۵: ۳؛ ۷: ۵۱؛ گلتیوں ۴: ۶ وغیرہ)۔ ہر ایک کا کردار یا کام الگ الگ ہے لیکن وہ "ایک" ہیں۔

جب انسان خدا کے اپنے بارے میں مکاشفے میں ترقی کرتے ہیں تو وہ اُس ہستی کی فراوانی سے شادمان ہوتے ہیں جو محبت ہے اور جو اپنی لامحدود محبت عملی طریقوں سے دکھاتا ہے۔

محبت صرف اِسی صورت میں بامقصد اور بامعنی ہو سکتی ہے کہ کوئی رشتہ یا تعلق ہو۔ باپ، بیٹا اور روح القدس ہمیشہ محبت اور یکتائی کے باہمی فعال رشتے سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں۔ بائبل مقدس میں ایک جگہ مرقوم ہے کہ بیٹا کہتا ہے "مَیں باپ سے محبت رکھتا ہوں''، "باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے" (یوحنا ۱۴: ۳۱؛ ۵: ۲۰ —— اور پاک کلام کہتا ہے "روح کا پھل محبت ہے" (گلتیوں ۵: ۲۲)۔

بہترین انسانی رشتہ —— مثلاً مرد اور اُس کی بیوی کا ایک ہونا، یا باپ، ماں اور بچے کے درمیان لگاؤ اور بندھن —— خدا کی ذات سے صادر ہوتا ہے۔ یہ زمینی رشتے اپنی بہترین حالت میں خدا کی حیرت انگیز یکتائی اور محبت کے ہلکے سے عکس ہیں۔ ہمارا خالق ہر اچھی چیز کا اصل، منبع، نمونہ اور مقصد ہے۔

"خدا محبت ہے" (۱۔یوحنا ۴: ۸)۔

"خدا محبت ہے" کا بہترین عمل یہ ہے کہ وہ آپ کو اور مجھے بلاتا اور دعوت دیتا ہے کہ اُس کے ساتھ قریبی اور گہرے رشتے کا ہمیشہ تک لطف اُٹھاتے رہیں۔ اُس میں شادمان رہیں۔ وہ صرف ہمارا اعتماد چاہتا ہے، حالانکہ اُس کی ذات کی پوری وضاحت نہیں کی جا سکتی۔

خدا قابلِ اعتماد ہے۔

ہم نے تخلیق کے چھے دنوں کے مطالعہ کے دوران خدا کے بارے میں جو کچھ دیکھا اور سمجھا ہے اُس پر دوبارہ غور کریں۔ ریاضی کی مساوات کی شکل میں یہ یوں نظر آتا ہے:

پہلا دن: خدا پاک ہے
+ دوسرا دن: خدا قادرِ مطلق ہے
+ تیسرا دن: خدا بھلا ہے
+ چوتھا دن: خدا وفادار ہے
+ پانچواں دن: خدا زندگی ہے
+ چھٹا دن: خدا محبت ہے
= قابلِ اعتماد خدا

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ہم اُن لوگوں پر تو جلدی سے اعتماد کر لیتے ہیں جن میں یہ خوبیاں نہیں ہوتیں، لیکن اُس ہستی پر اعتماد کرنے سے ہچکچاتے ہیں جس میں یہ خوبیاں درجہ کمال تک ہیں؟

مَیں لیٹر بکس میں چٹھی ڈالتا ہوں تو اعتماد اور یقین رکھتا ہوں کہ محکمہ ڈاک یہ چٹھی مطلوبہ پتے پر پہنچا دے گا۔ تو مجھے کتنا زیادہ اُس پر اعتماد اور بھروسا رکھنا چاہئے جو کائنات کا خالق، سنبھالنے والا، قائم رکھنے والا اور مالک ہے کہ وہ اپنے وعدے پورے کرے گا!

> "جب ہم آدمیوں کی گواہی قبول کر لیتے ہیں تو خدا کی گواہی تو اُس سے بڑھ کر ہے ۔۔۔ جس نے خدا کا یقین نہیں کیا اُس نے اُسے جھوٹا ٹھہرایا کیونکہ وہ اُس گواہی پر جو خدا نے اپنے بیٹے کے حق میں دی ہے ایمان نہیں لایا" (۱۔یوحنا ۵: ۹، ۱۰)۔

خدا کا ذاتی نام

خدا چاہتا ہے کہ ہم اُسے جانیں، اُس پر بھروسا رکھیں اوراُس کے نام کے طالب ہوں، اُس کا نام لیں۔

"وہ جو تیرا نام جانتے ہیں تجھ پر توکل کریں گے، کیونکہ اے خداوند! تُو نے اپنے طالبوں کو ترک نہیں کیا ہے" (زبور ۹: ۱۰)۔

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ خدا کا نام صرف "خدا" ہے یا الوہیم (عبرانی) یا اللہ (عربی) یا الہ (ارامی) یا ڈِیو (فرانسیسی) یا ڈِیوَس (ہسپانوی) یا گُوٹ (جرمن)۔ یا کسی بھی زبان میں جو کوئی بولتا ہے خدا کے لئے مستعمل لفظ یا اصطلاح یا نام۔ عربی زبان میں لفظ "اللہ" اپنے اصل معنی میں اردو زبان میں "خدا" کا مترادف ہے۔ جیسے پرانے عہدنامے میں پیدائش ۱:۱ کی طرح "خدا نے ابتدا میں ۔۔۔" یا نئے عہدنامے میں یوحنا ۱:۱ کی طرح "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا" ۔۔۔ عربی زبان میں خدا کے لئے خاص یا اصل لفظ "اللہ" ہے جس کا مطلب ہے "اعلیٰ ترین ہستی، الاعلی یا ہستئی برتر۔" یہ جاننا اور سمجھنا بہت ضروری ہے کہ اُس "اعلی ترین ہستی" کے ذاتی اور شخصی نام بھی ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ انسان مجھے اِن ناموں سے جانیں۔ "اللہ" خدا کا اسمِ خاص اور ذاتی نام نہیں ہے حالانکہ بہت سے لوگ اِسے خاص نام ہی سمجھتے ہیں۔ اِسی طرح "خدا" اُس کا اسمِ خاص یا ذاتی نام نہیں ہے حالانکہ بہت سے لوگ اِسے بھی خاص نام مانتے ہیں۔

بے شک خدا خدا (ہستی مطلق، ہستی برتر، فائق ہستی) ہے، لیکن کیا "خدا" اُس کا نام ہے؟ کیا یہ ایسا نہیں جیسے مَیں کہوں کہ میرا نام "انسان" ہے؟ مَیں انسان تو ہوں، لیکن میرا ایک اپنا، ذاتی نام بھی ہے۔ خدا خدا تو ہے لیکن اُس کے اپنے نام بھی ہیں جن سے اُس نے اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ اور وہ دعوت دیتا ہے کہ ہم ان ناموں سے اُسے ایک ہستی کے طور پر مخاطب کریں:

بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ خدا ناقابلِ ادراک توانائی کا سرچشمہ ہے جیسے کششِ ثقل اور ہوا یا آندھی یا اُس قسم کی قوت جو سائنس پر مبنی فلموں میں دکھائی جاتی ہے۔ یہ خدا کے بارے میں بائبلی تصورنہیں ہے۔

خدا "ہستی مطلق" ـــ اصل شخصیت ہے اورچاہتا ہے کہ ہم اُسے شخصی طورپر جانیں۔ خدا کے ایک شخصیت ہونے کا تصور نہ صرف بائبلی تصور ہے بلکہ منطقی بھی ہے۔ جس طرح انسان فقط کائناتی توانائی نہیں ہیں اِسی طرح ساری چیزوں کا خالق بھی فقط کوئی توانائی نہیں ہے۔ وہ "شخصی ہستی" ہے اوراُس کا نام بھی ہے۔

خدا کا اصل شخصی نام پہلی دفعہ پیدائش کے دوسرے باب میں بتایا گیا ہے:

"یہ ہے آسمان اورزمین کی پیدائش جب وہ خلق ہوئے جس دن خداوند خدا نے زمین اورآسمان کو بنایا" (پیدائش ۲: ۴)۔

کیا آپ نے توجہ کی کہ خدا نے اپنا ذکرکس نام سے کیا ہے؟

اُس کا نام ہے "خداوند" ـــ یا کم سے کم اردو زبان میں اِس کا یہی ترجمہ کیا گیا ہے۔ شکر کرنا چاہیئے کہ خدا ساری زبانیں پورے طور سے جانتا ہے اوریہ تقاضا نہیں کرتا کہ اُسے کسی خاص ایک زبان میں مخاطب کیا جائے۔ وہ دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنی اپنی مادری زبان میں مخاطب ہوں۔ ہم کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ اورکسی بھی طرف رُخ کر کے اپنی پسندیدہ یا دلی زبان میں اُس سے بات کر سکتے ہیں۔

مَیں ہوں

عبرانی زبان میں خدا کا اصل ذاتی نام "خداوند" چار حروف صحیحہ "ے ہ و ہ" سے لکھا جاتا ہے۔ جب اِن میں حروفِ علت لگاتے جاتے ہیں تو یہ "ے الف ہ و ے ہ" (یاہ ویہ) یا "یہوواہ" بن جاتا ہے۔ یہ نام مصدر "ہونا" سے مشتق ہے اور لغوی معنی ہیں "مَیں ہوں" یا "وہ ہے"۔ اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ خدا ازلی قائم بالذات (خود موجود) ہے۔ پرانے عہدنامے میں خدا کا یہ ذاتی نام ٦،٥٠٠ سے زیادہ دفعہ استعمال ہوا ہے۔ خدا کا کوئی دوسرا نام اِتنی دفعہ استعمال نہیں ہوا۔ (اُردو میں اِس کا ترجمہ "خداوند" کیا گیا ہے)۔

موسیٰ کی پرورش مصر میں ہوئی تھی جہاں لوگ بہت سے خداؤں اور دیوتاؤں کو مانتے تھے۔ خدا موسیٰ پر ظاہر ہوا تو اُس نے خدا سے درخواست کی کہ مجھے اپنا نام بتا۔ سنئے کہ خدا نے کیا فرمایا:

> "خدا نے موسیٰ سے کہا، مَیں جو ہوں سو مَیں ہوں۔ سو تُو بنی اسرائیل سے یوں کہنا کہ "مَیں جو ہوں، نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے" (خروج ٣: ١٤)۔

صرف شخصی ہستی ہی "مَیں ہوں" کہہ سکتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ وہ "ہستی مطلق" ہے۔ وہی ہے جو "ہے"۔

ماضی، حال اور مستقبل اُس کے لئے کچھ نہیں ہیں۔ اُس کی ہستی، اُس کا موجود ہونا زمان اور مکان سے ماورا ہے۔

آپ کو اور مجھے زندہ رہنے کے لئے ہوا، پانی، خوراک، نیند، مکان اور دوسری چیزوں کی ضرورت ہے۔ لیکن خدا کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ ایسی ہستی ہے جو اپنی قدرت سے موجود ہے۔ وہ عظیم "مَیں ہوں — خداوند" ہے۔

نوٹ: انگریزی زبان کی بائبل مقدس میں جب بھی خداوند بڑے حروف (LORD) میں لکھا جاتا ہے تو اصل زبان عبرانی میں لفظ یہوہ (YHWH) ہے جس کا مطلب ہے "ازلی قائم بالذات ہستی"۔

خدا نے یہ بات انسان پر نہیں چھوڑی کہ اُس کی ذات کی وضاحت کرے۔ وہ اپنے بارے میں خود بتاتا ہے۔

سینکڑوں نام

باپ، بیٹا اور روح القدس کی حیثیت سے اپنے ازلی وجود میں "خداوند (یہوواہ)" کے سینکڑوں نام اور القاب ہیں۔ خدا کے نام اُس کی صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہر صفاتی نام کا مقصد یہ ہے کہ ہم بہتر سمجھ سکیں کہ خدا کون ہے اور کس کی مانند ہے۔ مثال کے طور پر اُس کے چند نام یہ ہیں:

> آسمان اور زمین کا خالق، زندگی کا بانی، تعالیٰ، حقیقی نور، پاک (ہستی)، عادل منصف، یہوواہ یری (جو مہیا کرتا ہے)، یہوواہ شافی (جو شفا دیتا ہے)، یہوواہ نسی (میرا جھنڈا)، ہماری صداقت، خداوند ہمارا اطمینان، خداوند میرا چوپان، تسلی اور محبت کا خدا، فضل کا خدا، ابدی نجات کا بانی، خدا جو نزدیک ہے، یہوواہ سلوم (سلامتی)، رب الافواج۔۔۔

ہم اپنے خالق کو جو کچھ بھی سمجھتے ہوں، مگر ہم میں سے ہر ایک کو فروتنی اور انکساری سے اقرار کرنا چاہئے کہ وہ خدا ہے اور دوسرا کوئی اُس کی مانند نہیں ہے۔ اگرچہ نہ اُس کی پوری وضاحت ہو سکتی ہے نہ اُسے پورے طور سے سمجھ سکتے ہیں تو بھی وہ چاہتا ہے کہ ہمیں اُس کا نام معلوم ہو، اُس پر توکل اور

بھروسا رکھیں، اُس سے محبت رکھیں اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔ اِسی مقصد سے خدا نے فرمایا:

"ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔"

(پیدائش ۱: ۲۶)

اِس کا کیا مطلب تھا؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ دیدنی انسان نادیدنی خدا کی صورت اور شبیہ پر ہو؟

باب ۱۰

Ch 10 A Special Creation pic

خاص الخاص مخلوق

اِس کتاب میں دو باب پیچھے ہم نے سب زمانوں کے عظیم ترین اعلان پر غورکیا تھا کہ " خدا نے ابتدا میں زمین اورآسمان کو پیدا کیا" (پیدائش ۱:۱)۔ اب ایک اَوراعلان سامنے آتا ہے:

"خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا'' (پیدائش ۱: ۲۷)۔

خدا نے انسان کو اپنی ساری مخلوقات کا ""تاج'' یا "اشرف المخلوقات'' بنایا۔

خدا کی صورت پر

"پھر خدا نے کہا ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اوروہ سمندرکی مچھلیوں اورآسمان کے پرندوں اورچوپایوں اورتمام زمین اور سب جانداروں پرجو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں۔ اورخدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ نروناری اُن کو پیدا کیا" (پیدائش ۱: ۲۶، ۲۷)۔

"خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔'' اِس کا یہ مطلب ہرگزنہیں کہ پہلے انسان ہرلحاظ سے خدا کی مانند تھے۔ خدا کا کوئی ثانی نہیں۔

"خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا" اِس کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کی صفات میں شریک ہیں۔ انسان کو اِس مقصد سے خلق کیا گیا کہ وہ خدا کی صفات کو منعکس کرے۔ خدا نے پہلے مرد اور پہلی عورت کو وہ خصوصیات عطا کیں جن کے باعث وہ خدا کے ساتھ بامعنی اور بامقصد رشتے سے لطف اندوز ہو سکیں۔

خدا نے انسان کو عقل عطا کی اور استعداد بخشی کہ وہ بڑے بڑے سوال پوچھے، منطقی استدلال کر سکے، عقلی دلیلیں دے سکے اور اپنے خالق کے بارے میں گہری سچائیوں کو سمجھ سکے۔ خدا نے انسان کو محسوسات بخشے اور شعور دیا کہ وہ خوشی اور ہم آہنگی اور ہمدردی جیسے احساسات کا تجربہ حاصل کرے۔

خدا نے انسان کو (قوتِ ارادی) بھی عطا کی، جس میں ازلی نتائج کے حامل فیصلے کرنے کی آزادی اور ذمہ داری دونوں شامل ہیں۔

اِن کے علاوہ اُس نے انسان کو ابلاغ کی صلاحیت عطا کی جس میں بولنا، اشارے کرنا اور گانا وغیرہ شامل ہیں۔ اُس نے اُنہیں طویل المدت منصوبے بنانے اور حیرت ناک تخلیقی عمل کے ساتھ اُنہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی لیاقت اور قابلیت بھی بخشی۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ اُس نے انسان کو ابدی جان اور روح عطا کی کہ وہ ہمیشہ تک اپنے خالق کی پرستش کریں اور اُس (خالق) سے لطف اندوز ہوتے رہیں۔

یہ قابلیت اور استعداد انسان کو دنیائے حیوانات سے الگ اور ممیز کرتی ہے۔

خدا نے انسان کو اپنی خاطر، اپنے لئے خلق کیا تھا۔ خدا جو "محبت ہے" (۱۔یوحنا ۴: ۸) اُس نے مرد اور عورت کو خلق کیا، اِس لئے نہیں کہ اُسے (خدا کو)

اُن کی ضرورت تھی بلکہ اِس لئے کہ وہ اُنہیں چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ مَیں انسان سے محبت کروں اوروہ میری محبت کو منعکس کریں۔

انسان کا بدن

پیدائش کی کتاب کا پہلا باب بڑے اختصار سے بیان کرتا ہے کہ خدا نے دنیا کیسے خلق کی اوردوسرا باب تفاصیل مہیا کرتا ہے، اورخاص طور سے انسان کی تخلیق کا حال تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

"اورخداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کوبنایا اوراُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تواِنسان جیتی جان ہوا" (پیدائش ۲:۷)۔

خدا نے آسمان اورزمین تو عدم (کچھ نہ) سے بنائے تھے، مگراُس نے پہلے انسان (آدمی) کو مٹی سے بنانا پسند کیا۔ موجودہ دَورمیں حیاتیات کے عالم تصدیق کرتے ہیں: "ایک لحاظ سے بدن توجہ طلب نہیں ہے۔ وہ عام سے بیس عناصر جن سے بدن بنا ہے، وہ سب زمین کی سوکھی مٹی میں موجود ہیں۔"
بے شک انسانی جسم ایسے معمولی عنا صر سے مل کربنا ہے، مگر صنعت اورکاریگری کا معجزنما شاہکار ہے، جس میں تقریباً سات نیل پچاس کھرب (۷،۵۰،۰۰،۰۰،۰۰،۰۰،۰۰۰) زندہ خلیے ہیں اور ہرایک خلیہ اپنا الگ اور مخصوص کام کررہا ہے۔
خلیہ زندگی کی بنیادی اکائی ہے۔ خلیہ اِتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ صرف بہت طاقتورخردبین ہی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم اِس میں کام کرنے والے لاکھوں حصے ہوتے ہیں۔ ہرایک خلیے میں ڈی این اے کا دومیٹرلمبا مڑاتُڑا دھاگا ہوتا

ہے۔ یہ ڈی این اے کسی بھی شخص کے بنیادی خدوخال کا مجموعہ قوانین (code) ہوتا ہے۔

بِل گیٹس کمپیوٹر کے پروگراموں (software) کا گرو مانا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "انسانی خلیہ کمپیوٹر کے پروگرام کی مانند ہے لیکن اِس سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ پروگرام (tissues) ہے جو کبھی پیدا کیا گیا ہے۔ انسانی بدن میں کم سے کم ۲۰۰ سے زیادہ اقسام کے خلیے ہوتے ہیں۔ اِن میں سے کچھ مائع تیار کرتے ہیں مثلاً خون، دوسرے خلیے بافتیں، ریشے اور اعضا تیار کرتے ہیں۔ اور بعض خلیے جسم کے افعال کو منظم کرتے اور منظم رکھتے ہیں مثلاً نظامِ ہضم اور نظامِ تولید۔

ایک عظیم روحانی سچائی کو سمجھانے کے لئے بائبل مقدس انسانی نظام کے ہم آہنگ نظام کی مثال دیتی ہے: "۔۔۔ سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اُس تاثیر کے موافق جو بقدر ہر حصہ ہوتی ہے اپنے آپ کو بڑھاتا ہے ۔۔۔" (افسیوں ۴: ۱۶)۔

اپنے جسم کی ساخت اور کام کرنے والے حصوں پر غور کریں۔ ہمارا پنجر جس میں ۲۰۶ ہڈیاں ہیں وہ رباط (ریشہ دار پٹیوں)، عضلات (نسوں)، پٹھوں، چمڑی اور بالوں سے آراستہ پیراستہ ہے۔ اور ہمارا دورانِ خون کا نظام خون، شریانوں اور رگوں پر مشتمل ہے۔ رگیں اور شریانیں زندگی کے ضروری اجزا کو جسم کے ایک ایک حصے تک پہنچاتی ہیں۔ اِس کے علاوہ معدہ، انتڑیاں، گُردے اور جگر ۔۔۔ وغیرہ ہیں۔ اور نہایت پیچیدہ طور سے مرتب کیا گیا اعصابی نظام ہے جو دماغ سے منسلک ہے۔ اور اُس دیانت دار اور باوفا پمپ کو نہ بھولیں جسے دل کہتے ہیں۔ اور خدا نے آپ کو آنکھیں، کان، ناک، منہ اور زبان دی ہے، اِس کے ساتھ حنجرہ، آواز پیدا کرنے والے غدود، ذائقہ محسوس کرنے کے اعضا اور دانت دیئے ہیں! اور یہ ہاتھ اور پاؤں کیسے کارآمد ہیں! کیا آپ نے کبھی خدا کا شکر ادا

کیا ہے کہ اُس نے آپ کو انگوٹھے دیئے ہیں؟ انگوٹھے کے بغیر جھاڑُو اور ہتھوڑی استعمال کرنے کی کوشش تو کریں! اور انگلیوں کے ناخن کیا کم کارآمد ہیں!۔۔۔

چنانچہ تعجب کیسا کہ داؤد نبی لکھتا ہے:

"مَیں تیرا شکر کروں گا کیونکہ مَیں عجیب و غریب طور سے بنا ہوں۔ تیرے کام حیرت انگیز ہیں۔ میرا دل اِسے خوب جانتا ہے" (زبور ۱۳۹: ۱۴)۔

جان اور روح

انسانی جسم بے شک حیرت افزا ہے، لیکن صرف جسم ہی انسان کو "خاص" نہیں بنا دیتا۔ حیوانات، پرندگان اور مچھلیاں وغیرہ سب کے بدن حیرت افزا ہیں۔ انسان کی بے مثالیت اُس کی جان اور ابدی روح کے باعث ہے۔ جان اور روح ہیں جنہوں نے پہلے آدمی اور پہلی عورت کو "خدا کی صورت" پر ہونے کا اعزاز بخشا اور وہ "خاص ہستیاں" بنے۔

خدا نے مٹی سے انسان کا بدن بنانے کا کام پورا کر لیا تو اُس نے "اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور انسان جیتی جان ہوا" (پیدائش ۲: ۷)۔ خدا نے آدم کے لئے جو بدن بنایا وہ صرف ایک مکان یا خیمہ تھا جس میں خدا نے آدم کی ابدی روح اور جان رکھی۔

خدا نے انسان کو بدن اِس لئے دیا کہ وہ اپنے اِرد گرد کی دنیا سے واقف ہو سکے، اُس کا ادراک کر سکے، اور جان اِس لئے دی کہ انسان اپنے باطن، اپنے اندرون کو جان سکے اور روح اِس لئے دی کہ وہ خدا کو جان سکے، خدا کا ادراک کر سکے۔

بدن پر جان نے حکمرانی کرنی تھی،

جان پر روح نے حکمرانی کرنی تھی،

اور **روح** پر خود خدا نے حکمرانی کرنی تھی۔

دپاک کلام روح، جان اوربدن میں امتیازاور فرق کرتا ہے (دیکھئے ۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۲۳؛ عبرانیوں ۴: ۱۲، ۱۳؛یوحنا ۴: ۲۴)۔

"خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں" (یوحنا ۴: ۲۴)۔

خاص مقصد کے لئے خلق کئے گئے

ماہر کاری گر (خدا) نے انسان کو ایک قسم کا "ثالوث" بنایا جس میں "روح، جان اوربدن" (۱۔تھسلنیکیوں ۵ : ۲۳) ایک ساتھ رکھے اورانسانوں کے لئے ممکن کیا کہ وہ اپنے خالق کے ساتھ گہری رفاقت کا لطف اُٹھائیں۔ خدا نے انسان کو زندگی دی اوراب یہ انسان کا ممتازاوراعزازی حق ہے کہ وہ اپنے خالق مالک کی خوشنودی اورحمد وستائش کے لئے زندگی بسر کرے۔

"ہر ایک کو جو میرے نام سے کہلاتا ہے اورجس کو مَیں نے اپنے جلال کے لئے خلق کیا۔۔۔ مَیں نے اُن لوگوں کو اپنے لئے بنایا تاکہ وہ میری حمد کریں'' (یسعیاہ ۴۳ :۷،۲۱)۔

انسان خدا کی تمجید اوراُس کے جلال کے لئے خلق کئے گئے۔

یہ زمین انسانوں کے لئے بنائی گئی، لیکن انسان خدا کے لئے بنائے گئے۔ خالق کا ارادہ اورمقصد یہ تھا کہ پہلے انسان مجھے (خدا کو) جانیں، اُس کی رفاقت میں خوش رہیں اوراُس سے ہمیشہ محبت رکھیں۔ میرے اورآپ کے لئے بھی اُس کا یہی ارادہ اورمقصد ہے۔

"تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اوراپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اوراپنی ساری طاقت سے محبت رکھ" (مرقس ۱۲ : ۳۰)۔

عمدہ ترین ماحول

آدم کو خلق کرنے کے بعد خدا نے ایک پُرتکلف اورخوبصورت باغ لگایا جسے عدن کا نام دیا گیا۔

"اورخداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔ اورخداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوش نما اورکھانے کے لئے اچھا تھا زمین سے اُگایا اورباغ کے بیچ میں حیات کا درخت اورنیک وبد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۔ اورعدن سے ایک دریا باغ کو سیراب کرنے کو نکلا اوروہاں سے چارندیوں میں تقسیم ہوا" (پیدائش ۲: ۸ -۱۰)۔

عدن غالباً اُس ملک میں واقع تھا جسے آج کل عراق کہتے ہیں۔ عدن کے عراق میں واقع ہونے کا تصورِ بائبل مقدس ۲: ۱۳، ۱۴ میں دی گئی معلومات پر مبنی ہے۔ بعض لوگ عدن کے باغ کو جنت کہتے ہیں حالانکہ بائبل مقدس ایسا نہیں کہتی۔ زمینی عدن کو آسمانی فردوس کے ساتھ گڈمڈ نہیں کرنا چاہئے۔

دباغ عدن بے انتہا اورلا محدودخوشیوں، خو شنما مناظر، دلفریب آوازوں اورروح افزا خوشبوؤں سے بھرا ہوا وسیع وعریض باغ تھا۔ ایک چمکتا ہوا دریا اُسے سیراب کرتا تھا۔ اُس دریا کے کناروں پر لذیذ اوررسیلے پھلوں کے درخت تھے۔ بے شمارقسموں کے پھل اورمیوے تھے۔ بھینی بھینی خوشبوؤں والے پھول تھے، بلند قامت درخت تھے اورسرسبزو شاداب وادیاں تھیں کہ بس دیکھتے

رہو۔ جنگلی جانور، پرندے اور کیڑے مکوڑے تھے کہ اُن کا مطالعہ کرو، پُرا سرار جنگل تھے کہ کھوج لگاتے رہو، سونا اور قیمتی پتھر اور جواہر تھے کہ دریافت کرتے رہو۔ وا .عی خدا نے آدم کو "لطف اُٹھانے کے لئے سب چیزیں افراط سے" دی تھیں (۱۔تیمتھیُس ۶: ۱۷)۔

خدا نے باغ کے بیچ میں دو خاص درخت بھی لگائے۔ ایک حیات کا درخت اور دوسرا نیک و بدن کی پہچان کا درخت۔

عدن کا لفظی مطلب ہے 'شادمانی'۔ خدا نے یہ حیرت انگیز گھر انسان کی خوشی اور لطف اندوزی کے لئے بنایا تھا۔ لیکن انسان کے لئے سب سے بڑی خوشی اور مسرت یہ ہوگی کہ وہ اپنے خالق کی رفاقت سے خوش اور شادمان ہو!

سب سے بڑی خوشی اور شادمانی یہ ہے کہ انسان خدا کو ذاتی طور پر جانے اور اُس کے ساتھ رہے۔ "تیرے حضور میں کامل شادمانی ہے۔ تیرے دہنے ہاتھ میں دائمی خوشی ہے" (زبور ۱۶: ۱۱)۔

تسکین بخش کام

باغ تیار ہو گیا تو خداوند نے انسان کو اُس میں رکھا۔ خدا نے آدم سے نہیں پوچھا کہ تُو وہاں رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ خدا انسان کا "بنانے والا" تھا، اِس لئے اُس کا مالک تھا۔ خداوند جانتا ہے کہ انسان کے لئے کیا بہتر ہے اور جو کچھ خدا کرتا ہے اُس کے لئے کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہے۔

> "اور خداوند خدا نے آدم کو لے کر باغِ عدن میں رکھا کہ اُس کی باغبانی اور نگہبانی کرے" (پیدائش ۲: ۱۵)۔

پہلے اُسے "باغبانی کرنا" تھی، لیکن پسینے، محنت مشقت اور تھکاوٹ کے بغیر۔ یہ کامل طور سے دل پسند اور پُرلطف کام ہونا تھا، اِس لئے کہ سب کچھ "اچھا" تھا۔ وہاں نہ کانٹے تھے کہ چبھ جاتے، نہ جڑی بوٹیاں تھیں کہ اُکھاڑنی پڑتیں۔

دوسرے اُسے باغ کی " نگہبانی کرنا" تھی۔ کیا اِن الفاظ میں کوئی اِمکان نظر آتا ہے کہ کائنات میں کوئی ضرررساں، خطرناک چیز چھپی ہوئی تھی، تاک میں بیٹھی ہوئی تھی؟

اِس سوال کا جواب تھوڑی ہی دیر میں دیا جائے گا۔

ایک سیدھا سادہ قانون

چونکہ انسان کوئی کٹھ پتلی نہیں تھا بلکہ ایک شخص تھا اِس لئے خدا نے اُسے ایک سیدھا سادہ اور صاف حکم دیا جسے انسان کو ماننا تھا۔

> "اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے، لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا (پھل) کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا" (پیدائش ۲: ۱۶ - ۱۷)۔

خدا نے عورت (حوا) کو خلق کرنے سے پہلے آدم کو یہ حکم دیا۔ خدا نے آدم کو انسانی نسل کا سردار مقرر کر دیا تھا اور اُسے اِس قانون کو بحال رکھنے کا ذمہ دار بنایا تھا۔

پہلی عورت

اِس کے بعد خدا نے عورت کو خلق کیا، اور وہ بے حد خاص مخلوق تھی!

"اورخداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ مَیں اُس کے لئے ایک مددگاراُس کی مانند بناؤں گا۔۔۔ اورخداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اوروہ سوگیا۔ اوراُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اوراُس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ اورخداوند خدا اُس پسلی سے جواُس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا اورآدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اِس لئے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔ اِس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اوروہ ایک تن ہوں گے۔ اورآدم اوراُس کی بیوی دونوں ننگے تھے اورشرماتے نہ تھے" (پیدائش ۲: ۱۸؛ ۲۱ - ۲۵)۔

یوں خدا نے پہلا آپریشن کیا۔ آدم کے پہلو سے ایک خوبصورت اور حسین بیوی بنائی اورخود اُسے آدم کو پیش کیا۔

آدم ایسی قریبی اورمحبت کرنے والی رفیقہ اور" مددگار" سے کیسا خوش ہوا ہوگا جو خدا نے اُسے مہیا کی تھی! بائبل مقدس کے مرحوم عالم میتھیو ہنری نے لکھا ہے "عورت آدم کے پہلو سے بنائی گئی۔ اُس کے سر سے نہیں بنائی گئی تاکہ اُس پر حکمرانی نہ کرے، نہ اُس کے پاؤں سے بنائی گئی کہ آدم اُسے اپنے پاؤں تلے نہ رَوندے، بلکہ اُس کے پہلو سے بنائی گئی تاکہ اُس کے برابر ہو، اُس کے بازو کے نیچے رہے تاکہ اُس کی محافظت میں ہو۔ اوراُس کے دل کے نزدیک سے بنائی گئی تاکہ اُس سے محبت رکھی جائے۔"

آدمی کی طرح عورت بھی خدا کی صورت اور شبیہ پر بنائی گئی تا کہ وہ (عورت) خدا کی صفات کو منعکس کرے اوراُس کے ساتھ روحانی یکتائی کا ابد

تک لطف اُٹھاتی رہے۔ خالق نے مرد اور عورت کے لئے الگ الگ اور واضح فرائض (کام) مقرر کئے، مگر بتا دیا کہ وہ قدر و قیمت اور اہمیت میں برابر ہیں۔

آج بہت سے معاشروں میں خدا کے ارادے کے برعکس عورت کے ساتھ ایک ٹھیکرے جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ اُسے پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو خوشیاں اور جشن منائے جاتے ہیں اور جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو مایوسی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بعض آدمی اور معاشرے کے بعض طبقے اپنی بیوی کے مقابلے میں اپنے مال مویشی کی زیادہ قدر اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔ اور چند ایک معاشرے دوسری انتہا تک چلے گئے ہیں اور عورت کو بہت اونچا مقام دیتے ہیں۔ وہ اِس بات کی پروا نہیں کرتے کہ خدا نے مرد اور عورت کو الگ الگ اور واضح طور سے فرق فرق فرائض سونپے ہیں۔ دونوں انتہائیں عورت کی تذلیل کرتی ہیں۔

پہلی شادی

غور کریں کہ پہلی شادی کی رسم کس نے ادا کی تھی۔ نکاح کس نے پڑھا تھا؟ خداوند خدا نے ـــ بائبل مقدس کہتی ہے "وہ (خداوند) عورت بنا کر اُسے آدم کے پاس لایا۔"' شروع ہی سے خالق اپنے بندوں کی زندگیوں میں براہِ راست شامل تھا، جنہیں اُس نے اپنے لئے خلق کیا تھا۔ وہی یہ اعلان کرتا ہے کہ "مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔ "ایک" کے لئے عبرانی زبان کا لفظ "ایکاد" استعمال ہوا ہے جو یکتائی، اکائی یا اتحاد کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا نے پہلے جوڑے کو اِس انداز سے بنایا کہ وہ ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں اور ایک دوسرے کی خدمت کریں اور خدا سے لطف اندوز ہوں اور اُس کی پرستش کریں اور کامل ہم آہنگی ہمیشہ تک قائم رہے۔ وہ چاہتا تھا

کہ مرد اور عورت فرداً فرداً اور اجتماعی طور سے اپنے خالق اورمالک کو اپنی زندگیوں کا مرکز اور محور بنائے رکھیں۔

المیہ یہ ہے کہ آج کی دنیا میں بہت سے لوگ شادی کے لئے خدا کے بنائے ہوئے اصل خاکے کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ اُس کی پروا نہیں کرتے۔ اُن کی سمجھ میں نہیں آتا، اُنہیں کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ جوں جوں سال گزرتے جاتے ہیں ایک مرد اور ایک عورت کا رشتہ کس طرح زیادہ پُرکشش اور پُرلطف بنتا جاتا ہے۔ اِس کے نتیجے میں وہ اُس محبت بھرے، مخلص، باوفا اور بے لوث رشتے کو منعکس کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو خدا نے شروع سے میاں بیوی کے لئے بنایا تھا۔

مرد اور عورت کے مابین شادی کا بانی خالق ہے، اور اِس سے خدا کا بے انتہا محبت بھرا دل نظر آتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ شادی کا بندھن اُس روحانی تعلق کا نمونہ ہو جس کے لئے وہ انسانوں کو بلاتا اور دعوت دیتا ہے کہ میرے ساتھ قائم کرو اور اُس میں بڑھتے اور مضبوط ہوتے جاؤ، اور ہمیشہ تک لطف اُٹھاتے رہو۔

کیا آپ نے غور کیا ہے کہ شادی کا بانی شادی کی کیا تعریف اور وضاحت کرتا ہے؟ "اِس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے"۔ اور اِس کے ساتھ ہی پاک کلام کہتا ہے "اور آدم اور اُس کی بیوی ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے۔"

شادی کے لئے خدا کا منصوبہ یا مقصد یہ ہے کہ جوڑی بدن اور غرض و غایت میں ایک ہوں اور شرمائیں نہیں۔ اِس سے اعلیٰ اور بلند تر سطح پر انسان کے لئے خدا کا مقصد یہ تھا کہ وہ بے جھجک ہو کر اُس (خدا) کے ساتھ روحانی طور سے ایک ہو کر ہمیشہ تک لطف اُٹھاتے رہیں۔

بنی نوع انسان کو فرمانروائی بخشی گئی

خدا عورت کو مرد (آدم) کے پاس لے آیا اوراُسے دے دی تو وہ اُن دونوں سے براہِ راست اورروبرو باتیں کیا کرتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا اُن پر دیدنی طور سے ظاہر ہوتا تھا کیونکہ بائبل مقدس کہتی ہے کہ خداوند خدا "باغ میں پھرتا تھا" (پیدائش ۳: ۸)۔

اب تصور کریں کہ خدا آدم اوراُس کی بیوی کو ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا جہاں سے وہ اپنے خالق کی کائنات کو اپنی اصل (بگاڑ سے پہلے کی) اور شاندار صورت میں دیکھ سکتے تھے۔

> "اور خدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ پھلو اور بڑھو اورزمین کو معمورو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اورکُل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو۔ اورخدا نے کہا کہ دیکھو مَیں تمام رُوئے زمین کی کُل بیج دار سبزی اور ہر درخت جس میں اُس کا بیج دار پھل ہو تم کو دیتا ہوں۔ یہ تمہارے کھانے کو ہوں" (پیدائش ۱: ۲۸، ۲۹)۔

آدم (اَدمہ) انسان یا آدمی کے لئے عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ اِس کے لغوی معنی ہیں "لال مٹی" اِس لئے کہ وہ مٹی سے بنایا گیا تھا۔ "حوا" کا مطلب ہے "زندگی" کیونکہ وہ سب زندوں کی ماں ہے (پیدائش ۳: ۱۹۔ ۲۰)۔

خدا نے آدم اورحوا کو اوراُن کی نسل کو اپنی مخلوقات کا نگران بنا دیا۔ اُس نے اُنہیں انسانی نسل کا "آغاز کا رجوڑا" ہونے کا اعزاز اورذمہ داری عطا کی۔ اُس نے اُنہیں کُل مخلوقات پر حکمرانی دی۔ حکمرانی کا مطلب ہے "اختیار" یا تسلط۔ آدم اورحوا اوراُن کی اولاد کو زمین سے استفادہ کرنا، اُس کی نگہداشت کرنا،

اُس سے خوشی حاصل کرنا اوراُس پر حکمران ہونا تھا۔ اُنہیں زمین کو استعمال کرنا تھا۔ اُسے ناجائزیا غلط استعمال نہیں کرنا تھا۔

خالق کا ایک مقصد تھا اوراُس نے کائنات اِس طرح بنائی کہ انسانوں کے ساتھ ہم آہنگ رہے۔ شروع میں زمین تعاون کرتی تھی اورجوکچھ انسان چاہتا تھا یا جس کی اُسے ضرورت ہوتی تھی وہ مہیا کرتی تھی۔ آدم اورحوا کوکبھی فکر نہیں ہوتی تھی کہ ہمارا اگلے وقت کا کھانا کہاں سے آئے گا۔ بس اِتنا ہی کرنا ہوتا تھا کہ بے شمارقسموں کے پھلوں کے درختوں میں سے کسی کی طرف ہاتھ بڑھا کر کوئی لذیذ اوررسیلا پھل توڑیں اورکھا لیں۔ سخت زمین، جڑی بوٹیوں، کانٹوں، بیماری اورموت کا نام ونشان نہ تھا۔ کائنات کا کونا کونا آدم اورحوا کے ماتحت تھا۔ انسان کوتسلط حاصل تھا۔

کائنات اُس وقت تک آدم (انسان) کی اطاعت گزاررہتی جب تک آدم خدا کا اطاعت گزاررہتا۔

خدا اورآدم (انسان) کا ساتھ

شروع ہی سے خدا چاہتا تھا کہ انسان میرے ساتھ گہری اورمیٹھی رفاقت رکھیں۔ اِسی لئے اُس نے آدم اورحوا کو دماغ اوردل (عقل اورجذبات) دیئے جن سے وہ اُسے جانیں اورسمجھیں اوراُس سے محبت رکھیں۔ اورانتخاب اور فیصلہ کرنے کی اِستعداد دی جس سے وہ فیصلہ کرے کہ وہ اُس (خدا) پرتوکل رکھے گا یا نہیں اوراُس (خدا) کی فرماں برداری کرے گا یا نہیں۔ انتخاب کا عنصر نہایت ہی ضروری تھا اِس لئے کہ سچی محبت اوروفاداری جبراً حاصل نہیں کی جا سکتی۔ کل اختیار کا مالک خداوند آدم اورحوا کو اپنے انتخاب، اپنے چناؤ کا ذمہ دار اورجواب دہ ٹھہرانا چاہتا تھا۔

آپ یہ بات سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ اگرچہ کائنات کے خالق اور مالک کو کسی چیز کی ضرورت نہیں، تاہم وہ قطعی طور پر رشتے اور تعلق کا خدا ہے۔

جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہمیں جانیں اور ہم سے محبت رکھیں اُسی طرح خدا چاہتا ہے کہ جن لوگوں کو مَیں نے خود خلق کیا ہے وہ مجھے جانیں اور مجھ سے محبت رکھیں۔ یہ خواہش اُس کی ازلی ذات کا حصہ ہے کہ جن کو اُس نے "اپنی صورت پر" بنایا ہے اُن کے ساتھ دلی لگاؤ اور دلی دوستی ہو۔

مَیں نے لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ "مَیں خدا کا غلام (بندہ) ہوں اِس کے سوا کچھ نہیں ہوں۔" ہم مانتے ہیں کہ جیسے کوئی مستعد نوکر اپنے مالک کی خدمت کرتا ہے ویسے ہی اپنے خدا کی خدمت اور عبادت کرنا بہت بڑا اعزاز ہے۔ مگر پاک کلام واضح کرتا ہے کہ خدا کا ہرگز ارادہ نہ تھا (نہ ہے) کہ انسان اُس کا غلام ہو، بلکہ یہ کہ اُس کا بیٹا ہو۔ "۔۔۔اب تُو غلام نہیں بلکہ بیٹا ہے" (گلتیوں ۴:۷)۔ "۔۔۔غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا، بیٹا ابد تک رہتا ہے" (یوحنا ۸: ۳۵)۔ خدا انسانی الفاظ اور انداز سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ جو اُس پر توکل رکھتے ہیں اُن سب کے لئے اُس کا کیا منصوبہ ہے:

"مَیں تمہارا باپ ہوں گا اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہو گے"
(۲۔کرنتھیوں ۶: ۱۸)۔

صرف اِتنا ہی نہیں کہ خدا ہمارے لئے اپنی محبت کو اُس محبت کے مشابہ ٹھہراتا ہے جو والدین کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے بلکہ ہمارا خالق ایک اَور سطح کی تشبیہ استعمال کرتا ہے۔ وہ انسانوں کے لئے اپنی محبت کو اُس محبت کے مشابہ ٹھہراتا ہے جو شوہر کو اپنی محبوب دُلہن سے ہوتی ہے۔

"۔۔۔خداوند فرماتا ہے تب وہ مجھے اِیشی (میرا شوہر) کہے گی اور پھر بعلی (میرا مالک) نہ کہے گی ۔۔۔ اور تجھے اپنی ابدی نامزد کروں گا۔ ہاں، تجھے صداقت اور عدالت اور شفقت و رحمت سے اپنی نامزد (منگیتر) کروں گا۔ مَیں تجھے وفاداری سے اپنی نامزد بناؤں گا اور تُو خداوند کو پہچانے گی" (ہوسیع ۲: ۱۶، ۱۹، ۲۰)۔

آپ اِس دنیا میں دو افراد کے درمیان نہایت آسودگی بخش رشتے کا تصور کریں اور پھر اِس بات پر غور کریں۔ خدا اپنے ساتھ جو رشتہ قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے وہ اِس دنیا میں انسانوں کے درمیان ممکنہ طور سے کسی بھی بہترین رشتے سے زیادہ اور بے انتہا دلکش ہے۔

خدا کے ساتھ ذاتی اور شخصی رشتہ قائم کئے بغیر آپ کی زندگی ادھوری، نامکمل اور بے سکون رہے گی۔ دنیاوی دولت کے انبار، دنیاوی عیش و عشرت، جاہ و مرتبہ، ناموری، دوست احباب یا دعائیں آپ کی روح کے خلا کو پُر نہیں کر سکتے۔ آپ کے دل کے خالی کمرے کو جسے خدا نے اپنے لئے بنایا ہے صرف خدا ہی آباد کر سکتا ہے۔

"کیونکہ وہ ترستی جان کو سیر کرتا ہے اور بھوکی جان کو نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے" (زبور ۱۰۷: ۹)۔

یہ نکتہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ واحد حقیقی خدا مذہبی رسومات سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اُن لوگوں کے ساتھ سچے رشتے سے خوش ہوتا ہے جو اُس پر ایمان اور بھروسا رکھتے ہیں۔

مختلف سطحوں پر خدا جن رشتوں سے راضی اور خوش ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا وہ ہے اُس کا

* **خود اپنے ساتھ رشتہ:** ازل سے ابد تک ازلی باپ، ازلی بیٹا اورازلی روح القدس باہمی رشتے اور محبت میں منسلک ہیں۔ مثال کے طورپر پاک صحائف میں بیان ہوا ہے کہ بیٹا باپ سے کہتا ہے "۔۔۔تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی" (یوحنا ۱۷: ۲۴)۔

* **فرشتوں کے ساتھ رشتہ:** اُس نے فرشتے خلق کئے تاکہ اُسے جانیں، اُس سے محبت رکھیں اوراُس کے مہیب جلال کی ہمیشہ تعریف وتحسین کرتے رہیں۔ "خدا کے سب فرشتے اُسے سجدہ کریں" (عبرانیوں ۱: ٦)۔

* **انسانوں سے محبت:** خدا نے انسانوں کو خلق کیا تا کہ کسی دن اپنے خالق سے فرشتوں سے بھی زیادہ قریبی رفاقت رکھیں۔ داؤد بادشاہ لکھتا ہے "جب مَیں تیرے آسمان پر جو تیری دست کاری ہے اورچاند اور ستاروں پر جن کوتُو نے مقررکیا غورکرتا ہوں تو پھر انسان کیا ہے کہ تُواُسے یاد رکھے اورآدم زاد کیا ہے کہ تُواُس کی خبر لے؟ کیونکہ تُو نے اُسے خدا سے کچھ ہی کمتربنایا اورجلال اور شوکت سے اُسے تاجدارکرتا ہے" (زبور ۸: ۳۔ ۵)۔ خدا چاہتا تھا کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ رہے۔ لیکن ضرورتھا کہ پہلے انسان آزمایا جائے۔

ساتواں دن ـــ کائنات کی تخلیق کا کام پورا ہوا

تخلیقِ کائنات کا بیان ایک اہم معلومات کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے:

"۔۔۔اورخدا نے سب پر جواُس نے بنایا تھا نظر کی اوردیکھا کہ بہت اچھا ہے اور شام ہوئی اور صبح ہوئی۔ سو چھٹا دن ہوا۔ سو آسمان اورزمین اوراُن کے کل لشکر کا بنانا ختم ہوا۔ اورخدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن ختم کیا اوراپنے سارے کام سے جسے وہ کررہا تھا ساتویں دن فارغ ہوا" (پیدائش ۱: ۳۱؛ ۲: ۱، ۲)۔

خدا کا خلق کرنے کا کام پورا ہوا۔ اب وقت تھا کہ جو کچھ اُس نے بنایا، اُس پر خوش ہو۔ خدا نے ساتویں دن آرام کیا (عبرانیوں ۴:۴) لیکن اِس لئے نہیں کہ وہ تھک گیا تھا۔ وہ قائم بالذات جس کا نام "مَیں ہوں" ہے کبھی نہیں تھکتا (یسعیاہ ۴۰:۲۸)۔ خدا نے آرام کیا یعنی کام کرنا بند کر دیا کیونکہ اُس کا تخلیق کا کام مکمل ہو گیا تھا۔ خداوند خدا مطمئن ہو گیا، کیونکہ ہر ایک چیز کامل تھی۔

ایک کامل دنیا کا تصور کریں جس میں دو کامل انسان رہتے تھے جنہیں یہ اعزاز دیا گیا تھا کہ اپنے کامل خالق کے ساتھ روز افزوں دوستی سے لطف اندوز ہوں۔ شروع میں ہمارے کرہ ارضی کا یہ حال تھا، یہ کیفیت تھی!

وائے افسوس! کہ یہ قدیم زمین آج کامل نہیں رہی۔ بُرائی اور بد اخلاقی، دکھ درد اور غم، مفلسی اور بھوک، نفرت و عداوت، ظلم و تشدد، بیماری اور موت کی بھرمار ہے۔

خدا کی کامل دنیا کو کیا ہوا؟ یہ کہانی کے اگلے حصے میں بتایا جائے گا۔

باب ۱۱

Ch 11 Evil's Entrance pic

گناہ کا داخلہ

داؤد بادشاہ کہتا ہے:

"اے میری جان! خداوند کو مبارک کہہ اور اُس کی کسی نعمت کو فراموش نہ کر۔۔۔ اے خداوند کے فرشتو! اُس کو مبارک کہو۔ تم جو زور میں بڑھ کر ہو اور اُس کے کلام کی آواز سن کر اُس پر عمل کرتے ہو۔ اے خداوند کے لشکرو! سب اُس کو مبارک کہو۔ تم جو اُس کے خادم ہو اور اُس کی مرضی بجا لاتے ہو۔ اے خداوند کی مخلوقات! سب اُس کو مبارک کہو، تم جو اُس کے تسلط کے سب مقاموں میں ہو۔۔۔" (زبور ۱۰۳: ۲، ۲۰-۲۲)۔

انسانوں کو بنانے سے پہلے خدا نے روحانی ہستیوں کا بے شمار لشکر خلق کیا تھا جنہیں "فرشتے" کہا جاتا ہے۔ خدا نے اُنہیں اپنی حمد و ستائش کرنے کے لئے بنایا تھا۔ یہ سب اُس کے "آسمانی لشکر" ہیں۔ وہ اِس مقصد سے بنائے گئے کہ اپنے خالق اور مالک کو جانیں، اُس سے شادمان ہوں، ہمیشہ تک اُس کی خدمت اور عبادت کریں اور اُس کی ستائش کریں۔ خدا نے فرشتوں کو اِس لئے خلق نہیں کیا کہ وہ جانوروں کی طرح ہوں جو اپنی جبلت کے مطابق سب کچھ کرتے ہیں۔ جیسے انسانوں کو ویسے ہی فرشتوں کو بھی خدا نے اخلاقی ذمہ داری کا احساس بخشا کہ وہ اپنے لئے فیصلہ کریں کہ ہم خدا کے حکم کی تعمیل کریں گے یا

نہیں، اُس کی مرضی بجا لائیں گے یا نہیں اوراُس کی حمد و ستائش کریں گے یا نہیں۔

روشن ہستی

سب سے طاقتوراورمعززروحانی ہستی کا نام "لوسیفر" تھا۔ اِس نام کا مطلب ہے "روشن یا چمک دار۔" اِس چمک دارفرشتے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ " خاتم الکمال، دانش سے معموراورحسن میں کامل" ہے (حزقی ایل ۲۸ : ۱۲)۔ اوریہ بھی کہ "اے صبح کے روشن ستارے تُوکیونکرآسمان پر سے گرپڑا! اے قوموں کوپست کرنے والے تُوکیونکرزمین پرپٹکا گیا؟'' (یسعیاہ ۱۴ : ۱۲)۔ عبرانی متن میں یہ نام "لوسیفر" جس کا مطلب ہے "روشنی کا حامل" موجود نہیں ہے۔ یہ عبرانی زبان کے لفظ "ہلیل" (helel) کا لاطینی میں ترجمہ ہے جس کا مطلب ہے "چمک دارہستی"۔ یسعیاہ باب ۱۴ اورحزقی ایل باب ۲۸ دہری وضاحت کے اصول کی مثال پیش کرتے ہیں۔ سطحی طورپرتو یہ عبارتیں دنیاوی بادشاہوں کا بیان کرتی ہیں۔ یسعیاہ کا اشارہ "بابل کے بادشاہ" کی طرف ہے اور حزقی ایل " صور کے حکمران" کی بات کرتا ہے۔ تاہم دونوں عبارتوں میں ایسے بیانات موجود ہیں جن کا اطلاق محض انسانوں پرنہیں ہو سکتا۔ انہیں پاک کلام کے دوسرے حوالوں کی روشنی میں دیکھا جائے (لوقا ۱۰ : ۱۸؛ ایوب ۱ : ۶ - ۱۲؛ مکاشفہ ۱۲ : ۱۰؛ ۱- پطرس ۵ : ۸ وغیرہ) تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ عبارتیں شیطان کے تنزل یعنی گرائے جانے کی تفصیل بیان کرتی ہیں، جس نے اِن شریربادشاہوں کواُکسایا اوراُبھارا۔

خدا نے پوری تفصیل تو ظاہرنہیں کی مگریہ معلوم ہوگیا ہے کہ شرارت، بُرائی یا گناہ اورادھوراپن اِسی شاندارملکوتی ہستی (فرشتہ) کے ذریعے سے کائنات میں داخل ہوا تھا۔

خدا لوسیفر کے بارے میں کہتا ہے:

"تُو اپنی پیدائش ہی کے روز سے اپنی راہ و رسم میں کامل تھا جب تک کہ تجھ میں ناراستی نہ پائی گئی ۔۔۔ تیرا دل تیرے حسن پر گھمنڈ کرتا تھا ۔۔۔" (حزقی ایل ۲۸: ۱۵، ۱۷)۔ "تُو تو اپنے دل میں کہتا تھا
مَیں آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔
مَیں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بھی اونچا کروں گا اور
مَیں شمالی اطراف میں جماعت کے پہاڑ پر بیٹھوں گا۔
مَیں بادلوں سے بھی اوپر چڑھ جاؤں گا۔
مَیں خدا تعالیٰ کی مانند ہوں گا" (یسعیاہ ۱۴: ۱۳، ۱۴)۔

خدا کی حمد و ستائش اور فرماں برداری کرنے کی بجائے لوسیفر نے پانچ بار کہا "مَیں ۔۔۔ گا۔" وہ خدا تعالیٰ کی مانند ہونا چاہتا تھا۔

اُس کے حسن و جمال اور ذہانت اور عقل نے اُسے اندھا کر دیا۔ وہ بھول گیا کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب کچھ دینے والا "کون" ہے۔ یہ فرشتہ خود فریبی میں مبتلا ہو کر سوچنے لگا کہ مَیں خدا سے زیادہ عقل مند ہوں۔ وہ چاہتا تھا کہ فرشتوں کا لشکر خدا کے بجائے میری حمد و ستائش کرے، حالانکہ حمد و ستائش کے لائق اور اِس کا حق دار صرف خدا ہے۔

لوسیفر نے آسمان کے ایک تہائی فرشتوں کو بھی قائل کر لیا کہ اِس بغاوت میں اُس کے ساتھ شامل ہو جائیں (مکاشفہ ۱۲: ۴)۔

اِس چمک دار (روشن) ہستی نے منصوبہ بنایا کہ خدا کے تسلط کو اُلٹ کر آسمان کے تخت پر خود بیٹھ جائے۔

یوں گناہ خدا کی کائنات میں داخل ہو گیا۔

گناہ کیا ہے؟

پاک کلام نے گناہ کا بیان یوں کیا ہے:

* "گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے" (۱۔یوحنا ۳: ۴)۔
* "ہر طرح کی ناراستی گناہ ہے" (۱۔یوحنا ۵: ۱۷)۔
* بھلائی کو جاننا ۔۔۔ مگر بھلائی نہ کرنا گناہ ہے۔ (یعقوب ۴: ۱۷)۔
* گناہ ہر طرح کا لالچ یعنی بُری خواہشیں پیدا کرتا ہے (رومیوں ۷: ۸)۔
* خدا کے جلال سے محروم ہونا گناہ ہے (رومیوں ۳: ۲۳)۔

" خدا کے جلال" سے مراد ہے اُس کی کامل پاکیزگی، قدوسیت اور بے نقص کاملیت۔ "محروم ہونا" کا مطلب ہے "نشانہ خطا ہونا، راست بازی کے مطلوبہ معیار تک نہ پہنچنا۔

خدا کی مقدّس ذات اور کامل مرضی کے مطابق زندگی بسر نہ کرنا گناہ ہے۔

جب بھی کوئی ابدی ہستی، کوئی فرشتہ یا انسان، اپنے آپ کو بڑا بناتا ہے اور خدا کو بزرگی دینے اور اُس کی راہ پر چلنے کے بجائے "اپنی راہ کو پھرتا" ہے (یسعیاہ ۵۳: ۶) تو یہ گناہ کی خالص اور صاف شکل ہوتی ہے۔

خدا کے بغیر، خدا سے ہٹ کر سوچنا اور عمل کرنا گناہ ہے۔

یہ راستہ تھا جو لوسیفر اور اُس کے حمایتی فرشتوں نے چنا۔ اپنے خالق پر انحصار کرنے کے بجائے اُنہوں نے اپنے دل میں غرور کیا اور اپنی ہی راہ کو پھرے۔

> "ہر ایک سے جس کے دل میں غرور ہے خداوند کو نفرت ہے۔
> یقیناً وہ بے سزا نہ چھوٹے گا" (امثال ۱۶: ۵)۔

نفرت بڑا سخت لفظ ہے۔ اِس کا مطلب گھن، کراہت، حد درجہ کی نفرت، بیزاری، وہ شدید منفی احساس جو خدا کو بت پرستی کے خلاف ہوتا ہے۔ خدا کو خود پرستی سے نفرت ہے۔

خدا کے حضور میں گناہ ایسی بدبو ہے جس سے متلی ہونے لگتی ہے، بالکل اُسی طرح جیسے گلی سڑی لاش کی بدبو آپ کو محسوس ہوتی ہے۔ خدا کو فقط ایک گناہ ایسا ناقابلِ قبول ہوتا ہے جیسے آپ کو اپنی چائے کی پیالی میں ایک بوند زہر۔ ہم اپنے گھر میں گلی سڑی لاش یا اپنی چائے میں ایک بوند زہر کو برداشت نہیں کر سکتے؟

ایسی چیزیں ہماری طبیعت، ہمارے مزاج، ہماری فطرت کے خلاف ہیں۔

گناہ خدا کی طبیعت اور مزاج کے خلاف ہے۔

"اے خداوند میرے خدا! اے میرے قدوس! کیا تُو ازل سے نہیں ہے؟ ۔۔۔ تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تُو بدی کو دیکھ نہیں سکتا اور کج رفتاری پر نگاہ نہیں کر سکتا ۔۔۔" (حبقوق ۱: ۱۲، ۱۳)۔

شیطان، شیاطین (بدروحیں) اور جہنم

چونکہ لوسیفر نے خدا کے جلال پر ڈاکا ڈالنا اور اُس کے اختیار پر غاصبانہ قبضہ کرنا چاہا اِس لئے خدا نے اُسے آسمانوں کے آسمان میں اُس کی جگہ سے نکال دیا۔ اُس کے ساتھ اُن فرشتوں کو بھی نکال دیا جو اُس کا ساتھ دے رہے تھے۔ لوسیفر کا نام بدل کر شیطان رکھ دیا گیا جس کا مطلب ہے "مخالف" یا "حریف"۔ اُس کا نام ابلیس بھی ہے جس کا مطلب ہے "الزام لگانے والا"۔ گنہگار فرشتے یعنی جو فرشتے گرائے گئے تھے وہ "بدروحیں" یا "شیاطین" کے نام سے جانے

پہچانے جاتے ہیں۔ اردو زبان میں یہ نام سیدھا سادہ مفہوم رکھتے ہیں، لیکن اصل زبان یعنی عبرانی میں جو نام استعمال ہوا ہے اُس کے ایک معنی ہیں "جاننے والے"۔

ابلیس اوراُس کے ساتھی شیاطین جانتے ہیں کہ خدا کون ہے اوراُس کے سامنے کانپتے ہیں۔ اِس کے باوجود وہ اُسے نیچا دکھانے اورشکست دینے کی پوری پوری کوشش کرتے رہتے ہیں۔

لیکن وہ ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔

بائبل مقدس نے بتا دیا ہے کہ خدا نے ایک دن مقرر کر رکھا ہے جب شیطان اوراُس کے ساتھی شیاطین "ہمیشہ کی آگ میں" ڈالے جائیں گے جو "اِبلیس اوراُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے" (متی ۲۵: ۴۱)۔ یہ "ہمیشہ کی آگ" ایک اصلی جگہ ہے جہاں خدا اُن ساری چیزوں کو جواُس کی پاک ذات کے ساتھ موافقت نہیں رکھتیں ہمیشہ کے لئے بند کر دے گا۔

نئے عہدنامے میں یونانی زبان کا ایک لفظ ہے جو سزا کی اُس جگہ کا بیان کرتا ہے جہاں شیطان کا ساتھ دینے والوں کو ڈال دیا جائے گا۔ یہ لفظ ہے جی ہِنّا (gehenna) جس کا ترجمہ جہنم کیا جاتا ہے (متی ۵: ۲۹؛ ۱۰: ۲۸؛ ۲۳: ۳۳؛ مرقس ۹: ۴۳-۴۵)۔ اِس لفظ کے لغوی معنی ہیں "کوڑے کا جلتا ہوا ڈھیر۔''

سینیگال میں ہماری رہائش گاہ کے قریب ہی کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تھی۔ وہاں کوڑے کا ڈھیر اکثر سُلگتا اور جلتا رہتا تھا کیونکہ آس پاس رہنے والے لوگ بدبو اور تعفن سے بچنے کے لئے آگ لگا دیتے تھے کہ سب کچھ جل جائے۔ ہر نکمی اور بے کار چیز آگ میں پھینک دی جاتی تھی۔

"جہنم" خدا کی کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ ہے۔ خدا نے اُن مُردوں کو جو اپنے گناہوں میں مرتے ہیں فی الحال وہاں رکھا ہوا ہے۔ وہ دن آنے والا ہے جب شیطان، اُس کے شیاطین (فرشتے) اور جہنم میں رکھے ہوئے سب لوگ عذاب کی

آخری جگہ میں ڈالے جائیں گے۔ یہ جگہ ہے "آگ اور گندھک کی جھیل" (مکاشفہ ۲۰: ۱۰-۱۵)۔

گناہ خدا کی کائنات کو ہمیشہ تک خراب اور گندہ نہیں کرتا رہے گا۔

شیطان کا نصب العین

شیطان اور اُس کے شیاطین (بدروحیں) فی الحال آگ کی جھیل میں نہیں ہیں، بلکہ وہ اِس دنیا میں اپنا کام کرنے میں مصروف ہیں۔ بائبل مقدس شیطان کا بیان یوں کرتی ہے کہ وہ "ہوا کی عمل داری کا حاکم ہے۔" وہ ایک "روح ہے جو اَب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے" (افسیوں ۲:۲)۔

یہ بات سمجھنا اور یاد رکھنا ضروری ہے کہ شیطان اگرچہ طاقتور ہے، لیکن وہ لامحدود طاقت نہیں رکھتا۔ وہ مخلوق ہستی اور مزید یہ کہ وہ برگشتہ ہے۔ شیطان کا خداوند خدا سے کوئی مقابلہ نہیں۔ شیطان کو "اِس جہان کا خدا" کہا گیا ہے۔ اُس کا نصب العین یہ ہے کہ لوگوں کو واحد حقیقی خدا کو جاننے سے روکے اور وہ مقصد پورا نہ کرنے دے جس کے لئے وہ خلق کئے گئے ہیں۔

> "اگر ہماری خوش خبری (نجات کے لئے خدا کی اچھی خبر) پر پردہ پڑا ہے تو ہلاک ہونے والوں ہی کے واسطے پڑا ہے، یعنی اُن بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں کو اِس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اُس کے جلال کی خوش خبری کی روشنی اُن پر نہ پڑے" (۲-کرنتھیوں ۴: ۳، ۴)۔

شیطان کا نصب العین کیا ہے؟ وہ عقلوں کو اندھا کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ لوگ خدا کا پیغام سن اور سمجھ نہ سکیں۔ وہ خدا کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ شیطان یہ جنگ جیت نہیں سکتا، مگر وہ پوری کوشش کرتا ہے کہ جتنے

لوگوں کو ممکن ہو اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے۔ وہ اُمید رکھتا ہے کہ آپ کو بھی اُن میں شامل کرلے گا۔

شیطان جانتا تھا کہ آدم اور حوا کو خدا کا جلال ظاہر کرنے اور خوشی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اِس لئے شیطان نے اُس رفاقت کو بگاڑنے اور ختم کرنے کی سازش کی جو خدا اور انسان کے درمیان موجود تھی۔ بے شک خداوند خدا "دلوں کے بھید جانتا ہے" (زبور ۴۴: ۲۱)۔ وہ ابلیس کے سارے منصوبے اور چالوں کو جانتا تھا اور یہ بھی کہ کیا ہونے والا ہے۔

خدا کا اپنا بھی ایک منصوبہ تھا۔

ایک اُصول

خدا نے انسان کو آزادی دی تھی کہ چاہے تو اپنے خالق سے محبت رکھے یا نہ رکھے، اُس کی حمد و ستائش کرے یا نہ کرے، اُس کا حکم مانے یا نہ مانے۔ سچی محبت جبراً نہیں کرائی جا سکتی، نہ مشین کے پُرزے کی طرح پہلے سے دل میں ڈالی جا سکتی ہے۔ محبت میں انسان کی عقل، دل اور مرضی شامل ہوتے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ خدا اپنی پوری کائنات کا مطلق العنان بادشاہ ہے، مگر یہ بات بھی درست ہے کہ اُس نے انسان کو ابدی نتائج کی حامل باتوں کے انتخاب کا بھی ذمہ دار بنایا ہے۔

عورت کو پیدا کرنے سے پہلے خدا نے آدم (مرد) کو ایک حکم دیا تھا۔ چونکہ آدم (مرد) کو انسانی نسل کا سردار ہونا تھا اِس لئے خدا نے اُس کے سامنے ایک آزمائش رکھی۔

"۔۔۔ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے، لیکن نیک و بد کی پہچان کے

درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا'' (پیدائش ۲: ۱٦، ۱۷)۔

غور کریں کہ خدا کی ہدایات بالکل سادہ اور صاف تھیں۔ آدم باغ کے سارے درختوں کے لذیذ پھل بے روک ٹوک کھا سکتا تھا، سوائے ایک درخت کے۔ خدا نے آدم کو بتا دیا کہ نافرمانی کرے گا تو کیا ہو گا، "جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا۔''

اِس لکیر، اِس حد سے آگے بڑھنا، اِسے پار کرنا خلاف ورزی ہو گا۔ اِسی کو گناہ کہتے ہیں۔ خلاف ورزی "گناہ" کے لئے ایک اَور اصطلاح یا لفظ ہے۔ جہاں تک لوسیفر کا معاملہ ہے، کائنات کے خداوند کے خلاف بغاوت کرنے کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔

پہلا انسان (آدم) اگرچہ کامل تھا لیکن وہ کامل طور سے بالغ نہ تھا۔ اِس ایک اصول کے ساتھ انسان (آدم) کو موقع دیا گیا کہ اپنے خالق کے ساتھ رفاقت اور رشتے میں ترقی کرے۔ خدا چاہتا تھا کہ آدم ایک شکرگزار اور محبت بھرے دل سے میرا حکم مانے، میری فرماں برداری کرنے کا فیصلہ کرے۔ خدا نے انسان کے لئے جو کچھ کیا تھا اُسے مدنظر رکھتے ہوئے ایسا کرنا، یہ حکم ماننا آسان ہونا چاہئے تھا۔

ذرا غور کریں۔ خدا نے آدم کو بدن، جان اور روح دیئے تھے۔ اُس نے آدم کو یہ برکت دی تھی کہ اپنے خالق کی پاک اور محبت بھری ذات کو منعکس کرے۔ یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ خدا نے اُسے ایک شاندار باغ میں رکھا تھا اور اُسے ہر سہولت فراہم کر دی تھی کہ اُس کی زندگی سراپا خوشی اور آسودگی ہو۔ خدا نے اُسے ذمہ دارانہ انتخاب کرنے کی استعداد اور آزادی بھی عطا کی تھی۔ خدا نے اُسے ایک دلربا اور خوبصورت بیوی بھی دی تھی اور اِس دنیا کی نگہداشت بھی اُن کو

سونپ دی تھی۔ سب سے اعلیٰ بات یہ تھی کہ خدا خود باغ میں آتا تھا اورآدم اور حوا کے ساتھ سیرکرتا اورباتیں کرتا تھا۔ خدا نے اُنہیں موقع دیا تھا کہ اپنے خالق اور مالک کو جانیں ـــ دنیا ہر لحاظ سے کامل تھی۔

پھر ایک دن سانپ نے آ شکل دکھائی۔

"کیا واقعی خدا نے کہا ہے؟"

پیدائش کی کتاب کے تیسرے باب میں انسانی تاریخ کا سب سے زیادہ المناک اوردُوررس نتائج کا حامل واقعہ درج ہے۔

ایک دن جب آدم اور حوا ممنوعہ درخت کے آس پاس ہی تھے کہ شیطان سانپ کے مکاربھیس میں اُن کو دکھائی دیا۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ شیطان ہی تھا کیونکہ ایک موقع پر بائبل مقدس نے اُس کی شناخت کرائی ہے "۔۔۔وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اورشیطان کہلاتا ہے اورسارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے۔۔۔" (مکاشفہ ۱۲: ۹)۔

خدا نے بنی نوع انسان کے لئے ایک منصوبہ بنایا تھا۔ اِسی طرح شیطان نے بھی ایک منصوبہ بنایا۔

> "اورسانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خداوند خدا نے بنایا تھا چالاک تھا۔ اوراُس نے عورت سے کہا کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟" (پیدائش ۳: ۱)۔

شیطان نے مرد سے نہیں بلکہ عورت سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیا آپ نے غورکیا کہ اُس نے عورت سے پہلے کیا بات کہی؟

"کیا واقعی خدا نے کہا ہے۔۔۔؟"

شیطان چاہتا تھا کہ حوا خدا کی بات کا یقین نہ کرے۔ وہ چاہتا تھا کہ حوا خدا کی حکمت اوراُس کے اختیارپر اعتراض کرے۔ اُس نے حوا کا حوصلہ بڑھایا کہ اپنے خالق کو چیلنج کرے جیسے خوداُسے لوسیفر نے کہا تھا۔ آج تک ابلیس سچائی کے خلاف لڑرہا ہے کیونکہ سچائی اُس ننہتا کردیتی ہے۔ اُسے غیر معتبرثابت کرتی ہے اور سچائی سے اُس کی بدنامی اوررُسوائی ہوتی ہے۔ جیسے روشنی تاریکی کو دُورکردیتی ہے، اُسی طرح خدا کا کلام شیطان کے فریب کو ظاہر اوردُورکردیتا ہے۔

شیطان نے حوا کے دل میں خدا کی بھلائی اورنیکی کے بارے میں شک پیدا کرکے خدا کی ذات اورصفات پربھی حملہ کیا۔

"کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟"

شیطان نے خدا کی بات کو توڑمروڑکر پیش کیا۔ خدا کی بات کا مطلب بدل دیا۔ گویا اُن کا فراخ دل اورفیاض خالق جس نے اُنہیں زندگی دی اورسوائے ایک درخت کے سارے درختوں کے پھل کھانے کی آزادی دی وہ اُنہیں قطعی اور انتہائی بھلائی سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔

"تم ہرگزنہ مروگے!"

"عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں، پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اُس کے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تواُسے کھانا اورنہ چھونا ورنہ مرجاؤگے۔"

"تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگزنہ مروگے، بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤگے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور

تم خدا کی مانند نیک وبد کے جاننے والے بن جاؤ گے'' (پیدائش ۳:۲-
۵)۔

شیطان چاہتا تھا کہ حوا صرف خدا کی بات پر ہی شک نہ کرے بلکہ خدا کی راستی پر بھی شک کرے اور سوچے کہ اگر مَیں نے ممنوعہ پھل کھا لیا تو خدا واقعی سزائے موت نہیں دے دے گا۔

خدا نے تو بالکل واضح کر دیا تھا:

"جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا!" (پیدائش ۲: ۱۷)

شیطان نے اُس کی تردید کی اور کہا "تم ہرگز نہ مرو گے۔''

شیطان کا بنیادی طریقہ کار نہیں بدلا ہے۔ وہ خدا کے پیغام کو توڑتا مروڑتا اور اِس کی تردید کرتا رہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم خدا کے کلام، اُس کی بھلائی اور راستی پر شک کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم خدا کا بالکل اعتبار نہ کریں، اور سمجھیں کہ خدا وہ ہے ہی نہیں جو ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

نہایت مذہب پرست ابلیس

شیطان کو دین دار یا مذہب پرست بننا بہت پسند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں دس ہزار سے زیادہ مختلف مذاہب ہیں۔ غور کریں کہ شیطان خدا کی طرف سے بولنے کا کیسا فریب کرتا ہے اور حوا سے کہتا ہے "خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔''

شیطان خدا کا بہروپ بھرنا بھی بہت پسند کرتا ہے۔ وہ خدا کی سچائی میں اپنے جھوٹ کی ملاوٹ کرنے کا ماہر ہے۔ وہ زبردست جعل ساز، بہروپیا اور نقال ہے۔ اِس دنیا میں جو نہایت بےتکے اور اُوٹ پٹانگ عقیدے یا مذہبی نظام ہیں اُن میں بھی سچائی کا تھوڑا سا رنگ موجود ہے، اِسی لئے تو لوگ اُن پر ایمان لے آتے ہیں۔ ہم عربی کی ضرب المثل پھر یاد دلاتے ہیں، "خبردار بعض جھوٹے بھی سچ بولتے ہیں۔"

ایک جعلی مذہب شروع کرنے کی اپنی پہلی کوشش میں شیطان نے حوا سے کہا "تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے" تو اُس نے جھوٹ بولا کیونکہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ خدا کی مانند نہیں بلکہ شیطان کی مانند بن جاتا ہے جو خدا کے اختیار کو غصب کرنا چاہتا ہے۔ البتہ جب شیطان نے کہا "تم نیک و بد کو جاننے والے بن جاؤ گے" تو یہ سچ بولا، لیکن اُس نے اُنہیں اُس تلخی، دکھ اور موت کے بارے میں نہ بتایا جو اِس علم کے ساتھ ساتھ آئیں گے۔

غور کریں کہ شیطان نے "خداوند" کے بارے میں بات کرتے ہوئے خدا کا اصل یا ذاتی نام استعمال کیا۔ شیطان اِس بات سے بہت راضی رہتا ہے کہ آپ واحد خدا پر ایمان تو رکھیں، لیکن اُسے کہیں دُور اور ناقابلِ ادراک مانیں۔

> "تُو اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔ خیر، اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں" (یعقوب ۲: ۱۹)۔

ابلیس اور اُس کے شیاطین (فرشتے) سب توحید پرست ہیں اور قادرِ مطلق خدا کے حضور تھرتھراتے ہیں۔ اِس نکتے پر تفصیلی بات چند ابواب کے بعد ہو گی اور آپ ہکا بکا رہ جائیں گے۔ شیطان اور برگشتہ فرشتے جانتے ہیں کہ حقیقی خدا صرف ایک ہی ہے، لیکن، وائے افسوس کہ اُس سے سخت عداوت رکھتے اور نفرت کرتے ہیں!

وہ نہیں چاہتے کہ آپ اپنے خالق مالک کو جانیں، اُس سے محبت رکھیں، اُسے سجدہ کریں، اُس کی عبادت کریں اور اُس کی فرماں برداری کریں۔

فیصلہ

اب وہ لمحہ آگیا تھا کہ آدم اور حوا فیصلہ کریں کہ ہم اپنے محبت کرنے والے خداوند کی بات مانیں یا اپنے سب سے بڑے اور جانی دشمن کی بات مانیں۔

فتح پانے کا گُر تو سامنے تھا ـــ خالق کی حکمت پر اعتماد کریں۔ کیسا آسان! آدم اور حوا کو صرف اِتنا ہی کرنا تھا کہ اپنے خدا کے الہامی اور بے خطا کلام کو دہرا دیتے اور کہتے "خداوند خدا نے ہمیں حکم دیا ہے 'تُو ... نیک و بد کی پہچان کے درخت کا (پھل) کبھی نہ کھانا'۔ ہم اِس کا پھل نہیں کھائیں گے۔'' بس!

آدم اور حوا اپنے خدا کی بے تبدیل بات ـــ بے تبدیل کلام ـــ پر ثابت قدم رہتے تو آزمانے والا بھاگ جاتا۔ لیکن اُنہوں نے ایسا نہ کیا۔

> " عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کے لئے اچھا ہے اور آنکھوں کو خوش نما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا'' (پیدائش ۳:۶)۔

عورت نے کھایا ـــ مرد نے کھایا۔

اپنے پاک اور محبت کرنے والے خالق کی مرضی اور حکم کی اطاعت کرنے کے بجائے اُنہوں نے خدا کے دشمن کی اطاعت کی۔ وہ خلاف ورزی کر کے ممنوعہ علاقے میں چلے گئے۔

آدم نے ممنوعہ پھل چکھا تو نتائج فوراً سامنے آگئے۔

"تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور اُن کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور اُنہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ اور اُنہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی۔ اور آدم اور اُس کی بیوی نے آپ کو خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا" (پیدائش ۳: ۷، ۸)۔

اب فرق ملاحظہ کریں۔ جب خداوند اُن سے ملنے آیا تو خوش ہونے کے بجائے اُن پر خوف اور شرمندگی طاری ہو گئی۔

یہ انسان جو خدا سے گہرا تعلق اور بے تکلف رفاقت رکھتے تھے کس بات نے اُنہیں مجبور کیا کہ اپنے محبت کرنے والے خداوند سے دُور بھاگیں؟ اُنہوں نے کیوں سوچا اور تصور کیا کہ ہم اپنے سب کچھ دیکھنے والے خالق سے چھپ سکتے ہیں؟ ہمارے پہلے والدین نے کیوں محسوس کیا کہ ہمیں اپنے بدنوں کو پتوں سے ڈھانپنے اور چھپانے کی ضرورت ہے؟

اُنہوں نے گناہ کیا تھا۔

باب ۱۲

Ch 12 The Law of Sin and Death

گناہ اور موت کا قانون

یسوع ناصری نے فرمایا "جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے" (یوحنا ۸: ۳۴)۔

آدم اور حوا نے اپنے خالق و مالک کی حکم عدولی کی۔ جیسے خدا کے ساتھ شیطان کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا اُسی طرح خدا کے ساتھ اُن دونوں کا رشتہ بھی ٹوٹ گیا اور وہ گناہ کے غلام ہو گئے۔ اُن بچوں کی طرح جنہوں نے اپنے باپ کے واضح حکم کو نہ مانا اُسی طرح اب آدم اور حوا اُس ہستی کے پاس نہیں آنا چاہتے جو اُن سے محبت رکھتا تھا اور اُن کی نگہداشت اور پرورش کرتا تھا۔ خوشی اور اعتماد کے جذبے کی جگہ خوف، ڈر، گندگی، پلیدی اور شرمندگی کا جذبہ اُبھر آیا تھا۔

> "۔۔۔ اُنہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اُس کی بیوی نے آپ کو خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا" (پیدائش ۳: ۸)۔

گناہ نے آدم اور حوا کو اب گندہ اور نجس کر دیا تھا اِس وجہ سے وہ اپنے خالق اور مالک سے چھپنا چاہتے تھے۔ اُن کے ابھی بیدار ہونے والے شعور یا ضمیر نے اُنہیں نیک اور بد کا احساس دیا تھا۔ اُنہوں نے جبلی طور سے سیکھ لیا کہ صرف پاک لوگ ہی پاک خدا کی حضوری میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ آدم اور حوا اب خدا کے سامنے پاک نہیں رہے تھے، اور وہ اِس بات کو جانتے تھے۔ خدا اور انسان کے درمیان قریبی بندھن ٹوٹ گیا تھا۔

باہمی رشتہ مر گیا تھا۔

ٹوٹی ہوئی ٹہنی

ایک دن مَیں ایک مسجد کے قریب ایک درخت کے نیچے چند آدمیوں سے گفتگو کر رہا تھا۔ ہماری گفتگو کا رُخ گناہ اور موت کے موضوع کی طرف مڑ گیا۔

مَیں نے درخت سے ایک ٹہنی توڑی اور اُن سے پوچھا "کیا ٹہنی زندہ ہے یا مر گئی ہے؟" ایک آدمی نے جواب دیا "یہ مر رہی ہے۔"

Pic of breaking branch with hand

دوسرے آدمی نے کہا "یہ مر گئی ہے۔"

مَیں نے ذرا خفگی سے کہا "آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مر گئی ہے؟ دیکھو، کیسی ہری اور شاداب ہے!" اُس نے جواب دیا، "یہ زندہ دکھائی دیتی ہے، لیکن مر گئی ہے کیونکہ اپنی زندگی کے سرچشمے سے الگ ہو گئی ہے۔"

مَیں نے جواب دیا، "بالکل درست! آپ نے موت کا بالکل صحیح بیان کیا جو بائبل مقدس سے مطابقت رکھتا ہے۔" موت، فنا یا نیستی نہیں ہے، بلکہ زندگی کے سرچشمے سے علیحدگی یا جدائی ہے۔ اِسی لئے جب کوئی عزیز فوت ہو جاتا ہے تو اُس کا بدن دفن کرنے سے پہلے ہی ہم کہتے ہیں "وہ چلا گیا / گئی ہے، وہ اِس جہان سے رُخصت ہو گیا / گئی ہے۔" ہم یہ بات اِس وجہ سے کہتے ہیں کہ اُس کی روح اُس کے بدن کو چھوڑ گئی ہے، اُس کے بدن سے الگ، دُور ہو گئی ہے۔ موت کا مطلب ہے جدائی، علیحدگی۔

اِس کے بعد مَیں نے اُن آدمیوں کو وہ حکم تفصیل سے بتایا جو خدا نے آدم کو دیا تھا۔ پھر مَیں نے اُن سے پوچھا "خدا نے آدم سے کیا کہا تھا کہ اگر وہ گناہ کرے گا تو کیا ہو گا؟ کیا اُس نے آدم کو کہا تھا کہ اگر تُو نے ممنوعہ پھل کھایا تو مذہبی رسوم ادا کرنا، دعائیں مانگنا، نمازیں پڑھنا، روزے رکھنا، خیرات دینا اور مسجد یا گرجے میں حاضر ہوا کرنا؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "نہیں۔ خدا نے کہا تھا کہ آدم مر جائے گا۔"

"درست، خدا نے واضح کر دیا تھا کہ گناہ کی سزا موت ہو گی۔ مگر آپ بتائیں کہ جب آدم اور حوا نے خدا کی حکم عدولی کی اور ممنوعہ پھل کھایا تو کیا وہ اُسی روز گر پڑے اور مر گئے؟"

اُنہوں نے جواب دیا "نہیں"۔

"اچھا، تو خدا نے آدم سے جو کہا تھا 'جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا' تو اِس کا مطلب کیا تھا؟"

اب مَیں نے اُن لوگوں کو بتایا کہ "موت" سے خدا کی کیا مراد ہے۔ انسان نے اپنے خالق کی نافرمانی کرنے کا چناؤ کیا۔ اِس نافرمانی سے سہ رُخی جدائی پیدا ہوئی۔

گناہ کے باعث سہ رُخی جدائی

۱۔ **روحانی موت:** انسان کی روح اور جان کی خدا سے جدائی۔

جس روز آدم اور حوا نے پہلی دفعہ خدا کے خلاف گناہ کیا اُن کی روحانی موت واقع ہو گئی۔ درخت سے ٹوٹی ہوئی ٹہنی (شاخ) کی طرح آدم اور حوا کا خداوند خدا کے ساتھ قریبی اور گہرا رشتہ مر گیا۔ معاملہ اِس سے بھی بدتر ہے۔ آدم اور حوا کی پوری نسل اِس روحانی طور سے مردہ ٹہنی کا حصہ ہیں، اِس میں شامل ہیں۔

"۔۔۔آدم میں سب مرتے ہیں۔۔۔" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۲)۔

سارے لوگ اِس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ کُل بنی نوع انسان آدم کی اولاد یا نسل ہیں۔ مگر بہت سے لوگ پاک صحیفوں کی واضح اور صاف تعلیم کے باوجود اِصرار کرتے ہیں کہ نومولود بچے معصوم یعنی بے گناہ ہوتے ہیں۔

کٹی ہوئی ٹہنی پر ایک دفعہ پھر غور کریں۔

درخت سے جدا ہونے کے نتیجے میں اُس کا کون سا حصہ "مردہ" ہے؟

Pic of broken branch with dried leaves

پوری کی پوری ٹہنی مُردہ ہے۔ آخری نوک پر تازہ پھوٹی ہوئی بالکل ننھی سی پتی سمیت —— ساری شاخ مُردہ ہے۔ اگر دیہ نئی پھوٹی ہوئی ننھی شاخیں، پتیاں اور پتے بول سکتے تو شاید کچھ یوں کہتے:

"ذرا ٹھہریں، ہمارا کوئی قصور نہیں کہ ٹہنی درخت سے ٹوٹ گئی یا توڑی گئی! جو کچھ کسی دوسرے نے کیا اُس سے ہم متاثر نہیں ہوئے!" مگر وہ متاثر تو ضرور ہوئے ہیں۔ اِسی طرح خدا کا کلام اعلان کرتا اور کہتا ہے کہ پوری انسانی نسل "آدم میں" ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اُس جدا ہو چکی اور برگشتہ "شاخ" کا حصہ ہے اور ہم سب اِس کا نتیجہ بھگت رہے ہیں۔ آپ بُرا مانیں یا اچھا مانیں حقیقت یہ ہے کہ آدم نے گناہ کیا تو اُس نے اپنے آپ کو اور آنے والے اپنے پورے خاندان کو آلودہ کر دیا۔

مَیں جس گاؤں میں بیٹھا لکھ رہا ہوں، اُس کو پانی دریائے سینیگال سے فراہم کیا جاتا ہے جو کئی کلومیٹر دُور ہے۔ اِس گاؤں میں ایک کنواں بھی ہے، لیکن کوئی شخص اُس کا پانی نہیں پیتا۔ یہ کنواں "آلودہ" ہے۔ اِس کا پانی کھارا ہے۔ اِس سے نکالے ہوئے پانی کا ایک ایک قطرہ "نمک" سے آلودہ ہے۔ ایک قطرہ بھی خالص نہیں۔

اِسی طرح آدم سے پیدا ہونے والا، اُس کی نسل کا ایک ایک فرد گناہ سے آلودہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی طبعی یا فطری طور پر گناہ

کرتے ہیں، گناہ اُن کی فطرت کا حصہ ہے۔ اچھا یا نیک بننے کے لئے شعوری کوشش اورجدوجہد کرنی پڑتی ہے، جبکہ خود غرض، مطلبی اور ضرررساں بننے کے لئے کوئی خاص کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مقدس داؤد نبی واضح کرتا ہے کہ ہم جبلی طورپر گناہ کرتے ہیں:

"دیکھ! مَیں نے بدی میں صورت پکڑی اورمَیں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا'' (زبور۵۱: ۵)۔ "شریر پیدائش ہی سے کج رَوی اختیار کرتے ہیں۔ وہ پیدا ہوتے ہی جھوٹ بول کرگمراہ ہو جاتے ہیں" (زبور۵۸: ۳)۔ "وہ سب کے سب گمراہ ہوئے۔ وہ باہم نجس ہوگئے۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" (زبور۱۴: ۳)۔

سینیگال کے وُلوف لوگوں کے پاس کئی بہت اچھی ضرب الامثال ہیں جن سے کئی لوگوں کویہ سچائی سمجھنے میں مدد ملی ہے۔ ایک کہاوت ہے "چوہا ایسا بچہ پیدا نہیں کرتا جو مٹی (بل) نہ کھودتا ہو۔'' اِسی طرح گناہ آلودآدم کوئی بچہ پیدا نہ کرسکا (نہ کرسکتا ہے) جو گناہ نہ کرتا ہو۔

ایک اورضرب المثل ہے "وبا خود کواُسی تک محدود نہیں رکھتی جس نے اُسے شروع کیا۔'' یہ بات المناک ہے مگر ہے سچی۔ موروثی اورپیدائشی نقص یا وبائی مرض کی طرح آدم کی گناہ کی فطرت ہم سب میں اورہماری اولاد اورہماری نسل میں پھیل گئی ہے۔

"پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اورگناہ کے سبب سے موت آئی اوریوں موت آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا" (رومیوں ۵: ۱۲)۔

شروع کے جملے پر غورکریں "ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا۔" اورپھرآخری جملے کو دیکھیں "سب نے گناہ کیا۔'' ہم میں سے ہرایک پیدائشی گنہگار ہے اور عملاً گنہگار ہے۔ ہم اپنے گناہوں کے لئے آدم کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے۔ پاک کلام کہتا ہے:

"تمہاری بدکرداری نے تمہارے اورتمہارے خدا کے درمیان جدائی کردی ہے اورتمہارے گناہوں نے اُسے تم سے رُوپوش کیا'' (یسعیاہ ۵۹: ۲)۔

جب انسان کی عمر اِتنی ہو جاتی ہے کہ وہ نیکی اوربُرائی میں، درست اور غلط میں امتیاز کر سکے تو خدا اُسے ذمہ دار اورجواب دہ ٹھہراتا ہے۔

شیرخوار اورچھوٹے بچوں کے ساتھ جوکچھ ہوتا ہے وہ عادل منصف (خدا) اِس کے بارے میں کیا کرے گا (پیدائش ۱۸: ۲۵)؟ خدا کسی کو اُس بات کے لئے الزام نہیں دیتا جسے وہ شخص سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ وہ لوگوں کو اُس بات کے لئے ذمہ دار اورجواب دہ ٹھہراتا ہے جسے وہ جانتے ہیں یا خدا کی سچائی کو جاننے کی کوشش کریں تو جان سکتے ہیں (رومیوں ۲: ۱۱-۱۵؛ زبور ۳۴: ۱۰؛ یسعیاہ ۵۵: ٦)۔ انسان خدا کے سامنے اس وقت جواب دہ ہوتا ہے جب وہ اِتنا بالغ اورسمجھ دار ہو جاتا ہے کہ اخلاقی فیصلے یا چناؤ کر سکے (استثنا ۱: ۳۹؛ یسعیاہ ۷: ۱۶؛ ۲- سموئیل ۱۳: ۲۳؛ متی ۸: ۱۰؛ ۲-تیمتھیُس ۳: ۱۴- ۱۷)۔ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ کوئی شخص کس عمر میں اپنے گناہوں اورفیصلوں کے لئے جواب دہ ہوتا ہے۔ کچھ بھی ہو ہم سب کے لئے خدا کا پیغام یہ ہے کہ "دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھو یہ نجات کا دن ہے'' (۲-کرنتھیوں ٦: ۲)۔

بنی نوع انسان کی پوری نسل اپنے خالق سے جدا ہو چکی ہے۔ انسان روحانی لحاظ سے "قصوروں اورگناہوں کے سبب سے مُردہ" ہے (افسیوں ۲: ۱)۔

۲۔ جسمانی موت: انسان کی جان اور روح کی اُس کے بدن سے جدائی۔

آدم اور حوا نے گناہ کیا تو وہ نہ صرف روحانی طور سے بلکہ جسمانی طور سے بھی مر گئے۔ جیسے ٹوٹی ہوئی ٹہنی کے پتے یک دم نہیں سوکھ جاتے اُسی طرح آدم اور حوا کے بدن اُسی روز مر کر نہ گر پڑے جب اُنہوں نے گناہ کیا۔ تاہم اُن کے گوشت پوست پر موت نے چڑھائی کر دی تھی۔ وہ اِس دشمن سے بچ کر بھاگ نہیں سکتے تھے۔

اب جسمانی موت کسی بھی وقت آ کر آدم اور حوا کو پکڑ سکتی تھی۔ عربی زبان کی کہاوت ہے کہ "موت تیز رفتار ناقہ پر سوار ہوتی ہے۔" موت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ خدا کا کلام اِسے یوں بیان کرتا ہے:

"آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے" (عبرانیوں ۹: ۲۷)۔

۳۔ ابدی موت: انسان کی روح، جان اور بدن کی خدا سے ہمیشہ کی جدائی۔

زندہ ٹہنی کا مقصد پتے، پھول اور پھل پیدا کرنا ہے۔ سوکھی ٹہنیاں جمع کر کے جلا دی جاتی ہیں۔ آدم نے خدا کے خلاف گناہ کیا تو وہ اُس حق اور اعزاز سے محروم ہو گیا جس کے واسطے پیدا کیا گیا تھا ـــ کہ خدا کی تمجید کرے اور ابد تک اُس کے ساتھ رہے ـــ انسان کو ابد تک زندہ اور موجود رہنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ لیکن اُس نے اپنے خالق اور مالک کی نافرمانی کی۔ اِس کی سزا خدا سے ہمیشہ کی جدائی تھی (ہے)۔

اگر خداوند اپنی رحمت اور ترس سے آدم اور حوا کے گناہ کا مداوا نہ کرتا تو اُن کے بدنوں کے مرنے کے بعد اُنہیں ہمیشہ کے لئے کوڑے کے اس "خوف ناک انبار" پر پھینک دیا جاتا جو ابلیس اور اُس کے شیاطین کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

بائبل مقدس اِسے "دوسری موت" کہتی ہے (مکاشفہ ۲: ۱۱؛ ۲۰: ۱۴، ۱۵؛ ۲۱: ۶) کیونکہ یہ جسمانی موت کے بعد واقع ہوتی ہے۔ اسے "ہمیشہ کی سزا" بھی کہا گیا ہے (متی ۲۵: ۴۶)۔ اعراف یا برزخ (وہ مقام جہاں بدن کے مرنے کے بعد روحیں عارضی طور پر رہیں گی اور گناہوں کی سزا بھگت کر فردوس میں آ جائیں گی) کا تصور یا نظریہ انسان کی اختراع ہے۔

اگر کوئی سوچتا ہے کہ "ہمیشہ کی سزا" بے انصافی یا غیر معقول ہے تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص خدا کی ذات، گناہ کی سنگینی اور ابدیت کے مفہوم کو نہیں سمجھتا۔

آگے چل کر ہم خدا کی پاکیزگی اور قدوسیت اور گناہ کی ناپاکی اور پلیدی پر غور کریں گے۔

جہاں تک ابدیت کے تصور کا تعلق ہے تو ہمیں مان لینا چاہئے کہ "ابد" اور "ابدیت" کا مفہوم ہماری عقلی اور ذہنی استعداد سے باہر ہے کیونکہ ہم 'وقت' یا 'زمان' کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔

اَبد یا ابدیت بے زمان ہے۔

اگر ہم تصور کرتے ہیں کہ کوئی شخص کروڑوں اربوں سال جہنم میں گزارے گا تو ہمارا تصور اور ہماری سوچ بالکل غلط ہے۔ ابدیت سالوں سے تشکیل نہیں پاتی۔ یہ ازلی و ابدی "اب" (زمانہ حال) ہے۔ جب انسان اس ناگزیر حلقے میں داخل ہوں گے تو اِس کی سنجیدہ منطق اور حقیقت کو سمجھیں گے۔ کیا آپ کو اُس امیر آدمی کی کہانی یاد ہے جو مرنے کے بعد دوزخ میں پہنچا (باب ۳)؟ وہ ابھی تک وہیں ہے۔

خدا نے واضح کر دیا ہے کہ فردوس میں داخل ہونے کی شرائط کیا ہیں۔

"۔۔۔اُس میں کوئی ناپاک چیزیا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہوگا" (مکاشفہ ۲۱ : ۲۷)۔

اِس بات پر کوئی مفاہمت نہ ہوگی، کوئی سمجھوتا نہ ہوگا۔ جس طرح خدا کے طبعی قوانین درخت سے کٹی یا ٹوٹی ہوئی ٹہنی کو سکھا دیتے ہیں اوروہ مر جاتی ہے، اُسی طرح خدا کے روحانی قوانین گناہ کو روحانی، جسمانی اورابدی جدائی کی سزا دیتے ہیں۔

گناہ اورشرم

اب وقت آگیا ہے کہ ہم آدم اورحوا کی طرف پھر متوجہ ہوں۔ ہم نے اُنہیں اُس موقع پر چھوڑا تھا جب وہ خدا سے باغ کے درختوں میں چھپنے کی کوشش کر رہے تھے۔

گناہ کرنے سے پہلے آدم اور حوا خدا کے جلال اوراُس کی کاملیت کے گھیرے میں تھے۔ وہ اپنے خالق کی حضوری میں بالکل پُرسکون ہوتے تھے، پریشانی کا نام ونشان نہیں ہوتا تھا۔ مگر جس لمحے اُنہوں نے خدا کا قانوں توڑا وہ اپنے آپ کو بالکل فرق انداز سے دیکھنے لگے۔ اب وہ بے سکون اورپریشان ہوگئے ۔۔۔ صرف اپنے جسمانی ننگے پن کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے روحانی ننگے پن کی وجہ سے بھی۔

حکم کی خلاف ورزی کرنے سے پہلے آدم اورحوا کو خدا کا شعورتھا اور"وہ شرماتے نہ تھے" (پیدائش ۲ : ۲۵)۔ اب وہ غیرفطری طورپر خود شعور(خود آگاہ) ہوگئے اورپاک خدا کے سامنے اپنے آپ کو ناپاک محسوس کرنے لگے۔ آدم اورحوا اپنے خدا کے متضاد بن گئے۔ اب وہ ناپاک تھے۔ اب وہ خدا کی حضوری کی پاکیزگی اورتابانی میں رہنا نہیں چاہتے تھے۔ جیسے روشنی ہوتے ہی لال بیگ چھپنے کو بھاگتے ہیں اُسی طرح اب آدم اورحوا نے "تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا، اِس لئے کہ اُن کے کام بُرے تھے۔ کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور

نور کے پاس نہیں آتا۔ ایسا نہ ہو کہ اُس کے کاموں پر ملامت کی جائے'' (یوحنا ۳: ۲۰،۱۹)۔

آدم اورحوا بے نقاب ہو چکے تھے۔ وہ کامل باغ میں خود کو غیر جگہ پر محسوس کرتے تھے۔ وہ پریشان تھے۔ خدا کی آواز نے اُن پر ہیبت طاری کردی۔ اب وہ اپنے آپ، محبت بھرے خالق کے پاس بھی نہیں آنا چاہتے تھے۔ تو بھی اُنہیں ڈھونڈنے خدا خود باغ میں آگیا۔

خدا کی ذات کا خاصہ ہے کہ "کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اورنجات دینے" (لوقا ۱۹: ۱۰) آجاتا ہے۔

خدا انسانوں کو ڈھونڈتا ہے۔

"تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا تُو کہاں ہے؟ اُس نے کہا مَیں نے باغ میں تیری آواز سنی اور مَیں ڈرا کیونکہ مَیں ننگا تھا اور مَیں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ اُس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے اُس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت مَیں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟" (پیدائش ۳: ۹-۱۱)

خدا نے انسان سے جو پہلا سوال پوچھا اُس پر غور کریں۔

"تُو کہاں ہے؟''

اِس چبھتے ہوئے مگر محبت بھرے سوال سے خدا نے آدم کو احساس دلایا کہ گناہ نے اُس کا اور اُس کی بیوی کا کیا حال کردیا ہے۔ خدا چاہتا تھا کہ وہ

دونوں مانیں کہ ہم نے خلاف ورزی کی ہے، قصور کیا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ آدم اور حوا جان اور سمجھ لیں کہ گناہ ہمارے اور ہمارے پاک خداوند کے درمیان حائل ہو گیا ہے۔

اُن کی پریشانی اور خطرناک صورتِ حال کا سبب اُن کا گناہ تھا۔ گناہ ہی کے سبب سے وہ شرم محسوس کرنے لگے اور درختوں میں اور انجیر کے پتوں میں چھپنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن آدم اور حوا خدا سے چھپ نہیں سکتے تھے اور نہ اُس عالمِ کل کے راست غضب سے بچ سکتے تھے۔

گناہ کی مزدوری موت ہے۔

خدا نے آدم سے کہا "جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا" (پیدائش ۲: ۱۷)۔ خدا نے مذاق نہیں کیا تھا۔ ہم اپنے دلوں میں جانتے ہیں کہ جو اپنے خالق کے خلاف بغاوت کرتے ہیں وہ سزاوار ہیں کہ اُس خالق سے جدا کر دیئے جائیں۔ ہم فلموں اور ڈراموں میں اکثر دیکھتے ہیں کہ "بُرے لوگ" جنہیں ہم وِلن (بدمعاش) کہتے ہیں مارے جاتے ہیں اور "اچھے لوگ" جنہیں ہم ہیرو کہتے ہیں کامیاب اور فتح مند ہوتے ہیں۔ کیا ہم "بُرے لوگوں" کے لئے افسوس کرتے ہیں؟ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں وہ اِسی لائق تھے۔ سنجیدہ حقیقت یہ ہے کہ آدم کی ساری نسل خدا کی نظروں میں "بُرے لوگ" (ولن) ہے۔

> "وہ سب کے سب گمراہ ہوئے۔ وہ باہم نجس ہو گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" (زبور ۱۴: ۳)۔

خالق کے عدل کے معیار کے مطابق ہم سب موت کی سزا کے حق دار ہیں۔ خدا کی کتاب بائبل مقدس اِس کا بیان یوں کرتی ہے:

> "گناہ اور موت کی شریعت" (رومیوں ۸: ۲)۔

گناہ اور موت کی شریعت کا تقاضا ہے کہ خدا کی نافرمانی کے ہر کام کی سزا خدا سے جدائی ہے۔ اِس سے کوئی مستثنیٰ نہیں۔ گناہ موت لاتا ہے۔

خدا اپنی پاک اور وفادار ذات کے باعث اِس قانون کو برقرار رکھتا ہے۔ ہمارے اصل اور پہلے والدین نے گناہ کی ایک ہی حرکت سے اپنے آپ کو خدا کی بادشاہی، راست بازی اور زندگی سے جدا کر لیا اور شیطان کی گناہ اور موت کی بادشاہی میں داخل ہو گئے۔

درخت سے کٹی ہوئی ٹہنی کی طرح وہ اُسی لمحے مر گئے۔ خدا کے ساتھ رشتہ مر گیا۔

مرجھاتی ہوئی ٹہنی کی طرح وہ جسمانی طور پر بھی مرنے لگے۔ اب تھوڑے ہی وقت کی بات تھی کہ اُن کے بدن مٹی میں واپس چلے گئے۔

سب سے بُری بات یہ تھی کہ اگر خداوند خدا اُن کے گناہ اور شرم کا مداوا نہ کرتا تو اُنہیں ابدی موت کی ہولناک کیفیت کا بھی سامنا تھا ـــ اور خدا سے جدا ہو کر اُس ہمیشہ کی آگ میں رہنا تھا جو ابلیس اور اُس کے شیاطین کے لئے تیار کی گئی تھی۔

پاک کلام صاف صاف کہتا ہے!

"جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی" (حزقی ایل ۱۸: ۲۰)۔

"کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے" (رومیوں ۶: ۲۳)۔

"ـــ اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے" (یعقوب ۱: ۱۵)۔

خاص اور اچھی وجہ ہے کہ خدا اِس سنجیدہ حقیقت کو "گناہ اور موت کی شریعت" کہتا ہے۔ یہ "شریعت" ـــ قانون، اٹل اصول ہے۔

گناہ کی سزا پر عمل درآمد ہونا چاہئے۔

اِس پر عمل درآمد ضرور ہو گا۔

باب ۱۳

Ch 13 Mercy and Justice

رحم اور عدل

انسان کیا کر سکتا ہے جو خدا نہیں کر سکتا؟

بائبل مقدس اِس معمے، اِس پہیلی کا جواب دیتی ہے:

"خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے، اور نہ وہ آدم زاد ہے کہ اپنا ارادہ بدلے۔ کیا جو کچھ اُس نے کہا اُسے نہ کرے؟ یا جو فرمایا ہے اُسے پورا نہ کرے؟" (گنتی ۲۳: ۱۹)۔

لوگ ہر روز جھوٹ بولتے ہیں، اپنے ارادے بدل لیتے ہیں اور وعدے توڑتے ہیں۔ خدا یہ کام نہیں کر سکتا۔ وہ جو انتہائی کامل ہے اپنی ذات و صفات کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔

"وہ آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا" (٢۔تیمتھیس ٢: ١٣)۔

کچھ عرصہ ہوا مجھے یہ ای میل ملی:

email

"آپ کہتے ہیں کہ اللہ من مانے طور سے معاف نہیں کر سکتا۔ آپ کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ اُس کے اپنے ہی قوانین سے بندھے ہوئے ہیں۔ آپ نے لکھا تھا 'خدا سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اپنے آپ کا انکار نہیں کر سکتا اور اپنے قوانین سے درگزر نہیں کر سکتا۔' ہمارا نہایت رحیم خالق اپنے آپ کو یہ استعداد دینے سے کیوں محروم رکھے گا کہ اپنے بندوں کو جو معافی مانگتے ہیں معاف کر سکے؟ وہ اپنے رحم پر ایسی قدغن کیوں لگائے گا؟۔۔۔ کیا آپ دیکھ نہیں سکتے کہ اِس میں کوئی معقولیت نہیں ہے؟

اگر وہ ایسا قانون بنا بھی لیتا تو اُسے فوراً توڑ سکتا ہے کیونکہ وہ قادرِ مطلق ہے! یہ دلیل دینا ہی غیر معقول اور غیر منطقی ہے کہ اپنی قدرتِ کاملہ کے باوجود اللہ کسی طرح محدود ہے۔ اگر وہ چاہے تو ہم سب کو جہنم کی آگ میں پھینک دے، لیکن وہ نہایت رحیم ہے اور ہر وقت اپنے بندوں کو معاف کرنے کا انتظار کرتا ہے تاکہ جب اُن کی عدالت ہو تو وہ کامیاب ہو جائیں۔ دعا ہے کہ جس روز ہم سب اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک ایک شخص عدالت کے لئے اکیلا کھڑا ہو گا تو اللہ ہم پر رحم کرے اور سب کو معافی عطا فرمائے!"

جن باتوں پر ہم نے گذشتہ باب میں غور کیا اُن کی روشنی میں کیا اِس آدمی کی دلیلوں میں کچھ مشکل ہے؟ کیا ہمارا خالق آزاد ہے کہ اپنے مقرر کردہ قوانین کو نظرانداز کر دے اور اپنی پاک ذات کا انکار کرے؟

عدل کے بغیر رحم

اِس کمرہ عدالت کا تصور کریں:

جج عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہے۔ اُس کے سامنے ایک آدمی کھڑا ہے جو بینک لوٹنے اور وحشت ناک قتل کا مجرم ہے۔ کمرہ عدالت گواہوں سے بھرا ہوا ہے۔ مقتول کی بیوی اور خاندان کے دیگر افراد موجود ہیں۔ بینک کے ملازمین بھی حاضر ہیں۔ اخبار نویس موجود ہیں جو ساری کارروائی قلم بند کر لیں گے۔

اِس قاتل کے بارے میں عدالت کیا فیصلہ صادر کرے گی؟ سزائے موت؟ عمر قید اور ضمانت پر رہائی؟

کمرہ عدالت میں حاضرین کو کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو جائیں۔

مجرم کی طرف دیکھتے ہوئے جج کہتا ہے "مجھے معلوم ہوا تم باقاعدگی سے دعائیں نمازیں پڑھتے اور خیرات دیتے ہو۔ تم جس طرح تسبیح کے دانوں پر انگلیاں چلاتے ہو بہت متاثر کرتے ہو۔ مَیں نے سنا ہے کہ تم بہت مہمان نواز اور مسافر پرور بھی ہو۔ فرق تو بہت تھوڑا ہے لیکن تمہارے نیک کام تمہارے بُرے کاموں سے زیادہ ہیں۔ مَیں تمہاری رحم کی اپیل منظور کرتا ہوں۔ تمہیں معاف کیا جاتا ہو۔ تم آزاد ہو۔ جا سکتے ہو۔"

منصف ہتھوڑا اُٹھا کر میز پر مارتا ہے۔

چاروں طرف سے غصیلی بڑبڑاہٹ اور لمبے سانس کھینچنے کی آوازیں آنے لگتی ہیں ۔۔۔ کمرہ عدالت میں ایسے منظر کے بارے میں شاید ہی کبھی سنا ہو گا۔ کمرہ عدالت میں ایک طرف ترازو لٹکا نظر آتا ہے۔ یہ علامت ہے کہ ساری شہادتوں کو جانچا پرکھا جاتا ہے۔ لیکن جب کسی شخص کا جرم ثابت ہو جاتا ہے تو مناسب سزا سنانا ضروری ہوتا ہے۔ مجرم نے "نیک کام" کئے ہوں یا نہ، اِس کا عدالتی فیصلے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ہم سب اِس بات سے واقف ہیں۔

نیک کاموں کا بُرے کاموں سے زیادہ ہونے کا نظام اگر دنیاوی عدالت کے کمرے میں کبھی استعمال ہوا بھی ہو، تو کیا ایسا بے انصافی کا طریقہ خدا کے آسمانی کمرہ عدالت میں استعمال ہو گا؟

عادل منصف

خدا ہماری خیالی کہانی کے جج کی مانند نہیں ہے۔ اُس کا ایک صفاتی نام "عادل منصف" ہے (۲۔تیمتھیس ۴: ۸)۔ چار ہزار سال ہوئے ابرہام نبی نے یہ سوال پوچھا تھا "۔۔۔کیا تمام دنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کرے گا؟"

(پیدائش ۱۸ : ۲۵)

خدا رحم کرنے کے لئے عدل و انصاف کو بالائے طاق نہیں رکھ دیتا ۔۔۔ ہرگز نہیں۔ ایسا کرنے سے اُس کے راست تخت کی بنیادیں اُکھڑ جائیں گی اور اُس کے پاک نام پر دھبا لگ جائے گا۔

"" صداقت اور عدل تیرے تخت کی بنیاد ہیں۔ شفقت اور وفاداری تیرے آگے آگے چلتی ہیں" (زبور ۸۹ : ۱۴)۔

ہمارے ای میل بھیجنے والے دوست کی طرح یہ فرض کرنا ہی غلط ہے کہ خدا اپنی "قدرت کاملہ" کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ہی قوانین کی پروا نہیں کرے گا، کیونکہ اِس مفروضے میں یہ بات مضمر ہے کہ "تمام دنیا کا انصاف کرنے والا" اُن گنہگاروں سے کم راست ہے جن کی وہ عدالت کرے گا۔

ہم انسانوں میں جبلی طور سے انصاف کی سمجھ اور احساس موجود ہے۔ اِس لئے بہت عجیب بات ہے کہ ہم اِس کھلی حقیقت اور سچائی کی مزاحمت کریں کہ ہمارے خالق میں بھی عدل و انصاف کا وہی شعور موجود ہے۔ ہم اپنے دلوں میں یہ جانتے ہیں کہ جو جج بُرائی کی سزا دینے میں ناکام رہتا ہے اُس میں کوئی "بڑائی یا عظمت" نہیں ہے۔

یرمیاہ نبی لکھتا ہے:

"۔۔۔ تیری وفاداری عظیم ہے۔ میری جان نے کہا میرا بخرہ خداوند ہے اِس لئے میری اُمید اُسی سے ہے" (نوحہ ۳: ۲۳، ۲۴)۔

غورکریں کہ نبی نے یہ نہیں کہا کہ

"تیرا ناقابلِ پیش گوئی ہونا عظیم ہے" یا "تیری متلون مزاجی عظیم ہے۔'' ہم کسی من موجی دیوتا سے کیا اُمید رکھ سکتے ہیں؟ خدا وفاداری میں عظیم ہے۔ بہت سے لوگ جو اُسے "الرحیم اورالرحمن" کہہ کرپکارتے ہیں بھول جاتے ہیں کہ وہ "سچا اورعادل" بھی ہے (۱۔یوحنا ۱: ۹)۔

یک رُخی تناظر سے خدا کے بارے میں نظریہ بھی بگڑ جاتا ہے۔

خدا کی متوازن ذات

پرندے کو اُڑنے کے قابل ہونے کے لئے کون سا پر (پنکھ، بازو) ضروری ہے، دایاں یا بایاں؟

سب کو معلوم ہے کہ پرندے کو اُڑنے کے لئے دونوں پروں کی ضرورت ہوتی ہے! اگر کوئی سوچتا ہے کہ پرندہ ایک پر سے اُڑسکتا ہے وہ پرندوں کی فطرت اورکششِ ثقل اور ہوا میں حرکت کرنے کے قوانین سے ناواقف ہے یا اُنہیں نظرانداز کر رہا ہے۔

اِسی طرح جو کوئی کہتا ہے کہ خدا عدل کو برقرار رکھے بغیر رحم کر سکتا ہے وہ خدا کی ذات اورگناہ اورموت کی شریعت کو نظر انداز کر رہا ہے۔

خدا کا رحم اور عدل ہمیشہ کامل طور سے متوازن رہتے ہیں۔ داؤد بادشاہ لکھتا ہے:

"مَیں شفقت اور عدل کا گیت گاؤں گا۔ اے خداوند! مَیں تیری مدح سرائی کروں گا'' (زبور ۱۰۱: ۱)۔

داؤد نے چند قبیح گناہ کئے تھے اور جانتا تھا کہ مَیں خدا کی رحمت اور شفقت کا حق دار نہیں۔ معنی اور صراحت کے مطابق رحمت یا شفقت ہوتی ہی بلا استحقاق ہے۔

واجب سزا دینا (اور پانا) **عدل** ہے۔

واجب سزا نہ دینا رحمت یا شفقت ہے۔ آسان لفظوں میں سزا معاف کر دینا، **رحمت** یا **شفقت** ہے۔

داؤد کے خدا کی حمد اور ستائش کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ خدا نے عدل کو بالائے طاق رکھے بغیر غیر مستحق گنہگاروں پر رحم کرنے کی ایک راہ نکالی ہے۔ اِسی لئے داؤد "شفقت اور عدل" کا گیت گا سکتا تھا۔

پاک خدا کے لئے گناہ معاف کرنا کوئی سادہ اور آسان معاملہ نہیں۔ عدل کا تقاضا ہے کہ گناہ اور قصور کی سزا دی جائے۔ خدا یہ تقاضا پورا کئے بغیر کسی گنہگار کو ہرگز معاف نہیں کرتا۔ اگر کوئی شخص ہمارا قصور کرتا ہے تو ہم بہ حیثیت انسان اُسے کہہ سکتے ہیں، چلو کوئی بات نہیں۔ بس بھول جاؤ، یہ کون سی بڑی بات ہے۔ ہم بڑی مہربانی سے کسی شخص کو معاف کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن بے انتہا پاک منصف ایسا نہیں کر سکتا۔

خدا کی رحمت یا خدا کا فضل خدا کے عدل کی ہرگز نفی نہیں کرتا۔ خدا کبھی نہیں کہتا کہ "مَیں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اِس لئے تیرے گناہ کی عدالت نہیں کرتا، تیرے گناہ کی سزا نہیں دیتا۔" خدا یہ بھی نہیں کہتا کہ چونکہ تُو نے گناہ کیا ہے اِس لئے مَیں تجھ سے محبت نہیں رکھتا۔ خدا گنہگاروں سے محبت رکھتا ہے، لیکن ضرور ہے کہ وہ اُن کے گناہوں کی سزا دے اور اُنہیں گناہ کرنے سے روکے۔

اگر خدا ایسا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ گنہگاروں پر رحم کرے؟

رحم کے ساتھ عدل

آدم اورحوا کی صورتِ حال پرپھر غورکریں۔

چونکہ خدا محبت کرنے والا اوررحیم خدا ہے، اِس لئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ آدم اور حوا مجھ سے جدا اوردُور ہو جائیں۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں اورہمیشہ کی آگ میں نہ پڑیں۔

"خداوند کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا" (۲۔پطرس ۳: ۹)۔

لیکن چونکہ خداوند عادل اورمنصف ہے اِس لئے وہ آدم اورحوا کے گناہ سے درگزرنہیں کرسکتا تھا۔ اُسے اُن کو ضرورسزا دینا تھی۔

"تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تُو بدی کو دیکھ نہیں سکتا۔"

(حبقوق ۱: ۱۳)

چنانچہ خدا کیا کرتا؟ کیا کوئی طریقہ تھا کہ گنہگارکو سزا دیئے بغیر گناہ کو سزا دی جا سکتی؟ گناہ کی نجاست اورپلیدی کیسے دُور کی جاتی اورکامل پاکیزگی کیسے بحال کی جاتی؟ کیا ایوب نبی کے اِس سوال کا کوئی جواب ہے کہ "۔۔۔انسان خدا کے حضورکیسے راست باز ٹھہر سکتا ہے؟" (ایوب ۹: ۲)۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک طریقہ ہے!

پاک صحائف انکشاف کرتے ہیں کہ عادل منصف نے کیا کیا کہ وہ "عادل" بھی رہے اورآدم اور حوا اورمیرے اورآپ جیسے گنہگاروں کو "راست باز ٹھہرانے والا بھی ہو" (رومیوں ۳: ۲۶)۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اُس نے کیا کیا کہ وہ ہم پر رحم اورفضل بھی کرے اوراپنے عدل کو بھی قائم رکھے؟

اِس کا جواب آگے ملے گا۔ سفر جاری رکھیں۔

میرا کچھ قصور نہیں

اب ذرا وہ گفتگو سنیں جو ہمارے نجس اور ناپاک پہلے والدین اور اُن کے خالق کے درمیان ہوئی۔ اب یہ خالق اُن کا منصف تھا۔

"تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اُس سے کہا تُو کہاں ہے؟ ۔۔۔ اور۔۔۔ اُس (آدم) نے کہا مَیں نے باغ میں تیری آواز سنی اور مَیں ڈرا کیونکہ مَیں ننگا تھا اور مَیں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ اُس (خداوند) نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے اُس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت مَیں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا؟ آدم نے کہا کہ جس عورت کو تُو نے میرے ساتھ کیا ہے اُس نے مجھے اُس درخت کا پھل دیا اور مَیں نے کھایا۔ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تُو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھے بہکایا تو مَیں نے کھایا" (پیدائش ۳: ۹-۱۳)۔

خداوند خدا نے آدم اور حوا سے کیوں استفسار کیا؟

اُس نے اُسی طرح سے استفسار کیا جس طرح سے باپ یا ماں نافرمان بچے سے استفسار کرتے ہیں حالانکہ اُنہیں معلوم ہوتا ہے کہ بچے نے کیا کیا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ آدم اور حوا اپنے گناہ اور قصور کو جانیں اور تسلیم کریں۔ لیکن اپنے گناہ کو تسلیم کرنے کے بجائے ہر ایک نے دوسرے پر الزام لگانے کی کوشش کی۔

آدم نے خدا اور حوا پر الزام دھرا۔ میرا کوئی قصور نہیں! جس عورت کو تُو نے میرے ساتھ کیا، اُس کا قصور ہے۔

حوا نے سانپ کو جواب دہ ٹھہرایا، "سانپ نے مجھے بہکایا۔"

چونکہ وہ پہلے سے پروگرام کئے گئے روبوٹ نہیں تھے اِس لئے خدا نے ہر ایک کو اِس فیصلے کا جواب دہ ٹھہرایا جو اُس نے کیا تھا۔ ہر ایک خود ذمہ دار تھا، کسی دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا تھا۔

"جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمائش خدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔ ہاں، ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھنچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے۔ پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے" (یعقوب ۱: ۱۳-۱۵)۔

اپنے خالق کے منصوبے کو چھوڑ کر آدم اور حوا نے "اپنی ہی خواہشوں" کی پیروی کی جو اُنہیں گناہ اور موت کی راہ پر لے چلیں۔

حوا کو تو سانپ نے ورغلایا اور فریب دیا تھا اور آدم —— جسے خدا نے حکم دیا تھا کہ تُو نیک و بد کے درخت کا پھل نہ کھایا —— اُس نے جان بوجھ کر، اپنے ارادے سے اپنے خالق کی نافرمانی کی۔

"آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی" (۱۔تیمتھیس ۲: ۱۴)۔

جان بوجھ کر یا فریب کھا کر، دونوں ہی قصوروار تھے۔ لیکن پاک کلام کہتا ہے آدم کے ممنوعہ پھل کھانے کے بعد یہ ہوا کہ "تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں" (پیدائش ۳: ۷)۔

خدا نے حوا کو نہیں بلکہ آدم کو اِس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا کہ وہ بنی نوع انسان کو راستی اور زندگی کی بادشاہی سے نکال کر گناہ اور موت کی مملکت میں لے

گیا۔ خدا نے آدم کو پوری نسلِ انسانی کا "سر" ہونے کا اعزاز بخشا تھا، لیکن اِس بڑے اعزاز کے ساتھ ذمہ داری بھی تھی۔

آدم کے گناہ نے ہم سب کو آلودہ کر دیا ہے۔ لیکن جو فیصلے اور چناؤ ہم کرتے ہیں اُن کے لئے آدم کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے۔

"۔۔۔ ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دے گا" (رومیوں ۱۴: ۱۲)۔

باب ۱۴

Ch 14 The Curse pic

لعنت

اب بات چھپانے اوربہانے بنانے کا وقت گزرچکا تھا۔

آدم نے اپنی راہ چن لی تھی، لیکن اُسے اِس راہ کے نتائج چننے کا اختیار نہ تھا۔ پوری کائنات خاموش رہے گی اورعادل منصف وہ لعنتیں اورنتائج سنائے گا جو انسان کے گناہ نے پیدا کردیئے ہیں۔

سانپ

خدا نے پہلے "اُس سانپ" کو سزا سنائی کہ اُس کا حشر کیا ہوگا۔

"۔۔۔ خداوند خدا نے سانپ سے کہا اِس لئے کہ تُو نے یہ کیا تُو سب چوپایوں اوردشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔ تُو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اوراپنی عمر بھر خاک چاٹے گا اورمَیں تیرے اورعورت کے درمیان اورتیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اورتُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا" (پیدائش ۳: ۱۴، ۱۵)۔

یہ سانپ کون تھا جس سے خدا بات کررہا تھا؟ کیا خالق ایک رینگنے والے جانورپر غصے ہو رہا تھا؟

پاک کلام میں درج خدا کی باتوں میں اور خاص کر تمثیلوں اور پیش گوئیوں میں دُہرا پیغام ہوتا ہے۔ ایک تو واضح اور سامنے کا ہوتا ہے اور دوسرا زیادہ گہرا اور کم نمایاں ہوتا ہے۔ اِس اعلان میں بھی یہی بات ہے۔

سانپ پر جو لعنت بھیجی گئی اُس کے دو پہلو ہیں۔ اُس کی دو سطحیں ہیں۔

پہلا پہلو ۔۔ دائمی مثال

سانپ کو فیصلہ سنانے اور اُس پر لعنت کرنے سے خداوند خدا بنی آدم کو ایک دائمی سبق سکھانا چاہتا تھا۔ جس رینگنے والے جانور کو شیطان نے انسان کو گناہ کرنے کی آزمائش میں ڈالنے کے لئے استعمال کیا تھا اب سے وہ زمین پر سرک سرک کر چلا کرے۔ سارے سانپوں کی یہی خصلت ہو گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدم اور حوا کے گناہ کرنے سے پہلے سانپوں کی بھی ٹانگیں ہوتی تھیں جیسے دوسرے پیٹ کے بل چلنے والے جانوروں کی ہیں۔ مثلاً سانپ کی قسم کے بعض جانور جیسے اژدہا اور اجگر میں ٹانگ کے بالائی حصوں کی ہڈیوں کی باقیات اب بھی موجود ہیں۔

اژدہا اور اجگر کی کھال کے نیچے آگے کو نکلی ہوئی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہے جن کی شکل بند مُٹھی سے ملتی جلتی ہے اور ان سے آگے تقریباً آدھا انچ لمبے مُڑے ہوئے ناخن ہوتے ہیں جو مقعد کے قریب پیٹ کے پاس چھپے ہوتے ہیں۔ بند مٹھی جیسی یہ ہڈیاں ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ ٹانگوں کے بالائی حصے کی ہڈیوں کی باقیات ہیں۔ نر سانپ اب بھی ایڑیوں کو استعمال کرتے ہیں، لیکن صرف مادہ سے میل کرنے اور لڑنے کے موقع پر، چلنے کے لئے نہیں۔ دوسری قسموں کے سانپوں کی ٹانگیں نہیں ہوتیں۔ بعض لوگ اِس حقیقت کی تشریح کر کے نظریہ ارتقا کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

گناہ نے قصوروار اور بے قصور دونوں کے لئے دُوررَس نتائج پیدا کر دیئے ہیں۔ گناہ ہی کے باعث "ساری مخلوقات مل کر اب تک کراہتی ہے" (رومیوں ۸: ۲۲)۔ یہاں تک کہ بے گناہ حیوانات بھی اِس سے متاثر ہوئے ہیں۔

یہی معقول وجہ ہے کہ انسان کے گناہ کرنے کے فیصلے کو "ہبوطِ آدم" یعنی "آدم کا گرنا" کہتے ہیں۔

دوسرا پہلو ـــ شیطان کا ناگزیر حشر

بائبل مقدس کہتی ہے "کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں" (۲-پطرس ۱: ۲۰)۔ کلام ہی کلام کی تاویل یا تفسیر کرتا ہے۔ "اُس سانپ" پر لعنت کے دوسرے حصے میں خدا نے جو فرمایا وہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ پاک کلام کی گہرائی میں اُتریں۔

> "۔۔۔ مَیں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا" (پیدائش ۳: ۱۵)۔

یہ سانپ کون ہے جس سے خدا نے بات کی؟ بائبل مقدّس اِس کی نشان دہی کرتی ہے کہ وہ وہی متکبر فرشتہ تھا جو "آسمان پر سے گر پڑا" یسعیاہ ۱۴: ۱۲)۔ وہ وہی "پرانا سانپ (ہے) جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے" (مکاشفہ ۱۲: ۹۔ مزید دیکھئے مکاشفہ ۲۰: ۲؛ لوقا ۱۰: ۱۸ اور ۲-کرنتھیوں ۱۱: ۱۳، ۱۴)۔ سانپ نے اپنی دغابازی اور مکاری سے حوا کو فریب دیا۔ اِسی طرح "شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتے کا ہم شکل بنا لیتا ہے۔"

وہ سانپ شیطان کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

خداوند نے وہی زبان استعمال کی جو سانپ کے لائق تھی اورابلیس اور اُس کی پیروی کرنے والے سب لوگوں کے حشر کا اعلان کیا۔ شیطان کی نسل (اولاد) اور عورت کی نسل (آنے والی پشتوں) کے درمیان" عداوت" (ناقابلِ مصالحت دشمنی) ہو گی۔ انجامِ کار" عورت کی نسل" سانپ کے " سر" کو کچل دے گی۔

یہ سب کچھ خدا کے مقررہ نظامِ اوقات کے مطابق پورا ہو گا۔

دو نسلیں

یہ دو نسلیں کیا ہیں؟ سانپ کی نسل اورعورت کی نسل میں کیا اشارہ ہے؟ اِن اصطلاحات کا مطلب کیا ہے؟

سانپ کی نسل سے مراد وہ سب لوگ ہیں جو شیطان کی طرح خدا سے بغاوت کرتے ہیں۔ جو لوگ شیطان کی جھوٹی باتوں کی پیروی کرتے ہیں روحانی معنوں میں وہ ابلیس کے فرزند ہیں۔

> "۔۔۔ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے" (یوحنا ۸: ۴۴)۔

پھر یہ عورت کی نسل کون ہے؟

یہ ایک بے مثال تصور ہے۔ بائبل مقدس کی پوری تاریخ میں انسان کی نسل عورت سے نہیں بلکہ مرد سے منسوب ہوتی ہے۔ لیکن جب گناہ دنیا میں داخل ہو گیا تو خدا نے عورت کی نسل کی بات کی۔ کیوں؟

خدا کا یہ اعلان پہلی پیش گوئی ہے جو "مسایاح" یعنی مسیح موعود کی طرف اشارہ کرتی ہے جسے مرد سے نہیں بلکہ عورت سے پیدا ہونا تھا۔ "مسایاح یا مسیح" کا لفظی مطلب ہے مسح کیا ہوا یا چنا ہوا۔ بائبل مقدس کے زمانے میں جب خدا کسی شخص کو چنتا تھا کہ قوم کا لیڈر یا مقتدر آدمی ہو مثلاً کوئی نبی تو اُس کے سر پر تیل اُنڈیل کر مسح کیا جاتا تھا۔ اِس سے ظاہر ہوتا تھا کہ خدا نے اُس شخص کو کسی خاص کام کے لئے چنا ہے (خروج ۲۹ :۷؛ ۱۔ سموئیل ۱۰:۱؛ ۲۔تواریخ ۶:۹؛زبور ۴۵ :۷)۔

مگر مسیحِ موعود کو باقی سب سے فرق ہونا تھا۔ ہسٹری کے خاص اور صحیح لمحے پر اُس "خدا کے ممسوح"، "خدا کے چنے ہوئے" کو دنیا میں آنا تھا تاکہ "جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار رہے اُنہیں چھڑا لے" (عبرانیوں ۲: ۱۵)۔

خدا نے اپنا پورا منصوبہ اُسی دن ظاہر نہیں کر دیا تھا جب گناہ انسانی نسل میں داخل ہوا تھا۔ خدا کا یہ کہنا گویا پیش گوئی کا ایک ہیولی تھا، مگر اِس سے آدم اور حوا اور اُن کی نسل کو اُمید کی ایک جھلک نظر آنے لگی۔ اِس ابتدائی وعدے میں بہت سی بنیادی سچائیاں مضمر ہیں جنہیں خدا کے نبی بعد میں تفصیل سے بیان کریں گے۔

زیرِ نظر کتاب کے باب ۱۸ میں تین وجوہات بیان کی جائیں گی کہ خدا نے اپنے منصوبے کو رمزیہ انداز میں کیوں بیان کیا۔ بائبل مقدس کو تاریخی ترتیب سے پڑھنے میں ایک لطف یہ ہے کہ انسان کو شیطان، گناہ اور موت سے چھڑانے کا خدا کا منصوبہ ایک ڈرامے کی طرح سامنے آتا ہے۔ خدا نے اپنی حکمت سے اِس منصوبے کو بتدریج ظاہر کیا۔ "حکم پر حکم ۔۔۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں" (یسعیاہ ۲۸ : ۱۰)۔

خاص لعنت

خدا نے بتایا کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلے گی۔ اِس پیش گوئی کو بیان کرنے کے لئے خدا نے الفاظ کا چناؤ بڑی احتیاط سے کیا اورآدم اورحوا پر واضح کردیا کہ اُن کے گناہ کے عملی نتائج کیا ہوں گے۔ اِن نتائج کو "لعنت" کہا گیا ہے۔

"۔۔۔اُس نے عورت سے کہا کہ مَیں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تُو درد کے ساتھ بچے جنے گی اورتیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہو گی اوروہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ اورآدم سے اُس نے کہا چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اوراُس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت مَیں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اُسے نہ کھانا اِس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تُو اپنی عمر بھر اُس کی پیداوار کھائے گا اوروہ تیرے لئے کانٹے اوراونٹ کٹارے اُگائے گی اور تُو کھیت کی سبزی کھائے گا۔ تُو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں تُو لوٹ نہ جائے اِس لئے کہ تُو اُس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تُو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا" (پیدائش ۳: ۱۶-۱۹)۔

آدم اورحوا نے اپنے خالق کے خلاف بغاوت کرنے کا فیصلہ کیا اوراُنہیں اِس کی ہولناک قیمت ادا کرنی پڑی۔

اب ایک خاندان بنانے کی خوشیوں کے ساتھ درد اورمصیبت اور تکلیف شامل ہو گی اورزمین اناج، پھل اور سبزیاں قدرتی طورپر پیدا کرنے کے بجائے جڑی بوٹیاں، کانٹے اوراونٹ کٹارے اُگائے گی۔ آرام اورشادمانی اورلطف

کے بجائے مشقت اورمحنت ہو گی۔ اِس سے بھی بدتر یہ کہ انسان کی اِس عارضی زندگی پر موت نامی ظالم عفریت کا سایہ منڈلاتا رہے گا۔

انسان غلبہ اورفرمان روائی کھو بیٹھا۔ گناہ لعنت لے آیا۔

کیا موت معمول کی چیز ہے؟

جو لوگ پاک صحیفوں کو نہیں مانتے وہ تنگی، مصیبت، نقصان، محرومی، ٹوٹے رشتوں، بیماری، بڑھاپے اور موت کو فطری اورمعمول کی بات قرار دیتے ہیں۔ گناہ کی لعنت کے بارے میں سچائی یا حقیقت کو سمجھنا یہ سمجھنے کی کلید ہے کہ ہمارے کراہتے ہوئے کرہ ارض پر جو حالات ہیں وہ ایسے کیوں ہیں۔ بہت سے سمجھ داراورعقل مند لوگ بنی نوع انسان کی قابلِ رحم حالت کو اِس بات کا ثبوت قرار دیتے ہیں کہ خدا کا کوئی وجود نہیں۔ وہ ایسی دلیلیں اِس لئے دیتے ہیں کیونکہ گناہ کے دنیا میں داخل ہونے اوراِس کے اثرات کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کیا بوڑھا ہونے کا عمل سلیقہ اورتوقیر کے ساتھ نہیں ہو سکتا تھا۔ اورجھریاں پڑنے اورکمزوراورخستہ حال ہونے کے بجائے شاعرانہ انداز سے بتدریج ختم نہ ہو سکتے تھے۔ چونکہ کوئی عقل مند کاری گر (خدا) ہے ہی نہیں اِس لئے ایسا نہیں ہو تا۔ اورچونکہ یہ جا ندار نہایت بھونڈے طریقے سے مرتب ہوئے ہیں اِس لئے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے۔ انسانوں نے خود ہی غلط انا کے باعث "عقل مند کاری گر" (خدا) کا تصور گھڑلیا ہے۔

سینیگال میں لوگ (خاص کر جنازے کے وقت) کہتے ہیں "خدا نے زندگی پیدا کرنے سے پہلے موت پیدا کی تھی"۔ بہت سے لوگوں کو اِس فلسفے سے تسلی ملتی ہے۔ یہ سوچ کر منطق اورپاک صحائف دونوں کی تردید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ موت "" سب سے پچھلا دشمن ہے جو نیست کیا جائے گا" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۶)۔

بدی، رنج و غم، مصیبت، مشقت، غربت اور موت معمول کی چیزیں معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ حملہ آور عناصر اِس دنیا کے لئے فطری یا طبعی چیزیں نہیں ہیں، جیسے کہ سرطان کے جراثیم صحت مند شخص کے بدن کے لئے فطری یا طبعی چیز نہیں ہیں۔

Rose bush and thorns pic

خوشبودار گلاب کے پودے پر کانٹے، فصل پیدا کرنے کے لئے محنت مشقت، خوبصورت اور دلکش بچے میں ضد، شوہر کا اپنی حسین بیوی کے ساتھ بد سلوکی کرنا، وضع حمل کے دل پسند عمل کے ساتھ شدید درد، جسم کے صحت مند نظام پر حملہ آور ہونے والی بیماریاں، بڑھاپے کا عذاب، موت کی ناگوار اور کرخت حقیقت، ہمارے جسموں کا مٹی میں لوٹ جانا ـــ یہ خدا کے اصل منصوبے کا حصہ نہ تھے۔

خدا نے مخلوقات کو ایسا نہیں بنایا تھا کہ اپنے ہی خلاف لڑتی رہے۔

گناہ کے دنیا میں داخل ہونے سے پہلے آدمی کو ساری مخلوقات پر اختیار اور تسلط حاصل تھا، ساری چیزیں پورے طور پر آدم اور حوا کی مطیع تھیں۔ دنیا راستی اور سلامتی سے معمور تھی۔ پھر یوں ہوا کہ ہمارے پہلے والدین گناہ اور موت کی راہ پر ہو لئے اور اُن کے ساتھ گناہ آلود اور مرتی ہوئی پوری انسانی نسل بھی آ گئی۔

کل مخلوقات متاثر ہوئی

کوئی شخص یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ یہ تو انصاف نہیں ہے! ایک شخص کے گناہ کی خاطر کوئی دوسرا کیوں دُکھ اُٹھائے؟

ہم میں سے ہر شخص اپنے لئے فیصلے کرتا ہے اور اِن فیصلوں کے لئے خدا ہمیں ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ ہم ایک لعنتی دنیا میں رہتے ہیں۔ وُلوف لوگوں کی ضرب المثل کے پیچھے جو حقیقت ہے وہ صاف ظاہر ہے "وبا خود کو اُسی تک محدود نہیں رکھتی جس نے اُسے شروع کیا۔"

گناہ کی نوعیت اور فطرت بھی ایسی ہی ہے۔ اب زندگی دلکش اور خوش گوار نہیں رہی۔ آدم کے گناہ کے نتیجہ میں "ساری مخلوقات مل کر اب تک کراہتی ہے" (رومیوں ۸: ۲۲)۔ گناہ کی لعنت سے سب متاثر ہیں۔

اچھی خبر یہ ہے کہ ہمارے خالق نے ابتدا ہی سے چھڑانے کا واضح منصوبہ بنا رکھا تھا، جیسے گھڑی ساز گھڑی کے اندر ایسے پرزے لگا دیتا ہے کہ اگر وقت آگے پیچھے ہو جائے تو ان پرزوں کی مدد سے اِس خرابی کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اِس کو میکانکی نظام کہتے ہیں۔ اِسی طرح کائنات بنانے والے نے بھی اپنی دنیا میں ایک میکانکی نظام رکھا ہے جس سے وہ شیطان، گناہ اور موت کی تباہ کن قوتوں کا ازالہ کر کے توازن قائم رکھتا ہے۔ شروع ہی سے خدا کا کوئی مقصد تھا کہ اُس نے گناہ کو دنیا میں آنے دیا اور اِس گناہ کی لعنت کو ختم کرنے کا اور جو اُس (خدا) پر ایمان لائیں اُن کے لئے اپنا فضل ظاہر کرنے کا منصوبہ بھی خدا نے شروع ہی سے بنا رکھا تھا۔

خدا کی کہانی کے شروع میں غم واندوہ، دکھ درد اور موت کا کوئی وجود نہ تھا اور جب کہانی ختم ہو گی تب بھی یہ چیزیں باقی نہ رہیں گی۔ ایک دن گناہ اور اُس کی لعنت موقوف اور معدوم کر دی جائے گی۔ "۔۔۔ وہ (خدا) اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔۔۔ اور پھر لعنت نہ ہو گی" (مکاشفہ ۲۱: ۴؛

۳:۲۲)۔ ہم اپنے سفر کے اختتام کے قریب اِس شاندار مستقبل کے بارے میں مزید سیکھیں گے۔

خدا کا فضل

کیا آپ کو یاد ہے کہ نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے کے بعد آدم اور حوا نے کیا کیا تھا؟

اُنہوں نے اپنے لئے انجیر کے پتوں سے لنگیاں بنائی تھیں۔ یہ اپنے گناہ اور شرمندگی کو ڈھانپنے اور چھپانے کی انسان کی پہلی کوشش تھی۔ خدا نے آدم اور حوا کی اپنی ذاتی کوشش کو قبول نہ کیا، بلکہ اُن کے لئے خدا نے خود ایک کام کیا۔

"۔۔۔ خداوند خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کُرتے بنا کر اُن کو پہنائے" (پیدائش ۳:۲۱)۔

خدا نے آدم اور حوا کو جانوروں کی کھالوں کی بنی ہوئی پوشاک فراہم کی۔ ایسا کرنے کے لئے خون بہایا گیا۔

تصور کریں کہ خدا نے چند بھیڑیں یا کوئی اور موزوں جانور چنے، اُنہیں ذبح کیا اور آدم اور حوا کے لئے "چمڑے کے کُرتے" بنائے۔ خدا اُن دونوں کو گناہ کی قیمت کے بارے میں اور اپنی پاک ذات کے بارے میں اہم سبق سکھا رہا تھا اور سمجھا رہا تھا کہ شرم ناک طور پر نااہل اور نالائق گنہگار میرے حضور میں کیسے مقبول ٹھہر سکتے ہیں۔

آدم اور حوا کو یہ خاص پوشاکیں مہیا کرنے سے اُن کا خالق اُن پر اپنا فضل کر رہا تھا جنہوں نے ابھی ابھی اُس کے خلاف بغاوت کی تھی۔ وہ خدا کی مہربانی اور رحم کے حق دار نہ تھے ۔۔۔ لیکن یہی تو فضل ہے ۔۔۔ رحم جس کے ہم حق دار نہیں۔

جس کے ہم حق دار ہیں وہ ملنا **عدل** ہے (= ابدی سزا)
جس کے ہم حق دار ہیں وہ نہ ملنا **رحم** یا **ترس** ہے (= کوئی سزا نہیں)
جس کے ہم حق دار نہیں وہ ملنا **فضل** ہے (= ابدی زندگی)

خدا کی راست بازی

آدم اور حوا کے لئے جانور ذبح کرنے سے خدا کا مقصد یہ تھا کہ وہ جان لیں کہ وہ نہ صرف "رحیم وکریم خدا" ہے (زبور۸۶: ۱۵) بلکہ "خدای صادق" (زبور ۷: ۹) بھی ہے۔ ضرور ہے کہ گناہ کی سزا موت سے دی جائے۔ جب آدم اور حوا نے اُن خوبصورت، بے زبان اور بے گناہ جانوروں کا اُبل اُبل کر نکلتا ہوا خون دیکھا تو اُن کی حالت کا تصور کیجئے۔ خدا نے اُنہیں واضح اور صاف نظر آنے والی مثال دی۔ گناہ کی سزا موت تھی (ہے)۔

خون کی پہلی قربانی خدا نے خود کی ـــ بعد میں بے شمار قربانیاں ہوں گی۔

یہ بھی غور کریں کہ خداوند خدا ہی تھا جس نے اُنہیں "کپڑے پہنائے" اور یہ کپڑے اُن کھالوں سے بنائے جو اُس نے خود مہیا کی تھیں۔ آدم اور حوا نے تو اپنے گناہ اور برہنگی (شرمندگی) کو ڈھانپنے کی کوشش کی تھی، لیکن اُن کی کوششیں خدا کو مطمئن نہ کر سکتی تھیں۔ اُن کے گناہ کے مسئلے کا مداوا اور علاج صرف اُسی (خدا) کے پاس تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ وہ اِس حقیقت کو سمجھیں۔ اور وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی یہ بات سمجھیں۔

گنہگاروں کو نکال دیا گیا

پیدائش کی کتاب کا تیسرا باب یوں اختتام پذیر ہوتا ہے:

"۔۔۔ خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لے کر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ اِس لئے خداوند خدا نے اُس کو باغِ عدن سے باہر کر دیا تاکہ وہ اُس زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغِ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں" (پیدائش ۳: ۲۲-۲۴)۔

جب لوسیفر اور گنہگار فرشتوں نے خدا کی مرضی کی جگہ اپنی مرضی مسلط کرنا چاہی تو اُنہیں آسمانی فردوس سے نکال دیا گیا تھا۔ اب آدم اور حوا نے خدا کی مرضی کی خلاف ورزی کی تو اُسی طرح اُنہیں زمینی فردوس سے نکال دیا گیا۔

اِس طرح آدم کو خدا کی پاک حضوری میں جانے اور حیات کے درخت (اِسے نیک و بد کی پہچان کے درخت کے ساتھ گڈمڈ نہ کریں) کے پاس جانے سے روک دیا گیا۔ پاک صحائف میں سے گزرنے کے سفر کے اختتام کے قریب ہم نیک و بد کی پہچان کے درخت کی ایک جھلک دیکھیں گے۔ حیات کا درخت ہمیشہ کی زندگی کی بخشش کی علامت ہے۔ یہ زندگی خدا اُن سب لوگوں کو بخشے گا جو اُس پر اور اُس کے منصوبہ پر ایمان لاتے ہیں۔

نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے آدم اور حوا نے ہمیشہ کی زندگی کا راستہ رد کر دیا اور ہمیشہ کی موت کا راستہ چن لیا۔ گناہ کے باعث آسمان اور زمین کے درمیان خوشگوار تعلق ٹوٹ گیا۔

آدم اور حوا کو بہت سنجیدہ اور خطرناک مسئلہ درپیش ہو گیا ــــ اور ہمیں بھی اِسی کا سامنا ہے۔

باب ١٥

Ch 15 Double Trouble pic

دُہری مشکل

"فرار ہونے والا مجرم ٣٨ سال کی تلاش کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔"

ٹیلی وژن، ریڈیو سے اِس قسم کی خبریں اکثر نشر ہوتی رہتی ہیں۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ سمتھ نامی ایک شخص ١٩٦٨ عیسوی میں کیلیفورنیا کے ایک قیدخانے سے فرار ہوا تھا جہاں وہ ڈاکا زنی کے جرم میں سزا کاٹ رہا تھا۔ وہ اپنی ماں کے کنوارپن کا نام استعمال کرتے ہوئے ٣٨ سال تک جگہ جگہ پھرتا رہا۔ آخر کار وہ امریکہ کے وسطی حصے میں ایک گھنے جنگل کے علاقے میں ایک ٹریلر میں رہنے لگا۔ یہاں پولیس نے اُسے ڈھونڈ نکالا۔

کریک کاؤنٹی کے شیرف (ناظم) کے سراغ رساں نے بتایا، "اُس نے ذرا زمین کی طرف دیکھا، پھر نظریں اُٹھا کر بولا، جی ہاں، مَیں ہی ہوں۔۔۔، اُسے خواب وخیال بھی نہیں تھا کہ پولیس اِتنے طویل عرصے تک مجھے تلاش کرتی رہے گی" (اے۔ بی۔ سی نیوز ۲۰ مئی ۲۰۰٦ عیسوی)۔

جیسے سمتھ قانون کا پیچھا نہ چھوڑنے والے ہاتھوں سے نہ بچ سکا اُسی طرح خدا کے قوانین کو توڑنے والا شخص راست قانون دینے والے صادق منصف کی لا محدود رسائی سے بچ نہیں سکتا۔

اور قانون توڑنے والے کون ہیں؟

"جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے" (۱۔یوحنا ۳: ۴)۔

شرع کی مخالفت کرنا یا شرع یعنی قانون کو توڑنا ایک ہی بات ہے۔

جو کوئی خدا کے اچھے اور کامل قوانین (حکموں) کو توڑتا ہے وہ قانون شکن ہے۔ لوسیفر نے یہی کیا تھا۔ آدم اور حوا نے یہی کیا تھا۔ اور ہم نے بھی یہی کیا ہے۔

ہر ایک گناہ خدا کی مخالفت ہے۔ بہت سے لوگ اپنے گناہ کو معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ لیکن خدا کی نظر میں سارے گنہگار جو توبہ نہیں کرتے اور معافی حاصل نہیں کرتے وہ باغی مجرم ہیں، خواہ وہ کتنے ہی "نیک" اور مذہب پرست کیوں نہ ہوں۔

سراب کے پیچھے بھاگنے والے یعنی رجائیت پرست

موسمی حالت کے باعث وسیع ریگستان میں ایسا نظر آتا ہے کہ دُور پانی بہہ رہا ہے۔ اِس کو سراب کہتے ہیں۔ یہ فقط نظر کا دھوکا ہوتا ہے۔

جو شخص صرف روشن پہلو پر نظر رکھے اور اُمید لگائے رکھے اُس کو رجائی یا رجائیت پرست کہتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا ایک پڑوسی نے مجھ سے کہا "مَیں رجائیت پسند ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ مَیں جنت میں جاؤں گا۔"

جب عدالت کا وقت آئے گا تو کیا اُس کی رجائیت اور اُس کی اپنی کوششیں اُسے ابدی سزا سے بچا سکیں گی؟

ایک دفعہ ہم کیلیفورنیا کی وادی موت (دنیا کا ایک گرم ترین صحرا) میں سے گزر رہے تھے، تو مَیں نے دیکھا کہ دُور ایک جھیل چمک رہی ہے۔ لیکن جب ہم نزدیک پہنچے تو "جھیل" غائب ہو گئی۔ مَیں نے دُور آگے دیکھا تو ویسی ہی ایک اَور "جھیل" تھی۔ وہ بھی غائب ہو گئی۔

یہ سراب تھا۔

روشنی کی کرنیں ہوا کی پرتوں یا تہوں میں سے گزرتی ہیں جن کا درجہ حرارت اور کثافت فرق فرق ہوتی ہے تو اُن کا راستہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اِس عمل سے سراب پیدا ہوتا ہے۔ سراب اصلی جھیل کی طرح نظر آتا ہے، لیکن یہ جھیل اصلی نہیں ہوتی۔ اِسی طرح کوئی گنہگار رجائیت پسند ہو سکتا ہے کہ مجھے جنت میں جانے کا موقع مل جائے گا۔ لیکن پاک صحائف سچائی کا انکار کرتے ہیں۔ آدم کی نسل یعنی سارے انسان اپنے آپ کو عدالت اور عدالت کی سزا سے بچانے کی سکت نہیں رکھتے۔ وہ "کمزور" (بلکہ بے زور) ہیں (رومیوں ۵:۶)۔

جس طرح جھلستے ہوئے ریگستان میں کوئی شخص اپنی چھاگل سے پانی گرا دے اور راستہ کھو چکا ہو اُسی طرح بنی نوع انسان گناہ کے باعث اپنی کھوئی ہوئی ہمیشہ کی زندگی کو دوبارہ حاصل کرنے میں بے بس ہیں۔

"۔۔۔ ہم سب کو مرنا ہے اور ہم زمین پر گرے ہوئے پانی کی طرح ہو جاتے ہیں جو پھر جمع نہیں ہو سکتا" (۲۔سموئیل ۱۴:۱۴)۔

بھٹکے ہوئے آدمی کو کچھ نظر آتا ہے اور وہ سچے دل سے یقین کرتا ہے کہ نخلستان ہے جس سے میری جان بچ جائے گی۔ لیکن وہ "نخلستان" جھلس دینے والی گرمی کی لہریں ثابت ہوتا ہے۔ وہ پیاس کا مارا، جس کے جسم میں پانی بہت کم ہو گیا ہے، بوجھل قدموں سے چلتا ہوا ایک سراب سے دوسرے سراب کی طرف بڑھتا ہے اور بالآخر مر جاتا ہے۔

یہی حال گنہگار کی رجائیت پسندی، اخلاص اور اپنی کوشش سے جنت حاصل کرنے کی تعلیم دینے والے مذاہب کا ہے۔

"ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے پر اُس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں" (امثال ۱۴: ۱۲)۔

اپنی گناہ آلودہ حالت کا کچھ ازالہ کرنے کی خاطر دنیا بھر میں کروڑوں لوگ آج بھی ایسی راہوں پر چل رہے ہیں جو اُنہیں درست اور سیدھی معلوم ہوتی ہیں۔ وہ مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں۔ شرعی طریقوں سے اپنے بدنوں کو دھوتے ہیں، رٹی رٹائی دعائیں میکانکی انداز میں دہراتے ہیں، بعض قسم کے کھانوں سے پرہیز کرتے ہیں، خیرات کرتے ہیں، موم بتیاں اور دیئے جلاتے ہیں، تسبیح پر اُنگلیاں چلاتے ہیں، دیگر ورد زبانی یاد کر کے دہراتے ہیں اور ایسے کام کرتے ہیں جن کے بارے میں یقین رکھتے ہیں کہ یہ "نیک کام" ہیں۔ بعض لوگ اپنے مذہبی لیڈروں کی اطاعت کرتے ہیں اور بعض لوگ اُمید رکھتے ہیں کہ اگر ہم کسی پاکیزہ اور سچے مقصد کی خاطر شہید ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔

کیا ممکن ہے کہ وہ کسی سراب کے پیچھے بھاگ رہے ہوں؟

اپنے آپ کے بارے میں سچا نظریہ

ایک وُلوف ضرب المثل ہے کہ "سچائی (تیز) کالی مرچ نہیں ہے۔"

سچائی اگرچہ ہمیں پریشان کرتی اورتکلیف دیتی ہے تو بھی خدا ہمارے بارے میں بے رحم سچائی بتاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے گناہ کے بارے میں اُس کے سامنے دیانت دار ہوں۔ اگر ہم دیانت دار نہیں تو ہم اُس سخت بیمار خاتون کی مانند ہیں جو ہماری پڑوسن تھی اورہمارے اُس کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ مجھے کسی اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ وہ زور دے کر کہتی تھی کہ مَیں ٹھیک ہو جاؤں گی۔ چند ہی ہفتوں بعد وہ فوت ہو گئی۔

اپنی زمینی زندگی کے دوران مسیح خداوند نے اپنے آپ کو راست بازاور نیکوکارسمجھنے والے مذہبی راہنماؤں کے ایک گروپ سے کہا:

> "تندرستوں کو طبیب کی ضرورت نہیں بلکہ بیماروں کو۔ مَیں راست بازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں" (مرقس ۲: ۱۷)۔

پاک صحائف کے صاف صاف بیان کے باوجود ہر مذہب کے عبادت خانوں میں لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ تم کافی نیک ہو، بس تھوڑی سی اَورکوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ خدا کی اصل اور خالص راست بازی کی تعلیم نہیں دیتے اورنہ گناہ کے ہولناک نتائج بتاتے ہیں۔

کینیڈا کے ایک عبادت خانہ کے دروازے پر مَیں نے یہ پیغام لکھا ہوا دیکھا:

"ہم ہرایک کو قبول کرتے ہیں اور

کسی کو نہیں کہتے کہ تُو گنہگار ہے۔"

خدا نے فردوس کے پھاٹک پر فرق پیغام چسپاں کر رکھا ہے:

"کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا ہے ۔۔۔
ہرگز داخل نہ ہو گا۔"

(مکاشفہ ۲۱ :۲۷)

پاک کلام کہتا ہے "سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" (رومیوں ۳: ۲۳)۔ خدا کسی کو اُس کی خوبیوں (اچھے اعمال) کی بنیاد پر قبول نہیں کرتا۔ وہ سب کو کہتا ہے تم گنہگار ہو۔

فردوس میں صرف وہی داخل ہوں گے جو اُس طریقے سے دُھل کر صاف ہوں گے جو اُس (خدا) کے عدل اور پاکیزگی کے معیار کے مطابق ہے۔

خدا کے بارے میں درست نظریہ

ایک دن یسعیاہ نبی کو خدا کی کامل قدوسیت اور ہیبت ناک جلال کا رَویا دکھایا گیا۔ یسعیاہ نے لکھا ہے:

"جس سال عزیاہ بادشاہ نے وفات پائی مَیں نے خداوند کو ایک بڑی بلندی پر اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا اور اُس کے لباس کے دامن سے ہیکل معمور ہو گئی۔ اُس کے آس پاس سرافیم کھڑے تھے جن میں سے ہر ایک کے چھ بازو تھے اور ہر ایک دو سے اپنا منہ ڈھانپے تھا اور دو سے پاؤں اور دو سے اُڑتا تھا۔ اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قدوس قدوس رب الافواج ہے۔ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے اور پکارنے والے کی آواز کے زور سے آستانوں کی بنیادیں ہل

گئیں اورمکان دھوئیں سے بھرگیا۔ تب مَیں بول اُٹھا کہ مجھ پر افسوس! مَیں توبرباد ہوا! کیونکہ میرے ہونٹ ناپاک ہیں اورنجس لب لوگوں میں بستا ہوں، کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا" (یسعیاہ ۶:۱۔ ۵)۔

آسمان پر خدا کے اِرد گرد آگ کی طرح روشن جلال اِتنا درخشاں ہے کہ کامل طورپر پاک فرشتے بھی اپنے چہرے اورپاؤں ڈھانپے رکھتے ہیں۔ اُن فرشتوں پر خدا کے قدس اورجلال کی ایسی ہیبت ہے کہ وہ اُس کی حضوری میں بیٹھ نہیں سکتے بلکہ وہ اُس کے تخت کے چاروں طرف اُڑتے اورپکارتے رہتے ہیں " قدوس، قدوس، قدوس رب الافواج ہے۔ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔''

کیا وجہ ہے کہ انسان گناہ کی اصلیت کو نہیں دیکھ سکتے؟

شاید اِس لئے کہ اُنہوں نے کبھی خدا کو نہیں دیکھا کہ وہ کون اورکیسا ہے۔ اُنہوں نے اُس کی جھلکتی بلکہ دہکتی ہوئی پاکیزگی (قدس) پر کبھی دھیان نہیں دیا، کبھی غور نہیں کیا۔ یسعیاہ خدا کا دین دار نبی تھا۔ توبھی خداوند کے پاک جلال کی رَویا نے اُسے اُس کی اپنی ناپاکی، آلودگی اورگھنونے پن کا گہرا احساس دلایا۔ وہ پکار اُٹھا "مجھ پر افسوس! کیونکہ میرے ہونٹ ناپاک ہیں!"

خداوند کے ساتھ موازنہ کرنے سے یسعیاہ جانتا تھا کہ مَیں اوراسرائیل کی ساری قوم کی حالت نہایت خستہ اورناگفتہ بہ ہے!

بعد میں یسعیاہ نے لکھا " ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا'' ---" --- ہم تو سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز اورہماری تمام راست بازی ناپاک لباس کی مانند ہے'' (یسعیاہ ۵۳: ۶؛ ۶۴: ۶)۔ یسعیاہ جانتا تھا کہ رسمی نہانا دھونا یا اپنی ساری کوششیں بھی مجھے خداوند

کے حضور پاک نہیں ٹھہرا سکتیں۔ اپنے پاک خالق کی نظروں میں "ہم سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز۔"

شرعی یا رسمی طور سے نہانا دھونا پرانے عہدنامے کی شریعت کا حصہ تھا (دیکھئے استثنا کی کتاب)۔ اِس کا مقصد گنہگاروں کو سکھانا تھا کہ تم خدا کے حضور روحانی طور سے ناپاک ہو۔ چونکہ خدا نے مسیحِ موعود کے وسیلے سے کامل پاکیزگی اور راست بازی مہیا کر دی ہے اِس لئے اب اِن رسموں کی کوئی ضرورت نہیں (پڑھیں اعمال باب ۱۰ اور کلسیوں باب ۲)۔ تاہم آج بھی بہت سے مذاہب ظاہری اور رسمی پاکیزگی اور نہانے دھونے پر بہت زور دیتے ہیں۔ مجھے لندن سے ایک مسلم شخص کی طرف سے یہ ای میل آئی: "مسیحیوں سمیت سارے غیر مسلم گندے اور ناپاک ہیں۔ مسلمان بہت پاک صاف اور اللہ کے نزدیک ہیں کیونکہ وہ (شرع کے مطابق) نہاتے دھوتے اور وضو کرتے ہیں۔۔۔"

ایوب نبی نے انسان کی آلودہ اور نجس حالت کو سمجھا۔ اُس نے کہا "۔۔۔ انسان خدا کے حضور کیسے راست باز ٹھہر سکتا ہے؟ ۔۔۔ اگر مَیں اپنے کو برف کے پانی سے دھوؤں اور اپنے ہاتھ کتنے ہی صاف کروں تو بھی تُو مجھے کھائی میں غوطہ دے گا اور میرے ہی کپڑے مجھ سے گھن کھائیں گے" (ایوب ۹:۲، ۳۰، ۳۱)۔ اور یرمیاہ نبی نے خدا کی یہ بات لکھی "ہر چند تُو اپنے آپ کو سجی (سوڈا) سے دھوئے اور بہت سا صابون استعمال کرے تو بھی خداوند خدا فرماتا ہے تیری شرارت کا داغ میرے حضور عیاں ہے" (یرمیاہ ۲:۲۲)۔

خدا کے بارے میں درست نظریے سے اپنے بارے میں درست نظریہ پیدا ہوتا ہے۔ اپنے خالق کے بارے میں ناقص سوچ کے باعث ہمارے اپنے بارے میں غرور اور خود پسندی کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

کوئی شخص جو نہایت گندے، غلیظ اور بیماری کے جراثیم سے لت پت چیتھڑے پہنے ہو تصور کر سکتا ہے کہ مَیں بالکل صاف ستھرا اور قابل قبول ہوں، لیکن یہ سوچ اُسے ایسا تو نہیں بنا دے گی۔

خدا کے جلال اور اُس کی راست بازی کے مقابلے میں ہماری بہترین کوششیں بھی "ناپاک لباس" (گندی دھجیوں) کی مانند ہیں۔"

سب کے لئے سبق

بنی اسرائیل کی قوم بنانے اور تیار کرنے میں خدا کا ایک مقصد یہ تھا کہ ساری قوموں کو چند اہم سبق سکھائے۔ بے شک خداوند خدا اسرائیل کے ساتھ ہمیشہ وفادار تھا (اور ہے)۔ لیکن اسرائیلی خدا سے لگاتار بے وفائی کرتے رہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اُن سے سبق سیکھیں۔ "یہ باتیں ہمارے واسطے عبرت ٹھہریں تاکہ ہم بُری چیزوں کی خواہش نہ کریں جیسے اُنہوں نے کی" (۱۔کرنتھیوں ۱۰: ٦)۔

توریت کی دوسری کتاب بنام "خروج" میں موسیٰ نے لکھا ہے کہ اسرائیلی گناہ کو ویسا نہیں دیکھتے تھے جیسا خدا دیکھتا ہے۔ اسرائیلی صدیوں سے مصر کی غلامی میں تھے۔ خدا اپنے زورآور بازو سے، اپنی قدرت اور طاقت سے اُنہیں غلامی کے گھر سے نکال لایا۔ لیکن وہ خداوند خدا اور اُس کی ذات اور صفات کے بارے میں اب تک بہت کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ وہ یہی خیال کرتے تھے کہ ہم بہت فرماں بردار ہیں اور خدا کے غضب سے بچ جائیں گے۔

بنی اسرائیل کو اپنے اوپر اتنا اعتماد تھا کہ اُنہوں نے موسیٰ سے کہا "جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے وہ سب ہم کریں گے" (خروج ۱۹ :۸)۔

وہ اپنے آپ کو بے بس گنہگار نہیں سمجھتے تھے اور نہ جانتے تھے کہ کامل راست بازی کے لئے خدا کا تقاضا کیا ہے۔ وہ بھول گئے تھے کہ صرف ایک ہی گناہ نے آدم اور حوا کو اپنے خالق (خدا) سے جدا کر دیا تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ یہ لوگ اپنے گناہ کو دیکھیں اور شرم محسوس کریں۔ یہ دیکھنے اور سمجھنے میں اُن کی مدد کرنے کے لئے خدا نے اُنہیں دس نکاتی اِمتحانی پرچہ دیا۔ اُن دس نکات سے وہ اپنے آپ کو جانچ پرکھ سکتے تھے۔

بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ خداوند خدا اپنی پوری قدرت اور جلال کے ساتھ کوہِ سینا پر اُترا"۔۔۔ بادل گرجنے اور بجلی چمکنے لگی اور پہاڑ پر کالی گھٹا چھا گئی اور قرنا کی آواز بہت بلند ہوئی اور سب لوگ ڈیروں میں کانپ گئے" (خروج ۱۹: ۱٦)۔ اُس وقت خدا نے بلند آواز سے دس احکام اُنہیں سنائے۔

خدا نے سارے حکم زبانی سنائے (خروج باب ۲۰)۔ اِس کے بعد خدا نے موسیٰ کو پہاڑ پر بلایا اور اُسے پتھر کی دو لوحیں دیں جن پر یہ احکام کندہ تھے (خروج ۲۴: ۱۲؛ ۳۱: ۱۸) ۔۔"۔۔۔ وہ لوحیں خدا ہی کی بنائی ہوئی تھیں اور جو لکھا ہوا تھا وہ بھی خدا ہی کا لکھا اور اُن پر کندہ کیا ہوا تھا" (خروج ۳۲: ۱٦)۔

دس حکم

10 commandments pic

۱۔ میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

اپنی زندگی کے ایک ایک دن میں اپنے پورے دل، اپنی پوری عقل اور اپنی پوری طاقت سے خدا کو نہ ماننا، گناہ ہے (خروج باب ۲۰)۔

۲۔ تُو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت

نہ بنانا۔۔۔ تُو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا۔

یہ حکم کسی بت یا مورت یا کسی بھی چیز کے آگے جھکنے اور اُسے سجدہ کرنے اور اُس کی تعظیم کرنے تک محدود نہیں۔ کسی بھی چیز (خواہش، رویہ، عادت) کو خدا کی جگہ دینا اِس حکم (قانون) کی خلاف ورزی ہے۔

۳۔ تُو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔

اگر آپ واحد حقیقی خدا کی اطاعت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن اُسے جاننے اور اُس کے کلام (کلمہ) کی فرماں برداری کرنے کے طالب نہیں ہوتے تو آپ خداوند کا نام بے فائدہ لیتے ہیں۔

۴۔ یاد کر کے تُو سبت کا دن پاک ماننا۔۔۔ اُس میں نہ تُو کوئی کام کرے نہ۔۔۔

خدا کا تقاضا تھا کہ میری (خدا کی) تعظیم کی خاطر اسرائیلی ساتویں دن کوئی کام نہ کریں۔

۵۔ تُو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔

کامل فرماں برداری میں ذرا بھی کسر ہو تو گناہ ہے۔ جو بچہ والدین کی عزت نہیں کرتا یا اُن کے ساتھ بُرا رویہ رکھتا ہے وہ اِس حکم کی خلا فی ورزی کرتا ہے۔

۶۔ تُو خون نہ کرنا۔

خدا نے یہ بھی فرمایا ہے "جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے" (۱۔یوحنا ۳: ۱۵)۔ عداوت، قتل کے برابر ہے۔ خدا دلوں کو دیکھتا ہے اور سارا وقت بے لوث، بے غرض محبت کا تقاضا کرتا ہے۔

۷۔ تُو زنا نہ کرنا۔

یہ حکم نہ صرف جسم کے غیر اخلاقی استعمال سے منع کرتا ہے بلکہ دل و دماغ میں ناپاک خیالات لانے سے بھی منع کرتا ہے۔ "جس کسی نے بُری

خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا۔'' (متی ۵:۲۸)

۸۔ تُو چوری نہ کرنا۔

اپنے جائز حصے یا حق سے زیادہ لے لینا، ٹیکس میں ڈنڈی مارنا، امتحان میں نقل کرنا یا اپنے مالک کے لئے دیانت داری سے کام نہ کرنا، یہ سب چوری کرنے کی مختلف شکلیں ہیں۔

۹۔ تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

کسی شخصی، کسی چیزیا کسی وا .عہ کے بارے میں کوئی ایسا بیان دینا یا بات کرنا جو پورا سچ نہ ہو، گناہ ہے۔

۱۰۔ تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔

جو چیزکسی دوسرے کی ملکیت ہے اُس کی طلب رکھنا گناہ ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے اُسی پر قناعت کرنی چاہئے۔

قصوروار!

خداوند خدا اِن دس حکموں کا اعلان کر چکا تو کیا ہوا؟ پاک کلام بیان کرتا ہے کہ "سب لوگوں نے بادل گرجتے اوربجلی چمکتے اورقرنا کی آواز ہوتے اور پہاڑ سے دھواں اُٹھتے دیکھا اورجب لوگوں نے یہ دیکھا تو کانپ اُٹھے اوردُور کھڑے ہو گئے۔"

(خروج ۲۰:۱۸)

اب وہ ڈینگیں نہیں ماررہے تھے کہ "جو کچھ خداوند نے فرمایا ہے وہ سب ہم کریں گے۔''

وہ امتحان میں ناکام ہو گئے تھے۔

آپ کا کیا حال ہے؟ آپ امتحان میں کیسے رہے؟

اگر آپ نے دسوں حکموں میں سو فیصد (اِس کا مطلب ہے کہ اپنی پیدائش سے لے کر اِس لمحے تک ہر روز ۲۴ گھنٹے، ہفتے میں ۷ دن) سے کم نمبر لئے ہیں تو آپ بنی اسرائیل کی مانند، اور میری مانند امتحان میں ناکام ہو گئے ہیں۔

"کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قصوروار ٹھہرا" (یعقوب ۲:۱۰)۔

اِس کتاب کے پہلے باب میں ہم نے دیکھا تھا کہ بائبل مقدس نہ صرف دنیا میں سب سے زیادہ بکنے والی کتاب ہے، بلکہ سب سے زیادہ کترائی جانے والی کتاب بھی ہے۔ اِس کے اِتنی نامقبول ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ ہمارے گناہ کو ظاہر کر دیتی ہے اور ہمارے غرور کو تار تار کر دیتی ہے۔ یہ ہمیں کہتی ہے "تُو کہتا ہے کہ مَیں دولت مند ہوں اور مال دار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ تُو کم بخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے" (مکاشفہ ۳:۱۷)۔ بائبل مقدس یہ بھی کہتی ہے "۔۔۔ زمین پر کوئی ایسا راست باز انسان نہیں کہ نیکی ہی کرے اور خطا نہ کرے" (واعظ ۷:۲۰)۔

خدا کی شریعت ہمیں اپنے بارے میں کچھ اچھا احساس نہیں دلاتی۔

دس حکم کیوں؟

اِن حکموں کا مقصد کیا ہے؟ اگر کوئی انسان خدا کے معیار پر پورا نہیں اُتر سکتا تو خدا نے یہ معیار بتایا ہی کیوں؟

واضح وجہ تو یہ ہے کہ خدا نے یہ دس حکم اِس لئے دیئے کہ بنی نوع انسان کو ایک واضح اور صاف اخلاقی معیار مہیا ہو تا کہ معاشرے میں نظم اور باقاعدگی قائم رہے۔ جس ثقافت یا تہذیب میں اتفاق رائے نہ ہو کہ کیا غلط اور کیا

درست ہے، وہاں طوائف الملوکی، لاقانونیت اورظلم وجبر کا دوردَورہ ہوتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ معاشرے میں قانون کی حکومت کی ضرورت ہے۔ لیکن خدا نے جو دس حکم دیئے تو چند مزید اہم اورضروری وجوہات بھی تھیں۔

"۔۔۔ تا کہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اُس کے حضورراست بازنہیں ٹھہرے گا اِس لئے کہ شریعت کے وسیلہ سے تو گناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے" (رومیوں ۳: ۱۹۔ ۲۰)۔

دس حکموں کے تین کام

۱۔ خدا کی شریعت خود کو راست باز ٹھہرانے والوں کا منہ بند کر دیتی ہے۔ "۔۔۔ تا کہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اورساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے" (رومیوں ۳: ۱۹)۔ دس حکم ہم پر واضح کرتے ہیں کہ آپ اپنے آپ کو کتنا ہی نیک کیوں نہ سمجھتے ہوں مگر خدا کی کامل راست بازی کے معیار پر کبھی پورا نہیں اُتر سکتے، اُس کے معیار کا تقاضا پورا نہیں کر سکتے۔ آپ شریعت کو توڑنے کے مجرم ہیں۔ فخر کرنا اورڈینگیں مارنا چھوڑ دو (دیکھئے لوقا ۱۸: ۹۔ ۱۴؛ افسیوں ۲: ۹،۸)۔

۲۔ خدا کی شریعت ہمارا گناہ ظاہر کر دیتی ہے، کیونکہ شریعت گناہ کی پہچان کراتی ہے۔ شریعت ایکس رے کی طرح ہے۔ ایکس رے کی تصویر ٹوٹی ہوئی ہڈی تو دکھا دیتی ہے، لیکن اُسے جوڑ نہیں سکتی۔ اِسی طرح "شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اُس کے حضورراست باز نہ ٹھہرے گا" یعنی اِتنا نیک ثابت نہیں ہو گا کہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ دس حکم آئینے کی مانند ہیں جو انسان کو اُس کا گندہ چہرہ دکھا دیتا ہے، لیکن میل کچیل کو دھو کر دُور نہیں کر سکتا۔

چند سال ہوئے مَیں نے سینیگال میں رومن کیتھولک فرقے سے تعلق رکھنے والے مڈل سکول کے ایک ریاضی کے اُستاد کو خدا کی شریعت کے مقصد کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ یہ اُس کے لئے ایک حیرت ناک اور چونکا دینے والا انکشاف تھا۔ اُس نے حسرت بھری آواز سے کہا، " ٹھیک ہے، دس حکم ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم خدا کے حضور بے بس گنہگار ہیں۔ وہ پاک ہے اور ضرور ہے کہ گناہ کی عدالت کرے اور ہم اپنے نیک اعمال یا دعاؤں یا روزوں کے ذریعہ سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے۔ تو پھر ہم خدا کے حضور کیسے قابلِ قبول ٹھہر سکتے ہیں؟ حل کیا ہے؟"

۳۔ خدا کی شریعت ہمیں خدا کا حل بتاتی ہے۔ جس طرح ہسپتال میں ایکسرے لینے والا ٹوٹی ہوئی ٹانگ والے شخص کو بتاتا ہے کہ فلاں مانے ہوئے ڈاکٹر کے پاس جاؤ وہ ٹوٹی ہڈیاں جوڑ سکتا ہے، اِسی طرح شریعت اور انبیا ہمیں اُس واحد "معالج" کے پاس جانے کی ہدایت کرتے ہیں جو" شریعت کی لعنت سے چھڑا" سکتا ہے (گلتیوں ۳: ۱۳)۔ تھوڑی دیر بعد ہم اِس نکتے پر مزید بات کریں گے۔

مسیحِ موعود واحد ہستی ہے جس نے خدا کے سارے حکموں پر پورا پورا عمل کیا۔ صرف وہی کہہ سکتا ہے "اے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے، بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے" (زبور ۴۰: ۸)۔ شریعت اُسی کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے "شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اُستاد بنی تاکہ ہم ایمان کے سبب سے راست باز ٹھہریں" (گلتیوں ۳: ۲۴)۔ انسان کے گناہ کے لئے خدا کے حل کا پورا خاکہ رومیوں ۳: ۲۰۔ ۲۷ میں پیش کیا گیا ہے۔

بچاؤ!

اگر آپ ڈوب رہے ہوں اور کوئی نزدیک ہو جو آپ کو بچا سکتا ہو تو کیا آپ اِتنا غرور کریں گے کہ اُسے نہ پکاریں؟

یہ تسلیم کرنا شکست کی بات نہیں ہے کہ مَیں اپنے آپ کو گناہ کی سزا سے جو موت ہے بچا نہیں سکتا۔ یہ فتح کی طرف پہلا قدم ہے۔ انسان کو مدد کی ضرورت ہے۔ یہ مدد صرف خدا مہیا کر سکتا ہے۔

بہت مشہور کہاوت ہے کہ "ہمتِ مرداں مددِ خدا" یعنی انسان ہمت کرے تو خدا بھی مدد کرتا ہے۔ بے شک یہ کہاوت زندگی کے کئی شعبوں پر اطلاق کرتی ہے۔ لیکن جب ہماری گناہ سے آلودہ اور مُردہ روحانی حالت کی بات ہو تو اِس کے بالکل اُلٹ بات صادق آتی ہے۔ خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو جانتے اور مانتے ہیں کہ ہم اپنی مدد نہیں کر سکتے۔

خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو مانتے ہیں کہ ہمیں نجات دہندہ، چھڑانے اور بچانے والے کی ضرورت ہے۔

ایک عام افریقی ضرب المثل ہے کہ لکڑی کا لٹھا مدتوں پانی میں پڑا رہے لیکن مگرمچھ نہیں بنے گا۔ اِسی طرح انسان بھی اپنی نجس اور گھنونی فطرت کو بدل کر راست باز نہیں بن سکتا۔

نجس ہو گیا

پھر آدم کو یاد کریں۔ خدا نے اُسے ایک حکم دیا تھا۔

"نیک و بد کی پہچان کے درخت کا (پھل) کبھی نہ کھانا۔"

اگر آدم اور حوا اپنے خالق کا حکم مانتے تو وہ ہمیشہ تک زندہ رہ سکتے تھے اور اُس کے ساتھ اُن کا خوش گوار رشتہ اور گہرا ہو سکتا تھا۔ لیکن ایسا ہوا نہیں۔

ہمارے اوّلین والدین نے حکم عدولی کی اور خدا کے ساتھ اُن کا رشتہ ٹوٹ گیا۔ اب گنہگار ہو گئے اور اپنے آپ کو خدا سے چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔ اُنہیں شرم محسوس ہو رہی تھی۔ اُنہوں نے اپنا ننگا پن انجیر کے پتوں سے ڈھانپنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے اُنہیں ڈھونڈ نکالا۔ اُس نے اُنہیں اپنے عدل اور رحم کی جھلک دکھائی اور پھر اپنی حضوری سے نکال دیا۔ وہ (خدا) واپسی کا راستہ مہیا نہ کرتا تو وہ ہمیشہ تک باہر (فردوس بدر) رہتے۔ وہ اپنے پاک اور قدوس خالق اور منصف کے حضور میں نجس اور ملعون تھے۔

یہاں ایک اہم سوال سامنے آتا ہے۔ آدم اور حوا کو کتنے گناہ کرنے تھے جن کے بعد خدا اُنہیں باغِ عدن سے نکال دیتا؟

صرف ایک گناہ سے یہ کام ہو گیا۔

اُنہوں نے ماضی میں کتنے بھی "نیک اعمال" کئے ہوتے یا بعد میں کتنی بھی کوشش کرتے، تو بھی اُس صرف ایک گناہ کے نتائج کو باطل نہیں کر سکتے تھے۔

"نیک ہونا" خدا کا معمول کا معیار ہے۔ جب آدم نے گناہ کیا تو وہ خدا کے معیار کے مطابق "نیک" نہ رہا۔ وہ خالص پانی سے بھرے ہوئے گلاس کی مانند ہو گا جس میں کوئی ایک قطرہ سنکھیا ڈال دے۔ اگر گلاس میں زہریلا پانی ہو، اور اُس میں اور خالص پانی ڈالیں تو کیا اُس کا زہر نکل جائے گا؟ نہیں۔ اِسی طرح ہم کتنے بھی نیک کام کریں گناہ کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ گناہ کا نتیجہ موقوف نہیں ہو گا۔ لیکن اگر نیک اعمال گناہ کو دُور کر بھی سکتے تو بھی ہمارے پاس "" خالص پانی'' نہیں ہے۔ صحیح معنوں میں نیک اعمال ہیں نہیں جو اپنی گناہ آلود سرشت میں ڈال سکیں۔

ہماری بڑی بڑی کوششیں خدا کی نظر میں آلودہ اور نجس ہیں۔

آدم کی روح گناہ سے آلودہ ہو چکی تھی ۔۔ اور حوا کی بھی اور ہماری بھی۔ ہم سب اُسی آلودہ سرچشمہ سے نکلے ہیں۔ داؤد نبی ہمیں خدا کا فیصلہ سناتا ہے:

"خداوند نے آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کی تا کہ دیکھے کہ کوئی دانش مند، کوئی خدا کا طالب ہے یا نہیں۔ وہ سب کے سب گمراہ ہوئے۔ وہ باہم نجس ہو گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں" (زبور ۱۴: ۲، ۳)۔

ہمارا دُہرا مسئلہ

ایک سو سال پرانا واقعہ سنایا جاتا ہے کہ برطانوی جیل میں ایک آدمی قید تھا۔ اُسے سزائے موت ہو چکی تھی۔ ایک دن اُن کی کالی کوٹھڑی کا دروازہ کھلا اور جیلر اندر آیا اور بولا "خوش ہو جاؤ! ملکہ معظمہ نے تمہاری سزا معاف کر دی ہے۔"

جیلر کو سخت حیرت ہوئی کیونکہ اُس آدمی نے کوئی ردِعمل نہ دکھایا۔

جیلر نے دستاویز کو اُس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا، "میاں، خوش ہو جاؤ۔ یہ ہے معافی نامہ، ملکہ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔"

اب اُس نے اپنی قمیص اُٹھائی اور ایک خوف ناک سی رسولی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا، "مجھے سرطان ہے۔ یہ چند دنوں یا ہفتوں میں مجھے مار ڈالے گا۔ اگر ملکہ اِسے نہیں نکالتی تو میرے لئے معافی بے کار ہے۔"

وہ شخص جانتا تھا کہ مجھے جرائم کی معافی سے زیادہ کوئی چیز چاہئے ۔۔ اُسے نئی زندگی چاہئے تھی۔

آدم کی نسل کا ہر شخص اُس آدمی جیسا ہے جسے سزائے موت ہو چکی تھی۔ ہم پیدائشی گنہگار ہیں اوراپنی مرضی، اپنے چناؤ سے بھی گنہگار ہیں۔ ہم دُہرے مخمصے میں، دُہری مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہمیں ضرورت ہے کہ خدا کے خلاف جرائم کی معافی ملے اورہمیں ضرورت ہے کہ خدا سے راست بازاورابدی زندگی ملے جس سے ہم خدا کی پاک حضوری میں رہنے کے قابل ہو جائیں۔ ہماری دُہری مصیبت یہ ہے:

* **گناہ**: ہم گنہگار ہیں۔ صرف خدا ہی ہمیں گناہ سے پاک صاف کر سکتا اورہمیں ابدی سزا سے چھڑا سکتا ہے۔

ہمیں خدا کی معافی کی ضرورت ہے۔

* **شرمندگی**: ہم روحانی طور سے ننگے ہیں۔ صرف خدا ہی ہمیں اپنی راست بازی سے ملبس کر سکتا ہے اوراپنی ابدی زندگی دے سکتا ہے۔

ہمیں خدا کی کاملیت کی ضرورت ہے۔

ہمارے گناہ اور شرمندگی کو دُہرے علاج کی ضرورت ہے جو ہم مہیا نہیں کر سکتے ہیں۔

خوش خبری یہ ہے کہ خدا نے یہ دُہرا علاج مہیا کر دیا ہے۔

باب ١٦

Ch 16 The Seed of a Woman pic

عورت کی نسل

سردیوں کا موسم تھا۔ رات کا وقت تھا۔ دھند چھائی ہوئی تھی۔ اتفاق سے دو چھوٹے بچے ڈھلوان اور پھلسنے گڑھے میں گر گئے۔ دونوں کے چوٹیں آئیں۔ وہ خوف زدہ اور بے بس تھے۔ وہ ایک دوسرے کو بچا نہیں سکتے تھے کیونکہ دونوں ایک ہی مصیبت میں پھنسے ہوئے تھے۔ اگر گڑھے کے باہر سے مدد نہ پہنچتی تو دونوں کی موت یقینی تھی۔ کچھ دیر بعد تین آدمیوں نے اُنہیں ڈھونڈ لیا۔ رسے کی مدد سے ایک آدمی کو اُس تاریخ اور دلدلی گڑھے میں اُتارا گیا۔۔۔ بچوں کو رسے کی مدد سے کھینچ کر نکال لیا گیا۔

اُن کی رہائی اوپر سے آئی۔

آدم اور حوا نے جس روز پہلی دفعہ گناہ کیا وہ اُن دو بچوں جیسے ہو گئے۔ وہ گناہ کے گڑھے میں گر گئے۔ وہ اپنے آپ کو اُس گڑھے سے نکال نہیں سکتے تھے۔ اگر اُنہیں ابدی موت سے رہائی پانا تھی تو اُس رہائی کا برگشتہ یا گناہ میں گری ہوئی انسانی نسل کے باہر سے ۔۔ اوپر سے آنا ضرور تھا۔ اِس سلسلے میں کوئی غلطی نہ کریں۔ انسان کی حالت نازک اور خطرناک ہے۔ انسان اپنا علاج نہیں کر سکتا۔ اُس کے پاس کوئی مداوا نہیں ہے۔

صدیوں سے آدم کی اولاد ۔۔ مرد اور عورت سے پیدا ہونے والی نسل ۔۔ گناہ کی سرشت ورثے میں لے کر پیدا ہو رہی ہے۔ سب کے سب گناہ کی لعنت کے تحت پیدا ہوئے ہیں۔

گنہگاروں کو گناہ کی لعنت اوراِس کے نتائج سے چھڑانے کے لئے خدا نے ایک بے گناہ آدم کو دنیا میں لانے کا منصوبہ بنایا۔ یہ آدم اُن سب کو رہائی دے گا جو گناہ کے گڑھے سے رہائی پانا چاہیں گے۔

خدا یہ کام کیسے کرے گا؟ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدم کے گناہ کی سرشت ورثے میں لئے بغیر انسانی خاندان میں پیدا ہو؟ خدا نے پہلا اشارہ اُسی دن دے دیا تھا جب انسانی نسل گناہ سے آلودہ ہوئی تھی۔

خدا نے سانپ یعنی شیطان کو اُسی وقت آگاہ کر دیا تھا:

> "مَیں تیری اور عورت کے درمیان اورتیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اورتُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا" (پیدائش ۳: ۱۵)۔

"عورت کی نسل" کہہ کرخداوند خدا نے پہلے ہی بتا دیا کہ عورت سے ایک لڑکا پیدا ہو گا، اُس کے وسیلے سے مَیں (خدا) گنہگاروں کو رہائی دوں گا اور بالآخر شیطان کو کچل ڈالوں گا۔ اوربدی (گناہ) کا خاتمہ کروں گا۔ یہ پہلی پیش گوئی تھی جس کے بعد سینکڑوں پیش گوئیاں ہونی تھیں۔ اورہر پیش گوئی کو مزید وضاحت اور صفائی سے تاریخ کے اُس لمحے کے بارے میں بتانا تھا جب اُس نجات دہندہ، اُس منجی مسیحِ موعود کو دنیا میں آنا تھا۔

"عورت کی نسل" کیوں؟

وہ مسایاح —وہ منجی "عورت کی نسل" سے کیوں آئے گا؟ کیوں ضروری تھا کہ وہ "عورت کی نسل سے پیدا ہو" مگر آدمی کی نسل سے نہ ہو (گلتیوں ۴: ۴)؟

اِس کا جواب یہ ہے۔ اگرچہ نجات دہندے کو آدم کی گنہگار نسل کے پاس ایک انسان بن کر آنا تھا، مگر ضرور تھا کہ وہ گناہ کے گڑھے کے باہر سے آئے۔ وہ اوپر سے اُترے۔

خدا نے "عورت کی نسل" کے بارے میں بتا دیا۔ یہ پہلی پیش گوئی تھی۔ اِس کے بہت عرصے بعد یسعیاہ نبی کی معرفت فرمایا گیا:

> "۔۔۔ خداوند آپ تم کو ایک نشان بخشے گا۔ دیکھو، ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اُس کا نام عمانوایل رکھے گی" جس کا مطلب ہے "خدا ہمارے ساتھ" (یسعیاہ ۷: ۱۴)۔

نجات دہندہ ایک ایسی جوان خاتون کے رِحم سے انسانی نسل میں آئے گا جس کا کسی مرد سے جسمانی تعلق ہرگز نہیں ہوا۔ اِس طرح مسایاح آدم کی گناہ آلود سرشت ورثے میں لئے بغیر آدم کی برگشتہ نسل (گناہ میں گرے ہوئے انسانوں) کے پاس آئے گا۔

لیکن ذرا ٹھہریں۔ کوئی شخص یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ عورتیں بھی تو گنہگار ہیں۔ اگر مسایاح (مسیحِ موعود) بے مثال طریقے سے صرف عورت سے پیدا ہو تو کیا وہ اپنی ماں کی گناہ آلودہ سرشت سے آلودہ نہ ہو گا؟

چند صفحات آگے چل کر ہم دیکھیں گے کہ کس طرح خدا کے پاک روح کے وسیلے سے یہ پاک بچہ معجزانہ طور سے ماں کے پیٹ میں پڑا۔ لیکن پہلے ہم خدا کے منصوبے کے چند عناصر پر غور کریں گے کہ وہ اپنے بے گناہ بیٹے کو ایک کنواری کے رِحم کے وسیلے سے دنیا میں لایا تو یہ مسایاح (مسیحِ موعود) گناہ کے اثر سے محفوظ رہا جو آدم کی نسل میں پھیل گیا تھا۔

گناہ سے بے داغ

ہم نے باب ۱۳ میں سیکھا تھا کہ خدا نے آدم کو ذمہ دار ٹھہرایا کہ وہ انسانی نسل کو شیطان کی گناہ اور موت کی مملکت میں لے گیا۔ حوا نے فریب کھایا، آدم نے نہیں۔ مردوں کی طرح عورتیں بھی گناہ آلودہ سرشت کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ تاہم پاک کلام بالکل واضح کر دیتا ہے کہ آدم کے ساتھ ہمارا تعلق ہی وجہ ہے کہ ہم گناہ آلودہ سرشت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔

عبرانی زبان میں آدم (اَدمہ) کا لغوی مطلب ہے "سرخ مٹی"۔ خدا نے آدم کا بدن زمین کی مٹی سے بنایا تھا۔ آدم کے گناہ کرنے پر خدا نے اُس سے کہا "۔۔۔ تُو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا" (پیدائش ۳ : ۱۹)۔

"۔۔۔ جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے" (۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۲۲۔ مزید پڑھیں رومیوں باب ۵ ؛ گلتیوں ۴ : ۴، ۵)۔ اِس کے برعکس "حوا" کا مطلب ہے "زندگی"، "اِس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے" (پیدائش ۳ : ۲۰)۔ جس دن گناہ دنیا میں داخل ہوا اُسی دن خدا نے اپنے منصوبے کا اعلان کر دیا کہ وہ "عورت کی نسل" کے وسیلے سے ہمارے گناہ کا ازالہ کرے گا اور دنیا کے لئے ابدی زندگی مہیا کرے گا (پیدائش ۳ : ۱۵)۔

اگرچہ مسیحِ موعود گوشت اور خون کا بدن اختیار کرے گا، مگر اُس کی اصل آدم کی گناہ آلودہ نسل کے خون سے نہ ہو گی۔ وہ گناہ سے بے داغ اور مبرا ہو گا۔

اتفاق کی بات ہے کہ علمِ حیاتیات کے مطابق بچے کی جنس (نر یا مادہ) کا تعین باپ کے "بیج" (نطفہ) سے ہوتا ہے، ماں کے "بیج" (انڈا) سے نہیں ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہے کہ حمل ٹھہرنے کے ساتھ ہی ماں کے رِحم میں بچے میں دورانِ خون کا نظام موجود ہوتا ہے، جو اُس کی ماں کے نظام سے بالکل الگ ہوتا ہے۔

طبی سائنس کہتی ہے کہ "آنول" ایک بے مثال رکاوٹ بن جاتی ہے جو ماں کے خون کو علیحدہ رکھتی ہے جبکہ خوراک اور آکسیجن کو جنین (رِحم کے اندر بچہ) تک پہنچاتی ہے۔

پہلے انسان کو خلق کرنے سے پہلے ہی خدا نے مسیحِ موعود کے دنیا میں آنے کی ہر ایک تفصیل مرتب کر لی تھی۔

Broken branch pic

ٹوٹی ہوئی ٹہنی کی مثال کو یاد کریں۔ اُس علیحدہ ہو چکی مُردہ ٹہنی کی طرح انسانی خاندان، انسانی نسل بھی مُردہ ہے، کیونکہ زندگی کے منبع سے کٹ گئی ہے۔ اگر نجات دہندے کو آدم کے گناہ آلودہ اور روحانی طور پر مُردہ خاندان کے درمیان رہنا تھا تو بھی اُسے آدم کی نسل سے نہیں آنا تھا۔ وہ خود "انگور کا حقیقی درخت" ہے (یوحنا ۱۵:۱)۔ یعنی زندگی کا سرچشمہ، زندگی کا بانی ہے۔

وہ کامل ہو گا۔

"کامل" کا یہ مطلب نہیں کہ اُس کے بدن پر کوئی خراش، پھنسی یا زخم نہیں آئے گا۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے کردار اور عمل میں کامل ہو گا۔ اُس کی سرشت کامل ہو گی۔ اُس کی ذات کامل ہو گی۔ وہ خدا کی شریعت کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ وہ "پاک اور بے ریا اور بے داغ اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند" ہو گا (عبرانیوں ۷: ۲٦)۔

کیا کوئی تعجب کی بات ہے کہ مسیحِ موعود کو "پچھلا آدم" اور "دوسرا آدمی" کہا گیا ہے؟ (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۴٦، ۴۷)۔

دوسرا آدمی

"۔۔۔ چنانچہ لکھا بھی ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زندہ نفس بنا۔ پچھلا آدم زندگی بخشنے والی روح بنا۔ لیکن روحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی تھا۔ اِس کے بعد روحانی ہوا۔ پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا۔ دوسرا آدمی آسمانی ہے" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۴۵۔ ۴۷)۔

جس طرح "پہلا آدمی" سارے انسانوں کو شیطان کی نجاست اورموت کی تاریک بادشاہی میں لے گیا اُسی طرح "دوسرا آدمی" بہت سے انسانوں کو شیطان کی بادشاہی سے نکال کر خدا کی راست بازی اورزندگی کی شانداراورجلالی بادشاہی میں لے جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جس روزگناہ نے انسانی نسل کوآلودہ اورنجس کیا اُسی دن خداوند خدا نے شیطان کو نوٹس دے دیا یعنی آگاہ کردیا کہ ایک دن "عورت کی نسل" سے ایک شخص دنیا میں آئے گا جو تجھے زخمی کرے گا اوربالآخر کچل ڈالے گا۔

اِس منجیِ موعود کے بارے میں میکاہ نبی لکھتا ہے:

"۔۔۔ اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تُو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے توبھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضوراسرائیل کا حاکم ہوگا اوراُس کا مصدرزمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔۔۔ وہ اُس وقت انتہایِ زمین تک بزرگ ہوگا اور وہی ہماری سلامتی ہوگا" (میکاہ ۵: ۲، ۴، ۵)۔

میکاہ نبی نے نہ صرف یہ بتایا کہ مسیحِ موعود بیت لحم کے قصبے میں پیدا ہوگا بلکہ اُس نے اُس کے ازل سے موجود ہونے کا بھی اعلان کیا کہ وہ "قدیم الایام ہے، وہ ہمیشہ سے ہے۔'' یہ "قدیم الایام" ابد (ابدیت) سے زمان (وقت) میں قدم رکھے گا۔

بیت لحم افراتاہ بیت لحم کا پرانا نام تھا۔ یہ قصبہ یروشلیم کے جنوب میں واقع ہے (پیدائش ۳۵: ۱۶-۱۹؛ ۴۸: ۷)۔ داؤد بادشاہ بیت لحم میں پیدا ہوا تھا (۱۔ سموئیل ۱:۱۹، ۱۸، ۱۹؛ ۱۷: ۱۲) اور وہ مسایاح کا جدِ امجد تھا (متی ۱:۲-۶ ؛لوقا ۲: ۱-۱۲)۔ یسوع کے زمینی زندگی کے زمانے کے یہودی اُس کے بارے میں اُلجھن میں رہے کیونکہ وہ گلیل کے ناصرت میں پلا بڑھا تھا (یوحنا ۷: ۱۲)۔

نبیوں کی پیش گوئیاں

نبیوں نے پیش گوئیوں سے بتا دیا کہ مسایاح (مسیحِ موعود) ایک کنواری کے بطن سے اور بیت لحم میں پیدا ہو گا۔ اِسی طرح اُنہوں نے یہ بھی پہلے سے بتا دیا کہ اُس سے پہلے ایک پیشرو آئے گا جو اُس کی آمد کی خبر دے گا۔ نبیوں نے لکھا کہ خدا کے برگزیدہ کے لقب خدا کا بیٹا (ابن اللہ) اور ابنِ آدم ہوں گے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ اندھوں کو بینائی، بہروں کو سماعت اور لنگڑوں کو چلنے کی صلاحیت عطا کرے گا۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہو گا۔ اُس کے اپنے لوگ اُسے رد کریں گے۔ لوگ اُسے ٹھٹھوں میں اُڑائیں گے، اُس پر تھوکیں گے۔ اُسے کوڑے لگا کر مصلوب کیا جائے گا۔ اُس کا اپنا کوئی گناہ نہ ہو گا، لیکن وہ دوسروں کے گناہوں کے لئے مرے گا۔ وہ ایک امیر آدمی کی قبر میں دفن کیا جائے گا۔ لیکن وہ موت پر فتح پائے گا، زندہ ہو کر دکھائی دے گا اور آسمان پر چلا جائے گا جہاں سے آیا تھا۔ بائبل مقدس کے حوالوں کے لئے باب ۵ میں پیش گوئیوں کی فہرست دیکھیں۔

تاریخ میں کون سا شخص اُس خاکے پر پورا اُترتا ہے جو نبیوں نے قلم بند کیا تھا؟

اُس کا نام ہے ـــ یسوع۔

خدا اپنا وعدہ پورا کرتا ہے

صدیوں سے خدا وعدہ کرتا آیا تھا کہ مَیں نجات دہندے کو دنیا میں بھیجوں گا۔ وہ ابرہام، اِضحاق، یعقوب، یہوداہ، داؤد اور سلیمان کے خاندان سے ہو گا۔ چنانچہ نئے عہدنامے میں پہلی کتاب متی کی انجیل (خوش خبری) اِن لفظوں سے شروع ہوتی ہے:

"یسوع مسیح ابنِ داؤد ابنِ ابرہام کا نسب نامہ
ابرہام سے اضحاق پیدا ہوا اور اضحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے یہوداہ۔۔۔'' اِس کے بعد ناموں کی لمبی فہرست ہے جس میں یہ بھی لکھا ہے کہ "داؤد سے سلیمان ۔۔۔ پیدا ہوا۔" اور اخیر میں یوں مرکوز ہے "۔۔۔یوسف پیدا ہوا۔ یہ اُس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے'' (متی ۱:۱،۲،۱۶)۔

"مسیح" عبرانی کے لفظ "مسایاح" کے لئے یونانی زبان کا لفظ ہے۔ اِس کا مطلب ہے ممسوح یا مسح کیا ہوا (چنا ہوا یا برگزیدہ)۔
"مسایاح" کے معنوں پر تفصیلی بیان کے لئے دیکھئے باب ۱۴، ذیلی عنوان "دو نسلیں"۔

یہ نسب نامے قانونی دستاویزات ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ یسوع داؤد کے تخت کا جائز اور قانونی حق دار ہے اور ثابت کرتی ہیں کہ یسوع ابرہام، اضحاق اور یعقوب کا حقیقی جانشین ہے جن کے وسیلے سے خدا نے زمین کی ساری قوموں کو برکت دینے کا وعدہ کیا تھا۔

اب وقت آ گیا تھا کہ خدا اپنے رہائی دینے کے منصوبے پر عمل درآمد کرے "جس کا اُس نے پیشتر سے اپنے نبیوں کی معرفت کتابِ مقدس میں اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نسبت وعدہ کیا تھا۔۔۔'' (رومیوں ۱:۲)۔

خداتعالیٰ کا بیٹا

لوقا کی انجیل کے باب ۲ میں وہ دلکش وا .عہ درج ہے جب جبرائیل فرشتہ زکریاہ کے پاس آیا۔ زکریاہ یروشلیم کی ہیکل میں بخور جلانے کی خدمت کر رہا تھا۔ زکریاہ اوراُس کی بیوی الیشبع بہت بُوڑھے تھے اوراب اُن کے ہاں اولاد نہیں ہوسکتی تھی۔ تو بھی فرشتے نے اُسے بتایا کہ تیری بیوی کے بیٹا ہوگا تُو اُس کا نام "یوحنا" رکھنا۔ یہ یوحنا مسایاح (مسیحِ موعود) کا پیشرو ہوگا۔

اِس کے بعد بیان ہوتا ہے کہ جبرائیل فرشتہ ایک دیندارجوان خاتون کے پاس بھیجا گیا۔ اُس خاتون کا نام "مریم" تھا۔

> "۔۔۔ جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی اوراُس کنواری کا نام مریم تھا۔ اورفرشتہ نے اُس کے پاس اندرآ کر کہا سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے! خداوند تیرے ساتھ ہے۔ وہ اِس کلام سے بہت گھبرا گئی اورسوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔ فرشتہ نے اُس سے کہا اے مریم! خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔ اوردیکھ تُو حاملہ ہوگی اورتیرے بیٹا ہوگا۔ اُس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ بزرگ ہوگا اور خداتعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اورخداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا۔۔۔ اوراُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا جبکہ مَیں مرد کو نہیں جانتی؟ اورفرشتہ نے جواب میں اُس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہو

گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی اور اِس سبب سے وہ مولودِ مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا۔۔۔ کیونکہ جو قول خدا کی طرف سے ہے وہ ہرگز بے تاثیر نہ ہو گا'' (لوقا ۱: ۲۶ - ۳۸)۔

گنہگاروں کا نجات دہندہ

چند مہینوں بعد یوسف کو معلوم ہوا کہ میری منگیتر مریم حاملہ ہے۔ اُس نے ظاہر کے مطابق فرض کر لیا کہ مریم نے بے وفائی کی ہے اور اُس نے فیصلہ کیا کہ عنقریب ہونے والی شادی منسوخ کر دے۔

"پس اُس کے شوہر یوسف نے جو راست باز (آدمی) تھا اور اُسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اُسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ وہ اِن باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اُسے خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابنِ داؤد! اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس سے ہے۔ اُس کے بیٹا ہو گا اور تُو اُس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا'' (متی ۱: ۱۹-۲۱)۔

پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں دکھایا گیا ہے کہ روح القدس خدا خود ہے (پیدائش ۱:۲)۔

خدا نے فوق الفطرت طریقے سے اپنا روح القدس مریم کے رِحم میں ڈال دیا تھا۔

خدا کے روح القدس کو جبرائیل فرشتے کے ساتھ گڈ مڈ نہیں کرنا چاہئے۔ جبرائیل فرشتہ ایک مخلوق ہستی ہے۔ روح القدس مخلوق نہیں بلکہ خود خدا کا روح ہے جو ازل سے فعال ہے (مزید دیکھیں باب ۹ اور ۲۸)۔

"یسوع" نام یونانی نام (Iesous) کی عبرانی نقلِ حرفی ہے۔ یہ عبرانی نام (Yehoshua) کی مختصر شکل "یشوع" سے مشتق ہے۔
اِس نام کا مطلب ہے "خداوند نجات دیتا ہے۔"

"یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ "دیکھو، ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی اور اُس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے 'خدا ہمارے ساتھ'۔"
پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا خداوند کے فرشتے نے اُس کو حکم دیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا اور اُس کو نہ جانا جب تک اُس کے بیٹا نہ ہوا اور اُس کا نام یسوع رکھا" (متی ۱: ۲۱-۲۵)۔

یسوع کی پیدائش کے بعد مریم اپنے شوہر یوسف کے ساتھ رہنے لگی اور اُنہوں نے عام میاں بیوی کی طرح زندگی بسر کی اور اُن کے بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔
(متی ۱۳: ۵۵، ۵٦؛ لوقا ۸: ۱۹؛ یوحنا ۷: ۳-۱۰)

خدا کا وعدہ پورا ہوا

خدا اُس منصوبے کو پورا کر رہا تھا جو اُس نے اُس روز ظاہر کرنا شروع کیا تھا جب گناہ دنیا میں داخل ہوا تھا۔ "عورت کی نسل" پیدا ہونے کو تھی۔
چند صفحے پیچھے ہم نے میکاہ نبی کی پیش گوئی پڑھی تھی کہ مسایاح (مسیحِ موعود) کہاں پیدا ہو گا۔ خداوند خدا نے پیشگی بتا دیا تھا کہ وہ داؤد بادشاہ کے آبائی قصبے بیت لحم میں پیدا ہو گا۔
لیکن ایک مشکل تھی۔

مریم اور یوسف ناصرت میں رہتے تھے، جو بیت لحم سے کئی دن کی مسافت پر تھا۔

میکاہ نبی کی پیش گوئی کیسے پوری ہو گی؟

کوئی مسئلہ نہیں!

خدا رومی سلطنت کو حرکت میں لائے گا کہ اِس پیش گوئی کو پورا کرنے میں مدد کرے۔

"اُن دنوں میں ایسا ہوا کہ قیصر اوگستُس کی طرف سے یہ حکم جاری ہوا کہ ساری دنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ یہ پہلی اسم نویسی سوریہ کے حاکم کورنیُس کے عہد میں ہوئی۔ اور سب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔ پس یوسف بھی گلیل کے شہر ناصرت سے داؤد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے، اِس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا تاکہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھوائے۔ جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اُس کے وضعِ حمل کا وقت آ پہنچا اور اُس کا پہلوٹا بیٹا پیدا ہوا اور اُس نے اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی" (لوقا ۲: ۱-۷)۔

مسیحِ موعود کسی شاندار اور آرام محل میں پیدا نہیں ہوا بلکہ ایک معمولی سی سرائے میں پیدا ہوا اور اُسے مویشیوں کی چرنی میں لٹایا گیا۔ وہ دنیا میں اِس طرح سے آیا کہ نہایت غریب اور معمولی لوگ بھی اُس کے پاس آتے ہوئے نہ ڈریں، نہ جھجکیں۔

فرشتے کا شاہی اعلان

"اُسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ اور خداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہوا اور خداوند کا جلال اُن کے گرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔ مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرو مت، کیونکہ دیکھو مَیں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہو گی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند۔ اور اِس کا تمہارے لئے یہ نشان ہے کہ تم ایک بچہ کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے" (لوقا ۲: ۸ - ۱۲)۔

یہ انسانی تاریخ کی عظیم اور وقیع رات تھی۔
طویل انتظار ختم ہو گیا۔

"۔۔۔ اور اُس کا پہلوٹا بیٹا پیدا ہوا" (لوقا ۲: ۷)۔

"عورت کی نسل" آ پہنچی تھی۔

ساری باتیں اُسی طرح واقع ہو رہی تھیں جیسے نبیوں نے پیش گوئیاں کی تھیں ۔۔ خدا کے طریقے سے اور خدا کے مقررہ وقت پر!

نبیوں نے پیش گوئیاں کی تھیں کہ مسیحِ موعود ایک کنواری سے پیدا ہو گا (یسعیاہ ۷: ۱۴)۔ وہ ابرہام، اضحاق، یعقوب اور یہوداہ کے گھرانے سے ہو گا (پیدائش ۱۷: ۱۸ - ۲۱؛ ۲۶: ۳، ۴؛ ۲۸: ۱۳، ۱۴؛ ۴۹: ۸ - ۱۰)، وہ داؤد کی شاہی نسل ہو گا (۲۔ سموئیل ۷: ۱۶)، وہ بیت لحم میں پیدا ہو گا (میکاہ ۵: ۲)۔

یسوع کی پیدائش کا اعلان کرنے اور خوشی منانے کے لئے خدا نے نہ صرف فرشتوں کو بھیجا بلکہ اِس پُرمسرت واقع کی تعظیم کے لئے اُس نے آسمان پر ایک خاص ستارہ نمودار کیا۔ مشرق کے رہنے والے چند ماہرینِ فلکیات اور

دولت مند دانش وروں نے وہ ستارہ دیکھا اوراُس کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ مسیحِ موعود کے پیدا ہونے کا نشان ہے۔ دوردرازفارس سے صبر آزما اورطویل سفر کر کے یہ ممتازاورمعزز آدمی یروشلیم میں ہیرودیس بادشاہ کے پاس پہنچے۔ اُنہیں، یہ پوچھنا تھا کہ :

"یہودیوں کا بادشاہ جوپیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟کیونکہ پورب (مشرق) میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں'' (متی ۲:۲)۔

متی کی انجیل باب ۲ ـــ ہیرودیس بادشاہ کسی دوسرے "بادشاہ" کے پیدا ہونے کے خیال ہی سے گھبرا گیا۔ حسد اوررقابت کے مارے اُس نے یسوع کو ہلاک کرنے کی کوشش کی اوربیت لحم اوراُس کے اِرد گرد کے سارے علاقہ میں دو سال یا اِس سے چھوٹی عمر کے سارے لڑکوں کو قتل کرا دیا۔ اِس ساری کارروائی کے پیچھے شیطان تھا۔ اُس کا مقصد "عورت کی نسل" کو ہلاک کرنا تھا جس نے "اُس (شیطان) کی مملکت" پر چڑھائی کی تھی۔ مگر خدا نے پہلے ہی کارروائی کر کے شیطان کی کوشش ناکام کردی۔ خدا نے یوسف کو خبردارکردیا اوراُسے حکم دیا کہ مریم اوربچے یسوع کو لے کر مصر میں جا پناہ لے۔ نبیوں نے اِن وا .عات کی بھی پیش گوئی کی تھی (میکاہ ۵: ۲؛ ہوسیع ۱۱ : ۱؛ یرمیاہ ۳۱ : ۱۵)۔ ہیرودیس بادشاہ کی وفات کے بعد یوسف، مریم اوریسوع واپس آئے اورناصرت میں رہنے لگے۔ یسوع ناصرت ہی میں پلا بڑھا اورجوان ہوا۔

بچے کی صورت میں شخصیت

یہ ننھا لڑکا کون تھا جو ایک مویشی خانے میں پیدا ہوا، چرنی میں لٹایا گیا، جس کے بارے میں نبیوں نے پیش گوئیاں کی تھیں، جس کی پیدائش کی خبر

فرشتوں نے دی تھی، جسے چرواہے سجدہ کرنے آئے تھے، جس کی ایک ستارے نے تعظیم کی اور دانش وروں (مجوسیوں) نے سجدہ کیا تھا؟

وہ اعلان دوبارہ سنیں جو فرشتے نے چرواہوں کو سنایا تھا:

Pic of lamb and cradle

"ڈرو مت، کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے ہو گی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند'' (لوقا ۲: ۱۰،۱۱)۔

اُس نوزائیدہ بچے کے رُوپ میں خداوند خود موجود تھا۔

باب ۱۷
Ch 17 Who Can This Be?

یہ کون ہے؟

"قلانچیں بھرنے والے غزال بھٹوں میں رہنے والی اولاد پیدا نہیں کرتے" (بھٹ = زمین میں کھودا ہوا گڑھا یا سوراخ)۔
(ولُوف ضرب المثل)

جس طرح غزال، غزال والی خصلتیں رکھنے والے بچے پیدا کرتے ہیں اُسی طرح گنہگار، گنہگاروں والی خصلتیں رکھنے والی نسل پیدا کرتے ہیں۔ انسان اپنے آپ سے گناہ کا یہ چکر توڑکر باہر نہیں نکل سکتا۔ یہ بات صاف نظر آتی ہے۔

گنہگار انسان

امریکہ کی فلمی صنعت پر غور کریں۔ ہر سال ہالی وڈ (بالی وڈ اور جَولی وڈ بھی) بہت اثر انگیز اور دھماکا خیز فلمیں بناتا اور برآمد کرتا ہے جن میں ہیرو اور ہیروئنیں مطلب پرستی، خود غرضی، بدچلنی، فحاشی، گندی زبان، ظلم و تشدد، انتقام اور دھوکے فریب کا خوب مظاہرہ کرتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ فلم نویس جان بوجھ کر اپنے "اچھے کرداروں" میں گناہ آلود خصوصیات شامل کرتے اور اُن کی نمائش کرتے ہیں؟ ایسی فلمیں کیوں نہیں بناتے جن میں ہیرو نیکوکار، ہمدرد، بے غرض، معاف کرنے والے اور دیانت دار دکھائے جائیں؟ انسان کے

بہترین فرضی کردار بھی "آلودہ" یا بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انسانی نسل گناہ آلود ہے، گناہ کی وبا میں مبتلا ہے۔

انسان کی گناہ کا رجحان رکھنے والی سرشت بے شمار عیارانہ طریقوں سے اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر آپ عرب ممالک کے رہنے والے ہیں تو آپ کہانیوں اور افسانوں کی صدیوں پرانی شخصیت "جُوہا" سے ضرور واقف ہوں گے۔ اِس ہوشیار اور چالاک کردار کے بارے میں بے شمار لطیفے لکھے گئے ہیں۔ اُس کی باتوں اور حرکتوں سے تیز فہمی اور ظرافت جھلکتی ہے، لیکن بسا اوقات اُس کی خود غرضی، خود پرستی، ہتک آمیز باتیں، ناپاک سوچ، انتقامی جذبہ، مکاری، فریب اور وعدہ خلافی نمایاں ہوتی ہے۔ غور فرمائیں۔ ہمارے تخلیق کردہ مقبولِ عام کردار بھی آلودہ، نا خالص اور بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہم جوہا کے کردار کی ایک مثال، ایک جھلک پیش کرتے ہیں۔

> ایک دفعہ ایک دوست اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا "آپ نے مجھے کچھ رقم ادھار دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مَیں حاضر ہوا ہوں۔ آپ اپنا وعدہ پورا کریں۔"
>
> جوہا بولا "دوست، مَیں کسی کو کبھی ادھار نہیں دیتا، لیکن مجھ سے دل بھر کے وعدے لے لو۔"

ہم بھی اِس فرضی کردار "جوہا" سے کم نہیں کیونکہ ہم نے بہت سے وعدے کئے ہیں جنہیں پورا کرنے کا کوئی اِرادہ نہیں رکھتے۔ ہم اپنی برگشتہ انسانی فطرت میں بالکل جوہا کی مانند ہیں۔

مگر تاریخ میں ایک شخص ہے جس نے اپنے سارے وعدے پورے کئے۔ وہ ہمیشہ سچ بولتا تھا، اُس نے کبھی دھوکا فریب نہیں کیا، کسی کی توہین یا بے عزتی نہیں کی، نہ کبھی کسی کو دھمکایا اور انتقام لیا۔

اُس کا نام ہے "یسوع۔"

"۔۔۔ نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا۔۔۔" (۱۔پطرس ۲: ۲۲، ۲۳)۔

یہ تو ہے اُس کے بارے میں بائبل مقدس کی گواہی۔ لیکن بہت سے قدیم، غیر بائبلی تاریخی مصنفین بھی ہیں جنہوں نے یسوع ناصری کے بارے میں کچھ نہ کچھ ذکر کیا ہے۔ اُن میں سے چند ایک یہ ہیں: (۱) رومی مورخ ٹیکیٹس (Tacitus، ۵۵۔۲۰۰ عیسوی تصنیف ٹیکیٹس ۱۵: ۴۴) (۲) یہودی مورخ یوسیفس (۳۷۔۱۰۱ عیسوی تصنیف Antiquities، ۱۸: ۳)۔ (۳) ربیوں کی مرتب کردہ "تالمود" جو توریت کی تفسیر ہے (دابلی تالمود، ۴۳ الف)۔ (۴) یونانی عالم لُوسیان (The Death of Pereguire، ساماسوٹا کی تحریروں میں صفحات ۱۱۔ ۱۳ ۔۔ ترجمہ از ایچ۔ ڈبلیو فاؤلر اور ایف جی فاؤلر، ۴ جلدیں، آکسفورڈ کلیرڈن پریس ۱۹۴۹ عیسوی)۔ (۵) سوٹونیُس (۱۱۷۔ ۱۳۸ عیسوی) شہنشاہ ہیڈرئین کا چیف سیکرٹری کلودیئس۔ ۲۵)۔ جے۔ آسولڈ سینڈرز لکھتا ہے" یہ حجت کرنا کہ بائبل کا مسیح صرف انسانی تصور کی پیداوار ہے اور تواریخی حقیقت نہیں ہے اناجیل کو ادب کی دنیا میں اتنا بڑا معجزہ بنا دیتی ہے جتنا بڑا زندہ مسیح تاریخ میں ہے۔" ارنسٹ رینان کہتا ہے کہ کسی یسوع کو اختراع کرنے کے لئے یسوع ہی درکار ہے۔ جے۔ جے روسو دلیل دیتا ہے کہ کسی شخص کا تاریخ کا موضوع بن جانا تو ناقابل فہم ہے لیکن متعدد افراد کا ایسی تاریخ لکھنے پر متفق ہونا خلافِ قیاس اور بعید از فہم ہے۔

بے گناہ ہستی

دنیا کی گناہ سے لتھڑی ہوئی ثقافتوں کے مقابلے میں یسوع کی زندگی بالکل الگ اورفرق نظر آتی ہے۔ وہ دنیا میں بے گناہ اورمنزہ پیدا ہونے والی واحد ہستی ہے۔ "۔۔۔ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا توبھی بے گناہ رہا" (عبرانیوں ۴: ۱۵)۔ کوئی ناپاک خیال اُس کے دل میں کبھی نہیں آیا۔ کوئی سخت یا کڑوی بات اُس کے ہونٹوں پر کبھی نہیں آئی۔ وہ ناصرت کے ایک معمولی سے گھر میں اپنے سوتیلے بہن بھائیوں کے ساتھ پرورش پا رہا تھا تو فطری طور سے ظاہر اورباطن میں خدا کے اِن دس حکموں اوردوسرے سارے حکموں کی تعمیل کرتا تھا (متی ۱۳: ۵۵-۵۶)۔ یسوع ناصرت میں پلا بڑھا (متی ۲: ۲۲-۲۳؛ لوقا ۲: ۵۱، ۵۲)۔ وہ اپنے شرعی باپ یسوع کے ساتھ بڑھئی کا کام کرتا تھا (مرقس ۶: ۳)۔ یسوع کی فروتنی سے وہ لوگ ناخوش اوربیزار تھے جو حلیم اور فروتن خادم نہیں بلکہ فاتح ہیرو چاہتے تھے۔

"۔۔۔ وہ اِس لئے ظاہر ہوا کہ گناہوں کو اُٹھا لے جائے اوراُس کی ذات میں گناہ نہیں" (۱۔یوحنا ۳: ۵)۔

تیس سال کی عمر میں یسوع نے اِس دنیا میں اپنا باقاعدہ کام شروع کیا۔
"جب یسوع خود تعلیم دینے لگا تو قریباً" تیس برس کا تھا اور (جیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یوسف کا بیٹا تھا (لوقا ۳: ۲۳)۔ خدا اور شیطان کے درمیان جنگ میں تیزی آنے کو تھی۔ شیطان جانتا تھا کہ خدا کا بیٹا مجھے کچلنے کو آگیا ہے، لیکن اُسے معلوم نہ تھا کہ یسوع کا منصوبہ کیا ہے۔
جس طرح شیطان نے پہلے کامل آدمی کو آزمایا تھا کہ خدا کی شریعت کی نافرمانی کرے، اب وہ دوسرے آدم کو بھی آزمانے کی کوشش کرے گا کہ خدا کے حکموں کی خلاف ورزی کرائے۔

"پھر یسوع ۔۔۔ چالیس دن تک روح کی ہدایت سے بیابان میں پھرتا رہا اور ابلیس اُسے آزماتا رہا۔ اُن دنوں میں اُس نے کچھ نہ کھایا اور جب وہ دن پورے ہوگئے تو اُسے بھوک لگی، اور ابلیس نے اُس سے کہا اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو اِس پتھر سے کہہ کہ روٹی بن جائے۔ یسوع نے اُس کو جواب دیا لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر ایک بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے" (لوقا ۴:۱-۴؛ متی ۴:۱-۴)۔

غور کریں کہ شیطان یسوع سے کوئی "بُرائی" کرانے کی کوشش نہیں کر رہا تھا بلکہ ابلیس کا مقصد یہ تھا کہ یہ بے گناہ آدم (جو "میرے" علاقہ پر حملہ آور ہوا ہے) آسمان میں خدا باپ سے الگ ہو کر اپنے طور پر آزادانہ کام کرے۔ جیسا کہ ہم نے باب ۱۱ میں دیکھا خدا سے الگ ہو کر آزادانہ سوچنا اور کام کرنا گناہ ہے۔

نکتہ یہ ہے کہ اگر مسیحِ موعود صرف ایک ہی گناہ کر لیتا تو وہ آدم کی ملعون نسل کو گناہ اور موت کی شریعت سے چھڑانے کا مشن پورا نہ کر سکتا۔

جس طرح کوئی ایسا شخص جو خود بھاری قرض تلے دبا ہوا ہے کسی دوسرے کا فرض ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتا اُسی طرح کوئی گنہگار شخص دوسروں کے گناہوں کا فدیہ دینے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا کا بیٹا جو ابنِ آدم بن گیا اُس پر اپنے گناہ کا کوئی قرض نہ تھا۔ وہ موت سے بالکل بچا رہ سکتا تھا اِس لئے کہ وہ بے گناہ تھا۔ لیکن ہم دیکھیں گے کہ خدا کا منصوبہ یہ نہیں تھا۔

یسوع نے بہت دفعہ اپنے آپ کو "ابنِ آدم" کہا۔ یہ مسیح موعود کا ایک لقب ہے جس کا مطلب ہے "بنی نوع انسان کا بیٹا / انسانیت کا بیٹا" (یونانی، اینتھروپوس Anthropos)۔ کیا خوب لقب ہے! ہم پسند کریں یا ناپسند، مگر ہم سب آدم زاد یعنی "انسانیت کے بیٹے" ہیں۔ لیکن جہاں تک ممتاز اور سرفراز" خدا کا

بیٹا" کی بات ہے تو اُس نے "ابنِ آدم" بننے کا انتخاب کیا۔ وہ اپنی مرضی سے "ابنِ آدم" بنا (پسرِ آدم یا ولدِ آدم نہیں) تاکہ انسانی نسل کے مشابہ ہو جائے! یہ لقب یسوع کی الوہیت کو بھی ویسے ہی ظاہر کرتا ہے جیسے اُس کی بشریت کو، کیونکہ یہ انسانیت میں خدا کی شخصی مداخلت کا بیان کرتا ہے (دیکھئے دانی ایل ۷: ۱۳، ۱۴ ؛ متی ۸: ۲۰ ؛ لوقا ۵: ۱۴ ؛ ۲۲: ۶۹ - ۷۰ ؛ یوحنا ۵: ۲۷ ؛ ۱۳: ۳۱ ؛ مکاشفہ ۱: ۱۳ - ۱۸ ؛ ۴: ۱۴)۔

(نوٹ: مداخلت کا مفہوم اکثر منفی سمجھا جاتا ہے، لیکن خدا کی مداخلت کا مقصد یہ تھا کہ شفاعت اور وسیلہ مہیا کیا جائے۔۔ مترجم)۔

یسوع چالیس دن بیابان میں رہا۔ اِس دوران شیطان اُسے گناہ کرنے کی ترغیب دیتا رہا کہ وہ خدا کے کامل منصوبے کو چھوڑ کر خود آزادانہ کام کرے۔ ابلیس کو جواب دینے کے لئے یسوع نے ہر دفعہ پاک صحائف سے اقتباس کیا۔ مثلاً: لوقا ۴:۴ میں یسوع کے الفاظ موسیٰ کی توریت کی کتاب استثنا ۸: ۳ کا اقتباس ہیں۔

> "۔۔۔ اور ابلیس نے اُسے اونچے پر لے جا کر دنیا کی سب سلطنتیں پل بھر میں دکھائیں اور اُس سے کہا کہ یہ سارا اختیار اور اُن کی شان و شوکت مَیں تجھے دے دوں گا کیونکہ یہ میرے سپرد ہے اور جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔ پس اگر تُو میرے آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہو گا۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا لکھا ہے کہ تُو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔۔۔" (لوقا ۴: ۵ - ۸)۔

جس طرح خدا نے آدم کو ساری مخلوقات پر اختیار اور فرماں روائی دی تھی اُسی طرح اب شیطان یسوع کو فرماں روائی اور "اختیار" کی پیش کش کر رہا تھا،

جو اُس نے اُس وقت غصب کیا تھا جب آدم نے اُس (شیطان) کی پیروی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

انسان کے گناہ کی وجہ سے شیطان وا .عی "اِس دنیا کا سردار" اور" ہوا کی عمل داری کا حاکم یعنی وہ روح "بن گیا تھا" جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے" (یوحنا ۱۲: ۳۱ ؛ افسیوں ۲:۲)۔ خدا کا بیٹا اِس لئے آیا تھا کہ انسان کی کھوئی ہوئی عمل داری اور اختیار کو بحال کرے۔ مگر یہ کام اُس نے شیطان کے طریقے سے نہیں بلکہ خدا کے طریقے سے کیا ہے۔

آدم کے برعکس یسوع نے شیطان کی بات نہ مانی۔

خدا کا کلمہ مجسم ہوا تھا۔

یسوع کے پیروکار

اپنا خاص کام شروع کرنے کے ابتدائی دنوں میں یسوع نے بارہ آدمی چن لئے جو ہر وقت ہر جگہ جہاں وہ جائے اُس کے ساتھ رہیں۔ بہت سی عورتیں بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلتی تھیں۔ یہ آدمی اور عورتیں یسوع کے کاموں اور اُس کی باتوں کے عینی گواہ ہیں۔

"۔۔۔ وہ منادی کرتا اور خدا کی بادشاہی کی خوش خبری سناتا ہوا شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھرنے لگا اور وہ بارہ اُس کے ساتھ تھے۔ اور بعض عورتیں جنہوں نے بُری روحوں اور بیماریوں سے شفا پائی تھی ۔۔۔ اور بہتیری اَور عورتیں بھی تھیں جو اپنے مال سے اُن کی خدمت کرتی تھیں'' (لوقا ۸:۱۔ ۳)۔

یسوع مردوں، عورتوں اور بچوں کی یکساں عزت کرتا تھا۔ اناجیل میں بہت سے وا .عات مرقوم ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ وہ عورتوں سے عزت اور

مہربانی کرتا تھا۔ یہ رویہ اُس زمانے کی یہودی اور رومی ثقافت اور رواج سے بہت ارفع و اعلیٰ تھا۔

یسوع دنیا کے ہر ایک شخص کو بے حد قیمتی اور قابلِ قدر سمجھتا تھا، لیکن اُس نے کسی کو مجبور نہیں کیا کہ میری سنو، میرا یقین کرو، مجھ پر ایمان لاؤ اور میری پیروی کرو۔ وہ اُن لوگوں کے ساتھ وقت گزارنا بہت پسند کرتا تھا جو سچائی کو سننے اور قبول کرنے کو تیار ہوتے تھے، خواہ اُنہیں اِس کی کتنی ہی قیمت ادا کرنی پڑے۔

ایک کلیدی سوال

بہت سے عام لوگ تو یسوع پر ایمان لے آئے تھے اور اُس کی پیروی کرتے تھے، لیکن یہودی مذہبی راہنما (فقیہ، فریسی) ایمان نہ لائے۔ ایک دن یسوع نے اُن سے ایک فیصلہ کن سوال پوچھا:

"تم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟" (متی ۲۲: ۴۲)۔

اُنہوں نے جواب میں کہا کہ مسیحِ موعود داؤد بادشاہ کی نسل سے ہو گا۔ یسوع نے اُنہیں یاد دلایا کہ داؤد نے پیش گوئی کی تھی کہ موعودہ نجات دہندہ داؤد کا دنیوی بیٹا اور خدا کا آسمانی بیٹا دونوں ہو گا (زبور ۲ اور ۱۱۰؛ متی ۲۱: ۴۱۔ ۴۶)۔ اِس سے چند دن پہلے یسوع نے اپنے شاگردوں سے بھی ایسا ہی سوال پوچھا تھا:

> "لوگ ابنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا ۔۔۔ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اُس نے اُن سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تُو زندہ خدا کا بیٹا

مسیح ہے۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا مبارک ہے تُو شمعون
بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے
جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے" (متی ۱۶: ۱۳-۱۷)۔

جلد یا بدیر ہم سب کو اِس سوال کا جواب دینا ہوگا۔
تم یسوع کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟

بعض لوگ کیا کہتے ہیں؟

مغربی دنیا میں بعض لوگ یسوع کو ایک افسانوی کردار یا زیادہ سے زیادہ کوئی تواریخی شخص سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ اخلاقیات کا بڑا اُستاد تھا، اور بس۔

راسخ العقیدہ یہودی تو یسوع کا نام لینے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ اُس کا ذکر کرنا پڑ جائے تو "وہ آدمی" کہہ کر بات کرتے ہیں۔

ہندو اپنے بہت سے دیوی دیوتاؤں کی طرح یسوع کو بھی بھگوان (خدا) کا ایک اوتار مانتے ہیں۔

ہمارے مسلمان دوست کہتے ہیں کہ ہم یسوع کو ایک نبی مانتے ہیں اور اُس کی تعظیم کرتے ہیں، لیکن وہ خدا کا بیٹا نہیں۔

ایک آدمی نے ای میل میں یوں لکھا:

email

> مَیں سعودی عرب میں رہتا ہوں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع صرف ایک نبی ہے اور خدا کا بیٹا نہیں۔ یسوع کو قتل نہیں کیا گیا تھا۔ وہ دوبارہ آئیں گے اور سب لوگ دیکھیں گے کہ وہ کس کی طرف ہیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ کے جیتے جی ایسا ہو

جائے تاکہ آپ ہمارے شاندار مذہب میں شامل ہوجائیں اور حقیقی روشنی دیکھیں۔"

ملائشیا سے ایک صاحب نے لکھا:

email

"مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ خدا واحد ہے۔ وہ نہ کبھی انسان بنا اور نہ انسان جیسا نظر آیا۔۔۔ اگر کوئی شخص سوچتا ہے کہ خدا انسانی صورت میں موجود ہے تو وہ بڑا کافر ہے۔"

یسوع کے بارے میں مسلمانوں کے یہ نظریات قرآن شریف کی تعلیم پر مبنی ہیں۔

قرآن شریف کیا کہتا ہے؟

قرآن شریف میں متعدد بار آیا ہے کہ "مسیح ابنِ مریم اِس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا" (سورہ ۴: ۱۷۱- ۱۷۳؛ ۵: ۷۵؛ ۲: ۱۳۶)۔ تاہم قرآن شریف یہ بھی کہتا ہے کہ یسوع نبیوں میں یکتا ہے اِس لئے کہ اُس کا کوئی جسمانی باپ نہ تھا۔ قرآن شریف اُسے عیسیٰ ابنِ مریم کہتا ہے (سورہ ۱۹: ۳۴)۔ قرآن شریف نبیوں اور پیغمبروں کے گناہوں کا ذکر کرتا ہے، لیکن یسوع سے کوئی گناہ منسوب نہیں کرتا۔ اُسے "پاکیزہ لڑکا" کہا گیا ہے (سورہ ۱۹: ۱۹۔ مقابلہ کریں سورہ ۴۸: ۲ اور ۴۷: ۱۹ سے)۔ قرآن شریف اُس کو واحد نبی کی حیثیت سے پیش کرتا ہے جس میں زندگی پیدا کرنے کی، اندھوں کو بینائی دینے کی، کوڑھیوں کو شفا دینے کی اور مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت ہے (سورہ ۱۹: ۱۹؛ ۳: ۴۵- ۵۱، ۵: ۱۱۰- ۱۱۲)۔ صرف یسوع ہے جس سے قرآن شریف اعلیٰ و ارفع القاب منسوب کرتا ہے مثلاً "المسیح"، روح اللہ (خدا کا روح) اور کلمۃ اللہ (خدا کا کلمہ) (سورہ ۴: ۱۷۱)۔

یسوع کے بے مثال ہونے کی قرآنی تصدیق دیکھنے کے بعد کہ قرآن اُسے "مسیح ابنِ مریم" تو کہتا ہے لیکن اُس کی شخصیت کا جو بیان کرتا ہے وہ بائبل مقدس کے بیان سے قطعاً فرق ہے۔ مندرجہ بالا آیت جو اُس سے اعلیٰ ارفع القابات منسوب کرتی ہے یہ بھی کہتی ہے "مسیح عیسیٰ ابنِ مریم اِس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اللہ کا ایک رسول تھا اور ایک فرمان تھا جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور ایک روح تھی اللہ کی طرف سے (جس نے مریم کے رِحم میں بچے کی شکل اختیار کی) پس تم اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو کہ "تین" ہیں۔ باز آ جاؤ یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے، اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے۔ وہ پاک ہے، اِس سے کہ کوئی اُس کا بیٹا ہو" (سورہ ۴: ۱۷۱)۔

سینیگال میں بچے اور بڑے سب فوراً کہتے ہیں "یسوع خدا کا بیٹا نہیں ہے! خدا کا کوئی بیٹا!" اور پورے یقین سے یہ بھی کہتے ہیں "یسوع کو صلیب نہیں دی گئی تھی!"

یہ بات بھی قرآن شریف سے آئی ہے جو کہتا ہے "پھر (یہودی) اپنے کفر میں اِتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا اور خود کہا کہ ہم نے مسیح، عیسیٰ ابنِ مریم، رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔ حالانکہ فی الواقع اُنہوں نے نہ اُس کو قتل کیا نہ صلیب پر چڑھایا، بلکہ معاملہ اُن کے لئے مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اِس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ اُن کے پاس اِس معاملے میں کوئی علم نہیں ہے، محض گمان ہی کی پیروی ہے۔ اُنہوں نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اُس کو اپنی طرف اُٹھا لیا، اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے۔"

(سورہ ۴: ۱۵٦ - ۱۵۸)

بائبل مقدس کیا کہتی ہے؟

قرآن شریف کے ضبطِ تحریر میں آنے سے صدیوں پہلے، چالیس نبیوں اور رسولوں نے جنہوں نے پرانے اور نئے عہدنامے کے صحائف لکھے، مسیحِ موعود اور اُس کے مشن کی ایک بالکل فرق تصویر پیش کی ہے۔

مقدس یوحنا جو تین سال سے زیادہ عرصے تک مسیح کے ساتھ چلتا پھرتا اور گفتگو کرتا رہا اُس نے یسوع کے لقب "خدا کا بیٹا" کے بارے میں گواہی دی:

"۔۔۔یسوع نے اَور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اِس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔ لیکن اِس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ" (یوحنا ۲۰: ۳۰، ۳۱)۔

یوحنا رسول نے یہ بھی لکھا:

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔۔۔ اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔۔۔" (یوحنا ۱:۱۔ ۳، ۱۴)۔

چند سال ہوئے کہ ایک مسلمان دوست نے مجھ پر بھروسا کرتے ہوئے کہا کہ قرآن شریف نے یسوع کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے القاب دیئے ہیں، اگر یسوع خدا کا کلمہ اور روح ہے تو وہ خدا ہے۔ بعد میں ایسا ہوا کہ بعض لوگوں نے میرے اُس دوست پر کفر اور شرک کا الزام لگایا۔ اِسلام میں شرک قطعی گناہ

ہے۔ خیر گزری کہ ہمارا یہ دوست اچھے لوگوں کے درمیان تھا۔ یسوع کی زمینی زندگی کے دوران یہودی مذہبی لیڈروں نے یسوع پر بھی ایسا ہی الزام لگایا تھا۔

یسوع نے کہا، "مَیں اور باپ ایک ہیں۔ یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھائے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ مَیں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ اُن میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو؟ یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اِس لئے کہ تُو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے" (یوحنا ۱۰: ۳۰- ۳۳)۔

یہودیوں نے یسوع پر اُسی بات کا الزام لگایا جو لوسیفر نے کرنے کی کوشش کی تھی ـــ خدا کی یکتا، بے مثال اور اعلیٰ اور ارفع حیثیت پر غاصبانہ قبضہ کرنا ـــ اُنہوں نے یسوع پر الزام لگایا کہ تُو اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔

لیکن وہ اُلٹی بات کر رہے تھے۔

خدا بننا نہیں، بلکہ تجسم

نہ یسوع نے اور نہ نبیوں نے کبھی تعلیم دی کہ انسان خدا بن سکتا ہے، البتہ

صحائف نے واضح طور سے بتایا ہے کہ خدا انسان بنے گا۔ مثال کے طور پر مسیح موعود کی پیدائش سے تقریباً ۷۰۰ سال پہلے یسعیاہ نبی نے لکھا کہ:

"۔۔۔ جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے اُنہوں نے بڑی روشنی دیکھی۔ جو موت کے سایہ کے ملک میں رہتے تھے اُن پر نور چمکا ۔۔۔ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت

اُس کے کندھے پر ہو گی اوراُس کا نام عجیب، مشیر، خدائے قادر،
ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ ہوگا" (یسعیاہ ۹: ۲، ۶)۔

مسیحِ موعود سے منسوب القابات پر غورکریں:

عجیب: یہ لقب صرف خدا کے لئے مخصوص ہے۔ اِس کا مطلب ہے 'غیر معمولی'۔

مشیر: مسیحِ موعود متشخص اورمتجسم حکمت ہوگا۔

خدائے قادر: خدا خود انسانی جسم اختیارکرے گا۔

ابدیت کا باپ: وہ ابد کا مالک ہے۔

سلامتی کا شہزادہ: وہ گنہگاروں کا خدا سے میل ملاپ کرائے گا، باطنی اطمینان عطا کرے گا اورکامل عالمی امن و امان بحال کرے گا۔

یسعیاہ نے آنے والے مسیحِ موعود کے بارے میں یہ بھی لکھا:

"اے صیون کو خوش خبری سنانے والی ۔۔۔ زور سے اپنی آوازبلند
کر! خوب پکاراورمت ڈر۔ یہوداہ کی بستیوں سے کہہ دیکھواپنا خدا!"
(یسعیاہ ۴۰: ۹)۔

مجسم ہونا خدا کے منصوبے میں ازل سے شامل تھا، لیکن یہ نہیں تھا کہ کوئی انسان خدا بن بیٹھے۔ یہ کہنا کہ ایک انسان خدا بن گیا تھا کفر ہے، لیکن یہ ماننا اورتسلیم کرنا کہ ازلی کلمہ انسان بن گیا خدا کے قدیم منصوبے کو قبول کرنا ہے۔

تحریر سے یا رُوبرو

اگرآپ کسی شخص کو جاننا چاہتے ہیں تو کون سا طریقہ بہترین ہے؟

* اپنا رابطہ تحریری خطوط تک محدود رکھیں۔ یا
* کچھ عرصے تک خط وکتابت کرنے کے بعد اُس شخص سے رُوبرو ملاقات

کریں اورکچھ وقت اُس کے ساتھ رہیں۔

بائبل مقدس بہت حیرت انگیز ہے۔ خدا آدم اور حوا کے ساتھ چلتا پھرتا اور باتیں کیا کرتا تھا۔ اُس کا منصوبہ تھا کہ اُن کی اولاد، اُن کی نسلیں مجھے ذاتی اور شخصی طور سے جانیں۔ اُس کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ یہ رابطہ یا تعلق صرف کاغذی کارروائی تک محدود رہے۔ خداوند خدا صدیوں تک اپنا کلام اپنے نبیوں سے پاپائرس کے طوماروں اور جانوروں کی کھالوں پر لکھواتا رہا۔ اُس نے وعدہ کیا کہ مَیں اپنے آپ کو انسانی شکل میں انسانوں پر ظاہر کروں گا۔ خدا نے نہ صرف یہ انتظام کیا کہ اپنی باتیں ایک کتاب میں ہم تک پہنچائے بلکہ یہ بھی کہ ایک بدن میں اپنا کلام ہمیں مہیا کرے۔

"۔۔۔وہ دنیا میں آتے وقت کہتا ہے کہ تُو نے قربانی اور نذر کو پسند نہ کیا بلکہ میرے لئے ایک بدن تیار کیا" (عبرانیوں ۱۰: ۵)۔

"۔۔۔اِس میں کلام نہیں کہ دین داری کا بھید بڑا ہے یعنی وہ جو جسم میں ظاہر ہوا۔۔۔" (۱۔تیمتھیُس ۳: ۱۶)۔

داؤد نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ خداوند (خدا) خود زمین پر آئے گا "دیکھ! مَیں آیا ہوں، کتاب کے طومار میں میری بابت لکھا ہے" (زبور ۴۰: ۷)۔ ملاکی نبی نے پیش گوئی کی کہ خدا ایک پیشرو کو بھیجے گا جو خداوند (خدا) کی آمد کے لئے لوگوں کو تیار کرے گا (ملاکی ۳: ۱)۔

شان کے ناشایان؟

خدا نے اپنے اِس منصوبے کا بار بار اعلان کیا کہ مَیں انسانوں کے ساتھ سکونت کروں گا۔ اِس کے باوجود لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات خدا کی لا محدود اور بعید از فہم شان کے خلاف ہے کہ وہ انسان بنے۔

بے شک تجسم کا تصور عقل کو چکرا دیتا ہے، لیکن کیا وا ؓعی یہ خدا کی شان کے خلاف ہے؟ یا یہ خدا کی ذات کا حصہ ہے اور اُس کے ارادے اور منصوبے کا حصہ ہے کہ انسانوں کے ساتھ قریبی اور گہرا رشتہ قائم کرے کیونکہ انسانوں کو اُس نے اپنے لئے خلق کیا ہے؟

زندگی میں ہم خود کو اُن لوگوں کو نہایت قریب محسوس کرتے ہیں جن کو ہمارے جیسا تجربہ ہوا تھا۔ تسلی دینے اور مدد کرنے کے لئے وہی لوگ زیادہ قابل ہوتے ہیں جو اُسی قسم کے دکھوں اور مشکلات میں سے گزرے ہوں۔ ہمارا خالق قطعی تسلی دینے والا ہے، وہ مطلق مددگار ہے۔

> "۔۔۔ پس جس صورت میں کہ لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہیں تو وہ خود بھی اُن کی طرح اُن میں شریک ہوا ۔۔۔ کیونکہ جس صورت میں اُس نے خود ہی آزمائش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جن کی آزمائش ہوتی ہے ۔۔۔ کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا"
> (عبرانیوں ۲: ۱۴، ۱۸؛ ۴: ۱۵)۔

ازل ہی سے خدا کا منصوبہ تھا کہ مَیں جسم کی کمزوریاں، مجبوریاں اور تکلیفیں اپنے اوپر لُوں، ہاتھ پاؤں گرد آلود کروں، بھوک پیاس برداشت کروں، دکھ اُٹھاؤں، انسانوں کے سے تجربے میں سے گزروں۔ جو لوگ اِس کے اُلٹ تعلیم دیتے ہیں وہ نہ صرف خدا کے منصوبے اور نبیوں کو رد کرتے ہیں بلکہ خدا کی ذات اور

صفات کو بھی رد کرتے ہیں۔ اوراِس حقیقت کو بھی رد کرتے ہیں کہ خدا نے ظاہر کیا ہے کہ مَیں وفاداراورمحبت کرنے والا خالق ہوں اورچاہتا ہوں کہ انسان مجھے ذاتی طور سے جائیں۔ وہ خدا کو بعید از فہم، ناقابلِ ادراک سمجھتے ہیں جس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

دوسروں کی خدمت کرنے اوراُنہیں برکت دینے کے لئے اُن کے برابر، نیچے کی سطح پر آمادہ نہ ہونے میں کوئی "شان" نہیں ہوتی۔ ہمارے خالق نے ہماری سطح پر نیچے آنے کو کبھی حقیر نہیں سمجھا۔ ایسا کرنا اُس کا اپنا ارادہ، اپنا منصوبہ اوراپنی خوشی تھی۔

کیا خدا کا ہماری سطح پر نیچے آنا اُس کی شان اورعظمت کے خلاف ہے؟ تصور کریں کہ آپ اورآپ کا دوست دونہایت ناموراورمعزز مذہبی راہنماؤں کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ ایک راہنما کا نام عمر اوردوسرے کا نام ہارون ہے۔ آپ کا دوست کہتا ہے ہارون کھلونا کاروں کے ساتھ کھیلتا ہے لیکن عمر نہیں کھیلتا۔ آپ کے دل میں ہارون کے لئے بہت عزت ہے اورآپ جواب دیتے ہیں "ہرگز نہیں! خدا نہ کرے کہ ہارون صاحب کاروں سے کھیلیں!" یہ ردِ عمل بالکل معقول اوردرست ہے۔ لیکن بات آگے چلتی ہے تو یہ انکشاف ہوتا ہے کہ عمر اور ہارون دونوں کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کو بہت پسند ہے کہ ہمارے باپ فرش پر آکر ہمارے ساتھ کھیلیں۔ کیا ہوا اگر ہمیں پتا چلا کہ ہارون اپنے بیٹوں کے ساتھ اِس طرح کھیل کر بہت خوش ہوتا ہے، جبکہ عمر اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنے سے انکارکرتا ہے کیونکہ وہ سوچتا ہے کہ فرش پر نیچے اُترنا میری عزت اورمرتبے کے شایاں نہیں۔ اُن میں سے آپ کسے بہتر باپ، انسان اورلیڈر قرار دیں گے؟ عمر کو یا ہارون کو؟ اِسی طرح جب لوگ کہتے ہیں کہ "یہ بات قادرِ مطلق کی شان اورعظمت کے منافی ہے کہ وہ انسانی روپ میں دنیا میں ظاہر ہو" تو اُن

کی نیت بے شک نیک ہوتی ہے لیکن وہ خدا کے جلال اور عظمت کی تعریف کرنے کے بجائے اِس کے الٹ کرتے ہیں۔

"۔۔۔ وہ اگرچہ دولت مند تھا مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تم اُس کی غریبی کے سبب سے دولت مند ہو جاؤ" (۲۔کرنتھیوں ۸: ۹)۔

آپ کی اور میری خاطر وہ ازلی کلمہ خود ہمارے کرہ ارض پر آگیا۔ کائنات کا خالق جو جلال اور عظمت میں "دولت مند" تھا وہ "غریب بن گیا" اور خادم کی جگہ لی تاکہ ہم دولت مند ہو جائیں، مادی اور دنیوی مال سے نہیں بلکہ روحانی نعمتوں اور برکتوں سے ۔۔۔ مثلاً معافی، راست بازی، ہمیشہ کی زندگی اور محبت، خوشی، اطمینان اور پاکیزہ خواہشات سے معمور دل کے ساتھ۔

عظمت کی وضاحت

بہت سے لوگ سوچتے ہیں کہ خدا اتنا عظیم اور بزرگ ہے کہ وہ گوشت اور خون کے جسم میں ہو کر زمین پر نہیں آ سکتا۔ کیا اِس کی وجہ یہ تو نہیں کہ عظمت اور بزرگی کے بارے میں اُن کا نظریہ اور تعریف یا توضیح خدا کے نظریے سے بالکل فرق ہے؟

یسوع نے عظمت کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے شاگردوں سے کہا "۔۔۔ تم جانتے ہو کہ جو غیر قوموں کے سردار سمجھے جاتے ہیں وہ اُن پر حکومت چلاتے ہیں اور اُن کے امیر اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔ مگر تم میں ایسا نہیں ہے بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ سب کا غلام بنے کیونکہ ابنِ آدم

بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے" (مرقس ۱۰: ۴۲-۴۵)۔

سب سے بڑا شخص وہ ہے جو نہایت فروتن بنتا ہے اور دل و جان سے دوسروں کی بہترین خدمت کرتا ہے۔

یوحنا باب ۱۳ میں بیان ہوا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے جو کہ ایک غلام یا نوکر کا کام تھا۔ اناجیل کو پڑھنے سے ہماری ملاقات کامل خادم، خود خداوند سے ہوتی ہے۔

اور ہمارا خالق ہمارے واسطے خادم بن گیا۔

آندھی اور لہروں کا مالک

ایک دن یسوع گلیل کی جھیل پر اپنے شاگردوں کی کشتی میں سوار تھا۔

"اور دیکھو جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی مگر وہ سوتا تھا۔ اُنہوں نے پاس آ کر اُسے جگایا اور کہا اے خداوند ہمیں بچا! ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ اُس نے اُن سے کہا اے کم اعتقادو! ڈرتے کیوں ہو؟ تب اُس نے اُٹھ کر ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور بڑا امن ہو گیا۔ اور لوگ تعجب کر کے کہنے لگے یہ کس طرح کا آدمی ہے کہ ہوا اور پانی بھی اِس کا حکم مانتے ہیں؟" (متی ۸: ۲۴-۲۷)۔

آپ اُن شاگردوں کے سوال کا کیا جواب دیں گے؟

"یہ کون ہے؟"

یہ تو ظاہر تھا کہ یسوع ایک بشر ہے۔ وہ کشتی میں سو رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ تھکن، بھوک اورپیاس کیا ہوتی ہے۔ لیکن پھر اُس نے کھڑے ہو کر طوفان کو ڈانٹا۔ تیز آندھی فوراً تھم گئی اورموجیں مارتی جھیل پُرسکون ہو گئی۔

کوئی تعجب کی بات نہیں کہ شاگردوں نے پوچھا "یہ کس طرح کا آدمی ہے؟"

یہ ہے کون؟ تقریباً ہزار سال پہلے زبور نویس نے لکھا تھا کہ:

"اے خداوند لشکروں کے خدا! اے یاہ! تجھ سا زبردست کون ہے؟ ۔۔۔ سمندر کے جوش و خروش پر تُو حکمرانی کرتا ہے۔ تُو اُس کی اُٹھتی لہروں کو تھما دیتا ہے" (زبور ۸۹ : ۸، ۹)۔

یہ کون ہے؟ یہ کس طرح کا آدمی ہے؟ انجیل مقدس یسوع کے پانی پر چلنے کا بھی بیان کرتی ہے (متی باب ۱۴، مرقس باب ۶؛ یوحنا باب ۶)۔ اِس موقع پر بھی شاگردوں نے تعجب کیا اور "اپنے دل میں نہایت حیران ہوئے" (مرقس ۶: ۵۱)۔ لیکن یسوع اِس لئے جھیل پر نہیں چلا تھا کہ لوگ حیران ہوں، بلکہ اِس لئے کہ اُن کی مدد ہو اور وہ سمجھیں کہ وہ کون ہے۔

اِس سے دو ہزار سال پہلے ایوب نبی نے خدا کے بارے میں کہا تھا کہ

"وہ آسمانوں کو اکیلا تان دیتا ہے اور سمندر کی لہروں پر چلتا ہے" (ایوب ۹: ۸)۔

یہ کون ہے؟ خدا ہمیں دعوت دیتا ہے کہ نقطوں کو ملائیں اور سمجھیں کہ یسوع کون تھا اور ہے۔ المیہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ سمجھنا نہیں چاہتے۔

"وہ دنیا میں تھا اوردنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اوردنیا نے اُسے نہ پہچانا" (یوحنا ۱: ۱۰)۔

"یہ کون ہے؟" ایک دن یسوع نے غصے سے بھرے ہوئے دیندارلوگوں کے گروہ سے باتیں کرتے ہوئے اِس سوال کا خود جواب دیا۔

"مَیں ہوں"

"یسوع نے پھر اُن سے مخاطب ہوکر کہا "دنیا کا نورمَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیری میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نورپائے گا۔۔۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا تو اَبد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا۔ یہودیوں نے اُس سے کہا اب ہم نے جان لیا کہ تجھ میں بدروح ہے۔ ہمارا باپ ابرہام مرگیا اورنبی مرگئے مگرتُو کہتا ہے کہ اگر کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کا مزہ نہ چکھے گا۔ ہمارا باپ ابرہام جو مرگیا کیا تُو اُس سے بڑا ہے؟ اَورنبی بھی مرگئے۔ تُو اپنے آپ کو کیا ٹھہراتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا۔۔۔ تمہارا باپ ابرہام میرا دن دیکھنے کی اُمید پربہت خوش تھا۔ چنانچہ اُس نے دیکھا اورخوش ہوا۔ یہودیوں نے اُس سے کہا تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں پھرکیا تُو نے ابرہام کو دیکھا ہے؟ یسوع نے اُن سے کہا مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ پیشتراِس سے کہ ابرہام پیدا ہوا مَیں ہوں۔

"پس اُنہوں نے اُسے مارنے کو پھر پتھر اُٹھائے مگریسوع چھپ کر ہیکل سے نکل گیا" (یوحنا ۸: ۱۲؛ ۵۱ - ۵۳؛ ۵۶ - ۵۹)۔

یہودیوں نے یسوع کو سنگسار کرنے کی کوشش کیوں کی؟ اِس لئے کہ اُس نے کہا کہ "اگر کوئی شخص میرے حکموں پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا" اور "پیشتر اِس سے کہ ابرہام پیدا ہوا **مَیں ہوں**۔" یسوع نے نہ صرف موت پر اپنے اختیار کا اور موسیٰ سے بڑا ہونے کا دعویٰ کیا (ابرہام تو ۱۹۰۰ سال پیشتر مر چکا تھا)، بلکہ اُس نے خدا کا ذاتی نام "مَیں ہوں" اپنے لئے استعمال کیا۔ اگر یسوع نے کہنا ہوتا کہ مَیں ابرہام سے پہلے موجود تھا تو وہ کہتا کہ اِس سے پیشتر کہ ابرہام پیدا ہوا 'مَیں تھا'۔ لیکن اُس نے کہا کہ اِس سے پیشتر کہ ابرہام پیدا ہوا "مَیں ہوں" (مزید دیکھئے باب ۹ میں "یاہ وے YHWH —— خروج ۳: ۱۴)۔

یسوع کے سامعین سمجھتے تھے کہ اُس کا مطلب کیا ہے۔ اِسی لئے اُنہوں نے اُس پر کفر کا الزام لگایا اور اُسے سنگسار کرنے کو پتھر اُٹھائے۔

صرف خدا کی عبادت کرو

یسوع ہمیشہ یہی تعلیم دیتا تھا کہ صرف خدا ہی ہماری عبادت اور سجدے کے لائق ہے۔ اِسی لئے اُس نے کہا "۔۔۔ تُو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر" (متی ۴: ۱۰)۔ مگر اناجیل میں کم سے کم دس موقعوں کا ذکر ہے جب لوگوں نے جھک کر یسوع کو سجدہ کیا۔ لوگوں کے یسوع کو "سجدہ' کرنے کے لئے جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہی ہے جو خدا کو سجدہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ متی ۸: ۲ کا موازنہ مکاشفہ ۷: ۱۱ سے کریں۔ دونوں جگہ "سجدہ'' کے لئے یونانی زبان کا لفظ "پروسکنیو (proskneo) استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے عزت واحترام کرنے کے لئے اوندھے منہ زمین پر گرنا یا لیٹنا، سجدہ کرنا۔

ایک دن "ایک کوڑھی نے پاس آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تُو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ اُس (یسوع) نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھوا

اور کہا مَیں چاہتا ہوں تُو پاک صاف ہو جا۔ وہ فوراً کوڑھ سے پاک صاف ہو گیا" (متی ۸: ۲، ۳)۔ کیا یسوع نے کوڑھی کو جھڑکا کہ مجھے کیوں سجدہ کیا ہے؟

نہیں ـــ بلکہ اُسے چھو کر شفا دی۔

یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے ایک شاگرد تُوما نے یسوع کے آگے گر کر یعنی سجدہ کر کے کہا "اے میرے خداوند! اے میرے خدا!" کیا یسوع نے اُسے اِس کفر پر جھڑکا؟

نہیں۔ اُس نے صرف یہ کہا "تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے، مبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے" (یوحنا ۲۰: ۲۸۔ ۲۹)۔

یہ وا .عہ کیا سکھاتا ہے کہ یسوع کون ہے؟

آپ خود فیصلہ کریں

ہم میں سے ہر ایک کو خود فیصلہ کرنا ہے کہ مَیں یسوع کے بارے میں کیا ایمان رکھتا ہوں، یا مجھے کیا ایمان رکھنا چاہئے۔ لیکن ضرور ہے کہ اُس کے بارے میں کوئی متناقض بالذات (جو خود اپنی تردید کرے) نظریہ قبول نہ کریں۔ جیسا کہ ہمارے دوست کہتے ہیں اگر یسوع ایک "بڑا رسول" تھا تو پھر اُس نے جو ہونے کا دعوی' کیا وہ بھی تھا یعنی ازلی کلمہ اور خدا کا بیٹا۔ یہ کہنا کہ وہ "ایک نبی سے زیادہ کچھ نہیں تھا" یسوع کی اپنی گواہی اور نبیوں کے پیغام دونوں کا انکار ہے۔

اگر آپ اب بھی اِس غیر مصدقہ (بے ثبوت) عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں تو باب ۹ بعنوان "محرف یا اصل حالت میں محفوظ" دوبارہ پڑھیں۔

سی۔ ایس۔ لوئیس بیسویں صدی کا ایک بڑا دانشور اور متشکک تھا۔ بعد میں وہ ایمان لے آیا۔ وہ یسوع کے بارے میں لکھتا ہے کہ

"یہاں مَیں ہر کسی کو وہ نہایت فضول اور بے وقوفی کی بات کہنے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہوں جو کئی لوگ یسوع کے بارے میں اکثر

کہتے ہیں کہ مَیں یسوع کو ایک بڑا اخلاقی معلم ماننے کو تو تیار ہوں لیکن مَیں اُس کے خدا ہونے کے دعوے کو قبول نہیں کر سکتا۔ ایک یہ بات ہے جو ہمیں ہرگز نہیں کہنا چاہئے۔ جو شخص محض انسان ہو اور اُس قسم کی باتیں کہے جو یسوع نے کہیں وہ بڑا اخلاقی معلم نہیں ہو سکتا۔ وہ پاگل ہے یا جہنمی ابلیس۔ آپ کو اپنے لئے فیصلہ کر لینا چاہئے۔ یا تو یہ آدمی خدا کا بیٹا تھا، اور ہے، اگر نہیں تو پاگل یا اِس سے بھی گیا گزرا ہے۔ آپ اِس بے وقوف آدمی کو کہیں قید کر دیں، اُس پر تھوکیں اور اُسے بدروح مان کر قتل کر دیں ـــ ورنہ اُس کے پاؤں میں گر کر سجدہ کریں اور کہیں، 'اے میرے خداوند! اے میرے خدا!' لیکن ہم سرپرستانہ، مہمل اور لغو بات نہ کہیں کہ وہ ایک عظیم اُستاد ہے۔ اُس نے یہ گنجائش ہی نہیں چھوڑی، اور نہ چھوڑنے کا ارادہ تھا۔''

"ہم سے صاف کہہ دے"

کئی دفعہ لوگ مجھے کہتے ہیں ہمیں بائبل مقدس میں دکھا کہ یسوع نے کہاں کہا تھا کہ "مَیں خدا ہوں!" یسوع کے زمانے کے مذہبی لیڈر بھی اُسے مجبور کرتے تھے کہ اِسی قسم کی بات کہے۔

"یسوع نے کہا،۔۔۔ دروازہ مَیں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا۔۔۔ پس یہودیوں نے اُس کے گرد جمع ہو کر اُس سے کہا تُو کب تک ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول رکھے گا؟ اگر تُو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ مَیں نے تو تمہیں کہہ دیا، مگر تم یقین نہیں کرتے۔ جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں۔۔۔ مَیں اور باپ ایک ہیں۔

یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لئے بھی پتھر اُٹھائے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا مَیں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھا کام دکھائے ہیں۔ اُن میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو؟ یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اِس لئے کہ تُو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے" (یوحنا ۱۰: ۹، ۲۴، ۲۵، ۳۰۔ ۳۳)۔

یہ دین دار مذہبی لوگ اُسے کیوں سنگسار کرنا چاہتے تھے؟

وجہ یہ تھی کہ یسوع نے کہا تھا کہ "مَیں اور باپ ایک ہیں۔" اُن کے خیال کے مطابق یسوع کا خدا کے ساتھ ایک ہونے کا دعویٰ کفر تھا۔ مگر یہی یہودی خدا پر اپنے ایمان کا اِقرار کرنے کے لئے باقاعدگی سے کہتے تھے Adonai Eloheynu Adonai echad جس کا مطلب ہے خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ یہاں "ایک" کے لئے جو لفظ echad استعمال ہوا ہے اُس میں ایک میں کثرت کے معنی ہیں۔ یسوع نے واضح طور سے کہا کہ مَیں خدا کا بیٹا ہوں اور ہمیشہ سے خدا کے ساتھ ایک ہوں۔ اِسی وجہ سے یہودیوں نے اُس پر کفر کا الزام لگایا۔

خدا کی پیچیدہ وحدت کا دوبارہ مطالعہ کرنے کے لئے باب ۹ پڑھیں۔

خدا کا بیٹا اور کلمہ کی حیثیت سے اپنے ازلی وجود کے بارے میں یسوع نے خودنمائی کے انداز سے کبھی بات نہیں کی۔ وہ یہ نہیں کہتا پھرتا کہ "مَیں خدا ہوں! مَیں خدا ہوں!" بلکہ وہ دنیا میں ایسے رہا جیسے وہ چاہتا ہے کہ سارے انسان رہیں ــــ کامل فروتنی اور انکساری اور دل سے خدا کی اطاعت گزاری کے ساتھ۔

یسوع ہی واحد ہستی ہے جو کہہ سکتا تھا کہ "مَیں آسمان سے اِس لئے نہیں اُترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اِس لئے کہ اپنے بھیجنے

والے کی مرضی کے موافق عمل کروں" (یوحنا ٦: ٣٨)۔ یسوع کی زندگی کی شان و عظمت یہ تھی کہ وہ خدا کا سرفراز بیٹا تھا اور وہ ابنِ آدم بننے کے لئے فروتن ہو گیا۔ یہ بتانے اور سمجھانے کے لئے کہ مَیں کون ہوں یسوع نے عاجزانہ مگر زبردست اثر انگیز طریقے اختیار کئے۔

ایک دفعہ ایک دولت مند آدمی یسوع کے پاس آیا اور اُس سے "اے نیک اُستاد!" کہہ کر مخاطب ہوا۔ یسوع نے اُس سے کہا "تُو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا" (لوقا ١٨: ١٩)۔ یہ دولت مند آدمی ایمان نہیں رکھتا تھا کہ یسوع خدا ہے۔ لیکن یسوع جو مجسم خدا کی نیک ذات ہے، اُس نے اِس آدمی کی راہنمائی کی کہ معمے کے ٹکڑے باہم جوڑے اور سمجھے کہ وہ (یسوع) کون ہے۔

وہ چاہتا ہے کہ ہم بھی یہ سمجھیں۔

دولت مند آدمی اور یسوع کے اِس وا .عہ کے ایک اَور پہلو سے بہت سے لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ وہ شخص دوڑتا ہوا یسوع کے پاس آیا ۔۔۔ اور پوچھنے لگا "اے نیک اُستاد، مَیں کیا (کون سی نیکی) کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟" (متی ١٩: ١٦؛ مرقس ١٠: ١٧؛ لوقا ١٠: ٢٥)۔ بھیڑ کو اُس نوجوان کا سوال اچھا معلوم ہوا، لیکن خداوند کے نزدیک اچھا نہیں تھا۔ یسوع جانتا تھا کہ اُس دین دار مذہبی آدمی کو ابھی تک خدا کی لا محدود پاکیزگی اور انسان کی قطعی گنہگاری کے بارے میں بنیادی اور اہم سچائیوں کی کچھ سمجھ نہیں۔ اپنے آپ کو راست باز سمجھنے والا یہ آدمی گمان کرتا ہے کہ مَیں اپنے اعمال سے بہشت میں جانے کا حق دار بن سکتا ہوں یعنی کسی نہ کسی طرح اِتنا "نیک" بن سکتا ہوں کہ بہشت میں جا سکوں۔ وہ اُس بچے کی مانند تھا جو اپنے گندے ہاتھ میں چند سکے لئے دنیا کے امیر ترین آدمی کے سامنے کھڑا ہو اور پوچھ رہا ہو کہ مَیں کتنے سکے آپ کو دے دوں تاکہ آپ کی جاگیر کا وارث بن سکوں؟ یسوع نے اُس آدمی کو کیا جواب دیا؟ اُس کی

توجہ دوبارہ توریت اوردس حکموں کی طرف پھیری تاکہ اُسے سمجھا دے کہ مَیں اپنی طاقت سے خدا کے کامل راست بازی کے معیار پر کبھی پورا نہیں اُتر سکتا۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم کوئی "نیک کام" کر کے "ہمیشہ کی زندگی" کے حق دار بن سکتے ہیں اُن کو یہ زندگی ہرگز نہیں مل سکتی۔

یسوع نے یہ بھی فرمایا کہ "تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔۔۔ راہ اورحق اورزندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔۔۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔ تُو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دکھا؟ کیا تُو یقین نہیں کرتا کہ مَیں باپ میں ہوں اورباپ مجھ میں ہے؟ ۔۔۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو" (یوحنا ۱۴: ۱، ۶، ۹، ۱۱)۔

بات کو پورا کر دکھانا

یسوع نے بے شمار زبردست معجزے کئے جو ثابت کرتے ہیں کہ اُسے اِس برگشتہ اورگناہ کی لعنت میں مبتلا دنیا کے ہر ایک عنصر پر اختیار اور قدرت ہے۔ وہ لوگوں کے دل کے خیالوں کو جانتا تھا، گناہ معاف کرتا تھا، روٹیاں اور مچھلیاں بڑھا کر ہزاروں کو کھلاتا تھا، طوفانوں کو تھما دیتا تھا اوراپنے حکم سے بدروحوں کو نکال دیتا تھا، بیماروں کو شفا دیتا تھا، لنگڑوں کو ٹانگیں، اندھوں کو بینائی، بہروں کو سماعت عطا کرتا تھا، اورمُردوں کو زندہ کرتا تھا۔ نبیوں کی نبوتوں اورپیش گوئیوں کے مطابق مسیحِ موعود اِس دنیا میں "خداوند کا بازو" تھا (یسعیاہ ۵۳: ۱؛ یوحنا ۱۲: ۲۸؛ لوقا ۱: ۵۱ ــــ مزید دیکھئے یسعیاہ ۱۰: ۱۰، ۱۱، ۵۱: ۵؛ ۵۲: ۱۰؛ ۵۹: ۱۶؛ ۶۳: ۵؛ یرمیاہ ۳۲: ۱۷)۔

یسوع کا اعلیٰ وارفع جلال اُس کی ہستی کے ہر حصے سے نمایاں اورظاہر تھا بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھیں ہوں۔ اُس کے کام اُس کی باتوں کی تصدیق کرتے

ہیں۔ مثال کے طورپر ہم نے تھوڑی دیر پہلے پڑھا کہ یسوع نے دعویٰ کیا کہ "زندگی مَیں ہوں۔" اُس نے اپنے اِس دعوے کی تصدیق کیسے کی؟ اُس نے مُردوں کو پھر زندہ ہونے کا حکم دیا اوروہ زندہ ہوئے۔

ایک موقع پر خداوند یسوع لعزر کی قبر پر آیا۔ لعزر کو مرے ہوئے چار دن ہو گئے تھے۔ اُس کی لاش ایک غار میں دفنائی گئی تھی۔ یسوع نے اُس مرحوم آدمی کی روتی ہوئی بہن سے کہا کہ تمہارا بھائی جی اُٹھے گا۔

اُس بہن نے یسوع کو جواب دیا "مَیں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اُٹھے گا۔'' یسوع نے اُس سے کہا کہ "قیامت اورزندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا" (یوحنا ۱۱: ۲۴، ۲۵)۔

اوراپنے دعوے کی تصدیق کرنے کے لئے یسوع نے بلند آواز سے پکارا کہ "اے لعزر نکل آ۔ اورجو مرگیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا اور اُس کا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا۔ یسوع نے اُن سے کہا اُسے کھول کر جانے دو۔

پس بہتیرے یہودی ۔۔۔ جنہوں نے یسوع کا یہ کام دیکھا اُس پر ایمان لائے۔ مگر اُن میں سے بعض نے فریسیوں کے پاس جا کر اُنہیں یسوع کے کاموں کی خبر دی ۔۔۔ پس وہ اُسی روز سے اُسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے ۔۔۔ سردار کاہنوں نے مشورہ کیا کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں کیونکہ اُس کے باعث بہت سے یہودی چلے گئے اوریسوع پر ایمان لائے" (یوحنا ۱۱: ۴۳-۴۶، ۵۳؛ ۱۲: ۱۰، ۱۱)۔

خدا نے نبیوں (ایلیاہ اورالیشع) کو بھی مُردے کو زندہ کرنے کی قدرت بخشی، لیکن کسی نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مَیں زندگی کا بانی ہوں۔ صرف یسوع ہی یہ دعویٰ کرسکتا تھا کہ "قیامت اورزندگی تو مَیں ہوں۔''

مگر انسان کا دل کیسا سخت ہے!

سخت دلی

یسوع کے دعوے سن کر اوراُس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر یہودیوں کے سیاسی اور مذہبی راہنماؤں کا جذبہ انتقام بھڑک اُٹھا۔ اِس یسوع کو خاموش کرنا چاہیئے! ۔۔ کوئی وجہ ۔۔ کوئی بھی بہانہ ڈھونڈو، جس سے اُس پر الزام لگایا جا سکے کہ وہ واجب القتل ہے! لیکن تاریخ کے واحد کامل آدمی پر کیسے الزام لگایا جا سکتا ہے؟

ایک سبت کے دن یسوع عبادت خانے میں تعلیم دے رہا تھا کہ ۔۔۔

"۔۔۔ وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ اور وہ اُس کی تاک میں رہے کہ اگر وہ اُسے سبت کے دن اچھا کرے تو اُس پر الزام لگائیں۔ اُس نے اُس آدمی سے جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا کہا بیچ میں کھڑا ہو۔ اور اُن سے کہا سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا قتل کرنا؟

وہ چپ رہ گئے۔

اُس نے اُن کی سخت دلی کے سبب سے غمگین ہو کر اور چاروں طرف اُن پر غصے سے نظر کر کے اُس آدمی سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا۔ اُس نے بڑھا دیا اور اُس کا ہاتھ درست ہو گیا۔

پھر فریسی (ایک مذہبی گروہ) فی الفور باہر جا کر ہیرودیوں (ایک سیاسی گروہ) کے ساتھ اُس کے خلاف مشورہ کرنے لگے کہ اُسے کس طرح ہلاک کریں۔

اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کی طرف چلا گیا۔ اور ۔۔۔ ایک بڑی بھیڑ ۔۔۔ اُس کے پاس آئی ۔۔۔ کیونکہ اُس نے بہت لوگوں کو اچھا کیا تھا۔ چنانچہ جتنے لوگ سخت بیماریوں میں گرفتار تھے اُس پر گرے پڑتے تھے کہ اُسے چھو لیں۔

اور ناپاک روحیں جب اُسے دیکھتی تھیں اُس کے آگے گر پڑتی

اور پکار کر کہتی تھیں کہ تُو خدا کا بیٹا ہے'' (مرقس ۳:۱-۱۱)۔

شیاطین کی بصیرت

شیاطین (اصل زبان کے لفظ کا مطلب ہے" جاننے والی ہستیاں) جانتے تھے کہ شفا دینے والا یہ شخص کون ہے۔ اِسی لئے اُنہوں نے اُسے صحیح لقب سے مخاطب کیا اور پکار کر کہا "تُو خدا کا بیٹا ہے!"

برگشتہ فرشتے جو آسمان پر سے گرا دیئے گئے، یسوع کی پچھلی تاریخ سے واقف ہیں۔

ہزاروں سال پہلے اِن برگشتہ فرشتوں نے یسوع کی حیرت انگیز قدرت اور بے انتہا حکمت دیکھی تھی جب اُس نے صرف کہہ کر آسمان اور زمین پیدا کئے تھے ۔۔ اُنہیں عدم سے موجود کر دیا تھا۔ وہ اُس دن کو یاد کر کے تھرتھراتے تھے جب اُس نے اپنے جائز قہر میں اُنہیں آسمان سے نکال دیا تھا کیونکہ اُنہوں نے بغاوت میں شیطان کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ (زمین پر آنے سے پہلے مسیحِ موعود آسمان پر تھا۔ جب لوسیفر کو گرایا گیا تو وہ وہیں تھا۔ اِسی لئے یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا" مَیں شیطان کو بجلی طرح آسمان سے گرا ہوا دیکھ رہا تھا" لوقا ۱۰: ۱۸)۔ اور اب وہ زمین پر اُن کے درمیان موجود تھا!

اب نوشتہ دیوار سامنے تھا۔

اُن کے آقا (ابلیس) کا اِختیار زمین بوس ہوتا نظر آ رہا تھا۔

گناہ کی لعنت ختم ہونا شروع ہو گئی تھی۔

ازلی بیٹا ۔۔ عورت کی نسل ۔۔ اُن کی عمل داری پر چڑھ آیا تھا۔ اِسی لئے بدروحیں یا ناپاک روحیں (شیاطین) اُسے دیکھتی تھیں تو اُس کے آگے گر پڑتی اور پکار کر کہتی تھیں "تُو خدا کا بیٹا ہے۔''

اور مذہبی راہنما تھے کہ سازش کر رہے تھے کہ اُسے کس طرح ہلاک کریں!

ایک دفعہ مَیں نے یہ وا .عہ اپنے چند مہمانوں کو سنایا، تو اُن میں سے ایک آدمی کہنے لگا "کیسی حیرت انگیز بات ہے! مذہبی لیڈروں سے شیاطین یسوع کی زیادہ عزت کرتے ہیں!"

ناقابلِ یقین حد تک حیرت انگیز! لیکن حقیقت ہے!

باب ۱۸

Ch 18 God's Eternal Plan pic

خدا کا ازلی منصوبہ

خدا ازل سے اپنے سب کاموں کو جانتا ہے (یسعیاہ ۴۵: ۲۱)۔
"یہ وہی خداوند فرماتا ہے جو دنیا کے شروع سے اِن باتوں کی خبر دیتا آیا ہے" (اعمال ۱۵: ۱۹)۔

وقت شروع ہونے سے پہلے __ ازل ہی سے خدا نے انسانوں کے لئے منصوبہ بنا رکھا تھا۔ جس دن گناہ نے انسانی خاندان یعنی بنی آدم کو آلودہ کیا خدا نے اُسی دن سے یہ منصوبہ بتانا شروع کر دیا __ لیکن اشاری اور رمزی زبان میں۔ پاک کلام اِس منصوبے کو "خدا کا پوشیدہ مطلب" کہتا ہے (مکاشفہ ۱۰: ۷)۔

بنی نوع انسان کے لئے خدا کا یہ منصوبہ اور مقصد آج بھی بہت سے لوگوں کے لئے ایک راز ہے، لیکن بلا وجہ، کیونکہ جو بھید "تمام زمانوں اور پشتوں سے پوشیدہ رہا" اب وہ "ظاہر ہوا" ہے (کلسیوں ۱: ۲۶)۔

نبیوں سے زیادہ اعزاز پانے والے

یہ بہت حیرت انگیز بات ہے کہ جہاں تک خدا کے منصوبے اور پیغام کو سمجھنے کا تعلق ہے ہمیں اُن نبیوں سے زیادہ اعزاز ملا ہے جنہوں نے یہ صحیفے لکھے تھے۔

ہمیں خدا کا پورا مکاشفہ عطا ہوا ہے، اُن کو عطا نہیں ہوا تھا۔
ہم خدا کی کتاب کا آخری حصہ پڑھ سکتے ہیں، وہ نہیں پڑھ سکتے تھے۔

"اِسی نجات کی بابت اُن نبیوں نے بڑی تلاش اورتحقیق کی جنہوں نے اُس فضل کے بارے میں جو تم پر ظاہر ہونے کو تھا نبوت کی۔ اُنہوں نے اِس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا روح جو اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دُکھوں کی اوراُن کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا وہ کون سے اورکیسے وقت کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ اُن پر یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ نہ اپنی بلکہ تمہاری خدمت کے لئے یہ باتیں کہا کرتے تھے جن کی خبر اب تم کو اُن کی معرفت ملی جنہوں نے روح القدس کے وسیلہ سے جو آسمان سے بھیجا گیا تم کو خوش خبری دی اورفرشتے بھی اِن باتوں پر غور سے نظر کرنے کے مشتاق ہیں" (۱۔پطرس ۱:۱۰۔۱۲)۔

خدا نے اپنا منصوبہ رَمز میں کیوں بتایا

کئی لوگ پوچھتے ہیں خدا نے برگشتہ انسانوں کو اُسی وقت کیوں نہ بتا دیا کہ مَیں نے کیا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے؟ اُس نے اپنے پیغام پر، راز پر پردہ کیوں ڈالا؟

یہ حقیقت ہے کہ کائنات کا خدا ہمارے سامنے وضاحتیں کرنے کا پابند نہیں ہے۔ لیکن اپنی شفقت اورمہربانی سے اُس نے ہمیں کچھ بصیرت، کچھ اِدراک دیا ہے کہ مَیں نے بنی نوع انسان کے لئے اپنا منصوبہ رَمزیہ زبان میں کیوں بتایا ہے۔ تین وجوہات ہیں کہ خدا نے یہ منصوبہ بتدریج اوراحتیاط سے کیوں بتایا۔

اوّل، ابواب پانچ اورچھ میں تفصیل سے بتایا گیا تھا کہ اپنے منصوبے کو بتدریج ظاہر کرنے سے خدا نے بنی نوع انسان کو تصدیق کرنے والی بے شمار نبوتیں، پیش گوئیاں اورنشان دیئے۔ علاوہ ازیں تصدیق کرنے کے لئے بہت سے گواہ

بھی دیئے تا کہ بعد میں آنے والی پشتیں واحد حقیقی خدا کے پیغام کو یقینی طور سے جان لیں۔

دوم، خدا نے اپنی سچائی اِس طریقے سے ظاہر کی کہ صرف وہی لوگ اِسے سمجھ سکیں جو جاں فشانی اور سرگرمی سے تحقیق کریں۔ "خدا کا جلال راز داری میں ہے، لیکن بادشاہوں کا جلال معاملات کی تفتیش میں" (اَمثال ۲۵:۲)۔ بہت سے لوگ اِسی طرح سچائی کو نہیں ڈھونڈ سکتے جیسے ایک چور پولیس کے سپاہی کو تلاش نہیں کر سکتا ـــ وہ چاہتے نہیں (عبرانیوں ۱۱:۶؛ یرمیاہ ۲۹:۱۳؛ یسعیاہ ۲۹:۱۱؛ متی ۱۱:۲۵؛ ۱۳:۱۳، ۱۴؛ لوقا ۸:۴-۱۵؛ یوحنا باب ۶)۔ خدا کی بہت سی سچائیاں جان بوجھ کر مبہم انداز میں ظاہر کی گئی ہیں تا کہ صرف وہی لوگ سمجھ سکیں جو تحقیق و تفتیش کریں۔ خدا لوگوں کو سننے، سمجھنے اور ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا۔ جو ارادہ رکھتے اور آمادہ ہوتے ہیں وہ سچائی کو پالیں گے۔ جو جان بوجھ کر اندھے بن جائیں، اُنہیں کچھ نہیں ملے گا۔

سوم، خدا نے اپنا منصوبہ اِس لئے رَمزیہ انداز میں بیان کیا تا کہ شیطان اور اُس کے پیروکاروں سے پوشیدہ رہے۔

> "۔۔۔ ہم خدا کی وہ پوشیدہ حکمت بھید کے طور پر بیان کرتے ہیں جو خدا نے جہان کے شروع سے پیشتر ہمارے جلال کے واسطے مقرر کی تھی جسے اِس جہان کے سرداروں میں سے کسی نے نہ سمجھا کیونکہ اگر سمجھتے تو جلال کے خداوند کو مصلوب نہ کرتے" (۱-کرنتھیوں ۲:۷، ۸)۔

اگر شیطان اور اُس کے حمایتی اور ساتھی خدا کے مکمل منصوبے کو جان اور سمجھ لیتے جو اُنہیں شکست دینے اور مغلوب کرنے کے لئے تھا تو وہ تدبیر

اورکام نہ کرتے جواُنہوں نے کیا۔ خدا نے اپنا منصوبہ اِس طرح تیارکیا کہ جواُسے ناکام کرنے کی تجویزیں کریں وہی اُسے پوراکردیں۔

اوروہ منصوبہ کیا تھا؟

فدیہ!

خدا نے وعدہ کیا تھا کہ مَیں عورت کی نسل سے ایک بے گناہ چھڑانے والا بھیجوں گا جوآدم کی سرکش، قانون شکن اورشریعت کی نافرمان اولاد کوابدی ہلاکت کی سزا سے چھڑائے گا۔ انسانی تاریخ کے بالکل موزوں وقت پر خدا نے اپنا وعدہ پوراکیا۔

"۔۔۔ جب وقت پورا ہوگیا تو خدا نے اپنے بیٹے کوبھیجا جو عورت سے پیدا ہوااورشریعت کے ماتحت پیدا ہواتا کہ شریعت کے ماتحتوں کومول لےکرچھڑالے ۔۔۔'' (گلتیوں ۴: ۴، ۵)۔

فدیہ دینے کا مطلب ہے مطلوبہ قیمت اداکرکے واپس خرید لینا۔

میری پرورش کیلیفورنیا میں ہوئی۔ وہاں میرے پاس ایک کتیا تھی۔ مَیں اُسے کھانا کھلاتا، اُس کی نگہداشت کرتا اوراُس کے ساتھ کھیلاکرتا تھا۔ وہ میرے پیچھے پیچھے پھرتی رہتی تھی۔ مَیں سکول سے واپس آتا توبہت خوش ہوتی تھی۔ لیکن اُس میں ایک خامی تھی۔ وہ محلے میں گھومتی پھرتی تھی۔ لیکن ہمیشہ گھر واپس آجاتی تھی ـــ مگر ایک دن:

مَیں سکول سے واپس آیا ۔۔۔ لیکن میری کتیا اِستقبال کرنے کو موجود نہ تھی۔ شام اورپھررات ہوگئی۔ سونے کا وقت ہوگیا، لیکن اُس کا کہیں پتا نہ تھا۔ اگلے دن والد صاحب نے صلاح دی کہ مقامی مال خانہ (جہاں آوارہ پالتو جانوروں اورمویشیوں کو محدود وقت کے لئے بند کردیا جاتا ہے ـــ جن جانوروں کا کوئی

دعوے دار نہ ہو اُنہیں ٹیکہ لگا کر مار دیا جاتا ہے) سے پتا کروں۔ مَیں نے فون کیا تو وہاں ایک کتیا موجود تھی جس کا حلیہ میرے بیان کے مطابق تھا۔ اُسے "آوارہ کتے پکڑنے والا" پکڑ کر لے گیا تھا۔ میری کتیا اپنے آپ کو بچانے اور چھڑانے میں بے بس تھی۔ اگر کوئی اُسے چھڑانے کو نہ پہنچتا تو اُسے اپنی آوارگی کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کرنی پڑتی۔

مَیں مال خانے پہنچا۔ مجھے میری کتیا واپس ملنے کو تھی! لیکن دفتر میں موجود افسر نے مجھے بتایا کہ اگر مجھے اپنی کتیا واپس لینی ہے تو مجھے جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ کتوں کا گلیوں میں آوارہ گھومنا خلافِ قانون تھا (ہے)۔ مَیں نے مطلوبہ تاوان ادا کیا اور میری کتیا آزاد کر دی گئی۔ وہ اُس خوف ناک پنجرے سے نکل کر اور اپنے نگہداشت اور پرورش کرنے والے مالک کے پاس آ کر کتنی خوش تھی! اُس کا فدیہ دیا گیا تھا!

مَیں نے اپنی سرکش کتیا کو خرید کر واپس لیا۔ لڑکپن کا یہ تجربہ ہمیں ہماری اپنی حالت کی کچھ تصویر دکھاتا ہے۔ ہم سرکش گنہگار ہیں۔ ہمارے خلاف سزائے موت کا حکم ہو چکا ہے اور ہم کسی طرح اپنے آپ کو چھڑا نہیں سکتے۔ خدا نے اپنے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ فدیے کی مطلوبہ قیمت ادا کر کے ہماری خلاصی کرائے، کیونکہ قیمت اِتنی زیادہ تھی کہ ہم میں سے کوئی بھی ادا نہ کر سکتا تھا۔

> "اُن میں سے کوئی کسی طرح اپنے بھائی کا فدیہ نہیں دے سکتا، نہ خدا کو اُس کا معاوضہ دے سکتا ہے، کیونکہ اُن کی جان کا فدیہ گراں بہا ہے ۔۔۔ لیکن خدا میری جان کو پاتال کے اختیار سے چھڑا لے گا ۔۔۔" (زبور ۴۹: ۷، ۱۵)۔

چنانچہ ہمارے فدیے کی قیمت کیا تھی؟

نبیوں نے اِس کا اعلان کیا

پیدائش کی کتاب کے باب ۳ میں ہم نے خدا کی رَمزیہ پیش گوئی کو اُس کی نہایت ابتدائی شکل میں دیکھا کہ شیطان کے چنگل سے چھڑانے کے لئے اُس کا منصوبہ کیا ہے۔ آئیے، دوبارہ سنیں کہ خدا نے شیطان سے کیا کہا:

"مَیں تیرے اور عورت کے درمیان اورتیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اورتُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا" (پیدائش ۳: ۱۵)۔

اِن لفظوں کے ساتھ خدا نے اپنے پُراسرار، پوشیدہ اورباقاعدہ منصوبے کا خاکہ بتا دیا کہ وہ شیطان اورگناہ سے ایسے نمٹے گا جو اُس کی پاک ذات وصفات کے مطابق ہو گا۔ خداوند خدا نے واضح کر دیا کہ مَیں ایک فدیہ دینے والا مسایاح بھیجوں گا۔ وہ شیطان کا سر کچل کر اُسے شکست دے گا۔ اورنبوت نے پہلے سے یہ بھی بتا دیا کہ شیطان مسیحِ موعود کی "ایڑی" پر کاٹے گا۔

"وہ (مسایاح) تیرے (شیطان کے) سر کو کچلے گا اورتُو (شیطان) اُس (مسایاح) کی ایڑی پر کاٹے گا"۔

عورت کی نسل شیطان کے سر کو کس طرح "کچلے گی"؟ عبرانی کے جس لفظ کا ترجمہ "کچلنا" کیا گیا ہے اُس کا مطلب ہے " خراش ڈالنا، توڑنا، زخمی کرنا، کوٹنا/ چُورا کرنا۔ کچلنا۔" اِس اوّلین پیش گوئی کے مطابق شیطان اورمسایاح دونوں ہی ""کچلے جائیں گے۔" لیکن دونوں میں سے صرف ایک زخم لازماً مہلک ہو گا۔ کچلا ہوا سر مہلک ہوتا ہے کچلی ہوئی ایڑی مہلک نہیں ہوتی۔

خدا نے پہلے سے بتا دیا کہ اِس حقیقت کے باوجود کہ شیطان اوراُس کے چیلے چانٹے مسایاح کو زخمی کریں گے، مگر بالاخر وہ ہی شیطان پر فتح مند ہو گا۔

بعد کے زمانے میں خدا نے داؤد نبی کو الہام دیا کہ وہ مسایاح کے بارے میں یہ لکھے کہ

"وہ میرے ہاتھ اورمیرے پاؤں چھیدتے ہیں" (زبور٢٢: ١٦)۔

داؤد نے یہ پیش گوئی بھی کی کہ اگرچہ مسایاح جان سے مارا جائے گا لیکن اُس کی لاش قبر میں گلنے سڑنے نہیں پائے گی۔

"تُو۔۔۔ نہ اپنے مقدّس کو سڑنے دے گا" (زبور١٦: ١٠)۔

موعودہ نجات دہندہ موت پر فتح پائے گا۔

مقدّس یسعیاہ نبی نے مسایاح کے دُکھوں، موت اورجی اُٹھنے کا مقصد بتایا ہے۔

"۔۔۔ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اورہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔۔۔ لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے۔ اُس نے اُسے غمگین کیا۔ جب اُس کی جان گناہ کی قربانی کے لئے گزرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اُس کی عمردراز ہو گی اور خداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہو گی" (یسعیاہ ٥٣: ٥،١٠)۔

کیاآپ نے غورکیا کہ کتنی پیش گوئیاں فعل ماضی میں لکھی گئی ہیں حالانکہ وہ متعلقہ واقعہ سے سینکڑوں سال پہلے لکھی گئی تھیں؟ خدا کے منصوبوں کے پورا ہونے میں کچھ بھی حائل نہیں ہو سکتا۔ وہ اٹل ہیں۔ جب وہ

خالق کہتا ہے کہ یہ وا .عہ ہو گا تو وہ ایسا ہے جیسے ہو چکا۔ اِسی لئے مسایاح کو "بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا" برّہ کہا گیا ہے (مکاشفہ ۱۳: ۸)۔

اگرچہ شیطان لوگوں کو اُبھارے گا کہ خدا کے بھیجے ہوئے مسایاح کو اذیتیں دیں اور قتل کر ڈالیں، مگر سب کچھ اُس منصوبے کے مطابق ہو گا جو نبیوں کی معرفت بتایا گیا۔ آخری اور قطعی نتیجہ خداوند اور اُس کے مسیح کی کامل اور قطعی فتح ہو گا۔

حکمت اور آگاہی کی باتیں

مسیح کی پیدائش سے ہزار سال پہلے مقدّس داؤد نے لکھا:

"قومیں کس لئے طیش میں ہیں اور لوگ کیوں باطل خیال باندھتے ہیں؟ خداوند اور اُس کے مسیح کے خلاف زمین کے بادشاہ صف آرائی کر کے اور حاکم آپس میں مشورہ کر کے کہتے ہیں ۔۔۔ وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسے گا۔ خداوند اُن کا مضحکہ اُڑائے گا۔ تب وہ اپنے غضب میں اُن سے کلام کرے گا اور اپنے قہرِ شدید میں اُن کو پریشان کرے گا ۔۔۔ پس اے بادشاہو! دانش مند بنو۔ اے زمین کے عدالت کرنے والو، تربیت پاؤ۔ ڈرتے ہوئے خداوند کی عبادت کرو۔ کانپتے ہوئے خوشی مناؤ۔ بیٹے کو چومو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے اور تم راستہ میں ہلاک ہو جاؤ کیونکہ اُس کا غضب جلد بھڑکنے کو ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جن کا توکل اُن پر ہے" (زبور ۲: ۱، ۲، ۴۔ ۶، ۱۰۔ ۱۲)۔

سینیگال میں کُشتی کرنا (پہلوانی) روایتی قومی کھیل ہے۔ اُن کی ایک ضرب المثل ہے:

"انڈے کو پتھر سے کُشتی نہیں لڑنی چاہیئے۔''

انڈے کو پتھر سے کُشتی کیوں نہیں لڑنی چاہیئے؟ کیونکہ انڈا اتفاق سے بھی کُشتی نہیں جیت سکتا! اِس کا سرے سے اِمکان ہی نہیں۔

اِسی طرح "جو خداوند اوراُس کے مسیح کے خلاف صف آرائی کرتے ہیں" اُن میں سے کوئی بھی —— ایک بھی —— کامیاب نہیں ہو گا۔ خدا کے منصوبے کی مخالفت کرنا "باطل خیال باندھنا" ہے (زبور ۲)۔

دانی ایل ۲: ۳۴، ۳۵ میں مسیحِ موعود کو ایک بہت بڑے آسمانی پتھر سے تشبیہ دی گئی ہے جو (دوسری آمد پر) اُن سب کو کچل ڈالے گا جو خدا کے مخلصی کے منصوبے کی اطاعت نہیں کریں گے (مزید دیکھئے متی ۲۱: ۴۲-۴۴)۔

سینیگال کے لوگوں کی ایک اور ضرب المثل ہے:

"کوئی لکڑہارا جان بوجھ کر چوپال کا درخت نہیں کاٹتا۔''

(چوپال —— گاؤں کی کھلی نشست گاہ جہاں لوگ بیٹھتے ہیں اور پنچایت کے اجلاس ہوتے ہیں۔ وہاں اکثر بڑ یا پیپل کا بڑا سایہ دار درخت ہوتا ہے۔ لوگ دوپہر کی جھلسا دینے والی دوپہر کو وہاں بیٹھتے ہیں، آرام کرتے ہیں، حقہ گڑگڑاتے ہیں اور گپ شپ لگاتے ہیں۔ اگر کوئی لکڑہارا اس درخت پر کلہاڑا چلانے لگے تو گاؤں والوں کا کیا ردِ عمل ہو گا؟ کیا وہ برہم ہو کر اُسے فوراً نہیں روک دیں گے؟)

جو لوگ خدا کے مخلصی کے منصوبے کی مخالفت کرتے ہیں وہ اُس لکڑہارے جیسے ہیں جو گاؤں والوں کے پسندیدہ درخت کو کاٹتا ہے۔

وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے۔

خدا کے منصوبے سے بے خبر

"پس اے بادشاہو! دانش مند بنو۔۔۔ بیٹے کو چومو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے اور تم راستہ میں ہلاک ہو جاؤ کیونکہ اُس کا غضب جلد بھڑکنے کو ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جن کا توکل اُس پر ہے" (زبور ۲: ۱۰، ۱۲)۔

اپنی زمینی خدمت کے آخری ہفتوں کے دوران یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ مذہبی اور سیاسی راہنما مجھے اپنا بادشاہ ماننے کے بجائے میرے قتل کا مطالبہ کریں گے۔ جن لوگوں نے یسوع کو مروا ڈالنے کی سازش اور منصوبہ بنایا اُن کو احساس تک نہیں تھا کہ ہم وہ بات پوری کرنے میں شریک ہو گئے ہیں جو نبیوں نے پیش گوئی سے بتائی تھی کہ مسایاح کے ہاتھ اور پاؤں چھیدے جائیں گے۔ یہ آدم کی سرکش مگر بے بس نسل کو شیطان کی گرفت سے چھڑانے کے خدا کے منصوبے کا ایک حصہ تھا۔

"اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اُسے ضرور ہے کہ یروشلیم کو جائے اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دُکھ اُٹھائے اور قتل کیا جائے اور تیسرے دن جی اُٹھے۔ اِس پر پطرس اُسے الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ اے خداوند، خدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا۔ اُس نے پھر کر پطرس سے کہا اے شیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے کیونکہ تُو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔۔۔" (متی ۱۶: ۲۱ - ۲۳)۔

پطرس کی سوچ اُس نامی گرامی مناظرہ کرنے والے جیسی تھی جسے مَیں نے کہتے سنا کہ "مصلوب مسایاح کسی شادی شدہ کنوارے کی مانند ہو گا۔"

اُس مناظرہ کرنے والے کی طرح پطرس بھی ابھی خدا کے منصوبے کو نہیں سمجھا تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ مسایاح کو اپنے وعدے کے مطابق دنیا بھر میں اپنی سلطنت فوراً قائم کرنی چاہئے اور صلیب پر کیلوں سے جڑے جانے کے خوف ناک دکھوں اور شرمندگی اور ذلت کے لئے اپنے آپ کو حوالے نہیں کرنا چاہئے۔ پطرس کی یہ سوچ تو درست تھی کہ خدا کا منصوبہ ہے کہ یسوع کو ساری دنیا پر مطلق العنان اور قادر بادشاہ مقرر کرے، لیکن پطرس کا یہ خیال غلط تھا کہ مسایاح صلیب کے دکھ اور ذلت سے بچ کر نکل جائے۔ کچھ عرصے کے بعد پطرس کو خدا کے منصوبے کی سمجھ آ گئی اور اُس نے بڑی دلیری سے کہا "نبیوں نے ۔۔۔ پیشتر سے مسیح کے دکھوں کی اور اُن کے بعد کے جلال کی گواہی دی" (۱۔ پطرس ۱: ۱۱)۔

پطرس کی دوسری باتوں کے لئے پڑھیں اعمال کی کتاب ابواب ۲ تا ۵ اور ۱۰ اور ۱۔ پطرس ۱: ۱۰ - ۱۲؛ ۲: ۲۱ - ۲۵؛ ۳: ۱۸۔ علاوہ ازیں مقدّس پولس رسول کی اِس بات پر بھی غور کریں جو اُس نے لکھی ہے "۔۔۔ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک تو بے وقوفی ہے، مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے۔۔۔ خدا کی کمزوری آدمیوں کے زور سے زیادہ زور آور ہے ۔۔۔ خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے" (۱۔ کرنتھیوں ۱: ۱۸، ۲۵، ۲۷)۔

مسایاح کا مصلوب ہونا کوئی اتفاقی یا حادثاتی واقعہ نہیں تھا۔ خدا نے پیش بینی کر کے "ازل سے" اِس کا انتظام کیا تھا۔ نبیوں نے پیشتر سے اِس کی خبر دی۔ "عورت کی نسل" اِسے پورا کرنے آ گیا۔

کچھ عرصہ ہوا مجھے یہ ای میل موصول ہوئی:

email

"تم اِتنے اندھے ہو کہ یہ ایمان رکھتے ہو کہ خدا اپنے بیٹے کو بھی مصلوب ہونے سے نہیں بچا سکتا۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا مجبور ہے اور اتنا کمزور ہے کہ

اُس نے انسانوں کے ہاتھوں اپنے بیٹے کی تحقیر اورتذلیل ہونے دی اوراُسے قتل ہونے دیا۔ جو مجبور ہوتا ہے وہ کمزور ہوتا ہے اوراُسے 'خدا' نہیں کہلانا چاہئے۔ خدا تو قادرِ مطلق ہے۔ وہ واحد اور لا شریک اور بے مثل ہے ـــ اللہ اکبر۔''

جیسے پطرس پہلے نہیں سمجھتا تھا ویسے ہی یہ صاحب بھی نہیں سمجھتے تھے کہ مسایاح کیوں "قتل کیا جائے گا اور تیسرے دن جی اُٹھے گا۔''

ایسا ہولناک منصوبہ کیوں ضروری تھا؟ ہمارے ای میل بھیجنے والے دوست نے کہا تھا کہ" خدا قادرِ مطلق ہے" تو اُس نے کیوں نہ کیا کہ شیطان کو دوزخ میں پھینک دیتا اور آدم کی گنہگار نسل سے کہتا کہ تمہیں معاف کر دیا ہے۔ خداوند خدا نے صرف کہہ کر دنیا پیدا کر دی تھی تو صرف کہہ کر دنیا کو مخلصی کیوں نہ دے دی؟

کیوں ضروری تھا کہ خالق کلمہ انسان بنے؟ خدا کے مصنوبے میں مسایاح کا دُکھ اُٹھانا، خون بہانا اور مرنا کیوں شامل کیا گیا؟

ہمارے سفر کا اگلا مرحلہ جواب دیتا ہے۔

باب ۱۹

Ch 19 The Law of the Sacrifice pic

قربانی کا قانون

خداوند خدا نے فرمایا "۔۔۔ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے" (احبار۱۷: ۱۱)۔

تاریخ کے پہلے خاندان کے حالات پیدائش کی کتاب کے چوتھے باب میں قلم بند ہیں۔ وہاں سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ جب آدم اورحوا کو عدن کے اِنتہائی دلکش اورخوش منظر باغ سے باہر نکال دیا گیا تو پوری انسانی نسل کو نکال دیا گیا۔ اُن کی اگلی ساری نسلیں لعنتی دنیا میں پیدا ہوں گی اورپرورش پائیں گی اوریہ دنیا دشمن کے کنٹرول میں ہو گی۔

پہلا پیدائشی گنہگار

"۔۔۔ اورآدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا اوروہ حاملہ ہوئی اوراُس کے قائن پیدا ہوا۔ تب اُس نے کہا مجھے خداوند سے ایک مرد ملا" (پیدائش ۴: ۱)۔

"قائن" کا مطلب ہے "حاصل کرنا"۔ پہلے درد ناک اورعجیب وضح حمل پر حوا بے ساختہ پکار اُٹھی "مجھے خداوند سے ایک مرد ملا۔" مجھے خداوند سے ایک مرد حاصل ہوا۔ شاید اُس نے سوچا کہ قائن ہی وہ موعودہ نجات دہندہ ہے جسے خدا نے بھیجا ہے کہ ہمیں گناہ کے ہلاکت خیز نتائج سے بچائے۔

حوا کا یہ ایمان اوریقین تو درست تھا کہ موعودہ نجات دہندہ "خداوند (خدا) سے "آئے گا۔ اُس کا یہ ایمان رکھنا بھی درست تھا کہ مسایاح عورت سے پیدا ہو گا۔ لیکن اُس کی یہ سوچ غلط تھی کہ میرے شوہر سے ہونے والا بچہ موعودہ نجات دہندہ ہے۔

اُس کی یہ غلط فہمی جلد ہی دُور ہو گئی۔

تھوڑے ہی عرصے میں آدم اور حوا کو معلوم ہو گیا کہ ہمارا چہیتا پہلوٹھا پیدائشی طور پر گناہ کی جبلت رکھتا ہے۔ قائن فطری طور پر گناہ کرتا تھا۔ شیطان کی طرح ـــ اور اپنے والدین کی طرح قائن بھی تکبر اور سرکشی کرتا تھا۔ قائن تو موعودہ فدیہ دینے والا نہیں تھا۔ وہ تو خود ایک بے بس گنہگار تھا جسے خود مخلصی کی ضرورت تھی۔

جب تک آدم اور حوا کا دوسرا بیٹا پیدا ہوا انسان کی حالت کے بارے میں اُن کی سوچ اور اُن کا تناظر کافی حقیقت پسندانہ ہو چکا تھا۔

"۔۔۔ پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا" (پیدائش ۴: ۲)۔

آدم اور حوا نے اپنے دوسرے بیٹے کا نام "ہابل" رکھا جس کا مطلب ہے "باطل، بطلان، ہیچ یا کچھ نہ"۔ وہ کسی طرح بھی راست باز بچہ پیدا نہیں کر سکتے تھے۔ گنہگاروں کا موعودہ نجات دہندہ، آدم کی گناہ آلودہ نسل سے پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ آدم اور حوا مل کر صرف اپنے جیسے گنہگاروں ہی کو جنم دے سکتے تھے۔ اُنہیں گناہ کی سزا سے بچانے کے لئے اگر کوئی راست باز "آدم" ہونا تھا تو ضرور تھا کہ وہ خداوند (خدا) سے ہو۔

ہم نے پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں سیکھا تھا کہ پہلا آدمی اور پہلی عورت خدا کی صورت اور شبیہ پر خلق کئے گئے تھے۔ اِس عظیم اعزاز میں یہ بڑی ذمہ داری بھی شامل تھی کہ وہ صحیح انتخاب اور درست فیصلے کریں۔ آدم اور

حوا اوراُن کی اولاد کے لئے خدا کی مرضی یہ تھی کہ وہ اپنے خالق کی پاک اورمحبت بھری صفات کو منعکس کریں۔ مگر جب آدم اور حوا نے اپنے خالق اورمالک کی نافرمانی کی تو وہ اُس کی شبیہ کو منعکس کرنے کی اہلیت کھو بیٹھے۔ وہ خدا پرست نہ رہے بلکہ اُسی وقت خود پرست ہوگئے۔ اعلیٰ درجے سے گرکر ادنیٰ درجے پر آگئے۔ اوروہ اپنے جیسی اولاد پیدا کرنے لگے۔

"اورآدم۔۔۔ اُس کی صورت اور شبیہ کا ایک بیٹا اُس کے ہاں پیدا ہوا۔۔۔ اوراُس (آدم) سے بیٹے اوربیٹیاں پیدا ہوئیں" (پیدائش ۵: ۳۔ ۵)۔ یہ سب بیٹے اور بیٹیاں اُسی کی صورت اورشبیہ پرتھے (اورہیں)۔

وُلوف ضرب المثل ہے "قلانچیں بھرنے والے غزال بھٹ (بل) کھودنے والے بچے پیدا نہیں کرتے۔" اِسی طرح گنہگاروالدین راست بازبچے پیدا نہیں کرتے۔ پاک کلام میں لکھا ہے:

"۔۔۔ ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اورگناہ کے سبب سے موت آئی اوریوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا" (رومیوں ۵: ۱۲)۔

گنہگار عبادت کرتے ہیں۔

"۔۔۔ ہابل بھیڑبکریوں کا چرواہا اورقائن کسان تھا۔ چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا۔ اورہابل بھی اپنی بھیڑبکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اورکچھ اُن کی چربی کا ہدیہ لایا۔۔۔'' (پیدائش ۴: ۲۔ ۴)۔

قائن کسان اورہابل چرواہا بن گیا۔ اگرگناہ کے اثرات اُن کے اِرد گرد اوراُن کے اندرموجود تھے تو بھی وہ خدا کی کائنات کی شان و شوکت سے گھرے ہوئے تھے۔ اوروہ (خدا) محبت سے اُن کی نگہداشت اورپرورش کر رہا تھا۔ اگرچہ قائن

اورہابل دونوں گنہگار تھے تو بھی خدا اُن سے محبت رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ وہ مجھے جانیں اور عبادت اور سجدہ کرنے میرے پاس آئیں۔ لیکن اِس کے لئے اُنہیں اپنے گناہ کے مسئلے کے لئے کوئی علاج، کوئی تریاق چاہئے تھا۔ خدا پاک ہے اور ضرور ہے کہ "اُس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں" (یوحنا ۴: ۲۴)۔

بے شک والدین نے اُن لڑکوں کو بہت اچھی تعلیم دی تھی۔ ایک وقت تھا کہ وہ خود (والدین) اپنے خالق کے ساتھ قریبی دوستی سے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ قائن اورہابل دونوں جانتے تھے کہ گناہ خدا کی نظر میں ناگوار اور گھنونی چیز ہے۔ اپنے والدین کی طرح ہم بھی خدا کی حضوری سے خارج ہیں۔ اگر ہمیں خدا سے کوئی تعلق اور رابطہ رکھنا ہے تو اُسی (خدا) کی شرائط کے مطابق رکھنا ہو گا۔

اور اچھی خبر یہ تھی کہ خدا نے ایک طریقہ بنا دیا تھا جس سے قائن اور ہابل کے گناہ ڈھانکے جا سکتے تھے بشرط یہ کہ وہ خدا پر توکل رکھتے اور اُس کے پاس اُس طریقے سے آتے جو اُس نے قائم کیا تھا۔

آیئے، اب بیان کا اگلا حصہ سنیں۔

"چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا اورہابل بھی اپنی بھیڑبکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ اُن کی چربی کا ہدیہ لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا، پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔۔۔" (پیدائش ۴: ۳۔ ۵)۔

کہانی اچھی طرح سنانے کے اصول کے مطابق یہاں بھی ساری تفصیل ایک ساتھ نہیں بتائی گئی۔ صرف بتایا گیا ہے کہ قائن اورہابل نے کیا کیا۔ اُنہوں نے یہ کام کیوں کیا؟ اِس کی تفصیل پاک کلام میں کسی دوسری جگہ بتائی گئی ہے۔ یہ دونوں جوان واحد حقیقی خدا کی پرستش کرنا چاہتے تھے۔ دونوں میں سے ہر ایک "خداوند کے لئے ہدیہ لایا۔"

قائن چن چن کر اچھے سے اچھے پھل اور سبزیاں لایا جن کی کاشت اُس نے بڑی محنت اور مشقت سے کی تھی۔

ہابل ایک معصوم اور بے داغ برہ لایا۔ اُسے ذبح کیا اور اُسے پتھروں یا مٹی کی بنی ہوئی سادہ سی قربان گاہ پر جلایا۔

ہابل کو کیسے معلوم تھا کہ سب کچھ اِسی طرح کرنا ہے؟ خدا نے اُسے بتایا تھا۔ عبرانیوں ١١: ٤ میں بتایا گیا ہے کہ ہابل نے "ایمان سے" خداوند کے لئے قربانی گزرانی۔ اُس نے خدا کے حکموں اور وعدوں پر ایمان رکھا۔ پاک کلام نے عوضی قربانی کے لئے خدا کے تفصیلی احکام اور قانون بعد میں آگے چل کر بیان کئے ہیں، لیکن ہابل نے ان سے بہت عرصہ پہلے ان ہی کے مطابق فرماں برداری سے قربانی چڑھائی۔ مثال کے طور پر پیدائش باب ٤ میں بتایا گیا ہے کہ ہابل "بھیڑ بکریوں کے پہلوٹھے بچے" لایا، (موازنہ کریں خروج ١٣: ١٢)۔ ہابل اپنے ریوڑ میں سے برہ لایا (دیکھئے احبار ٥: ٦)۔ ہابل نے اُن کی چربی گزرانی (دیکھئے احبار ٣: ١٦)۔ یہ تو بیان نہیں کیا گیا کہ ہابل نے اپنا برہ مذبح پر چڑھایا، لیکن امکان ہے کہ اُس نے ویسے ہی کیا، جیسے اُس کے بعد آنے والے ایمان داروں کو کرنا تھا (پیدائش ٨: ٢٠؛ ١٢: ٧؛ ١٣: ٤، ١٨؛ ٢٢: ٨، ٩؛ خروج ٢٠: ٢٤ - ٢٦)۔

ظاہری لحاظ سے ہابل کا خونین ہدیہ سنگدلانہ، وحشیانہ اور قابلِ نفرت تھا جبکہ قائن کا زرعی چیزوں کا ہدیہ خوبصورت اور دلکش تھا۔ اِس کے باوجود پاک کلام کہتا ہے:

"خداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔ اِس لئے قائن نہایت غضب ناک ہوا اور اُس کا منہ بگڑا" (پیدائش ٤: ٤، ٥)۔

خدا نے ہابل کا ہدیہ کیوں منظور کیا اور قائن کا ہدیہ نامنظور کیا؟

ہابل نے خدا کے منصوبے کا یقین کیا۔

قائن نے یقین نہ کیا۔

ہابل کا ایمان اور برہ

پاک کلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہابل "ایمان سے" خدا کے پاس آیا۔ اِس سے پتا چلتا ہے کہ خدا نے قائن اور ہابل پر ظاہر کر دیا تھا کہ مَیں (خدا) کیا چاہتا ہوں، میری شرائط کیا ہیں۔

"ایمان ہی سے ہابل نے (جس نے خدا کے منصوبے کا یقین کیا) قائن سے (جس نے خدا کے منصوبے کا یقین نہ کیا) افضل قربانی خدا کے لئے گزرانی اور اُسی کے سبب سے اُس (ہابل) کے راست باز ہونے کی گواہی دی گئی ۔۔۔ اور بغیر ایمان کے اُس (خدا) کو پسند آنا ناممکن ہے" (عبرانیوں ١١: ٤، ٦)۔

جو ایمان خدا کو پسند آتا ہے وہ ایمان ہے جو اُس کے منصوبے اور اُس کے انتظام کا یقین کرتا اور اُس کی اطاعت کرتا ہے۔

جب آدم اور حوا نے پہلی بار گناہ کیا تو اُنہوں نے گناہ کے مسئلے سے نمٹنے کی خود کوشش کی۔ مگر خدا نے اُس کی کوشش کو منظور نہ کیا، بلکہ اُس (خدا) نے جانور کی پہلی قربانی کی اور آدم اور حوا کو گناہ اور شرمندگی ڈھانپنے کے لئے لباس فراہم کئے۔ بے گناہ جانوروں کو جان سے مار کر خدا اُنہیں سکھا رہا تھا کہ "گناہ کی مزدوری موت ہے، مگر خدا کی بخشش ۔۔۔ ہمیشہ کی زندگی ہے۔"

(رومیوں ٦: ٢٣)

Hand on lamb's head pic

بعد میں قائن اور ہابل کو بھی یہی سبق سکھایا گیا۔ لیکن اُن میں سے صرف ایک نے اِس کا یقین کیا۔

ہابل ایمان کے ساتھ فروتنی اور فرماں برداری کے ساتھ

خدا کے پاس آیا اور ایک صحت مند پہلوٹھا برہ اُس کے حضور پیش کیا۔

تصور کریں کہ ہابل اپنا ہاتھ برے کے سر پر رکھتا ہے اور خاموشی سے خداوند کا شکر ادا کرتا ہے کہ اگرچہ مَیں (ہابل) موت کی سزا کا حق دار ہوں لیکن خدا اِس برے کے خون کو گناہ کی عارضی قیمت کے طور پر قبول کرے گا۔ پھر وہ چھری پکڑتا ہے اور اُس حلیم جانور کا گلا کاٹتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اُس کی جان کا حامل خون چھلک چھلک کر بہہ رہا ہے۔

برہ ذبح کرنے سے ہابل نے خدا کی پاک ذات کے لئے اور گناہ اور موت کے قانون کے لئے تعظیم کا اظہار کیا۔ چونکہ ہابل نے خدا کے منصوبے پر توکل کیا اِس لئے خدا نے ہابل کے گناہ معاف کر دیئے اور اُسے راست باز ٹھہرایا۔ ہابل گناہ کی سزا سے آزاد ہو گیا اِس لئے کہ وہ سزا برے نے پوری کر دی تھی۔ ہابل کی قربانی اُس کامل قربانی کی علامت تھی اور اُس کی طرف اِشارہ کرتی تھی جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا کہ مَیں (خدا) ایک دن وہ قربانی مہیا کروں گا جو دنیا کا گناہ دُور کر دے گی۔

یہی وجہ ہے کہ "خداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا۔"

قائن کے کام اور دین داری

اب رہی قائن کی بات۔ وہ کیسا دین دار نوجوان تھا! اُس نے خدا کے حضور میں خوبصورت اور قابلِ تعریف پھلوں اور سبزیوں کو ترتیب سے سجا کر رکھ دیا۔ لیکن خدا نے "قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔"

قائن کی خطا یہ نہیں تھی کہ اُس نے کسی جھوٹے معبود کی پرستش کی بلکہ خطا یہ تھی کہ اُس نے واحد سچے خدا کی جھوٹی پرستش کی۔

اپنے خالق کے پاس ایمان کے ساتھ آنے کے بجائے قائن اپنی کوشش اوراپنے تصورات پر توکل کر کے آیا۔ خدا نے اُس کے والدین (آدم اورحوا) کے اپنے وضع کئے ہوئے انجیر کے پتوں کی پوشش کو منظور نہیں کیا تھا۔ اوروہ قائن کا پھلوں اورسبزیوں کا ہدیہ بھی منظور نہیں کرے گا جو وہ خود ہی سوچ کے لے آیا ہے۔

بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ جو کچھ قائن کے پاس تھا وہی وہ لے آیا تھا!

خدا وہ نہیں چاہتا تھا جو قائن کے پاس تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ وہ مجھ پر توکل کرے اورموت کی قیمت کی بنیاد پر یعنی برے کے خون کے ہدیے کے ساتھ میری پرستش کرے۔ قائن کے پاس برہ نہیں تھا وہ ہابل کو پھل اورسبزیاں دے کر اُس سے برہ خرید سکتا تھا۔ یا وہ فروتنی اورانکساری کے ساتھ ہابل کے مذبح پر خداوند کے حضور میں آ سکتا تھا کیونکہ اُس مذبح پر برے کا خون بہایا گیا تھا۔ لیکن قائن اپنے تکبر کے باعث ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اُس نے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے خداوند کی "پرستش" کرنا پسند کیا۔

یہی وجہ ہے کہ خداوند (خدا) نے "قائن اوراُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔"١

گناہ کی مزدوری

خدا نے ایسا قطعی رویہ کیوں دکھایا؟ اُس نے ہابل کا ذبح کیا ہوا برہ کیوں منظور کیا اورقائن کے تازہ پھل کیوں منظور نہ کئے؟

خدا نے قائن کا ہدیہ نامنظور کیا۔ اِس کی سیدھی سادی وجہ یہ تھی کہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔ گناہ اورموت کا قانون جو خدا نے شروع میں آدم اور حوا کو بتا دیا تھا وہ بدلا نہیں تھا۔ جو لوگ خدا کے قوانین کو توڑتے ہیں وہ سب

خدا کے مقروض ہیں اور یہ قرض صرف "موت" سے ادا ہو سکتا ہے۔ کائنات کا عادل منصف اپنے آئین اور قوانین کی خلاف ورزی اور اُن سے انحراف کے لئے موت سے کم کسی سزا کی اجازت نہیں دیتا۔

اخلاص، اپنی کوششیں، نیک اعمال یہ سب کچھ کتنا بھی ہو، مگر گناہ کے قرض کا قرض بے باق نہیں ہو سکتا۔

مثال کے لئے فرض کریں کہ مَیں کسی بڑے بینک سے لاکھوں ڈالر قرض لیتا ہوں اور اِتنی بڑی رقم دانائی سے کسی کاروبار میں لگانے کے بجائے اللے تللوں میں اڑا دیتا ہوں اور نادہندہ ہو جاتا ہوں۔ پولیس میرے گھر پر آ کر مجھے گرفتار کر لیتی ہے اور عدالت میں مَیں جج سے کہتا ہوں "حضورِوالا مَیں عمر بھر یہ لاکھوں ڈالر کا قرض ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اِس قرض کو منسوخ کرنے کے لئے میرے پاس ایک منصوبہ ہے۔ مَیں یوں کروں گا کہ نقد رقم لوٹانے کے بجائے مَیں کاموں سے ادائیگی کر دوں گا! مَیں ہر روز پکے ہوئے چاولوں کی ایک پلیٹ لا کر بینک کے پریزیڈنٹ کو دیا کروں گا۔ ہفتے میں ایک دن مَیں خود کھانا نہیں کھایا کروں گا بلکہ وہ کھانا غریبوں کو کھلایا کروں گا۔ مَیں ہر روز کئی دفعہ رسمی غسل کیا کروں گا تاکہ میرے قرض کی شرمندگی دُھل جائے۔ اور جب تک قرض بے باق نہ ہو جائے یہ سب کچھ کرتا رہوں گا۔''

کیا جج مالی قرض کی ادائیگی کے لئے یہ غیر معقول طریقہ منظور کرے گا؟ ہرگز نہیں! اور ساری دنیا کا جج بھی گناہ کے قرض کی ادائیگی کے لئے دعائیں، روزے اور نیک اعمال منظور نہیں کرے گا۔ گناہ کا قرض چکانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے ۔۔ اِس کی ادائیگی صرف "موت" ہے ۔۔ خدا سے ابدی جدائی اور دُوری۔

کیا کوئی طریقہ ہے کہ بے بس گنہگار گناہ اور موت کے اِس بے لچک قانون سے رہائی پا سکے؟

خدا کا شکر ہو کہ طریقہ ہے۔

قربانی کا قانون

مَیں تاش نہیں کھیلتا، مگر یہ ضرور جانتا ہوں کہ بعض پتے دوسرے پتوں کو کاٹ دیتے ہیں یعنی اُن سے بازی جیت لیتے ہیں۔ اپنی مجوزہ قیمت کے باعث وہ دوسرے پتوں سے زیادہ قیمت کے حامل ہو جاتے ہیں اور اُنہیں مات دے دیتے ہیں۔

پرانے عہدنامے میں آستر اور دانی ایل کی کتابیں بتاتی ہیں کہ قدیم بادشاہ آئین مقرر کرتے تھے جو "مادیوں اور فارسیوں کے آئین (کے مطابق) تبدیل نہیں" ہو سکتے تھے (دانی ایل ۶: ۸)۔ اگر کوئی بادشاہ کسی قانون کو غیر موثر (غیر نافذ) کرنا چاہتا تھا تو اُسے منسوخ کرنے کے بجائے وہ ایک زیادہ زبردست یا زوردار قانون نافذ کرتا تھا جو پہلے قانون کا پتا کاٹ دیتا تھا، یعنی اُس کو مات دے دیتا تھا (دانی ایل باب ۶؛ آستر ۳: ۸ - ۱۵؛ ۸: ۷ - ۱۷)۔

اِسی طرح "گناہ اور موت کے قانون" پر بازی لے جانے کے لئے شروع ہی سے خدا کا راست طریقہ یہ تھا کہ اُس سے زیادہ زبردست یا زوردار قانون مقرر کرے۔ یہ ہے "خطا کی قربانی کے بارے میں شرع" (احبار ۶: ۲۵)۔ اِسے "سلامتی کے ذبیحہ کے بارے میں --- شرع" بھی کہا گیا ہے (احبار ۷: ۱۱)۔

خدا اپنے سارے آئین اور قوانین کو بحال رکھتا ہے۔ اِسی لئے اُس نے "ذبیحہ (قربانی) کے بارے میں قانون (شرع)" مقرر کیا تاکہ قانونی طور پر لازم (جو منسوخ یا تبدیل نہ ہو سکے) "قربانی کا قانون" کو مات ہو جائے۔

قربانی کے قانون میں قصوروار گنہگاروں پر رحم کرنے کی گنجائش تو تھی مگر گناہ کے خلاف عدل (کا تقاضا پورا) کرنا بھی ضروری تھا۔ (خدا کو رحم اور عدل میں کامل توازن رکھنا کیوں ضروری ہے --- اِس پر دوبارہ نظر ڈالنے کے لئے

دیکھئے باب ۱۳)۔ خون کی قربانی کے قانون نے ایک راہ نکالی کہ خدا گنہگار کو سزا دیئے بغیر گناہ کو سزا دے۔ خدا نے وضاحت کی ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

"۔۔۔ جسم کی جان خون میں ہے اورمَیں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اُسے تم کو دے دیا ہے کہ اُس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے" (احبار۱۷: ۱۱)۔

اِس قانون میں دو بنیادی اصول موجود ہیں:

۱۔ خون زندگی دیتا ہے: خدا نے فرمایا "جسم کی جان خون میں ہے۔" جو بات پاک کلام نے ہزاروں سال پہلے کہی جدید سائنس اُس کی تصدیق کرتی ہے ۔۔ جاندار کی جان خون میں ہوتی ہے۔ صحت مند خون گردش کرتا اور جسم کو سارے ضروری عناصر پہنچاتا ہے جو زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں اور سارے گندے مادوں کو صاف کرتا ہے۔ خون گراں قدر اور اَنمول چیز ہے۔ اِس کے بغیر انسان اور حیوان سب مر جائیں۔

۲۔ گناہ موت کا تقاضا کرتا ہے: خدا نے یہ بھی فرمایا "خون (جان کا) کفارہ دیتا ہے۔'' لفظ کفارہ عبرانی زبان کے لفظ "کفر" سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے ڈھانکنا، منسوخ کرنا، صاف کرنا، معاف کرنا، صلح کرانا، میل ملاپ کرانا۔ صرف بہائے گئے خون ہی سے ممکن تھا کہ گنہگار پاک صاف کئے جائیں اور اپنے عادل خالق سے اُن کا دوبارہ میل ہو جائے۔ چونکہ گناہ کی سزا موت ہے اِس لئے خدا نے کہا کہ مَیں انسان کے گناہ کی قیمت کے طور پر اور اُسے (گناہ کو) ڈھانکنے کے لئے پسندیدہ قربانی کا خون قبول کر لوں گا۔

[نوٹ۔ اُردو زبان میں لفظ "فدیہ" بھی استعمال ہوتا ہے۔ عبرانی زبان میں اِس کے لئے لفظ "کوفر" اور "فدیون" ہیں، جن کا مطلب ہے "غلام کو چھڑانے کی قیمت، جان کا خون بہا، جان کا عوضانہ، ہرجانہ۔" اِس کے علاوہ "خلاصی" اور "مخلصی" کے لفظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔]

دیکھئے پیدائش ۶: ۱۴ (اندر اور باہر رال لگانا -- رال سے ڈھانک دینا) اور احبار ۵: ۱۸ (کفارہ -- ڈھانکنا)۔ دونوں آیتوں میں عبرانی کا لفظ "کفر" استعمال ہوا ہے۔ اِس کی وضاحت اوپر نمبر ۲ میں ہو چکی ہے۔

عوضی

قربانی کے قانون کا اہم اُصول مختصراً ایک لفظ میں بیان ہو سکتا ہے -- **عوضی۔** ایک بے گناہ جانور ایک سزا یافتہ گنہگار کی جگہ "**عوضی**" کے طور پر مرے گا۔

مسایاح کی آمد سے پہلے کی پشتوں میں خدا نے آدم کی اولاد (نسل) کو بتا دیا تھا کہ مَیں پاک جانور مثلاً برہ، بھیڑ، بکری یا بچھڑے کا خون عارضی طور پر قبول کروں گا۔ کبوتر اور فاختہ بھی قربانی کے لئے چڑھائے جا سکتے تھے (احبار ۵: ۷)۔ کوئی شخص کتنا بھی دولت مند یا غریب ہو، کتنا بھی اچھا یا بُرا ہو، سب کو یہ مان کر خدا کے پاس آنا ہوتا تھا کہ مَیں گنہگار ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ اِس بہائے گئے خون کے وسیلے سے خدا مجھے معاف کرے گا۔

ضرور تھا کہ قربانی کا جانور بے عیب اور بے داغ ہو۔ شریعت میں پچاس سے زائد دفعہ کہا گیا ہے کہ قربانی کا جانور "بے عیب" ہو۔ مثلاً "-- اگر اُس کا چڑھاوا ریوڑ میں سے بھیڑ یا بکری کی سوختنی قربانی ہو تو وہ بے عیب نر کو لائے" (احبار ۱: ۱۰)۔ جانور نہ تو بیمار ہو، نہ اُس کی ہڈی یا سینگ ٹوٹا ہوا ہو، بدن پر کوئی زخم یا خراش نہ ہو۔ اُس کا علامتی طور سے بالکل بے عیب ہونا

ضروری تھا۔ قربانی چڑھانے والا گنہگار شخص "جانور کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے تب وہ اُس کی طرف سے مقبول ہو گا تاکہ اُس کے لئے کفارہ ہو۔۔۔ اور وہ ۔۔۔ ذبح کرے"۔ اور اُس جانور کی چربی مذبح پر جلائی جائے۔

اور خدا نے کیا کہا کہ یہ قربانی کیا کام سر انجام دے گی؟

"۔۔۔ تو اُسے معافی ملے گی۔۔۔" (احبار ۴: ۲۳ - ۲٦)۔

قربانی کے جانور کے سر پر ہاتھ رکھنا علامت تھا کہ اُس شخص کا گناہ بے عیب جانور پر منتقل ہو گیا ہے۔ پھر وہ گناہ اُٹھانے والا گنہگار شخص کے عوض ہلاک ہوتا تھا۔

عوضی کے قانون کی بینیاد پر گناہ کو سزا ملتی تھی اور گنہگار کو معافی۔ گناہ کے لئے موت کی سزا خطاکار شخص کے بجائے بے گناہ "کامل" جانور پر منتقل ہو جاتی تھی۔

گناہ کی قربانی کا قانون گنہگاروں کو سکھاتا تھا کہ خدا پاک ہے اور "بغیر خون (موت کی قیمت) بہائے معافی (گناہ کی سزا کی موقوفی) نہیں ہوتی۔"

(عبرانیوں ۹: ۲۲)

جانور کی قربانی کے وسیلے سے خدا گناہ کے خلاف عدالت کرتا اور گنہگاروں پر رحم کرتا تھا جو اُس (خدا) پر توکل کرتے تھے۔ خدا نے اُن سب کو برکت دینے کا وعدہ کیا تھا جو اِس طریقے سے اُس کے پاس آتے تھے۔ جس روز خدا نے اپنے قدیم لوگوں کو دس حکم دیئے تھے اُسی دن اُنہیں بتا دیا تھا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ مَیں تمہیں قبول کروں تو اِس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُس خون کی قربانی کی بنیاد پر میرے پاس آؤ جو مذبح پر چڑھائی گئی ہے۔

"۔۔۔ تُو مٹی کی ایک قربان گاہ میرے لئے بنایا کرنا اوراُس پر اپنی بھیڑ بکریوں اورگائے بیلوں کی سوختنی قربانیاں اورسلامتی کی قربانیاں چڑھانا اورجہاں جہاں مَیں اپنے نام کی یادگاری کراؤں گا وہاں مَیں تیرے پاس آکر تجھے برکت دوں گا" (خروج ۲۰: ۲۴)۔

گناہ کے بدلے خون کے انتظام کا بڑا مقصد یہ تھا کہ گناہ کے خلاف خدا کا راست غضب عملی طورپر دکھایا جائے اوریہ نظام اُس وقت تک رہے جب تک موعودہ منجی نہ آئے۔

مسایاح کا مقصد یہ تھا کہ قربانی کے قانون کے اصل معنی و مدعا کو پورا کرے۔

خدا کے نزدیک ایک انسانی جان ساری دنیا کے سارے جانوروں کی جانوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ جانور خدا کی صورت پر پیدا نہیں کئے گئے تھے۔ جانوروں کی جان ازلی وابدی نہیں ہے۔ اِس وجہ سے جانوروں کا خون اُس کی صرف علامت ہو سکتا تھا جو انسان کے گناہ کے قرض کو منسوخ کرنے کے لئے ضروری تھا۔

ہابل کے ذبح کئے ہوئے برے کا وا .عہ پہلا وا .عہ ہے جو قلم بند ہوا ہے۔ پرانے عہدنامے میں بیسیوں وا .عات کا ذکر ہے جن میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایمان دار بے عیب اور بے داغ جانوروں کا خون لے کر خدا کے حضور میں آئے، اُسے سجدہ کیا اوراُس کی پرستش کی۔ جانوروں کی قربانی کے وا .عات میں ایک وا .عہ سب سے نمایاں اورمنفرد ہے۔

دنیا بھر کے مسلمان ہر سال اُس کی یاد مناتے ہیں۔

باب ۲۰

Ch 20 A Momentous Sacrifice

ایک عظیم قربانی

سارا خاندان جمع ہے۔ جانور کو قابو کر کے زمین پر رکھا ہوا ہے۔ خاندان کے بڑے چھوٹے سارے افراد اُس برہ، یا بکری پر یا باپ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ باپ کے ہاتھ میں چھری ہے۔

تیز دھار چھری تیزی سے چلتی ہے اور جانور کی جان (خون) چھلک چھلک کر ریت پر بہہ جاتی ہے۔

یہ قربانی ہو گئی ـــ پھر اگلے سال ہو گی۔

عیدالاضحیٰ پر مسلمان بھائی بائبل مقدس کے اُس چار ہزار سال پرانے واقعہ کی یاد مناتے ہیں جب خدا نے ایک مینڈھا مہیا کیا جو ابرہام کے بیٹے کی جگہ قربان ہوا۔ قرآن شریف اِس معنی خیز واقعہ کا بیان اِن الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہے کہ "اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اُس بچے کو چھڑا لیا" (سورہ ۳۷ : ۱۰۷)۔

عیدالاضحیٰ مسلمانوں کا سب سے اہم مذہبی تہوار ہے۔ یہ اُس واقعہ کی یاد میں منایا جاتا ہے جب خدا نے ابرہام کو ایک مینڈھا مہیا کیا کہ اپنے بیٹے کے عوض قربان کرے۔ مسلمانوں کے عام اعتقاد کے مطابق وہ بیٹا اسماعیل تھا، حالانکہ قرآن شریف میں کہیں وضاحت نہیں کی گئی کہ وہ اسماعیل ہی تھا، جبکہ بائبل مقدس صاف صاف بیان کرتی ہے کہ وہ اضحاق تھا۔ عید کے موقع پر

ساری دنیا میں مسلمان قربانی کرتے ہیں۔ اورحج کے مناسک میں آخری منسک (ضروری رُکن ـــ فرض) قربانی ہے۔ زائرین عید کی نماز کے بعد کسی جانور (عموماً مینڈھا یا بکرا یا گائے بیل) کا خون بہا کر حج مکمل کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت کا ایمان ہے کہ اِن شعائر (مذہبی رسوم) کی ادائیگی ہمیں ایک طرح سے "نئی زندگی" عطا کرتی ہے۔ اوراگر ہم یہ شعائر بالکل صحیح طریقے سے ادا کریں تو ہمارے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ البتہ مسلمان یہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ یہ شعائر ہمیں بخشش کا یقین نہیں دلا سکتے کیونکہ ہم حج اورعید کی قربانی کے فوراً بعد اور گناہ سمیٹنے لگتے ہیں۔

بائبل مقدس کے تناظر کے لئے پڑھیں عبرانیوں باب ۱۰ اور یوحنا باب ۳۔

ابرہام

ابرہام کا (پہلا) نام ابرام تھا، مگر ہم طوالت سے بچنے کے لئے تفصیل میں نہیں جاتے۔ اِس لئے آپ پڑھیں پیدائش ابواب ۱۱ سے ۲۵۔

ابرہام تقریباً ۲۰۰۰ ق م میں اُور (موجودہ عراق) کے ملک میں پیدا ہوا۔ آدم کی ساری نسل کی طرح ابرہام بھی گناہ کی سرشت کے ساتھ پیدا ہوا۔ اگرچہ اُس کی پرورش بے دین بت پرستوں کے درمیان ہوئی، لیکن وہ واحد حقیقی خدا پر ایمان رکھتا تھا۔ ابرہام کو اِس رائے سے اتفاق نہیں تھا، جیسا کہ آج کل بھی بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہو ہمیں اپنے آباواجداد کے مذاہب پر قائم رہنا چاہئے۔

ہابل کی طرح ابرہام بھی قربانی کے جانوروں کا خون لے کر خداوند خدا کے حضور میں آتا اوراُسے سجدہ کرتا اوراُس کی عبادت کرتا تھا۔

ابرہام کی عمر پچھتر سال اور اُس کی بیوی کی عمر پینسٹھ سال تھی جب خداوند اُس پر ظاہر ہوا "اور خداوند نے ابرام سے کہا کہ تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔ اور مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تُو باعثِ برکت ہو اور جو تجھے مبارک کہیں گے اُن کو مَیں برکت دوں گا اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر مَیں لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے" (پیدائش ۱۲: ۱۔ ۳)۔

خدا نے ابرہام کو ایک "بڑی قوم" بنانے کا وعدہ کیا تھا جس کے وسیلے سے وہ (خدا) زمین کے سارے قبیلوں ـــ ساری قوموں کے لئے نجات مہیا کرے گا۔ یہ قوم "بڑی" ہو گی، لیکن تعداد میں نہیں بلکہ اہمیت میں بڑی ہو گی۔ اِس نئی قوم کو ایک حقیقت بنانے کی غرض سے خدا نے ابرہام اور اُس کی بانجھ بیوی کو حکم دیا کہ اپنا وطن چھوڑ کر اُس ملک میں چلے جائیں جس کے بارے میں اُس (خدا) نے وعدہ کیا کہ مَیں تیری (ابرہام) اولاد یا نسل کو دوں گا حالانکہ ابھی تک اُن کے کوئی اولاد نہ تھی۔

خدا کا وعدہ بظاہر ناممکن تھا۔ ابرہام نے اِس وعدے پر کیا ردِعمل کیا؟ اُس نے خدا کا یقین کیا اور اُس کا حکم مانا اور اپنے باپ کے گھرانے کو چھوڑ کر ملکِ کنعان کی طرف روانہ ہو گیا۔ آج کل یہ ملک فلسطین اور اسرائیل (دو حصے) کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔

ابرہام کا ایمان

ابرہام کنعان میں پہنچ گیا تو خداوند نے اُس سے کہا "یہی ملک مَیں تیری نسل کو دوں گا۔" اوراُس نے وہاں خداوند کے لئے جو اُسے دکھائی دیا تھا ایک قربان گاہ بنائی" (پیدائش ۱۲: ۶، ۷)۔

خدا کا وعدہ نہایت حیرت انگیز تھا۔ اُس وقت کنعان کے ملک میں بہت سی فرق فرق قوموں کے لوگ آباد تھے۔ ابرہام اوراُس کی اولاد اُس پر کیسے قبضہ کرسکتی تھی! طرہ یہ کہ ابرہام اوراُس کی بیوی کے کوئی اولاد نہ تھی۔

تصور کریں کہ بوڑھا جوڑا کسی دُوردراز ملک سے آپ کے ملک میں آیا ہے۔ آپ اُن سے کہتے ہیں "ایک دن آپ اورآپ کی اولاد اِس ملک کی مالک ہو گی!" بوڑھا مرد ہنس کر کہتا ہے "خوب کہی! میرے تو اولاد ہی نہیں۔ مَیں بوڑھا ہوں۔ ایک تو میرا کوئی بچہ نہیں دوسرے میری بیوی بانجھ ہے اورآپ کہہ رہے ہیں کہ میری اولاد بہت بڑھے گی اوراِس ملک کی مالک ہو جائے گی۔ بھئی ہوش کے ناخن لو!"

خدا نے ابرہام سے ایسا ہی ہوش رُبا وعدہ کیا، مگر ابرہام کا ردِ عمل کیا تھا؟ بائبل مقدس کہتی ہے "اوروہ خداوند پر ایمان لایا اوراِسے اُس (خدا) نے اُس کے حق میں راست بازی شمار کیا" (پیدائش ۱۵: ۶)۔ خدا کے وعدے پر بچوں جیسے ایمان کی وجہ سے خدا نے اُسے راست باز ٹھہرایا۔ مرنے کے بعد ابرہام ہمیشہ تک فردوس میں خداوند (خدا) کے ساتھ رہے گا۔

جس لفظ کا ترجمہ "ایمان لایا" کیا گیا ہے اصل عبرانی متن میں اُس کے لئے لفظ "اَمن" استعمال ہوا ہے جس سے لفظ "آمین" بنا ہے جس کا مطلب ہے "ایسا ہی ہو" یا "یہ قابلِ اعتبار اورسچ ہے!"

اِس نکتے کو دھیان سے سمجھیں۔ خداوند (خدا) پر ایمان رکھنے کا مطلب ہے جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ سننا اوراُس پر جان و دل سے "آمین!" کہنا۔ بچوں جیسا ایمان ہی ہے جو خدا کے ساتھ واصل ہو جاتا، خدا کے ساتھ جڑ

جاتا ہے۔ ہم نے خدا کے کلام کو سچا مان لیا یا نہیں، اِس کا ثبوت ہمارے کاموں سے ہو گا۔ ابرہام کے ایمان کی تصدیق اِس حقیقت سے ہوئی کہ اُس نے مشکل راستہ چن لیا، اپنے باپ کے مذہب سے منہ موڑلیا تاکہ خداوند (خدا) کی پیروی کرے۔

"۔۔۔ ابرہام خدا پر ایمان لایا اوریہ اُس کے لئے راست بازی گنا گیا اوروہ خدا کا دوست کہلایا" (یعقوب ۲: ۲۳)۔

ابرہام خدا کا دوست تھا کیونکہ وہ خدا کے کلام پر ایمان لایا۔ تاہم اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ابرہام زندگی کے ہر شعبے میں خدا پر ایمان رکھتا تھا۔ خدا نے اُسے قانونی یا عدالتی طورپر کامل راست باز قراردیا تھا، لیکن وہ (ابرہام) اپنی روزمرہ زندگی میں کامل نہیں تھا۔ پاک کلام نبیوں کی کوتاہیوں اورگناہوں کی پردہ پوشی نہیں کرتا۔

اسماعیل

ابرہام اور سارہ کنعان کے ملک میں خانہ بدوشوں کی طرح رہتے تھے، خیموں میں سکونت رکھتے اورجگہ بہ جگہ گھومتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ابرہام بہت مال دار ہوگیا۔ اُس کے پاس بہت سی بھیڑبکریاں اورمویشی تھے۔

خدا نے اُسے بڑی قوم بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ اِس وعدے کو دس سال ہو گئے تھے۔ اب ابرہام کی عمر چھیاسی سال اوراُس کی بیوی کی عمر چھہتر سال ہو گئی تھی اوراُن کے ہاں ابھی تک کوئی اولاد نہ تھی۔ اُس کے بچہ نہیں تھا تو وہ بڑی قوم کیسے بن سکتا تھا! ابرہام اوراُس کی بیوی نے فیصلہ کیا کہ اُس کا وعدہ پورا کرنے میں ہم خدا کی "مدد" کرتے ہیں۔

بجائے انتظار کرنے کے کہ خدا اپنا منصوبہ اپنے وقت پر پورا کرے اُنہوں نے اپنی سوجھ بوجھ سے کام لیا اور مقامی ثقافت اور رواج کے مطابق اِقدام کیا۔ سارہ نے اپنی مصری لونڈی بنام ہاجرہ ابرہام کو دی تاکہ وہ اُس کے ساتھ ہم بستر ہو اور بچہ پیدا ہو۔ ہاجرہ سے ابرہام کے بیٹا پیدا ہوا۔ اُنہوں نے اُس کا نام اسماعیل رکھا۔

اِس کے تیرہ سال بعد جب ابرہام کی عمر ننانوے سال تھی قادرِمطلق خدا اُس پر ظاہر ہوا اور اُس سے کہا کہ تیری بیوی سارہ کے بیٹا ہو گا۔

"تب ابرہام سرنگوں ہوا اور ہنس کر دل میں کہنے لگا کہ کیا سو برس کے بُڈھے سے کوئی بچہ ہو گا اور کیا سارہ کے جو نوے برس کی ہے اولاد ہو گی؟ اور ابرہام نے خدا سے کہا کہ کاش اسمعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے! تب خداوند نے فرمایا کہ بے شک تیری بیوی سارہ کے تجھ سے بیٹا ہو گا۔ تُو اُس کا نام اضحاق رکھنا اور مَیں اُس سے اور پھر اُس کی اولاد سے اپنا عہد جو ابدی عہد ہے باندھوں گا۔ اور اسمعیل کے حق میں بھی مَیں نے تیری دعا سنی۔ دیکھ مَیں اُسے برکت دوں گا اور اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور مَیں اُسے بڑی قوم بناؤں گا۔ لیکن مَیں اپنا عہد اضحاق سے باندھوں گا جو اگلے سال اِسی وقتِ معین پر سارہ سے پیدا ہو گا" (پیدائش ۱۷: ۱۷-۲۱)۔

اضحاق

خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ سارہ کے بڑھاپے میں ابرہام سے بیٹا پیدا ہوا۔ اُنہوں نے اُس کا نام اضحاق رکھا۔

"اوروہ لڑکا بڑھا اوراُس کا دودھ چھڑایا گیا اورا ضحاق کے دودھ چھڑانے کے دن ابرہام نے بڑی ضیافت کی اورسارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جواُس کے ابرہام سے ہوا تھا ٹھٹھے مارتا ہے" (پیدائش ۲۱: ۸، ۹)۔

اسمعیل کو خدا کا منصوبہ پسند نہ آیا کہ وہ اضحاق سے ایک بڑی قوم پیدا کرے گا جس کے وسیلے سے خداوند (خدا) اپنی سچائی دنیا کو بتائے گا اور دنیا کے لئے نجات فراہم کرے گا۔ بلکہ اسمعیل اپنے سوتیلے بھائی کو ٹھٹھے مارتا تھا، اُس کا مذاق اُڑاتا تھا۔ تناؤاِس حد تک بڑھ گیا کہ ابرہام کو مجبور ہو کر اسمعیل اورہاجرہ کو گھر سے نکالنا پڑا۔ ابرہام کے لئے یہ بات تکلیف دہ تھی کیونکہ وہ اپنے بیٹے اسمعیل سے محبت رکھتا تھا۔

لیکن "خدا نے ابرہام سے کہا کہ تجھے اِس لڑکے (اسمعیل) اوراپنی لونڈی (ہاجرہ) کے باعث بُرا نہ لگے۔۔۔ کیونکہ اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا۔۔۔ اورخدا اُس لڑکے (اسمعیل) کے ساتھ تھا اور وہ بڑا ہوا اوربیابان میں رہنے لگا اورتیر انداز بنا اوروہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا اوراُس کی ماں نے ملکِ مصر سے اُس کے لئے بیوی لی" (پیدائش ۲۱: ۱۲، ۲۰، ۲۱)۔

اورخداوند (خدا) کے وعدے کے مطابق ایک بڑی قوم کا باپ ہوا۔ خدا نے اُس قوم کو کئی طرح سے بڑی برکت بخشی۔ مگر خدا نے ابرہام پر واضح کر دیا کہ مَیں دنیا کے لئے نجات مہیا کرنے کا اپنا وعدہ "اضحاق کے وسیلہ" سے پورا کروں گا۔

اسرائیل

وقت آنے پر اضحاق نے شادی کی اور اُس کے جڑواں بیٹے ہوئے ۔۔ عیسو اور یعقوب۔ اور ایک موقع پر خدا نے یعقوب کا نیا نام رکھا اور اُس سے کہا

"۔۔ تیرا نام اسرائیل ہو گا" (پیدائش ۳۵ : ۱۰)۔ یعقوب کے بارہ بیٹے ہوئے جو اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے آبا و اجداد ہیں۔ موسیٰ کے زمانے میں خدا نے اِن قبیلوں کو منظم کر کے ایک قوم بنا دیا۔ خداوند (خدا) نے ابرہام کی اولاد، اضحاق اور یعقوب کو "مقدس قوم، خاص اُمت، چنی ہوئی قوم" کہا (استثنا ۷:۶، ۷؛ ۱۴:۲)۔

خدا نے اُن کو کیوں چن لیا؟ کیا وہ دوسری قوموں سے بہتر تھے؟ نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا نے اسرائیلیوں کو بتا دیا کہ "تم سب قوموں سے شمار میں کم تھے" (استثنا ۷:۷)۔

خدا نے اُن کمزور اور حقیر عبرانی لوگوں کو اِس لئے چن لیا تا کہ جو کام پورا کرنے کا خدا نے انتظام کیا تھا اُس کے لئے کوئی انسان، کوئی آدمی نہ کہہ سکے کہ مَیں نے کیا ہے اور اپنی تعریفیں کرے۔

خدا اِسی طرح کرنا پسند کرتا ہے۔

"۔۔ خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تا کہ زورآوروں کو شرمندہ کرے، اور خدا نے دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو بلکہ بے وجودوں کو چن لیا کہ موجودوں کو نیست کرے تا کہ کوئی بشر خدا کے سامنے فخر نہ کرے۔" (۱۔کرنتھیوں ۱: ۲۷، ۲۸)

ابلاغ کا ذریعہ

خدا نے اس نئی قوم کو ایک ذریعہ ابلاغ کی حیثیت سے بڑھایا جس کے ذریعے سے وہ اپنا پیغام زمین کی انتہا تک پہنچانا چاہتا تھا۔ خدا نے یہ ذریعہ ابلاغ

ریڈیو اور ٹیلی وژن کے زمانے سے بہت پہلے تیار کیا تھا، لیکن وہ اِن دونوں سے کسی طرح کم موثر نہیں ہے۔ واحد حقیقی خدا نے اِس قوم میں جو بڑے بڑے قادر کام کئے ہیں وہ ساری دنیا میں سنے جائیں گے اور مشہور ہوں گے۔ مثال کے طور پر بائبل مقدس میں ایک کنعانی عورت کی یہ گواہی قلم بند ہوئی ہے کہ "۔۔۔ ہم نے سن لیا ہے کہ جب تم مصر سے نکلے تو خداوند نے تمہارے آگے بحرِ قلزم کے پانی کو سکھا دیا۔۔۔ خداوند تمہارا خدا ہی اوپر آسمان کا اور نیچے زمین کا خدا ہے'' (یشوع ۲: ۱۰، ۱۱)۔

مزید برآں یہ کہ خدا اِسی قوم سے انبیا برپا کرے گا جو پاک صحائف لکھیں گے۔

سب سے اہم بات یہ کہ اِسی قوم کے وسیلے سے خدا ایک "خلف" (نیک لڑکا) مہیا کرے گا جو خود ساری دنیا کے لئے باعثِ برکت ہو گا۔ جیسا کہ ہم باب ١٦ میں دیکھ چکے ہیں یہ خلف وہی عورت کی نسل ہے جو آسمان سے اُترآیا اور ایک غریب یہودی کنواری لڑکی سے پیدا ہوا۔

ہم تسلیم کریں یا نہ کریں، پسند کریں یا نہ کریں یہ قدیم قوم وہ ذریعہ ابلاغ تھی جسے خدا نے قائم کیا کہ اُس (خدا) کی سچائی اور ابدی برکات کو زمین کی ساری قوموں تک پہنچائے اور اِس سارے انتظام (منصوبہ) کا آغاز اِسی سے ہوا کہ خدا نے ابرہام کو حکم دیا کہ اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر ملکِ کنعان میں چلا جائے۔

خدا نے ابرہام سے جو عظیم عہد باندھا اُس کے دو حصے ہیں:

١۔ "مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا۔۔۔''

٢۔ "زمین کے سب قبیلے (ساری قومیں) تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔''

خدا کی محبت کسی ایک خاص گروہ تک محدود نہیں۔ وہ صرف ابرہام یا اسرائیل کو برکت نہیں دینا چاہتا تھا۔ اُس کا رحم اور ترس بھرا دل "زمین کے سب قبیلوں" ـــ دنیا کی ساری قوموں کا" بے حد مشتاق" ہے،اُن کے لئے شدید آرزو رکھتا ہے۔ پرانا عہدنامہ ایسے واقعات سے بھرا ہوا ہے جب خدا نے اِس چھوٹی اور سرکش قوم اسرائیل کو استعمال کیا تاکہ دنیا کی ساری قوموں اور اہلِ لغت (مختلف زبانیں بولنے والوں) کو برکت دے۔ کئی دفعہ دشمنوں نے کوشش کی کہ اِس حقیر کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ لیکن بائبل مقدس بتاتی ہے کہ خدا اِسے بچا لیتا تھا۔ بائبل مقدس میں جب بھی ایسا واقعہ پڑھیں تو ذہن میں یہ بات رکھنی چاہئے کہ خدا کا مقصد یہ تھا کہ ساری قومیں اِس کے وسیلے سے برکت پائیں۔ خدا اُن کا دفاع اور حفاظت اِس لئے نہیں کرتا (تھا) کہ وہ دوسری قوموں سے بہتر تھے بلکہ اِس لئے کہ یہ قوم وہ ذریعہ تھی جس کے وسیلے سے وہ اپنی قدرت اور جلال دکھانا اور دنیا کو نجات دینا چاہتا تھا۔ ابرہام کی نسل اضحاق اور یعقوب کو بچانے میں خدا "زمین کے سب قبیلوں" کے لئے اپنی برکات کو بچاتا تھا۔

ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں کہ کس طرح خدا نے اسرائیلی قوم کو استعمال کر کے غیر یہودی لوگوں کو برکت دی: ـــ یوسف نے لاکھوں مصریوں کی جانیں بچائیں (پیدائش ابواب ۳۷ ـ ۵۰)۔ ابرہام کی نسل سے ایک بیٹی نعومی دو موآبی عورتوں عرفہ اور رُوت کے لئے باعث برکت بنی ـــ (روت کی کتاب)۔ ایلیاہ نبی ایک صیدانی عورت کے لئے باعثِ برکت ہوا (۱۔ سلاطین باب ۱۷؛ لوقا ۴: ۲۶)۔ اگرچہ وہ چاہتا نہیں تھا تو بھی یوناہ نے نینوہ کے لوگوں کو نجات کا پیغام پہنچایا (یوناہ کی کتاب)۔ سلیمان بادشاہ عرب کی ملکہ سبا کے لئے برکت کا باعث ہوا (۱۔ سلاطین باب ۱۰؛ لوقا ۱۱: ۳۱)۔ دانی ایل کے وسیلے سے بابل کے

لوگوں کو برکت ملی (دانی ایل ابواب ۱-۶)۔ آستر اور مرد کی سلطنتِ فارس کے لئے باعثِ برکت ہوئے (آستر کی کتاب)۔

خداوند خدا اسرائیلیوں کو اِس لئے بھی بچاتا تھا کہ اُس کی اپنی شہرت داؤ پر لگی ہوئی تھی۔ اُس نے اپنے بزرگ نام کی قسم کھائی تھی کہ اِس کمزور اور حقیر قوم کے وسیلے سے ساری قوموں کو برکت دے گا (پیدائش ۱۲: ۲، ۳؛ ۲۲: ۱۶-۱۹؛ عبرانیوں ۶: ۱۳-۱۸؛ یوحنا ۴: ۲۲؛ اعمال ابواب ۱-۱۰)۔

خدا اپنے نام کی عزت کی خاطر بالکل وہی کرتا ہے جو کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اگر ہماری یا ہمارے خاندان کی نیک نامی کو خطرہ ہو تو کیا ہم بھی ایسا نہیں کریں گے؟

خدا ابرہام کو آزماتا ہے۔

آئیے، ابرہام کی زبردست قربانی کے بیان کی طرف چلیں۔

پس منظر یوں ہے ـــ ابرہام بہت بوڑھا تھا ـــ اسمعیل کو بہت برس پہلے گھر سے نکال دیا گیا تھا ـــ اب صرف ابرہام کا بیٹا گھر پر تھا۔

خدا ابرہام کو انتہائی حد تک آزمانے کو تھا۔ اور خدا دنیا کے سامنے کچھ مثالیں یا نمونے اور پیش گوئیاں بھی رکھنے کو تھا کہ آدم کی نسل کو گناہ کے باعث موت کی سزا سے بچانے کے لئے اُس کا اپنا کیا منصوبہ اور انتظام ہے۔

"اِن باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اُس سے کہا اے ابرہام! اُس نے کہا مَیں حاضر ہوں۔ تب اُس نے کہا تُو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا ہے اور جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو مَیں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا" (پیدائش ۲۲: ۱، ۲)۔

خدا نے ابرہام کو ایک خاص سلسلہ کوہ کو جانے کو کہا اورحکم دیا کہ وہاں تُو اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کر کے قربان گاہ پر جلا دے۔ کیسی ہولناک فرمائش تھی! خدا نے اِس سے پہلے کسی انسان کو ایسا کرنے کو نہیں کہا تھا اورنہ اِس کے بعد کبھی کہے گا۔ لیکن ۔۔ چونکہ آدم کی ساری نسل کی طرح اضحاق پر بھی گناہ قرض تھا، اِس لئے جو حکم تھا وہ مبنی برانصاف حکم تھا ۔۔ موت۔

چنانچہ ابرہام "صبح سویرے اُٹھ کر اپنے گدھے پر چارجامہ کسا اوراپنے ساتھ دوجوانوں اوراپنے بیٹے اضحاق کو لیا اورسوختنی قربانی کے لئے لکڑیاں چیریں اوراُٹھ کراُس جگہ کو جو خدا نے اُسے بتائی تھی روانہ ہوا" (پیدائش۲۲: ۳)۔

ابرہام خدا پر ایمان رکھتا تھا۔ اُسے خدا کی بات کا یقین تھا، لیکن ایسا کرنا آسان نہیں تھا۔ ابرہام، اُس کا بیٹا اوردو جوان تین دن تک یہ اذیت ناک سفر کرتے رہے۔ ہر قدم اُنہیں حکم پر عمل درآمد کی جگہ ۔۔ مقتل ۔۔ کے قریب سے قریب تر لا رہا تھا۔

"تیسرے دن ابرہام نے نگاہ کی اوراُس جگہ کو دُور سے دیکھا۔ تب ابرہام نے اپنے جوانوں سے کہا تم یہیں گدھے کے پاس ٹھہرو۔ مَیں اور یہ لڑکا دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں اور سجدہ کر کے پھر تمہارے پاس لوٹ آئیں گے" (پیدائش ۲۲: ۴، ۵)۔

ابرہام نے اپنے نوکروں سے کہا "ہم تمہارے پاس لوٹ آئیں گے۔" اگر اضحاق کو ذبح کر کے قربان گاہ پر جلا دینا تھا تو ابرہام اوراُس کا بیٹا دونوں کیسے "لوٹ آئیں گے"؟ پاک کلام نے ایک دوسری جگہ اِس کا جواب دیا

ہے۔ چونکہ خدا نے اضحاق کو ایک بڑی قوم بنانے کا وعدہ کیا تھا اِس لئے ابرہام کا ایمان تھا کہ جب مَیں اپنے بیٹے کو قربان کردوں گا تو خدا اُسے پھر زندہ کردے گا۔

"ایمان ہی سے ابرہام نے آزمائش کے وقت اضحاق کو نذر گزرانا اورجس نے وعدوں کو سچ مان لیا تھا وہ اُس اکلوتے کو نذر کرنے لگا جس کی بابت کہا گیا تھا کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی کیونکہ وہ سمجھا کہ خدا مُردوں میں سے جلانے پربھی قادر ہے۔ چنانچہ اُن ہی میں سے تمثیل کے طورپر وہ اُسے پھر ملا" (عبرانیوں ۱۱: ۱۷- ۱۹)۔

ابرہام نے سیکھ لیا تھا کہ خداوند خدا ہمیشہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔

خدا عوضی مہیا کرتا ہے۔

"اورابرہام نے سوختنی قربان کی لکڑیاں لے کر اپنے بیٹے اضحاق پر رکھیں اورچھری اپنے ہاتھ میں لی اوردونوں اکٹھے روانہ ہوئے۔ تب اضحاق نے اپنے باپ ابرہام سے کہا اے باپ! اُس نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے مَیں حاضر ہوں۔ اُس نے کہا دیکھ آگ اورلکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کے لئے برہ کہاں ہے؟ ابرہام نے کہا اے میری بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ مہیا کرلے گا۔ سو وہ دونوں آگے چلتے گئے اوراُس جگہ پہنچ جو خدا نے بتائی تھی۔ وہاں ابرہام نے قربان گاہ بنائی اوراُس پر لکڑیاں چنیں اوراپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اوراُسے قربان گاہ پر لکڑیوں کے اوپر رکھا۔ اورابرہام

نے ہاتھ بڑھا کر چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ تب خداوند کے فرشتے نے اُسے آسمان پر سے پکارا کہ اے ابرہام، اے ابرہام۔ اُس نے کہا مَیں حاضر ہوں۔ پھر اُس نے کہا کہ تُو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا اور نہ اُس سے کچھ کر کیونکہ مَیں اب جان گیا کہ تُو خدا سے ڈرتا ہے اِس لئے کہ تُو نے اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے مجھ سے دریغ نہ کیا۔ اور ابرہام نے نگاہ کی اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے" (پیدائش ۲۲: ۷- ۱۳)۔

خداوند خدا نے مداخلت کی۔ ابرہام کا بیٹا موت کی سزا سے بچ گیا!

ابرہام پیچھے مڑا اور اُسی پہاڑ پر ذرا دُور اُن جھاڑیوں میں حرکت ہوتی دیکھی۔ یہ کیا ہے؟ کیا ایسا ہے؟ —— ہاں! خدا کی حمد ہو! خدایا تُو مبارک ہے! ایک "بے عیب" مینڈھا —— "جس کے سینگ جھاڑی میں اٹکے تھے۔

خدا نے اپنے "قربانی کے قانون" کے مطابق عوضی مہیا کر دیا۔

"تب ابرہام نے جا کر اُس مینڈھے کو پکڑا اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے طور پر چڑھایا" (پیدائش ۲۲: ۱۳)۔

Lamb on altar pic

ابرہام کا بیٹا موت کی سزا سے جو اُس کے سر پر لٹک رہی تھی کیوں بچ گیا؟ اِس لئے کہ "اُس کے بیٹے کے بدلے" مینڈھا مر گیا تھا۔

خدا نے عوضی مہیا کر دیا تھا۔

خداوند مہیا کرے گا

"اور ابرہام نے اُس مقام کا نام 'یہوواہ یری' (خداوند مہیا کرے گا) رکھا چنانچہ آج تک یہ کہاوت ہے کہ خداوند کے پہاڑ پر مہیا کیا جائے گا" (پیدائش ۲۲: ۱۴)۔

ابرہام نے اپنے بیٹے کے بدلے وہ مینڈھا ذبح کرنے کے بعد اُس جگہ کا نام "خداوند مہیا کرے گا" کیوں رکھا "خداوند نے مہیا کیا ہے" کیوں نہ رکھا؟

"خداوند (خدا) مہیا کرے گا" کہنے سے ابرہام نبی مستقبل میں ہونے والے وا .عہ کی خبر دے رہا تھا جو تقریباً دو ہزار سال بعد ہونا تھا، کیونکہ اُسی پہاڑ پر (جہاں بعد میں یروشلیم بسایا گیا) خداوند خدا ایک اَور قربانی مہیا کرے گا ـــ صرف ایک آدمی کو موت سے چھڑانے کے لئے نہیں ـــ بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک کامل اور قطعی اور آخری فدیہ ہونے کے لئے۔

کیا آپ کو یاد ہے کہ جب ابرہام اور اُس کا بیٹا اضحاق اُس پہاڑ پر چڑھ رہے تھے جہاں قربانی چڑھائی جانی تھی تو ابرہام نے اضحاق سے کیا کہا تھا؟

"اے میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ مہیا کر لے گا"۔

ابرہام کیا بات کر رہا تھا؟ کس کے بارے میں کہہ رہا تھا؟ کیا خدا نے ابرہام کے بیٹے کے بدلے مرنے کو برہ مہیا کر دیا تھا؟ نہیں۔ اُس نے برہ مہیا نہیں کیا

تھا۔ خدا نے ایک مینڈھا مہیا کیا تھا۔ تو جب ابرہام نبی نے کہا کہ خدا اپنے لئے "برہ مہیا کرلے گا" تو اِس کا کیا مطلب تھا؟

حیرت انگیز جواب سامنے آئے گا۔ لیکن پہلے چند اَور اہم باتیں پیش کرنا ضروری ہے۔

باب ۲۱

Ch 21 More Shed Blood

اَور بھی خون بہایا گیا

ہمیں دیانت داری سے مان لینا چاہئے کہ جب روحانی سچائی کی بات ہوتی ہے تو ہم سیکھنے میں سُستی کرتے ہیں، جلدی نہیں سیکھتے۔ خدا اِس بات کو جانتا ہے۔

"وقت کے خیال سے تو تمہیں اُستاد ہونا چاہئے تھا۔ مگر اِس بات کی حاجت ہے کہ کوئی شخص خدا کے کلام کے ابتدائی اصول تمہیں

پھر سکھائے اور سخت غذا کی جگہ تمہیں دودھ پینے کی حاجت پڑ گئی" (عبرانیوں ۵: ۱۲)۔

اوہو!

خدا کی رحمت ہے کہ خدا نہایت ہی صابر اُستاد ہے۔ وہ اُن سچائیوں کو بار بار بیان کرتا اور دہراتا ہے جو ہمیں بہت پہلے سیکھ لینی چاہئے تھیں۔ ہماری مدد کرنے کی خاطر خدا نے اپنی کتاب میں سینکڑوں واقعات اور تمثیلیں شامل کی ہیں جو نہایت اہم سچائیوں کی وضاحت کرتی ہیں۔

"بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی" (عبرانیوں ۹: ۲۲)۔

ہمارے کامل پاک خالق کے لئے معافی دینا کبھی بھی آسان کام نہیں رہا۔ جس روز گناہ دنیا میں آیا اُسی دن سے خدا گنہگاروں کو سکھانے لگا کہ صرف مناسب قربانی کا خون ہی گناہ کا فدیہ (کفارہ، ڈھانپنے کی چیز) ہو سکتا ہے۔ یہی طریقہ ہے جس سے عادل منصف خدا گنہگار کو سزا دیئے بغیر گناہ کو (کی) سزا دے سکتا ہے۔

آدم اور حوا نے اپنا گناہ چھپانے کے لئے خود کوششیں کیں مگر خدا نے اُن کی اپنی کوششوں کو رد کر دیا، منظور نہ کیا۔ سوائے موت سے ادائیگی کے خدا گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ قائن اور ہابل کا واقعہ ہمیں یہی سبق سکھاتا ہے اور اِسی طرح ابرہام اور اضحاق کا واقعہ بھی۔

پرانے عہدنامے میں پیدائش کی کتاب کے بعد جو کتابیں ہیں مثلاً خروج اور احبار، اِن میں بھی اُن انسانوں (مردوں اور عورتوں) کے بہت سے واقعات کا بیان ہے جنہوں نے قربانی کے قانون کو مانا اور اُس پر عمل کیا۔

پرانے عہدنامے میں ایسے وا .عات کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔ چار لفظ ـــ خون، قربانی، نذراورقربان گاہ یا مذبح ـــ بائبل مقدس میں ١٤٠٠ سے زیادہ مرتبہ آئے ہیں۔

"مَیں ۔۔۔ چھوڑتا جاؤں گا۔"

خروج کی کتاب یہ جاذبِ توجہ کہانی بیان کرتی ہے کہ اپنے وعدے کے مطابق خدا نے ابرہام کی اولاد کو منظم کر کے ایک قوم بنایا۔

اُن کے قوم بننے سے پہلے وا .عات کا ایک طویل سلسلہ ہے جن کے بارے میں خدا نے ابرہام کو پہلے سے بتا دیا تھا۔

> "۔۔۔ اوراُس نے ابرہام سے کہا یقین جان کہ تیری نسل کے لوگ ایسے ملک میں جواُن کا نہیں پردیسی ہوں گے اوروہاں کے لوگوں کی غلامی کریں گے اوروہ چارسو برس تک اُن کو دکھ دیں گے، لیکن مَیں اُس قوم کی عدالت کروں گا جس کی وہ غلامی کریں گے اوربعد میں وہ بڑی دولت لے کروہاں سے نکل آئیں گے" (پیدائش ١٥: ١٣، ١٤)۔

خدا کے اِس وعدے کے پورا ہونے کا بیان خروج ١:١ - ١٢؛ ١٢: ٣٥ - ٤١ میں درج ہے۔ ہمارے قادرِمطلق خدا کے منصوبے ہمیشہ پورے ہوتے ہیں۔

وا .عات کے ایک طویل سلسلے کے بعد ابرہام کی نسل کے لوگ مصر کے فراعنہ (واحد، فرعون) کے غلام بن گئے۔ اپنے مقررہ وقت پر خدا نے اُنہیں اِس غلامی سے چھڑانے کا وعدہ کیا۔ اُن کی رہائی کے عمل میں خدا نے دنیا کو اپنے اُس منصوبے کی "تصویریں" دکھائیں جواُس نے بنی آدم کو گناہ کی غلامی سے چھڑانے کے لئے بنایا تھا۔

یہ فسح کا وا .عہ ہے۔

تقریباً ۱۴۹۰ ق م میں خداوند خدا نے موسیٰ کے وسیلہ سے مصر کے ملک پر دس تعجب خیز اور دہشت ناک آفتیں نازل کیں۔ مصری بہت سے غیر معبودوں (جھوٹے خداؤں) کو مانتے تھے۔ پہلی نو آفتوں میں خدا نے اُن کے جھوٹے معبودوں کو چیلنج کیا اور اُنہیں شکست دی۔ لیکن اِس کے باوجود فرعون نے خدا کی اطاعت نہ کی، اُس کی بات نہ مانی اور اسرائیلیوں کو اپنے ملک سے جانے نہ دیا۔ تب خدا نے موسیٰ سے کہا کہ لوگوں کو بتا دے کہ مصریوں اور اسرائیلیوں کے سارے پہلوٹھوں پر سزائے موت کا حکم ہو چکا ہے۔ مقررہ تاریخ کی آدھی رات کو موت کا فرشتہ ملک میں سے گزرے گا اور ہر ایک گھر میں پہلوٹھے کو ہلاک کرے گا (پیدائش ابواب ۵ - ۱۱)۔

یہ خبر تو بہت بُری تھی۔

لیکن ایک اچھی خبر بھی تھی۔ خدا نے موت کی اِس آفت سے بچ نکلنے کی راہ بھی مہیا کی تھی۔ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ ہر ایک خاندان کو کہہ دے کہ

"ہر شخص اپنے آبائی خاندان کے مطابق گھر پیچھے ایک برہ لے ۔۔۔ یہ برہ بے عیب اور یک سالہ نر ہو اور ایسا بچہ تم بھیڑوں میں سے چن کر لینا یا بکریوں میں سے" (خروج ۱۲ : ۳ - ۵)۔ مزید حکم تھا کہ مقررہ پر یہ برّہ وقت پر یہ برّہ ذبح کریں اور اُس کا خون ہر گھر کے دروازہ کی اُوپر کی چوکھٹ اور دونوں بازوؤں پر لگا دیں۔ جو لوگ یہ خون دروازوں کی چوکھٹوں پر لگائیں گے اور گھروں کے اندر رہیں گے تو جب موت کی آفت آئے گی اور موت کا فرشتہ ملک میں سے گزرے گا تو وہ سب زندہ بچ رہیں گے۔

خداوند خدا نے وعدہ کیا

"مَیں اُس خون کو دیکھ کر تم کو چھوڑتا جاؤں گا ۔۔۔ وبا تمہارے پاس پھٹکنے کی بھی نہیں کہ تم کو ہلاک کرے" (خروج ۱۲ : ۱۳)۔

سب کچھ خدا کے کہے کے مطابق ہوا۔ اُس رات خدا نے وہ سارے پہلوٹھے محفوظ رکھے جو خون کے نیچے تھے۔ باقی سب ہلاک ہو گئے۔ مصریوں کا "ایک بھی ایسا گھر نہ تھا جس میں کوئی نہ مرا ہو" (خروج ١٢: ٣٠ ب)۔ ہر گھرانے نے موت دیکھی۔

جی ہاں، ہر ایک گھرانے میں یا کوئی برہ مرا یا پہلوٹھا۔

جنہوں نے چوکھٹوں پر خون لگایا تھا اُس رات وہ ظلم و جبر اور غلامی کی زندگی سے نکل کر چلے گئے۔ وہ ایک آزاد قوم بن کر نکلے جن کا فدیہ دیا گیا تھا۔

اُن کی مخلصی اور فدیہ کی قیمت کیا تھی؟

برہ کا خون!

ایک دفعہ پھر قربانی کے قانون نے گناہ اور موت کے قانون کو مات دے دی۔ آئندہ سالوں میں یہودی قوم اِس واقعہ کی یاد "فسح" کے نام سے منایا کرے گی۔ یہ سالانہ عید ہو گی جس میں وہ یاد کیا کریں گے کہ خدا نے برہ کے خون کے وسیلے سے ہمیں بڑی رہائی دلائی۔

خدا اپنے لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔

پہلی فسح کے وقت خدا اسرائیلیوں کو مصر کی چار سو سالہ غلامی سے نکال کر بیابان میں لے آیا۔ خدا کا ارادہ اور منصوبہ تھا کہ وہ اُنہیں اُس ملک میں واپس لائے جس کا وعدہ اُس نے ابرہام، اضحاق، یعقوب اور اُن کی اولاد سے کیا تھا۔ اُن کے سفر میں خدا ایک دیدنی اور اطمینان بخش طریقے سے اُن کے ساتھ رہتا تھا۔

"خداوند اُن کو دن کو راستہ دکھانے کے لئے بادل کے ستون میں
اور رات کو روشنی دینے کے لئے آگ کے ستون میں ہو کر اُن کے آگے

آ گے چلا کرتا تھا تا کہ وہ دن اور رات دونوں میں چل سکیں'' (خروج ۱۳: ۲۱)۔

خدا اُنہیں نہ صرف ریگستان میں چلاتا اور روشنی مہیا کرتا تھا بلکہ اُس نے اپنے زورآور بازو (قدرت) سے اُن کے لئے بحرِ قلزم میں سے راستہ کھول دیا، اور اُنہیں فرعون کے لشکر سے بچایا جو اُن کا پیچھا کرتے ہوئے قریب آ پہنچا تھا۔ اور پھر موسیٰ کے ساتھ اپنے وعدے کے مطابق وہ اُنہیں کوہِ سینا کے پاس لے آیا۔

اِن وا .عات سے کچھ عرصہ پہلے خدا نے سینا کے بیابان میں ایک جلتی ہوئی جھاڑی میں ہو کر موسیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ "مَیں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا اور اِس کا کہ مَیں نے تجھے بھیجا ہے تیرے لئے یہ نشان ہو گا کہ جب تُو اُن لوگوں کو مصر سے نکال لائے گا تو تم اِس پہاڑ پر خدا کی عبادت کرو گے'' (خروج ۳: ۱۲)۔

بارہ لاکھ سے زیادہ افراد پر مشتمل یہ قوم ایک سال تک اُس پہاڑ کے دامن میں ڈیرے ڈالے رہی۔ ایسے خشک اور بے آب وگیاہ ریگستان میں وہ کیسے گزر بسر کرتے اور زندہ رہ سکتے تھے؟ خدا اپنی شفقت اور فضل سے اُنہیں آسمان سے روٹی اور چٹان سے پانی مہیا کرتا رہا (خروج ابواب ۱۳۔ ۱۷)۔ "اُس نے چٹان کو چیرا اور پانی پھوٹ نکلا اور خشک زمین پر ندی کی طرح بہنے لگا" (زبور ۱۰۵: ۴۱)۔

اگرچہ اسرائیلی باربار ناشکرے پن کا اظہار کرتے تھے، خداوند پر توکل اور بھروسا نہیں رکھتے تھے اور نافرمانی کرتے تھے، لیکن اُنہیں غلامی سے چھڑا لانے والا خداوند خدا ہمیشہ وفادار رہا۔ وہ اُس کے خلاف گناہ کرتے تو وہ اُنہیں سزا دیتا تھا اور جب اُس پر بھروسا اور ایمان رکھتے تو اُنہیں برکت دیتا تھا۔ خداوند خدا اپنی چنی ہوئی قوم سے یہ سلوک اِس لئے کرتا تھا تا کہ اِرد گرد کی قومیں دیکھیں اور اُس

کے رہائی اور مخلصی دینے کے طریقے کو سمجھیں۔ خدا یہ بھی چاہتا تھا کہ لوگ سمجھ لیں کہ مجھے شخصی طور سے جان سکتے ہیں۔

بنی اسرائیل کو دس حکم اور دوسرے آئین و قوانین دینے کے بعد خداوند خدا نے اُنہیں ایک بے مثال مقدِس بنانے کا حکم دیا جسے مقدس مسکن یا "خیمہ اجتماع" کہتے تھے۔

خیمہ اجتماع

"۔۔۔ وہ میرے لئے ایک مقدِس بنائیں تا کہ مَیں اُن کے درمیان سکونت کروں۔ اور مسکن اور اُس کے سارے سامان کا جو نمونہ مَیں تجھے دکھاؤں ٹھیک اُسی کے مطابق تم اُسے بنانا" (خروج ۲۵: ۸، ۹)۔

خدا کی اِس قدیم قوم کو یہ خاص خیمہ کس مقصد سے بنانا تھا؟ اور کیوں ضروری تھا کہ وہ "ٹھیک اُسی نمونہ کے مطابق" بنایا جائے جو خدا اُنہیں دکھائے؟

خدا کا ارادہ اور منصوبہ تھا کہ اِس خیمے کے ذریعے اُنہیں خاص دیدنی طریقے سے سکھائے کہ مَیں کیسا ہوں اور مجھ تک کیسے رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

بائبل مقدس میں اِس خیمے اور اِس کے سارے سازو سامان کے بارے میں پچاس باب ہیں۔ یہاں اُن ساری چیزوں کی وضاحت کرنا ممکن نہیں۔ اِس لئے ہم صرف چند بنیادی عناصر کی وضاحت کرتے ہیں۔

ایک راستہ

خدا نے خیمہ اجتماع کا نقشہ دے کر دنیا کو سکھایا کہ اگرچہ مَیں نہایت پاک ہوں تو بھی انسانوں کے ساتھ سکونت رکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن خدا اور انسان کے درمیان ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے، ایک دیوار حائل ہے۔

وہ رکاوٹ، وہ دیوار **گناہ** ہے۔

خیمہ اجتماع جو انسانوں کے درمیان خدا کی حضوری کی علامت تھا اُس کے چاروں طرف ایک وسیع مستطیل صحن تھا۔ اُس صحن کی چاردیواری پیتل کے ستونوں اور نفیس کتانی کپڑے سے بنی ہوئی تھی۔ یہ اڑھائی میٹر (تقریباً ۸ فٹ) اونچی تھی۔ اتنی اونچی کہ کوئی شخص اُس کے اوپر سے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ لوگ سمجھ لیں کہ تم میری حضوری سے خارج ہو اور اندر نہیں آ سکتے۔ یہ بُری خبر تھی۔

اچھی خبر یہ تھی کہ خدا نے ایک راستہ مہیا کر دیا تھا جس سے گنہگار اُس کے نزدیک آ سکتے تھے۔ اُس دیوار میں ایک دروازہ تھا جو آسمانی، قرمزی اور سرخ رنگ کے دھاگوں کا بنا ہوا تھا۔ گنہگاروں کے لئے خدا تک رسائی کرنے، خدا کے پاس آنے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ وہ برہ یا کوئی اَور خون کی قربانی لے کر اُس دروازہ سے داخل ہوں (خروج ۲۸: ۱۹۔ ۲۹)۔

بعد کے زمانے میں جب مسیحِ موعود اِس دنیا میں تھا تو اُس نے فرمایا "دروازہ مَیں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا۔۔۔" (یوحنا ۱۰: ۹)۔ خیمہ اجتماع کا ایک ایک جزو اُس کی ذات اور کام کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

خداوند خدا نے اسرائیلیوں کو حکم دیا کہ کیکر کی لکڑی کی ایک بڑی قربان گاہ بنائیں اور اُسے پیتل سے منڈھیں۔ اِس مذبح کو خیمہ اجتماع اور دروازہ کے درمیان رکھیں۔ جو کوئی خطا کی قربانی کا جانور لائے وہ اُس بے عیب جانور کے سر پر ہاتھ رکھ کر اقرار کرے کہ مَیں بے بس گنہگار ہوں۔ پھر وہ جانور ذبح کر کے مذبح پر جلایا جائے۔ ایک دفعہ پھر خدا لوگوں کو بتا رہا تھا کہ گناہ اور موت کے قانون کو صرف قربانی کے قانون سے مات دی جا سکتی ہے۔

"اور وہ اپنا ہاتھ اپنے چڑھاوے کے جانور پر رکھے اور خیمہ اجتماع کے دروازہ پر اُسے ذبح کرے اور ہارون کے بیٹے جو کاہن ہیں اُس کے خون کو مذبح پر گرداگرد چھڑکیں۔۔۔ اور ہارون کے بیٹے اُنہیں مذبح پر سوختنی قربانی کے اوپر جلائیں۔۔۔" (احبار۳: ۲، ۵)۔

خدا کا قانون بالکل واضح تھا۔ خون بہائے بغیر گناہ کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ گناہ کے کفارہ کے بغیر خدا کے ساتھ میل ملاپ نہیں ہو سکتا۔

خدا نے موسیٰ کو یہ حکم بھی دیا کہ ایک بے مثال صندوق بھی بنائے اور سونے سے منڈھے۔ اُس کو "عہد کا صندوق" یا "شہادت کا صندوق" کہتے تھے (خداوند کا صندوق اور یہوواہ کا صندوق بھی کہا گیا ہے، دیکھئے یشوع ۴: ۱۱؛ ۱۔سلاطین ۲: ۲٦)۔ یہ آسمان پر خدا کے تخت کی علامت تھا۔ پتھر کی لوحیں جن پر خدا نے دس حکم کندہ کئے تھے وہ اِس صندوق میں رکھی رہتی تھیں۔ اِن کے علاوہ ہارون کا عصا اور من سے بھرا ہوا سونے کا مرتبان بھی تھے۔ اِس کا ڈھکن خالص سونے کا اور ٹھوس تھا۔ اِسے "سرپوش" بھی کہا گیا ہے۔ اِس کے اوپر خالص سونے کے دو کروبی سایہ کئے ہوئے تھے۔ کروبی (جمع کروبیم) جلالی فرشتے ہیں جو آسمان پر خدا کے تخت کے چاروں طرف کھڑے رہتے ہیں۔ خدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ عہد کا صندوق خیمہ اجتماع کے بالکل اندرونی مقام پر رکھ دے۔

پاک ترین مقام

خیمہ اجتماع دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ سامنے کا حصہ "پاک مقام" اور دوسرا حصہ "پاک ترین مقام" تھا۔

یہ اندرونی مقدس "حقیقی پاک مکان کا نمونہ بلکہ آسمان" کا نمونہ تھا (عبرانیوں ۹: ۲۴)۔

پاک ترین مقام فردوس یعنی خدا کی سکونت گاہ کی علامت تھا۔ یہ خصوصی مقام مکعب شکل کا تھا یعنی اُس کی لمبائی، چوڑائی اوراونچائی ایک ہی ناپ کی تھیں۔ پاک صحائف میں سے اپنے سفر کے اختتام کے قریب ہم دیکھیں گے کہ آسمانی شہر جو ایک دن سارے ایمان داروں کا گھر ہو گا، وہ بھی مکعب شکل کا ہے۔

بہت سے لوگ کیتھڈرل، گرجے کی عمارت، مسجد، یہودیوں کے عبادت خانہ، مندر، مقبرہ، روضہ، مزارکو بھی "پاک" کہتے ہیں (مقبرہ، روضہ اورمزارکو اگر "پاک" نہ بھی کہیں تو بھی اُن کی تعظیم کے لئے اُن کے ساتھ "شریف" کا لفظ ضرور لگاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس شہر یا قصبے میں کوئی اہم مزار ہو اُس کے نام کے ساتھ بھی " شریف" لگاتے ہیں مثلاً تونسہ شریف، شرقپور شریف)۔ حالانکہ مذکورہ عبادت گاہوں میں اکثر ایسے لوگ بھی جمع ہوتے ہیں جو خدا کے مخلصی اورنجات کے طریقے کو رد کرتے ہیں۔ حقیقی پاکیزگی کسی جگہ میں نہیں ہوتی، بلکہ خدا کے معافی اورراست باز ٹھہرانے کے انتظام کو قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

پردہ

خیمہ اجتماع کا بیرون بالکل سادہ تھا۔ اِسے باہر سے کھالوں کے دوہرے پردے سے ڈھانپا گیا تھا۔ لیکن اندر سے اتنا خوبصورت تھا کہ دیکھنے والا دنگ رہ جاتا تھا۔

خیمہ اجتماع ایک لحاظ سے ہمارے نجات دہندے کی تصویر پیش کرتا تھا۔ وہ آسمان سے زمین پر آئے گا۔ جو لوگ اُس نجات دہندہ کو حقیقت میں جانتے ہیں اُن کے لئے وہ نہایت دل آویز ہے (موازنہ کریں غزل الغزلات ۵: ۱۰- ۱۶ الف) جیسے خیمہ اجتماع کے اندرون کی خوبصورتی — جو اُس نجات دہندے

کو نہیں جانتے اُن کے لئے خیمہ اجتماع کے بیرون کی طرح اُس میں "کچھ حسن و جمال نہیں کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں" (یسعیاہ ۵۲: ۲)۔

ایک "پردہ" لگا کر خیمہ اجتماع کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

"اور تُو آسمانی اور ارغوانی اور سرخ رنگ کے کپڑوں اور باریک بٹے ہوئے کتان کا ایک پردہ بنانا اور اُس میں کسی ماہر اُستاد سے کروبی کڑھوانا" (خروج ۲٦: ۳۱)۔

پردے نے انسان کو پاک ترین مقام سے خارج کر دیا جہاں خدا کی حضوری کا جلال اور نور رہتا تھا۔ انسان اُس کے اندر نہیں جا سکتا تھا۔ ہر کسی کے لئے اور سب کے لئے وہ پردہ اعلان تھا کہ "**باہر رہو یا مرو۔**"

یہ خاص پردہ خدا کے راست بازی کے معیار کی علامت تھا۔ خدا نے موسیٰ کو دس حکم دینے سے بنی نوع انسان کو اپنا معیار بتا دیا تھا۔ تاہم یہ دس حکم خدا کے تقاضے کا محدود حصہ پیش کرتے تھے۔ خدا کا حتمی منصوبہ یہ تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو دنیا میں بھیجے گا جو عملاً دکھائے گا کہ خدا کا تقاضا کیا ہے ــــ کاملیت۔

مسایاح خدا کا معیار ہے۔ اور پردے سے خدا کا مقصد تھا کہ انسان مسایاح کے بارے میں سوچیں۔

وہ خوبصورت پردہ بٹے ہوئے نفیس کتان کا تھا اور مسایاح کی پاکیزگی کی علامت تھا۔ وہ (مسایاح) پاک ہو گا۔ اُس میں گناہ نہ ہو گا۔

اُس نفیس پردے میں تین شوخ رنگ تھے ــــ آسمانی، ارغوانی اور سرخ

* آسمانی ــــ آسمان کا رنگ ــــ مسایاح خداوند ہے اور آسمان سے آئے گا۔

* سرخ ـــ زمین، آدم (انسان) اور خون کا رنگ۔ مسایاح گوشت اور خون کا جسم اختیار کرے گا تاکہ گنہگاروں کے بدلے دکھ اُٹھائے اور مرے۔ (خدا نے آدم کا بدن زمین کی سرخ مٹی سے بنایا تھا)۔

* ارغوانی ـــ آسمانی (نیلے) اور سرخ کی آمیزش۔ ارغوانی شہنشاہی رنگ ہے۔ مسایاح مجسم خدا ـــ بہ یک وقت خدا اور انسان ہو گا۔ ارغوانی شہنشاہی رنگ ہے۔ مسایاح اُن سب کے دلوں میں اپنی روحانی بادشاہی قائم کرے گا جو اُس پر ایمان لائیں گے اور توکل کریں گے اور وقت آنے پر وہ زمین پر اپنی جسمانی (دنیوی) بادشاہی قائم کرے گا۔

جس طرح ارغوانی رنگ آسمانی اور سرخ رنگوں کا درمیانی رنگ ہے اُسی طرح مسایاح خدا اور انسان کا درمیانی ہو گا۔

"کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیان بھی ایک یعنی مسیح یسوع جو انسان ہے جس نے اپنے آپ کو سب کے فدیہ میں دیا کہ مناسب وقتوں پر اِس کی گواہی دی جائے"

(۱۔تیمتھیس ۲: ۵،۶)۔

جلال کا بادل

The glory cloud pic

جب خیمہ اجتماع بن گیا اور ساری چیزیں خدا کے منصوبے کے مطابق اپنی اپنی جگہ پر رکھ دی گئیں تو اُس نے اپنے آسمانی تخت سے اپنی حضوری کا جلال نازل کیا جو ایک نہایت

شاندار اور پُرشکوہ بادل کی صورت میں تھا۔

"تب خیمہ اجتماع پر ابر چھا گیا اور مسکن خداوند کے جلال سے معمور ہو گیا اور موسیٰ خیمہ اجتماع میں داخل نہ ہو سکا کیونکہ وہ ابر اُس پر ٹھہرا ہوا تھا اور مسکن خداوند کے جلال سے معمور تھا" (خروج ۴۰: ۳۴-۳۵)۔

خداوند خدا نے اپنی حضوری کا چندھیا دینے والا نور اُن دو کروبیوں کے درمیان رکھا جو عہد کے صندوق کی رحم گاہ (سرپوش) پر تھے۔

خدا ایک دیدنی طریقے سے اپنے لوگوں کے ساتھ رہنے کو آ گیا تھا۔

"خداوند سلطنت کرتا ہے۔ قومیں کانپیں! وہ کروبیوں پر بیٹھتا ہے۔ زمین لرزے" (زبور ۹۹:۱)۔

اپنے جلال کو پاک ترین مقام میں رکھنے اور اپنے بادل کو خیمہ اجتماع کے اوپر رکھنے سے خالق دنیا کی ساری قوموں کو اور جو نسلیں آئندہ پیدا ہوں گی اُن کو سب سے اہم سبق سکھا رہا تھا ۔۔۔ واحد حقیقی خدا گنہگاروں کو بلاتا ہے کہ میرے (خدا) ساتھ تعلق رکھو ۔۔۔ مگر چند شرائط کے تحت۔

تصویری تشریحات

جو لوگ خدا کے بارے میں اور لوگوں کے لئے اُس کے منصوبے کو جاننا چاہتے تھے خیمہ اجتماع میں اُن کے لئے بے شمار بصری اور تصویری تشریحات موجود تھیں۔

منظر کا تصور کریں۔

خدا کی واضح، تفصیلی اور ٹھیک ٹھیک ہدایات کے مطابق اسرائیل کے بارہ قبیلوں نے کوہِ سینا کے دامن میں ڈیرے لگا رکھے تھے۔ اور ترتیب کے لحاظ سے خیمہ گاہ کی شکل صلیب جیسی تھی۔ خیمہ اجتماع بیچ میں تھا۔ تین قبیلوں

کے ڈیرے جنوب میں، تین قبیلوں کے مغرب میں اورتین قبیلوں کے مشرق میں تھے (گنتی ۳: ۲۳ - ۳۹)۔ خیمہ اجتماع کے اوپر نہایت آب و تاب سے چمکتا ہوا بادل تھا۔ کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا کہ واحد حقیقی خدا اُن کے درمیان تھا۔

دوسری بصری یا تصویری تشریحات میں یہ چیزیں شامل تھیں: خیمہ اجتماع کی اونچی چاردیواری جو نفیس سفید کتانی کپڑے کی تھی اورجس میں صرف ایک دروازہ تھا، دروازہ کے اندر مذبح -- گنہگار اِس سے باہر رہنے کے پابند تھے۔ جسے بھی خدا کے پاس آنا ہوتا لازم تھا کہ وہ خون کے ساتھ آئے جو کامل قربانی کی علامت تھا۔

"کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے اورمَیں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اُسے تم کو دے دیا ہے--۔ کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے" (احبار ۱۷: ۱۱)۔

موت سے ادائیگی کے بغیر کسی طرح بھی گناہ کی معافی نہ ہو سکتی تھی۔ اورچونکہ ناممکن تھا کہ ہر دفعہ گناہ کرنے کے بعد کوئی شخصی خیمہ اجتماع میں قربانی لا سکے اِس لئے خدا نے حکم دیا کہ ہر روز ایک برہ صبح کو اور ایک برہ شام کو قربان کر کے قربان گاہ پر جلایا جائے۔ جو کوئی خداوند خدا پر اوراُس کے اِس انتظام پر ایمان رکھتا وہ اِن روزانہ کی قربانیوں کے فوائد سے بہرہ ور ہو سکتا تھا اوراپنے خالق کے ساتھ اُس کا رشتہ بحال ہو جاتا تھا۔

"اورتُو ہر روز سدا ایک ایک برس کے دو دو برے قربان گاہ پر چڑھایا کرنا۔ ایک برہ صبح کو اوردوسرا برہ زوال اور غروب کے درمیان چڑھانا--۔ ایسی ہی سوختنی قربانی تمہاری پشت در پشت

خیمہ اجتماع کے دروازہ پر خداوند کے آگے ہمیشہ ہوا کرے اور وہیں مَیں بنی اسرائیل سے ملاقات کروں گا اورتجھ سے باتیں کروں گا" (خروج ٢٩: ٣٨، ٣٩، ٤٢)۔

یومِ کفارہ

اپنی سچائی کی مزید وضاحت کے لئے خدا نے اپنے لوگوں کو بتایا کہ انسان کے لئے پاک ترین مقام میں داخل ہونے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ [پاک ترین مقام خیمہ اجتماع کا وہ خاص حصہ تھا جو آسمان (خدا کی سکونت گاہ) کی علامت تھا] وہ طریقہ یہ تھا کہ ایک خاص چنا ہوا آدمی جسے سردار کاہن کہتے تھے، اُسے اجازت ہو گی کہ سال میں صرف ایک دفعہ اندرونی مقدس یعنی پاک ترین مقام میں داخل ہو۔ اِس دن کو یومِ کفارہ کہتے تھے۔ اُس روز سردار کاہن کو قربانی کے بکرے کا خون لے کر اندر جانا ہوتا تھا۔ حکم تھا کہ وہ اُس خون کو سات بار رحم گار (عہد کے صندوق کے ڈھکن) پر چھڑکے۔ اگر سردار کاہن خون کے بغیر کسی اَور طریقے سے اندر داخل ہوا تو مر جائے گا (گنتی ٣: ٢٣-٣٩)۔

خدا کا وعدہ تھا کہ اُس چھڑکے گئے خون کے باعث مَیں اسرائیلیوں کے سال بھر کے گناہ معاف کروں گا، بشرطیکہ وہ مجھ پر اور میرے انتظام پر ایمان رکھیں۔

خیمہ اجتماع کی ساری تفاصیل، اُس کا سازو سامان اوراُس میں جو کچھ عمل میں لایا جاتا تھا اُن کا مقصد یہ تھا کہ واضح بصری تصویروں کی مدد سے دنیا کو بتایا جائے کہ گنہگار جن کو سزا کا حکم ہو چکا ہے وہ اِس طرح کریں تو اُن کے گناہ ڈھانک جائیں گے (کفارہ ہو جائے گا) اور کامل پاک خالق سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہو جائے گا۔ اور یہ سب کچھ مسیحِ موعود اوراُس کے مشن (خاص کام) کی طرف اشارہ کرتا تھا (احبار باب ١٦)۔

یوں اِن ساری صدیوں کے دوران خدا نے اپنی چنی ہوئی قوم کے وسیلے سے دنیا میں سینکڑوں تصویریں (علامات) نشر کر کے گناہ میں کھوئی ہوئی دنیا کو اپنے وعدے بتائے۔

آج کل یہودی "یومِ کفارہ" کو "یومِ کپور" کہتے ہیں۔ لیکن اِس دن کو صحیح معنوں میں نہیں منا سکتے کیونکہ اُن کی نہ کوئی ہیکل ہے، نہ کاہنوں کا نظام اور نہ قربانی کا برہ۔ ستم ظریفی دیکھئے کہ اُن کے لئے ایک بچی کھچی دیوار رہ گئی ہے (مغربی دیوار جو ہیرودیسِ اعظم نے ہیکل کا صحن کشادہ کرنے کے لئے بنوائی تھی)۔ یہودی اُس کے پاس کھڑے ہو کر مسایاح کی آمد کے لئے دعائیں مانگتے ہیں حالانکہ وہ آ چکا ہے۔ اِسے "دیوارِ گریہ" بھی کہتے ہیں کیونکہ یہودی وہاں آ کر اپنی قوم کی حالت پر روتے اور ماتم کرتے ہیں۔

جیسا کہ خدا کے نبیوں نے کہا تھا یہودی روحانی طور پر اندھے ہیں (یسعیاہ ٦:١٠؛ ٥٣:١، یرمیاہ ٥:٢١؛ حزقی ایل ١٢:٢؛ ٢۔کرنتھیوں ٣:١٢۔ ٤:٦)۔ ایک دن آئے گا کہ یہودیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ جانیں گے کہ یسوع ہی وہ ہستی ہے جس نے ہیکل کی علامات، کہانت اور قربانیوں کو پورا کیا ہے (عبرانیوں ابواب ٨ ۔ ١٠؛ افسیوں باب ٢)۔ روحانی اندھے پن کی دیوار گر جائے گی (افسیوں ٢: ١٤؛ رومیوں ابواب ٩ ۔١١)۔ اور اِسی کتاب میں دیکھئے باب ٥ بعنوان "ایک قوم کے بارے میں پیش گوئیاں" اور اُس کے حواشی۔

ہیکل اور اُس کی قربانیاں

موسیٰ اور بنی اسرائیل نے یہ خاص خیمہ بنایا کہ خداوند خدا کی حضوری اُس میں ہے۔ اِس کے پانچ سو سال بعد خدا نے سلیمان بادشاہ کو ہدایت کی کہ اِس سفری خیمے کی جگہ ایک مستقل عبادت گاہ بنائے۔ یہ نئی عمارت یروشلیم میں ہو گی۔ اِس کا خاکہ اور وضع قطع خیمہ اجتماع جیسی ہو

گی، لیکن اِس سے بہت بڑی اَورزیادہ خوبصورت بھی ہو گی۔ سلیمان کی ہیکل قدیم دنیا میں فنِ تعمیر کا شہکاراورعجوبہ تھی۔

جس دن خیمہ اجتماع کا افتتاح ہوا آسمان سے خدا کا جلال نازل ہوا اوراُس سے پاک ترین مقام معمور ہو گیا۔ اِسی طرح خدا کی حضوری کا قائم بالذات جلال نازل ہوا اورہیکل معمور ہو گئی۔

"اورجب سلیمان دعا کرچکا توآسمان پر سے آگ اُتری اور سوختنی قربانی اورذبیحوں کوبھسم کردیا اورمسکن خداوند کے جلال سے معمور ہو گیا اورکاہن خداوند کے گھر میں داخل نہ ہو سکے اِس لئے کہ خداوند کا گھر خداوند کے جلال سے معمورتھا" (۲۔تواریخ ۷:۱،۲)۔

ہیکل اُسی جگہ تعمیر ہوئی تھی جس جگہ تقریباً ایک ہزار سال پہلے ابرہام نے اپنے بیٹے کے بدلے مینڈھا قربان کیا تھا (۲۔ تواریخ ۳:۱موازنہ کریں پیدائش ۲۲:۲ سے)۔

(اِسی جگہ پر ساتویں صدی عیسوی میں مسلمانوں نے مسجدِ اقصیٰ تعمیر کی۔ عام تاثر یہی ہے کہ مسجدِ اقصیٰ سلیمانی ہیکل کی جگہ پر تعمیر ہوئی ہے، لیکن حقیقت میں وہ ہیکل کے صحن میں واقع ہے۔)

ہیکل کی تعمیر مکمل ہوئی تو خدا کے لئے اُس کی تقدیس (مخصوصیت) کرنے کے لئے سلیمان کے حکم سے ایک لاکھ بیس ہزاربھیڑیں اور بائیس ہزاربیل قربان کئے گئے (۲۔تواریخ ۷:۵)۔

اِتنی افراط سے قربانیاں کرنا اِس بات کی علامت تھا کہ وہ خون بے حد و حساب قیمتی ہے جو ایک ہزارسال بعد نزدیکی پہاڑپر بہایا جائے گا۔

چنانچہ آدم، ہابل اورابرہام کے زمانے سے لے کر خون کی لاکھوں علامتی قربانیاں مذبحوں پر چڑھائی جاتی رہیں تاکہ سال بہ سال گناہ کو ڈھانپا جائے۔۔۔

اورپھر مسایاح آیا۔

باب ۲۲

Ch 22 The Lamb pic

برہ

"خدا محبت ہے" (۱۔یوحنا ۴:۸)۔

"خدا بزرگ ہے" (ایوب ۳۶: ۲۶)۔

چونکہ خدا محبت ہے اِس لئے وہ اپنے لوگوں کے ساتھ قریبی رشتہ رکھنا چاہتا ہے۔ خدا کی میل ملاقات رکھنے کی صفت بائبل مقدس کی پہلی کتاب کے پہلے باب میں نمایاں نظر آتی ہے۔ اُس نے آدم اورحوا کو "اپنی صورت پر" بنایا تاکہ اُن کے ساتھ رفاقت سے خوش ہو (پیدائش ۱: ۲۷) خداوند خدا کا ایک نام عمانوایل بھی ہے، جس کا مطلب ہے "خدا ہمارے ساتھ" (یسعیاہ ۷: ۱۴؛ متی ۱: ۲۳)۔ خدا ہمارے ساتھ" کا مضمون خدا کی کتاب کے آخری باب تک چلتا ہے جب اُس کے فدیہ دے کر چھڑائے ہوئے لوگ "اُس کا منہ دیکھیں گے" (مکاشفہ ۲۲: ۴) اورابد تک اُس کے ساتھ رہیں گے۔ جس کسی کو یہ حقیقت نظر نہیں آتی وہ بائبل مقدس کے مرکزی مضمون کو سمجھنے میں ناکام رہا ہے۔ چونکہ خدا بزرگ ہے اِس لئے وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(نوٹ: روزمرہ زبان میں "بزرگ" کے معنی "عمر رسیدہ" سمجھے جاتے ہیں، مگر خدا کے بزرگ ہونے کا مطلب ہے کہ وہ پوری قدرت، طاقت، حشمت ---کا مالک ہے۔)

> "دیکھ، مَیں تمام بشر کا خدا ہوں۔ کیا میرے لئے کوئی کام دشوار ہے؟" (یرمیاہ ۳۲: ۲۷)۔

کوئی بھی سچا توحید پرست یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر خدا بشر بننا چاہے تو نہیں بن سکتا۔ اگر کوئی ایسی بات، ایسا کام ہو (سوائے اپنا انکار کرنے کے) جو وہ قادرِ مطلق نہیں کر سکتا تو وہ خدا سے کوئی کمتر چیز ہو گا۔

سوال یہ نہیں کہ "کیا خدا بشر بن سکتا ہے؟"

بلکہ سوال یہ ہے کہ "خدا نے بشر بننے کا فیصلہ کیوں کیا؟"

خدا کا حقیقی خیمہ

خدا نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ ایک لاجواب خیمہ بناؤ تا کہ "مَیں تمہارے درمیان سکونت کروں" (خروج ۲۵: ۸)۔ اِس واقعہ کے تقریباً پندرہ سو سال بعد پاک کلام میں فرمایا گیا:

> "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔۔۔ اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (یوحنا ۱: ۱، ۱۴)۔

جس لفظ کا ترجمہ "سکونت کرنا" کیا گیا ہے وہ یونانی زبان کے ایک لفظ سے آیا ہے جس کا مطلب ہے تنبو یا خیمہ کھڑا کرنا۔ پاک کلام میں انسان کے بدن کو بھی "خیمہ کا گھر، خیمہ اور مقدس" کہا گیا ہے (۲۔کرنتھیوں ۵: ۱، ۴؛ ۱۔کرنتھیوں ۶: ۱۹؛ ۲۔پطرس ۱: ۱۳، ۱۴؛ افسیوں ۲: ۲۱)۔

ہم نے باب ۱۶ میں سیکھا تھا کہ خدا کا ازلی بیٹا ایک ننھے لڑکے کی صورت میں پیدا ہوا۔ اُس کا انسانی بدن وہ خیمہ تھا جس میں اُس نے سکونت کرنا پسند کیا۔

موسیٰ کے زمانے میں خیمہ اجتماع جس میں خدا نے اپنی حضوری کا ازلی اور قائم بالذات نور (جلال) رکھا وہ خیمہ جانوروں کی کھالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن یسوع میں خدا کا روشن اورازلی جلال اورحضوری انسانی کھال میں سکونت کرتی تھی۔ اِس لئے اُس کے شاگرد کہہ سکتے تھے "ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔"

پاک کلام نے یہ بھی کہا ہے کہ یسوع "حقیقی خیمہ کا خادم ہے جسے خداوند نے کھڑا کیا ہے نہ کہ انسان نے" (عبرانیوں ۸ :۲)۔

موسیٰ کے زمانے میں خیمہ اجتماع اوربعد کے زمانے میں ہیکل وہ جگہ تھی جہاں گنہگار اپنے گناہ کو ڈھانکنے کے لئے جانوروں کی قربانیاں پیش کر سکتے تھے۔ یسوع اپنے لڑکپن میں اورجب جوان ہوگیا تو بہت دفعہ ہیکل میں جایا کرتا تھا۔ لیکن کہیں بیان نہیں ہوا کہ اُس نے اپنے گناہ کی قربانی چڑھائی۔ کیوں نہیں چڑھائی؟ اُس میں گناہ نہیں تھا۔ یسوع "ظاہر ہوا تا کہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹا دے" (عبرانیوں ۹ :۲۶)۔ وہ قربانی بنا اوررومیوں کی صلیب قربان گاہ بنی۔

ساری علامات کے پیچھے یسوع حقیقت تھا۔

"وہ جو جسم میں ظاہر ہوا" (۱۔تیمتھیس ۳ :۱۶)۔

ایک دفعہ یسوع یروشلیم میں عظیم ہیکل کے پاس کھڑا تھا۔ اُس نے لوگوں سے کہا "اِس مقدس کو ڈھا دو تو مَیں اُسے تین دن میں کھڑا کر دوں گا۔ یہودیوں نے کہا چھیالیس برس میں یہ مقدس بنا ہے اور

کیا تُو اُسے تین دن میں کھڑا کر دے گا؟ مگر اُس نے اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہا تھا۔ پس جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہ کہا تھا اور اُنہوں نے کتابِ مقدس اور اُس قول کا جو یسوع نے کہا تھا یقین کیا" (یوحنا ۲: ۱۹۔ ۲۲)۔

یہودی نہ سمجھے کہ جس "مقدس" کی بات یسوع کر رہا تھا وہ اُس کا اپنا بدن ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ وہ یروشلیم کے شاندار مقدس (ہیکل) کی بات کر رہا ہے۔ لیکن خدا کی حضوری کا جلال اور نور اب اُن انسانوں کی بنائی ہوئی ہیکل کے پاک ترین مقام میں نہ تھا۔

اب وہ یسوع کے بدن کے "مقدس" میں تھا۔

اپنی زمینی خدمت کے آخری دنوں میں یسوع نے اپنے تین شاگردوں کو خدا کے اِس جلال کی آب و تاب دیکھنے کا موقع دیا۔

"۔۔۔ یسوع نے پطرس اور یعقوب اور اُس کے بھائی یوحنا کو ہمراہ لیا اور اُنہیں ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا اور اُن کے سامنے اُس کی صورت بدل گئی اور اُس کا چہرہ سورج کی مانند چمکا اور اُس کی پوشاک نور کی مانند سفید ہو گئی۔۔۔ دیکھو ایک نورانی بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور دیکھو اُس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں، اِس کی سنو۔۔۔" (متی ۱۷: ۱۔ ۵)۔

خدا کا چندھیا دینے والا ،آب و تاب سے چمکنے والا نور جس سے آسمان میں فرشتے اپنے چہرے چھپا لیتے ہیں وہ یسوع میں تھا (ہے)۔ جلالی حضوری جو خیمہ اجتماع میں اور ہیکل میں سکونت کرتی تھی وہی یسوع میں سکونت کرتی تھی (یسوع خود وہ نور ہے، یوحنا ۸: ۱۲)۔

Transfiguration pic

وہ جلالی بادل جو کبھی خیمہ اجتماع کے اوپر چھایا رہتا تھا اب یسوع کے اوپر چھایا رہتا تھا۔

یسوع زمین پر خدا کی دیدنی حضوری تھا۔

خدا کے بیٹے کا یہ نورانی جلال اُس وقت بھی موجود تھا جب باپ نے آسمان سے فرمایا:

"یہ میرا پیارا بیٹا ہے
جس سے مَیں خوش ہوں
اِس کی سنو" (متی ۱۷: ۱-۵)۔

خدا اِس معاملے میں بہت سنجیدہ ہے۔

جب خدا کا بیٹا "ابنِ آدم" بنا تو اُس کے ابنِ آدم بننے سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے داؤد نے لکھا "بیٹے کو چومو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ قہر میں آئے اور تم راستہ میں ہلاک ہو جاؤ کیونکہ اُس کا غضب جلد بھڑکنے کو ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جن کا توکل اُس پر ہے" (زبور۲: ۱۲)۔

"بیٹے کو چومو" کا مطلب ہے کہ بیٹے کی تعظیم کرو۔

ہم نے کئی دفعہ دیکھا ہے (اور آپ نے بھی دیکھا ہو گا) کہ لوگ مذہبی راہنماؤں اور پیروں وغیرہ کے ہاتھ چومتے ہیں (یا اُن کے گھٹنوں اور پیروں کو لگا کر اپنے ہاتھ چومتے ہیں) حالانکہ یہ پیر اور مذہبی راہنما ہاتھ چومنے والوں کی طرح بے بس گنہگار ہیں۔ یہی لوگ اُن آدمیوں کی تعظیم کرنے بھی جاتے ہیں جن کے بدن خاک میں مل کر خاک ہو چکے ہیں، جبکہ خدا نے ساری دنیا کے لئے اعلان کیا ہے کہ "۔۔۔ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں۔۔۔" کیونکہ "باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے" (یوحنا ۵: ۲۳، ۲۰)۔

پیش رَو

دو نبیوں نے خاص طور سے اُس پیش رَو کے بارے میں لکھا جو "خداوند کی راہ درست" کرے گا۔ اُن میں سے ایک یسعیاہ نبی تھا (یسعیاہ ۴۰: ۳)۔ وہ پیش رو زکریاہ کا بیٹا یوحنا نبی تھا (یسعیاہ ۴۰: ۳۔ ۹؛ ملاکی ۳: ۱؛ لوقا باب ۱؛ یوحنا باب ۱)۔ دوسرے نبی تو یہ اعلان کرتے تھے کہ "خدا مسایاح کو دنیا میں بھیجے گا" مگر یوحنا کو یہ نمایاں اعزاز ملا کہ اُس نے اعلان کیا کہ مسیحِ موعود، خود خداوند آ گیا ہے!

> "اُن دنوں میں یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے بیابان میں یہ منادی کرنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ یہ وہی ہے جس کا ذکر یسعیاہ نبی کی معرفت یوں ہوا کہ

بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔
اُس کے راستے سیدھے بناؤ" (متی ۳:۱-۳)۔

توبہ

خداوند کی آمد کے لئے لوگوں کو تیار کرنے کی خاطر یوحنا کا پیغام سیدھا سادہ تھا:

"توبہ کرو!"

جس لفظ کا ترجمہ توبہ کیا گیا ہے، یونانی زبان میں اُس کے لئے لفظ میٹانوئیو ہے۔ اِس کے دو حصے ہیں۔ ایک 'میٹا' جس کا مطلب ہے 'حرکت' یا 'تبدیلی'۔ دوسرا حصہ دماغ کے خیالات کا مفہوم رکھتا ہے۔ چنانچہ 'توبہ' کا بنیادی مطلب ہے، ذہنی خیالات کی تبدیلی یعنی سوچ کی تبدیلی ـــ غلط سوچ چھوڑ کر درست سوچ کی طرف آنا۔

روزانہ معمولات کے تناظر میں "توبہ" کی وضاحت کچھ یوں ہو گی۔ فرض کریں کہ مَیں بس کے ذریعہ ایک شہر سے دوسرے شہر ـــ مثلاً لاہور سے پشاور جانا چاہتا ہوں۔ مَیں ایک بس میں سوار ہو جاتا ہوں جو میرے خیال میں درست بس ہے یعنی پشاور جانے والی ہے۔ اور سیٹ پر بیٹھ کر آرام سے آنکھیں بند کر لیتا اور سو جاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتا ہوں کہ بس کا رُخ شمال میں پشاور کی طرف نہیں بلکہ جنوب میں ملتان کی طرف ہے۔ اب کیا کروں؟

میرے سامنے دو ہی انتخاب ہیں ـــ دو ہی فیصلے ہیں۔

اوّل: اپنے فخر اور انا کے باعث اپنی غلطی نہ مانوں کہ سب کے سامنے سُبکی ہو گی۔ اُسی بس میں بیٹھا رہوں اور غلط منزل پر جا پہنچوں۔

دوم: اپنی انا کو چھوڑوں یعنی اپنی سوچ کو بدلوں اوراپنی غلطی کا اِقرار کروں۔ اقرار کی سچائی اُس وقت ثابت ہو گی جب مَیں بس رُکوا کر یا اگلے سٹاپ پر غلط بس سے اُتر کر درست بس پر سوار ہوں گا۔

سچی توبہ یہ ہے کہ انسان جھوٹ کو چھوڑ کر سچائی پر ایمان لائے اور سچائی کی پیروی کرے۔ توبہ ایک سکے کی دو اطراف، دو رُخوں کی مانند ہے۔

ایک رُخ کہتا ہے: **توبہ کر!**

دوسرا رُخ کہتا ہے: **ایمان لا!**

دونوں رُخ ایک ہی سچائی کا حصہ ہیں۔

"خدا کے سامنے توبہ کرنا اورہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانا" (اعمال ۲۰:۲۱)۔

توبہ کا مطلب ہے کہ جس چیز پر آپ نجات کے لئے ایمان رکھتے ہیں اُس کے بارے میں اپنی سوچ بدلنا۔

توبہ کے بغیر ایمان سچا نہیں ہو سکتا۔

اِسی لئے یوحنا نبی یہ پیغام دیتا تھا کہ اپنی غلط سوچ سے توبہ کرو۔ اقرار کرو کہ ہم اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے۔ آسمان سے آنے والے مسایاح بادشاہ کو خوش آمدید کہو! وہ تمہیں تمہارے بد ترین دشمنوں سے چھڑانے آیا ہے بشرطیکہ تم اپنے آپ پر بھروسا کرنا چھوڑ کر اُس پر ایمان لاؤ اوراُسی پر بھروسا رکھو!

جو لوگ خدا کے سامنے اپنی گناہ آلود حالت کا اقرار کرتے تھے اُنہیں یوحنا دریائے یردن میں بپتسمہ دیتا تھا۔ اِسی لئے وہ "یوحنا بپتسمہ دینے والا" کے نام سے مشہور ہوا۔ پانی سے بپتسمہ لینے سے گناہ نہیں دُھل سکتے تھے اور نہ دُھل سکتے ہیں۔ دریا میں غوطہ لینے سے لوگ ظاہری طور پر اظہار کرتے تھے کہ ہم نے

مسیحِ موعود کے بارے میں پیغام کو باطنی طورپر قبول کر لیا ہے کہ وہ ایمان لانے اورتوبہ کرنے والے گنہگار کو گناہ کی غلاظت سے دھو کر پاک صاف کرنے کو آنے والا ہے۔

برگزیدہ

اپنی زمینی خدمت کے آغازمیں یسوع یوحنا کے پاس آیا تاکہ اُس سے دریائے یردن میں بپتسمہ لے۔ مسیح موعود بے گناہ تھا اوراُسے بپتسمہ لینے کی ضرورت نہ تھی، لیکن بپتسمہ لینے سے اُس نے اپنے آپ کو بنی نوع انسان کے ساتھ ایک ظاہر کیا جنہیں چھڑانے وہ آیا تھا۔

یسوع کے بپتسمہ لینے کے بعد وہ منظر دکھائی دیا جو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ اِس میں ہمیں واحد حقیقی خدا کی پیچیدہ وحدت کی ایک اَورجھلک نظر آتی ہے۔

> "یسوع بپتسمہ لے کر فی الفورپانی کے پاس سے اوپر گیا اوردیکھو اُس کے لئے آسمان کھل گیا اوراُس نے خداوند کے روح کو کبوتر کی مانند اُترتے اوراپنے اوپر آتے دیکھا۔ اوردیکھوآسمان سے یہ آوازآئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں" (متی ۳: ۱۶، ۱۷)۔

جس طرح تخلیقِ کائنات کے پہلے دن باپ، بیٹا اورروح القدس موجود تھے یہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ اِس موقع پر بھی وہ موجود تھے۔ البتہ تاریخ کے اِس کلیدی اوراہم ترین لمحہ پر خدا نے اپنی تکثیری وحدت بہت صاف طور سے ظاہر کی۔ پاک کلام میں سے گزرنے کے اِس سفر میں یہ ایک مقام ہے جہاں مسافر کو چاہئے کہ رُکے، چند تصویریں لے اورغوروخوض کرے۔

منظریوں ہے ـــ مطلع صاف ہے،آسمان گویا چمک رہا ہے۔ ایسے پُرفضا ماحول میں خدا کا بیٹا (وہ کلمہ جس نے آسمان اورزمین کو خلق کیا) دریا سے نکل کراوپرآ رہا ہے۔ اُسی لمحہ خدا کا روح (جو تخلیق کے پہلے دن پانیوں کی سطح پر جنبش کررہا تھا) آسمان سے اُترتا ہے۔ وہ کبوتر کی مانند اُتر کریسوع پرآ ٹھہرتا ہے اورآسمان سے خدا باپ کی آواز گونجتی ہے "یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں۔"

گذشتہ سالوں میں یسوع پس منظر میں تھا۔ ناصرت کے ایک عام سے گھر میں ایک متوسط سے خاندان میں رہتا تھا۔ اگرچہ وہ عام لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل تھا مگرباپ جوآسمان پر ہے اُس کی آنکھیں اپنے پیارے بیٹے پر لگی ہوئی تھیں۔ اوراب ہم یسوع کی زندگی کے بارے میں خدا کا فرمان سنتے ہیں کہ "مَیں اُس سے خوش ہوں۔"

اِس دنیا میں جتنے بھی انسان پیدا ہوئے اُن میں سے کسی کے لئے بھی خدا یہ بات نہیں کہہ سکتا تھا۔ صرف یسوع تھا جس نے ظاہر اورباطن میں ایک ایک بات میں اُسے (خدا کو) خوش کیا تھا۔ وہ آسمان سے آنے والا بیٹا تھا۔ وہ پاک اور بے داغ تھا اورجوکام کرنے آیا تھا اُسے کرنے کے لائق تھا۔ وہ مسایاح ـــ ممسوح اورخدا کا برگزیدہ تھا۔ خدا نے اُسے مسح کیا، لیکن تیل سے نہیں (جیسا کہ کاہن اوربادشاہ کوکیا جاتا تھا) بلکہ روح القدس سے۔

"۔۔۔ خدا نے یسوع ناصری کو روح القدس اور قدرت سے۔۔۔ مسح کیا" (اعمال ۱۰: ۳۸)۔

یسوع وہ ہستی ہے جس کے بارے میں سارے نبیوں نے لکھا تھا۔

پرانے عہدنامے کے زمانے میں جب بھی خدا کسی کو کاہن یا بادشاہ ہونے کے لئے چنتا تھا تو کوئی بااختیار شخص مثلاً نبی اُسے تیل سے مسح کرتا تھا۔

اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ خدا نے اُسے کسی خاص کام کے لئے چنا ہے۔ لیکن خدا نے اپنے بیٹے کو روح القدس سے مسح کیا۔ پاک کلام میں تیل کو اکثر روح القدس کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ نوٹ: جیسے تخلیق کے کام میں ذاتِ الٰہی کے تینوں اقانیم شامل تھے اِسی طرح باپ، بیٹا اور روح القدس انسانوں کی مخلصی کے کام میں شامل ہیں۔

خدا کا برہ

"دوسرے دن اُس (یوحنا) نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔"

(یوحنا ۱: ۲۹)

یوحنا نبی کا بیان بہت گہرے معانی رکھتا ہے۔

* **"دیکھو! یہ خدا کا برہ ہے۔۔۔"**

یوحنا کے سامعین کسی حد تک "برہ" کے معنی سمجھتے تھے۔ جب سے گناہ دنیا میں داخل ہوا تب سے لوگ سوختنی قربانی کے لئے برہ لا رہے تھے۔ پندرہ صدیوں سے ہر روز صبح اور شام کو پیتل کے مذبح پر برے ذبح ہوتے آ رہے تھے۔ اور اب خدا کا اپنا برہ سامنے آگیا تھا! دو ہزار سال پہلے ابرہام نے اضحاق سے کہا تھا "خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ مہیا کر لے گا" (پیدائش ۲۲: ۸)۔ خدا نے ایک عوضی وا جبی مہیا کر دیا تھا کہ ابرہام کے بیٹے کے بدلے مرے، لیکن وہ "وہ برّہ" نہیں تھا۔ وہ تو "مینڈھا" تھا (پیدائش ۲۲: ۱۳)۔ ابرہام کی نبوت میں "برّہ" خود مسایاح تھا۔ ابرہام کا اشارہ یسوع کی طرف تھا۔ اِسی لئے یسوع نے کہا "ابرہام میرا دن دیکھنے کی اُمید پر بہت خوش تھا چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا" (یوحنا ۸: ۵۶)۔

* **"۔۔۔ جو گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔۔۔"**

آدم کے دنوں سے لے کر بے گناہ جانوروں کا خون علامتی طورپر اُن لوگوں کا گناہ ڈھانپتا آ رہا تھا جو خدا اوراُس کے منصوبے پر ایمان لاتے تھے۔ لیکن جو کام یسوع کرنے آیا تھا وہ فرق تھا ۔۔ وہ گناہوں کو اُٹھا لے جائے گا ۔۔ مکمل طورپر اور ہمیشہ کے لئے۔

*** "۔۔۔ دنیا کا گناہ ۔۔۔"**

ماضی میں گناہ کی قربانیاں کسی ایک شخص، ایک خاندان یا ایک قوم کے لئے چڑھائی جاتی تھیں، لیکن یسوع کا خون ماضی، حال اورمستقبل کے سارے گناہ ۔۔ ساری دنیا کے گناہ کے سارے قرض کی پوری اورقطعی ادائیگی مہیا کرے گا۔

"خدا کا برّہ جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے" کیا اِس کا مطلب ہے کہ دنیا میں پیدا ہونے والے ہر زمانے کے ہر ایک شخص کو خدا کی طرف سے خود بخود گناہ کی معافی مل جاتی ہے؟ نہیں! جس دن سے گناہ انسان کی نسل میں داخل ہوا اُس دن سے خدا کا تقاضا ہے کہ مجھ (خدا) پر اورمیرے انتظام پر شخصی طور سے ایمان رکھو۔

"صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا" (حبقوق ۲: ۴)۔ "راست باز ایمان سے جیتا رہے" (رومیوں ۱: ۱۷)۔ جو قربانی یسوع نے دی وہ "دنیا کا گناہ اُٹھا لے جانے" کو کافی تھی۔ لیکن اِس کا فائدہ صرف اُن لوگوں کو ہوتا ہے جو ایمان لاتے ہیں کہ قربانی میرے لئے تھی (ہے)۔ بہت سے لوگ اِس پیش کش کا فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ بنی آدم کے صرف چند فی صد لوگ اِسے قبول کرتے ہیں۔ (دیکھئے لوقا ۱۴: ۱۵- ۲۴)

"وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا، لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں" (یوحنا ١: ١١، ١٢)۔

عکس اور علامات

Lamb and hand pic

گذشتہ زمانے میں گناہ کی قربانی کے لئے چڑھایا جانے والا ہر ایک بے گناہ اور بے داغ برّہ "آئندہ کی اچھی چیزوں کا عکس" تھا (عبرانیوں ١٠: ١)۔

عکس کو اُس چیز سے گڈ مڈ نہیں کرنا چاہیے جس نے عکس پیدا کیا۔ آپ زمین کو دیکھ رہے ہوں اور آپ کا کوئی دوست آپ کی طرف آ رہا ہو، تو ممکن ہے کہ آپ اُس کا سایہ پہلے دیکھ لیں اور اُسے بعد میں۔ وہ آپ کے پاس آ کھڑا ہو تو اُس کے سائے سے نہیں بلکہ خود اُس سے بات کریں گے۔

[نوٹ: اردو زبان میں "عکس" اور "سایہ" کے مفہوم میں فرق ہے۔ "عکس" آئینہ یا پانی میں نظر آتا ہے۔ "سایہ" روشنی کے برخلاف جو چھاؤں سی بنتی ہے۔]

پرانے عہدنامے کی قربانیاں خدا کی طرف سے عکس تھیں جو آنے والے مسایاح کا خاکہ پیش کرتی تھیں اور اُس کی آمد کی خبر دیتی تھیں۔

خدا کا برہ یسوع وہ عکس ڈال رہا تھا۔

"۔۔۔ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دُور کرے۔ اِسی لئے وہ (مسیح) دنیا میں آتے وقت کہتا ہے کہ تُو نے قربانی اور نذر کو پسند نہ کیا بلکہ میرے لئے ایک بدن تیار کیا۔ پوری سوختنی

قربانیوں اورگناہ کی قربانیوں سے تُو خوش نہ ہوا۔ اُس وقت مَیں (مسایاح) نے کہا کہ دیکھ! مَیں آیا ہوں۔ (کتاب کے ورقوں میں میری نسبت لکھا ہوا ہے) تاکہ اے خدا! تیری مرضی پوری کروں۔ ۔۔۔ غرض وہ پہلے کو (جانوروں کی قربانیوں کو) موقوف کرتا ہے تاکہ دوسرے کو (اپنی قربانی کو) قائم کرے۔ اُسی مرضی کے سبب سے ہم یسوع مسیح کے جسم کے ایک ہی بارقربان ہونے کے وسیلہ سے پاک کئے گئے ہیں۔" (عبرانیوں ۱۰: ۴۔ ۷، ۹، ۱۰)

جانوروں کی قربانیاں اُس چیز کی صرف علامت تھیں جو خدا فی الحقیقت طلب کرتا ہے۔ جانورخدا کی صورت اورشبیہ پرخلق نہیں کئے گئے تھے۔ ایک برّے کی قدروقیمت ایک انسان کی قدروقیمت کے برابر نہیں ہو سکتی۔ جس طرح آپ کھلونا ماڈل کاردکاندار کے پاس لے جا کراُسے ایک اصل کار کی قیمت کے طورپر نہیں دے دیتے اُسی طرح ایک برّے کا خون ایک انسان کے گناہ کا قرض ادا نہیں کر سکتا۔ اُسی قدروقیمت یا اُس سے زیادہ قدروقیمت کی قربانی درکارتھی۔

اوریسوع وہ قربانی مہیا کرنے آگیا۔

ناقص منصوبہ بندی کرنے والا؟

چند سال ہوئے ایک عالم سے میری خط وکتابت ہوتی رہی۔ اُس نے فلسفے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کررکھی تھی۔ "یسوع اِس لئے آیا کہ دنیا کا گناہ اُٹھا لے جائے" اِس بیان کے جواب میں اُس نے لکھا:

email

"دو ہزارسال ہوئے کہ خدا نے یہ پہیلی جیسا افسانہ گھڑا۔ جو لوگ اِس سے پہلے پیدا ہوئے اورمر گئے اُن کا کیا ہو گا؟ معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیوں کا خدا منا سب

منصوبہ بندی نہیں کر سکتا اور سوچتا بھی کچھ کرنے کے بعد ہے کیونکہ انسان کے 'گناہ' معاف کرنے کا طریقہ وضع کرنے میں اُسے اگر لاکھوں نہیں تو ہزاروں سال لگ گئے۔"

یہ عالم آدمی لاکھوں برّوں کی قربانیوں اور سینکڑوں پیش گوئیوں کے مفہوم اور مقصد کو نہ سمجھ سکا۔ یہ سب اُس دن کی طرف اشارہ کرتی تھیں جب مسایاح کل انسانوں کے ماضی، حال اور مستقبل کے سارے گناہوں کی سزا بھگتے گا۔ خدا کے مخلصی کے اِس منصوبے میں یہ بات شروع سے شامل تھی کہ "جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے ۔۔۔ اُن کے بارے میں وہ اپنی راست بازی ظاہر کرے۔ بلکہ اِسی وقت اُس کی راست بازی ظاہر ہو" (رومیوں ٣: ٢٥، ٢٦)۔

یسوع مسیح کے زمانے کے گنہگاروں کو خدا نے اُسی بنیاد پر معاف کیا جس بنیاد پر آج معاف کرتا ہے۔ خدا کے انتظام اور وعدوں پر ایمان کی بنیاد پر۔

بے شک ایک فرق بھی تھا۔

جو لوگ یسوع مسیح کے زمانے سے پہلے مر گئے تھے اُن کے گناہ ڈھانکے گئے تھے۔ یسوع کے خون بہانے اور موت پر فتح پانے کے بعد ہی کسی گنہگار کا گناہ کا قرض معاف ہو سکتا اور کتاب میں سے منسوخ ہو سکتا تھا۔

خدا کے برے یسوع کے دنیا میں آنے سے پہلے مذبح پر برّہ قربان کرنے والے شخص کا حال اُس سوداگر جیسا تھا جو اپنی خستہ مالی حالت کے باعث بینک سے قرض لیتا ہے۔ اُس کا ایک مال دار دوست بھی اُس کے ساتھ قرض کی دستاویز پر دستخط کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اگر یہ شخص قرض ادا نہ کر سکا تو مَیں ادا کروں گا۔ لیکن سال بہ سال وہ قرض ادا نہیں کر سکتا اور قرض کی رقم بڑھتی جاتی ہے۔ ہر سال اِس خستہ حال سوداگر کا دوست بینک کی دستاویز پر دستخط کرتا ہے کہ یہ قرض مَیں ادا کروں گا۔ اِس طرح وہ سوداگر دیوالیہ ہونے اور جیل جانے سے بچا رہتا ہے۔ اِس کے مال دار اور قابلِ اعتبار دوست کے ضمانت نامے اُس کو "ڈھانکے" رہتے یا بچائے رکھتے ہیں۔

Scroll chronological order
of people and prophets…
pic

پرانے عہدنامہ کی قربانیاں گنہگارانسان کے " ضمانت نامے" تھیں۔ خدا نے اُنہیں عارضی طورپر قبول کیا۔ کائنات کا "کھاتے دار" اپنی کتابوں میں بالکل درست اندراج کرتا ہے اوراپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ اُس نے گناہ کوڈھانکنے کے لئے بے عیب جانوروں کا خون قبول کرنے کاوعدہ کیا۔ لیکن جانوروں کا خون سارے انسانوں کے گناہ کا مجتمع قرض ادا نہیں کر سکتا تھا "بلکہ وہ قربانیاں سال بہ سال گناہوں کویاددلاتی تھیں کیونکہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دُورکرے" (عبرانیوں ۱۰: ۳، ۴)۔

گناہ بہت خطرناک اورسنجیدہ مسئلہ ہے۔ اِس کو صرف خدا کے ازلی بیٹے کا خون بہانے ہی سے حل کیا جا سکتا تھا۔ خداکا برّہ یسوع بنی نوع انسان کے گناہ کا قرض چکانے اوربے باق کرنے آیا۔

آپ کا کیا خیال ہے؟

کیا خدا ناقص منصوبہ بندی کرنے والا اوربعد ازوقت سوچنے والا خدا ہے؟ یا کیا یوحنا نبی اوراُس کے شاگردوں کے پاس کوئی معقول وجہ تھی جس سے اُنہوں نے یسوع ناصری کوپہچانا کہ "جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اورنبیوں

نے کیا ہے" یہ وہی مسایاح ہے اور" خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے" یہی ہے (یوحنا باب ۱)۔

خدا بہترین منصوبہ بندی کرنے والی ہستی ہے۔ اُس نے گناہ کا مسئلہ حل کرنے کے لئے کوئی اَور منصوبہ نہیں بنایا۔ اُس کے بے زمان تناظر میں اُس کا پیارا بیٹا ہمیشہ وہ برہ تھا اور ہمیشہ رہے گا جو

"بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا" (مکاشفہ ۱۳: ۸)۔

باب ۲۳

Ch 23 Fulfilling Scripture pic

پاک کلام کا پورا ہونا

عربی ضرب المثل ہے "وعدہ بادل اور اُس کا پورا ہونا بارش ہے۔"

ہزاروں سال سے نبی اعلان کرتے آ رہے تھے کہ خدا کا منصوبہ ہے کہ نجات دہندے کو دنیا میں بھیجے:

"لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا" (گلتیوں ۴:۴)۔

یسوع ناصری خدا کے وعدے کے پورا ہونے کی بارش تھا۔

خالق کا منصوبہ کوئی بعد از وقت کی سوچ نہیں تھا، بلکہ "اُس نے پیشتر سے اپنے نبیوں کی معرفت کتابِ مقدس میں اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نسبت وعدہ کیا تھا۔۔۔" (رومیوں ۱:۱، ۲، ۳)۔

کتابِ مقدس کا پرانا عہدنامہ بادل ہیں اور مسایاح بارش ہے۔

گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہونا

مسایاح اپنے مشن کو جانتا تھا۔ اُس کی آمد سے پانچ سو سال پہلے زکریاہ نبی نے اُن بہت سے وا .عات کے بارے میں لکھا جو اُس کے مصلوب ہونے سے پہلے ہوں گے۔

"۔۔۔ اے دُختِر یروشلیم خوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات اُس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے" (زکریاہ ۹:۹)۔

یہ نبوت یسوع میں پوری ہوئی۔ چاروں انجیلوں میں یہ وا .عہ درج ہے۔ متی جو عینی گواہ اور یسوع کا شاگرد تھا وہ لکھتا ہے:

"۔۔۔ جب وہ یروشلیم کے نزدیک پہنچے ۔۔۔ تو یسوع نے دو شاگردوں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں

پہنچتے ہی ایک گدھی بندھی ہوئی اوراُس کے ساتھ بچہ پاؤ گے۔
اُنہیں کھول کر میرے پاس لے آؤ۔ اوراگر کوئی تم سے کچھ کہے تو کہنا
کہ خداوند کواِن کی ضرورت ہے۔ وہ فی الفوراُنہیں بھیج دے گا۔ یہ
اِس لئے ہوا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ
'صیون کی بیٹی سے کہو کہ دیکھو تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ
حلیم ہے اورگدھے پر سوار ہے بلکہ لادُو کے بچے پر" (متی ۲۱: ۱۔ ۵)۔

یوں یسوع نے اپنے آپ کو بادشاہ کی حیثیت سے قوم کو پیش کیا، تا کہ جیسا نبیوں نے پیش گوئی کی تھی وہ ردّ کیا جائے (یسعیاہ باب ۵۳؛ زبور۲۲؛ مزید دیکھیں دانی ایل ۹: ۲۴۔ ۲۷۔ جہاں زمانوں کے لئے خدا کے منصوبے کا خاکہ دیا گیا ہے)۔ پورے منصوبے کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ "۔۔۔ ممسوح قتل کیا جائے" (دانی ایل ۹: ۲۲)۔ لیکن خود اپنے لئے قتل نہیں ہوگا۔

اناجیل میں پوری تفصیل درج ہے کہ یسوع گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہوا تواُس کے بعد کیا کیا ہوا۔ وہ ہیکل میں گیا اوروہاں سے اُن سب کو ہانک کرنکال دیا جواُسے پیسہ کمانے کے لئے استعمال کر رہے تھے۔ وہاں کاروبار کرنے والے ہکا بکا رہ گئے۔ یسوع نے اُن سے کہا "لکھا ہے کہ میرا گھر دعا کا گھر کہلائے گا مگر تم اُسے ڈاکوؤں کی کھوہ بناتے ہو۔" اوراندھے اورلنگڑے ہیکل میں اُس کے پاس آئے اوراُس نے اُنہیں اچھا کیا" (متی ۲۱: ۱۳، ۱۴)۔

اگلے چند دن یسوع ہیکل میں آ بیٹھتا تھا اورلوگوں کو خدا کی سچی باتیں سکھاتا تھا۔ اور مذہبی راہنما اِس کوشش میں لگے رہے کہ کسی چال سے اُس سے کوئی ایسی بات کہلوائیں جس سے اُس پر الزام لگا کر اُس کو قتل کریں، لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔

یسوع آسمانی حکمت سے اُن کے سوالوں کے جواب دیتا تھا اور سب لوگ تعجب کرتے تھے (متی ابواب ۲۱ - ۲۵)۔

پھر وہ وقت آگیا

وہ گھڑی آپہنچی

یسوع واحد شخص ہے جو ٹھیک ٹھیک جانتا تھا کہ

مَیں کب مروں گا۔

مَیں کہاں مروں گا۔

مَیں کیسے مروں گا۔

مَیں کیوں مروں گا۔

"۔۔۔ جب یسوع سب باتیں ختم کر چکا تو ایسا ہوا کہ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد عیدِ فسح ہو گی اور ابنِ آدم مصلوب ہونے کو پکڑوایا جائے گا۔ اُس وقت قوم کے بزرگ کائفا نام سردار کاہن کے دیوان خانہ میں جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ یسوع کو فریب سے پکڑ کر قتل کریں گے مگر کہتے تھے کہ عید میں نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہو جائے" (متی ۲۶: ۱- ۵)۔

اب مطلب پرست اور خود غرض مذہبی راہنما کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھے۔ کئی موقعوں پر اُنہوں نے اُسے پکڑنے کی صلاح کی "لیکن اِس لئے کہ اُس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا" (یوحنا ۷: ۳۰)۔

پھر اُنہیں وہ موقع مل گیا جس کی تلاش تھی۔

یہوداہ جو دل سے نہیں بلکہ بظاہر یسوع کا شاگرد تھا وہ ہیکل کے کاہنوں کے پاس گیا اور پیش کش کی کہ مَیں فریب سے یسوع کو تمہارے ہاتھوں

میں دے سکتا ہوں۔ کاہنوں نے اُسے چاندی کے تیس سکے دینا منظورکیا۔ غداری کے اِس فعل سے پرانے عہدنامے کی متعدد اورپیش گوئیاں پوری ہوئیں (زبور ۴۱:۹؛ زکریاہ ۱۱: ۱۲، ۱۳ اورمتی ۲۶: ۱۴-۱۶؛ ۲۵: ۳-۱۰)۔

یوں وہ دن آگیا جب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا "وہ وقت آگیا" (یوحنا ۱۲: ۲۳)۔

اب خدا کے برّے کے مرنے کا وقت آگیا۔

عیدِ فسح کا ہفتہ

یروشلیم کی تنگ گلیوں میں مقامی اورباہر سے آئے ہوئے لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ برّوں، بکروں اورمینڈھوں کے ممیانے اوربیلوں اوربچھڑوں کے ڈکرانے کی آوازیں چاروں طرف سے آ رہی تھیں۔ خریدارمنا سب جانوروں کی قیمت طے کرنے کے لئے سوداگروں سے بھاؤ تاؤ کر رہے تھے۔ یہ عیدِ فسح کا ہفتہ تھا۔

عیدِ فسح سات دن کی عید تھی جو پندرہ صدیاں پہلے خدا نے مقرر کی تھی۔ اِس موقع پر وہ ماضی کو یاد کرتے تھے کہ خدا نے اپنی قوم کو غلامی سے اور موت کی فیصلہ کن رات کو موت سے کیسے رہائی دلا ئی تھی جب اُن کے آباو اجداد نے اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر برّے کا خون لگایا تھا۔ خدا کے نقطہ نظر سے آگے کو یعنی مستقبل میں اُس دن کی طرف دیکھنے کا بھی موقع تھا جب مسایاح فسح کے گہرے معنی کو پورا کرے گا۔

لیکن شاید ہی کوئی تھا جس نے سمجھا ہو کہ یسوع ناصری فسح کے آخری برّے کی حیثیت سے اپنا خون بہائے گا اوراُن سارے برّوں کی علامت کو پورا کردے گا جو موسیٰ کے زمانے سے ذبح ہوتے رہے تھے۔ موسیٰ کا مشن یہ تھا کہ اپنے لوگوں کو بیگار لینے والے انسانوں کے جسمانی ظلم و ستم سے رہائی دلائے۔

اِس کے برعکس مسایاح کا مشن یہ تھا کہ سارے لوگوں کو شیطان، گناہ اورموت کے روحانی ظلم وستم سے رہائی دلائے۔

مذہبی راہنماؤں نے فیصلہ کرلیا کہ یسوع کو مارڈالیں۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ کہتے تھے کہ "عید میں نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہو جائے" (متی ۲۶: ۵)۔ لیکن یسوع کا منصوبہ اُسی عید میں مرنے کا تھا! ضرور تھا کہ خدا کا برّہ عیدِ فسح پر ذبح کیا جائے۔ ہر بات اُسی طرح واقع ہونا تھی جیسے خدا نے انتظام کیا اورمنصوبہ بنایا تھا۔

جب یہودی اپنی سالانہ عیدِ فسح منا رہے ہوں اُس وقت یسوع فسح کا کامل اورآخری برہ بنے اورذبح ہو اورایمان داروں کوگناہ کے خلاف خدا کے غ ضب سے ر ہائی دے۔ "کیونکہ ہ مارا بھی ف سح یع نی م سیح قرب ان ہوا" (۱۔کرنتھیوں ۵: ۷)۔

ستم ظریفی دیکھئے کہ جولوگ خدا کے منصوبے کورد کررہے تھے وہی اُسے پورا کرنے میں نمایاں اوربڑا کردارادا کرنے کو تھے۔ اورشیطان کوبھی احساس تک نہ ہوا کہ مذہبی راہنماؤں کویسوع کے قتل پر اُکسانے سے مَیں اپنی تباہی کا بندوبست کررہا ہوں! حالات اوروا .عات کے اِس چکر کوپاک کلام نے "خدا کی وہ پوشیدہ حکمت" کہا ہے "جو خدا نے جہان کے شروع سے پیشتر۔۔۔ مقرر کی تھی، جسے اِس جہان کے سرداروں میں سے کسی نے نہ سمجھا کیونکہ اگر سمجھتے تو جلال کے خداوند کو مصلوب نہ کرتے" (۱۔کرنتھیوں ۲: ۷، ۸)۔

روٹی اورپیالہ

Bread and cup pic

مقررہ شام کویسوع اوراُس کے شاگرد ایک نجی بالا خانے میں جمع تھے۔ برّے کے گوشت اورکڑوے ساگ پات کا بنا ہوا کھانا کھانے

کے بعد خداوند نے "روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر اُن کو دی کہ (لو کھاؤ) یہ میرا بدن ہے۔۔۔ میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو" (لوقا ۲۲: ۱۹)۔

وہ توڑی گئی روٹی یسوع کے بدن کی علامت تھی جو اُن کی خاطر زخمی کیا جائے گا اور سزا برداشت کرے گا۔

اِس کے بعد یسوع نے وہ پیالہ اُنہیں دیا جس میں مے تھی جو انگوروں کو نچوڑ کر یا کچل کر نکالی گئی تھی۔ اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا "یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے گناہ کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے" (متی ۲۶: ۲۸)۔

پیالہ اُس خون کی علامت تھا جو یسوع نئے موعودہ عہد کا آغاز کرنے کے لئے بہانے کو تھا۔

یہ دو سادہ سی علامتیں خدا کے نبیوں کے اہم اور مرکزی پیغام کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ہمارا خالق انسانی جسم (بدن) اِس لئے اختیار کرے گا کہ آدم کی گنہگار نسل کی خاطر دکھ سہے اور اپنا خون بہائے۔

بہت سے بے مثال، شاندار اور عجیب وعدوں اور سچائیوں سے اپنے شاگردوں کو تسلی اور اطمینان دینے کے بعد یسوع اُنہیں گتسمنی نام باغ میں لے گیا (یوحنا ابواب ۱۳ - ۱۷)۔ وہاں اُس کی جان نہایت غمگین تھی اور پسینہ بڑی بڑی بوندیں بن کر بہہ رہا تھا۔ اِس حالت میں اُس نے منہ کے بل گر کر دعا مانگی کہ اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے (متی ۲۶: ۳۹)۔

"یہ پیالہ" کیا تھا جس سے یسوع خائف تھا؟ یہ گناہ کے لئے دکھ سہنے کا پیالہ تھا۔ یہ اپنے باپ سے جدائی تھی جو پہلے کبھی ہوئی نہ تھی اور جو وہ عنقریب برداشت کرنے کو تھا۔ اور پاتال میں اُترنے کا خوف تھا جو وہ میری اور آپ کی خاطر سہنے کو تھا۔

اُس نے یہ دعا تین دفعہ مانگی، مگر وہ اپنے باپ کی مرضی پوری کرنے پر راضی اورآمادہ تھا۔ جیسا کہ داؤد نبی نے نبوت کی تھی مسایاح وہ حالت بحال کرے گا جسے اُس نے نہیں بگاڑا تھا "۔۔۔جو مَیں نے چھینا نہیں مجھے دینا پڑا۔"

(زبور۶۹ :۴)

یسوع گناہ کی پوری اورکامل قربانی بننے کو تھا۔

گرفتاری

یسوع نے اپنے باپ سے بات کرنا ختم کی ہی تھی کہ سپاہیوں کا ایک دستہ باغ میں داخل ہوا۔ اُن سپاہیوں کو سردار کاہنوں، فقیہوں اور قوم کے بزرگوں نے بھیجا تھا۔ وہ مشعلیں، ڈنڈے اورتلواریں لے کراُس ہستی کوگرفتار کرنے آئے تھے جس نے طوفانوں کو تھما دیا، بدروحوں کونکال دیا اورمُردوں کو زندہ کردیا تھا۔

"۔۔۔یسوع اُن سب باتوں کوجان کرجواُس کے ساتھ ہونے والی تھیں باہر نکلا اوراُن سے کہنے لگا کہ کسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے اُسے جواب دیا یسوع ناصری کو۔ یسوع نےاُن سے کہا مَیں ہی ہوں۔۔۔ اُس کے یہ کہتے ہی وہ پیچھے ہٹ کر زمین پر گرپڑے۔ پس اُس نے اُن سے پھرپوچھا کہ تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے کہا یسوع ناصری کو۔ یسوع نے جواب دیا کہ مَیں تم سے کہہ توچکا کہ مَیں ہی ہوں" (یوحنا ۱۸: ۴-۸)۔

جو لوگ اُسے گرفتار کرنے آئے تھے یسوع نے اُنہیں اپنی شناخت خدا کے اپنے نام "مَیں ہوں" سے کرائی۔

یسوع نے اپنے گرفتار کرنے والوں سے جو کہا وہ صرف "مَیں ہوں" تھا۔ جملہ کہ "مَیں ہی ہوں" اردو زبان کے اُسلوب کے تقاضے کے مطابق مترجمین نے استعمال کیا ہے۔ اصل متن یعنی یونانی زبان میں حرفِ تاکید "ہی" نہیں ہے۔ یسوع بتا رہا تھا کہ مَیں کون ہوں ـــ ازلی قائم بالذات "مَیں ہوں" جو آسمان سے اُترا تھا۔ اِسی لئے یسوع کے "مَیں ہوں" کہنے سے مذہبی راہنما اور سپاہی "پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے" تھے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع گرفتار کرنے والوں کے ساتھ گیا تو اپنی مرضی سے گیا۔

سپاہیوں نے آگے بڑھ کر گھیرا ڈال لیا تو پطرس نے تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر کا کان اڑا دیا۔ یسوع نے بڑی شفقت سے اُس کا کان اچھا کر دیا اور پطرس سے کہا

> "اپنی تلوار کو میان میں کر لے ۔۔۔ کیا تُو نہیں سمجھتا کہ مَیں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تُمن[1] سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کر دے گا؟ مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہوں گے؟" (متی ۲٦ : ۴۷ - ۵۲)

جو لوگ مذہب کے نام پر ظلم اور قتل و غارت کرتے ہیں اُن کے مقابل یسوع کیسا خوش گوار اور تازگی بخش تقابل پیش کرتا ہے! یسوع جانتا تھا کہ لوگ مجھے ٹھٹھوں میں اڑائیں گے، مجھے اذیتیں دیں گے اور قتل کریں گے، تو بھی اُس نے اُنہیں نفرت اور انتقام کا رویہ نہیں دکھایا بلکہ صبر اور مہربانی کا رویہ دکھایا۔

---

[1] ایک تُمن میں دس ہزار سپاہی ہوتے ہیں۔

نبیوں نے اِن باتوں کی پیش گوئی کی تھی۔

"اُسی گھڑی یسوع نے بھیڑ سے کہا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟ مَیں ہر روز ہیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا"۔۔۔ اور پاک کلام یوں وضاحت کرتا ہے کہ

"مگر یہ سب کچھ اِس لئے ہوا کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں۔''
اِس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔
اور یسوع کو پکڑنے والے اُس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں فقیہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے (متی ۲۶: ۵۵ - ۵۷)۔

جو ہوا اور پانی اور طوفانوں پر اختیار رکھتا تھا اُس نے کیوں ہونے دیا کہ اُسے گرفتار کریں اور باندھ کر لے جائیں؟

اُس نے اپنے باپ سے محبت اور اُس کی فرماں برداری کی خاطر یہ سب کچھ ہونے دیا۔

اُس نے مجھے اور آپ کو ابدی غضب سے بچانے کے لئے یہ سب کچھ کیا۔

اُس نے یہ کیا تاکہ "نبیوں کے نوشتے پورے ہوں۔''

سینکڑوں سال پہلے یسعیاہ نبی نے لکھا تھا "جس طرح برّہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں۔۔۔ وہ اُسے لے گئے'' (یسعیاہ ۵۳: ۷، ۸)۔

اور ابرہام نبی نے کہا تھا، "خدا آپ ہی اپنی واسطے سوختنی قربانی کے لئے برّہ مہیا کر لے گا" (پیدائش ۲۲: ۸)۔

اورموسیٰ نبی نے لکھا تھا"۔۔۔ اورکاہن نربرّوں میں سے ایک کو لے کر ۔۔۔اُس جگہ ذبح کرے جہاں خطا کی قربانی اورسوختنی قربانی کے جانورذبح کئے جاتے ہیں۔۔۔" (احبار۱۴: ۱۲۔ ۱۳)۔

ستم ظریفی ملاحظہ کریں!

جو کاہن برّوں کو ذبح کرنے اورہیکل میں پیتل کے مذبح پر جلانے کے فرائض سرانجام دیتے تھے اُنہوں نے ہی یسوع کو گرفتار کیا تاکہ قتل کرا ڈالیں۔ لیکن اُنہیں گمان تک نہیں تھا کہ ہم اُس برّے کو ذبح کرنے والے ہیں جس کے بارے میں سارے نبیوں نے لکھا ہے۔

مذہبی لیڈروں نے سزائے موت سنائی

"پھر وہ یسوع کو سردارکاہن کے پاس لے گئے اورسب سردار کاہن اوربزرگ اورفقیہ اُس کے ہاں جمع ہوگئے۔۔۔" (مرقس ۱۴: ۵۳)۔

یہودیوں کے مذہبی راہنماؤں نے رات کے وقت ایک غیر قانونی مقدمہ چلانے کا انتظام کیا تھا۔

"اور سردارکاہن اور سب صدر عدالت والے یسوع کو مارڈالنے کے لئے اُس کے خلاف گواہی "ڈھونڈنے لگے مگر نہ پائی کیونکہ بہتیروں نے اُس پر جھوٹی گواہیاں تو دیں لیکن اُن کی گواہیاں متفق نہ تھیں۔۔۔

"۔۔۔ پھر سردارکاہن نے بیچ میں کھڑے ہوکریسوع سے پوچھا کہ تُوکچھ جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگروہ خاموش ہی رہا اورکچھ جواب نہ دیا۔ سردارکاہن نے اُس سے پھر سوال کیا اور کہا کیا تُواُس ستودہ کا بیٹا مسیح ہے؟ یسوع نے کہا ہاں مَیں ہوں اورتم ابنِ آدم کو قادرِمطلق کی دہنی طرف بیٹھے اورآسمان

کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھو گے۔ سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا اَب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ تم نے یہ کفر سنا۔۔۔"

(مرقس ۱۴: ۵۵، ۵۶، ۶۰ - ۶۳)

سردار کاہن کیوں غضب ناک ہوا؟ اُس نے کیوں اپنے کپڑے پھاڑے اور یسوع پر کفر کا الزام لگایا؟ اِس لئے کہ یسوع نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور ابنِ آدم کہا تھا ۔۔ مسایاح، جس کی بابت سارے نبیوں نے لکھا تھا۔ اور یسوع نے اپنے آپ کو خدا کے ذاتی نام "مَیں ہوں" سے پکارا تھا۔ اور اُس نے یہ بھی کہا "تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں کے ساتھ آتے دیکھو گے۔" اور نبیوں کے صحائف سے اقتباس کر کے اپنے آپ کو دنیا کا منصف بتایا۔

"مَیں نے رات کو رَویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا۔۔۔" (دانی ایل ۷: ۱۳)۔

[نوٹ: اپنے کپڑوں کو پھاڑنا انتہائی غصہ یا انتہائی غم ظاہر کرنے کا روایتی طریقہ تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خدا نے جو شریعت موسیٰ کو دی وہ کہتی ہے کہ "۔۔۔ جو اپنے بھائیوں کے درمیان سردار کاہن ہو۔۔۔ وہ ۔۔۔ اپنے کپڑے نہ پھاڑے" (احبار ۲۱: ۱۰)۔ ایسا کرنے سے (متی ۲۷: ۶۵؛ مرقس ۱۴: ۶۳) کائفا نے اپنے آپ کو سردار کاہن ہونے کا نااہل کر لیا۔ نیا ابدی سردار کاہن خود یسوع ہے جو اپنے بدن کو قربانی کے لئے پیش کرنے کو دنیا میں آیا۔ صرف وہی واحد ہستی ہے جو گنہگار انسان کا پاک خدا کے ساتھ میل ملاپ کرا سکتا ہے (عبرانیوں ۲: ۱۷؛ ۳: ۱؛ ۲: ۱۴ - ۱۶؛ ۷: ۲۶؛ ۸: ۱؛ ۹: ۱۱، ۲۵؛ ۱۰: ۲۱ - ۲۳)۔]

چونکہ یسوع نے نبیوں کی باتوں کا اپنے اوپر اطلاق کیا اِس لئے سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑے اور کہا

"اب ہمیں گواہوں کی کیا حاجت رہی؟تم نے یہ کفر سنا۔ اب تمہاری کیا رائے ہے؟اُن سب نے فتویٰ دیا کہ وہ قتل کے لائق ہے۔ تب بعض اُس پر تھوکنے اوراُس کا منہ ڈھانپنے اوراُس کے مکے مارنے اوراُس سے کہنے لگے نبوت کی باتیں سنا! اورپیادوں نے اُسے طمانچے مارمارکراپنے قبضہ میں لیا'' (مرقس ۱۴: ۶۳-۶۵)۔

اِس سے سات سو سال پہلے یسعیاہ نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ مسایاح اپنی مرضی سے دکھ سہے گا "مَیں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اوراپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالے کی۔ مَیں نے اپنا منہ رُسوائی اورتھوک سے نہیں چھپایا" (یسعیاہ ۵۰: ۶)۔

سیاسی لیڈروں نے سزائے موت سنائی

صبح ہوتے ہی کاہن اورمذہبی لیڈریسوع کویہودیہ کے رومی گورنر پنطس پیلاطس کے پاس لے گئے اورمطالبہ کرنے لگے کہ پیلاطس یسوع کو مصلوب کرنے کی سزا دے۔ تاریخ کے اُس دَورمیں یہودی لوگ رومی حکومت کے ماتحت تھے اوراُنہیں کسی مجرم کوسزائے موت دینے کا اختیارنہیں تھا۔

مقدمے کی سماعت کے دوران پیلاطس نے تین بارعلی الاعلان کہا کہ مَیں اِس میں کچھ قصورنہیں پاتا، لیکن شیطان نے کاہنوں کواورکاہنوں نے بھیڑ کواُکسایا اوربھیڑ چلا چلا کر کہنے لگی، "اِسے لے جا! اسے صلیب دے! اِسے صلیب دے!" (یوحنا ۱۸: ۳۸؛ ۱۹: ۴، ۶؛ ۱۹: ۱۵؛ لوقا ۲۳: ۲۱؛ متی ۲۷: ۲۲)۔

پیلاطس نے مذہبی لیڈروں کے دباؤ سے مغلوب ہو کریسوع کو صلیب دینے کی سزا سنا دی۔ رومی قانون کے مطابق یہ انتہائی سزا تھی۔ مجرم کو وحشیانہ طریقے سے بے دردی سے کوڑے مارے جاتے تھے اورپھراُسے صلیب پر لٹکا دیا جاتا تھا۔

"۔۔۔ اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا تاکہ صلیب دی جائے۔ اِس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اُس کے گرد جمع کی اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹھوں میں اُڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اُس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اُس کا ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اُس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور مصلوب کرنے کو لے گئے" (متی ۲۷: ۲۶-۳۱)۔

خداوند کا پہاڑ

یوں جلال کے بادشاہ کا پاک بدن خون سے تربتر ہوا۔ اُس کا گوشت جگہ جگہ سے پھٹا، کانٹے دار شاخوں کا تاج اُس کے سر پر تھا، اور اُس کے کندھے پر لکڑی کی بھاری صلیب لادی گئی۔ اور سپاہی اسے شہر سے باہر اُس پہاڑ کی طرف لے چلے جہاں تقریباً دو ہزار سال پہلے ابرہام نے پیش گوئی کی تھی کہ:

"۔۔۔ خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برّہ مہیا کر لے گا۔۔۔ خداوند کے پہاڑ پر مہیا کیا جائے گا" (پیدائش ۲۲: ۸، ۱۴)۔

سارے عناصر جمع ہو گئے تھے ۔۔ لوگوں کی بھیڑ، مقدمہ کی کارروائی، وہ خاص شخص، اور وہ جگہ ۔۔ سب کچھ ویسے ہی ہو رہا تھا جیسے نبیوں نے پیش گوئی کی تھی۔

اب سارے زمانوں کی کارروائی کا وقت آ گیا تھا۔

(یعنی وہ کام جو نہ پہلے کسی زمانے میں ہوا تھا نہ بعد میں ہوگا)۔

باب ۲۴

Ch 24 Paid in Full pic

پوری ادائیگی

صلیب دینا سزائے موت دینے کا سب سے ظالمانہ طریقہ ہے جو کسی حکومت یا مملکت نے کبھی وضع اور استعمال کیا ہو۔

ہمارا خالق ہم سے ملاقات کرنے آیا تو ہم نے اُس کے لئے "تصلیب" پسند کی ـــ اُسے صلیب پر چڑھانا پسند کیا۔

ہو سکتا ہے میرا یہ بیان آپ کو کفر معلوم ہوا ہو۔ اگر ایسا ہے تو زیرِ نظر کتاب "ایک خدا، ایک پیغام" کے باب ۸، ۹ اور ۱۶، ۱۷ دوبارہ پڑھیں۔

کئی دفعہ لوگ طنزیہ انداز سے پوچھتے ہیں کہ جب خدا کنواری کے پیٹ میں تھا تو کائنات کا نظام کون چلا رہا تھا؟ یہ سوال ظاہر کرتا ہے کہ پاک صحیفوں کے بارے میں اور انہیں دینے والے خدا کے بارے میں سوال کرنے والے کا نقطہ نظر ناقص ہے ـــ "یسوع نے جواب میں اُن سے کہا تم گمراہ ہو اِس لئے کہ نہ کتابِ مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو" (متی ۲۲: ۲۹)۔ چونکہ خدا ہمیشہ سے پیچیدہ ثالوث ہے، اِس لئے اُس کے لئے بہ یک وقت آسمان پر اور زمین پر ہونا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر سورج بہ یک وقت خلائے بسیط میں اور اُس کی روشنی

اور حرارت زمین پر ہو سکتی ہے تو اِس سورج کا خالق بہ یک وقت آسمان پر اور زمین پر کیوں نہیں ہو سکتا؟

جب یسوع کو صلیب دینے لے چلے تو:

"۔۔۔ وہ دو اَور آدمیوں کو بھی جو بدکار تھے لئے جاتے تھے کہ اُس کے ساتھ قتل کئے جائیں۔ جب وہ اُس جگہ پہنچے جسے کھوپڑی کہتے ہیں تو وہاں اُسے مصلوب کیا اور بدکاروں کو بھی ایک کو دہنی طرف اور دوسرے کو بائیں طرف" (لوقا ۲۳ : ۳۲، ۳۳)۔

اردو میں جس جگہ کا نام "کھوپڑی" ترجمہ کیا گیا ہے، یونانی زبان میں اسے کلوری اور عبرانی میں گلگتا کہتے ہیں (متی ۲۷ : ۳۳؛ مرقس ۱۵ :۲۲ یوحنا ۱۹ : ۱۷)۔ یسوع کو اِس پہاڑی پر صلیب دی گئی۔ یہ پہاڑی پرانے یروشلیم کے باہر واقع ہے اور اِس کی شکل انسانی سر سے مشابہ ہے۔ یہ اُسی پہاڑی سلسلے کا حصہ ہے جہاں ابرہام نے اپنے بیٹے کے بدلے مینڈھا قربان کیا تھا۔

مصلوب کیا گیا!

سزائے موت پر عمل درآمد کرنے کے لئے صلیب دینے کا طریقہ اِس لئے وضع کیا گیا اور اِس کا مقصد یہ ہے کہ ملزم کو انتہائی تکلیف اور اذیت ہو اور اُس کی انتہائی تذلیل ہو۔ مَیں نے کسی مصور کی کوئی ایسی تصویر یا کسی فلم ساز کی کوئی فلم دیکھی ہے اور نہ دیکھنا چاہتا ہوں جس میں اُس نے صلیب پر یسوع کے درد اور شرمندگی کو کافی واضح طور سے دکھایا ہو۔ مثال کے طور پر مصور اور فلمساز اُسے ہمیشہ ایک لنگوٹی پہنے ہوئے دکھاتے ہیں جبکہ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ رومی سپاہی مجرم کے سارے کپڑے اُتار کر اُسے الف ننگا کر دیتے تھے۔ پھر

اُسے نہایت بے دردی اور بے رحمی سے درخت کے ساتھ یا صلیب پر دھم سے پٹک دیتے تھے اور اُس کی کلائیوں اور ایڑیوں میں میخیں ٹھونک دیتے تھے۔

صلیبی موت شرمناک اور درد ناک ہوتی تھی اور آہستہ آہستہ واقع ہوتی تھی۔

یسوع نے یہ سزا رضاکارانہ ـــ اپنی مرضی سے برداشت کی۔ اُس نے یہ اذیت، یہ درد اور یہ شرمندگی اور ذلت میری اور آپ کی اور آدم کی ساری نسل کی خاطر برداشت کی۔ انتہائی اذیت اور عذاب جو یسوع پر "لادا" گیا اِس کا مقصد یہ تھا کہ ہم سمجھ لیں اور جان لیں کہ گناہ کی سزا کیسی سخت اور شدید ہے۔

رومیوں کے صلیب دینے کے طریقے کے وضع اور استعمال کرنے سے صدیوں پہلے داؤد نبی نے مسایاح کے صلیبی دکھوں کو بیان کیا۔

> "۔۔۔ بدکاروں کی گروہ مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ وہ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں۔ مَیں اپنی سب ہڈیاں گن سکتا ہوں۔ وہ مجھے تاکتے اور گھورتے ہیں۔ وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالتے ہیں۔۔۔ وہ منہ چڑاتے، وہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہیں، اپنے کو خداوند کے سپرد کردے۔ وہی اُسے چھڑائے، جبکہ وہ اُس سے خوش ہے تو وہی اُسے چھڑائے" (زبور ۲۲: ۱۶- ۱۸، ۸)۔

اور یسعیاہ نبی نے پیش گوئی کی "۔۔۔ اُس نے اپنی جان موت کے لئے اُنڈیل دی اور خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا تو بھی اُس نے بہتوں کے گناہ اُٹھا لئے اور خطاکاروں کی شفاعت کی" (یسعیاہ ۵۳: ۱۲)۔

انجیل مقدس میں سے ذیل کے اقتباس دیکھیں اور بتائیں کہ جو نبوتیں یا پیش گوئیاں ہم نے ابھی ابھی پڑھی ہیں اُن میں سے کتنی پوری ہو گئی ہیں۔

Nailing hand on cross pic

"اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا اور بدکاروں کو بھی ایک کو دہنی اور دوسرے کو بائیں طرف ۔۔۔ اے باپ! اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔۔۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑوں کے حصے کئے اور اُن پر قرعہ ڈالا۔۔۔ اور لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔ سردار بھی ٹھٹھے مار مار کر کہتے تھے اِس نے اَوروں کو بچایا اگر یہ خدا کا مسیح اور برگزیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔۔۔ سپاہیوں نے بھی ۔۔۔ اُس پر ٹھٹھا مارا۔

پھر جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے اُن میں سے ایک اُسے یوں طعنہ دینے لگا کہ کیا تُو مسیح نہیں؟ تُو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔ مگر دوسرے نے اُسے جھڑک کر کہا کیا تُو خدا سے بھی نہیں ڈرتا حالانکہ اُسی سزا میں گرفتار ہے؟ اور ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیں لیکن اِس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا۔ پھر اُس نے کہا اے یسوع جب تُو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔ اُس نے اُس سے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔

پھر دوپہر کے قریب سے تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا اور سورج کی روشنی جاتی رہی ۔۔۔" (لوقا ۲۳: ۳۳۔ ۳۶، ۳۹۔ ۴۵)۔

گذشتہ صدیوں کے دوران بے شمار مظلوموں نے صلیب کی اذیتیں برداشت کی ہیں۔ ۷۰ء میں یروشلیم کے زوال اورتباہی سے پہلے رومی سپاہی روز پانسو یہودیوں کو صلیب دیتے تھے۔

مشہور مورخ یوسیفس بیان کرتا ہے کہ ۷۰ء میں یروشلیم کے سقوط سے پہلے رومی سپاہی "ہر روز پانچ سو یہودیوں کو ۔۔۔ بلکہ بعض دنوں میں اِس سے بھی زیادہ یہودیوں کو پکڑتے اور یہودیوں کے خلاف غصہ اور نفرت کے باعث، جنہیں پکڑتے تھے، تماشا اور دل لگی کے لئے، اُنہیں صلیبوں پر جڑ دیتے تھے، ایک کو ایک طریقے سے دوسرے کو دوسرے طریقے سے۔ اُن کی تعداد اِتنی زیادہ تھی کہ صلیبوں کے گاڑنے کے لئے جگہ کم پڑ گئی اور جسموں کے لئے صلیبیں کم پڑ گئیں"

یوسیفس نے یہ بھی لکھا ہے کہ صلیب دینے سے پہلے مظلوموں کو "کوڑے مارے جاتے اور ہر طرح کے تشدد سے اذیتیں دی جاتی تھیں" (صفحہ ۱۱:۱۵۶۳ Antiquities)

بعض مظلوم تو کئی دن تک صلیبوں پر سسکتے اور گھلتے رہتے تھے۔ اُن کے مقابلے میں یسوع نے تو بہت تھوڑی دیر، صرف چھ گھنٹوں تک صلیب کا دکھ اُٹھایا اور جان دے دی، لیکن اُس کا دکھ اُٹھانا بے مثال تھا۔ کیوں؟

سب سے بڑا فرق تو یہ ہے کہ نبیوں نے یسوع کے دکھوں اور موت کی پیش گوئیاں کی تھیں۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ بہتوں نے اپنا خون اُس وقت بہایا جب صلیب پر بے بس تھے اور اُن کا خون زرد ہو چکا تھا۔ صرف خداوند یسوع نے

کامل خون بہایا۔ اورجو بیان ہم نے ابھی ابھی پڑھا ہے وہ یسوع کی موت کا ایک بالکل ہی بے مثال اوریکتا رُخ ظاہر کرتا ہے۔

"پھر دوپہر کے قریب سے تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا" (لوقا ۲۳ : ۴۴)۔

وقت کے موجودہ نظام کے مطابق اُنہوں نے یسوع کو صبح تقریباً ۹ بجے مصلوب کیا (مرقس ۱۵ : ۲۵)۔ اوردوپہر بارہ بجے سے سہ پہر تین بجے تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔

یہ اندھیرا کیوں چھایا رہا؟ اِن تین گھنٹوں کے دوران، دنیا کی نظروں سے اوجھل، سارے زمانوں کی سب سے اہم کارروائی ہو رہی تھی۔ خدا زمان میں ہمارے گناہ کا ازالہ کر رہا تھا تاکہ ہمیں ابدیت میں اُس کا خمیازہ نہ بھگتنا پڑے۔

فوق الفطرت تاریکی کی اِن گھڑیوں میں آسمان پر خدا نے ہمارے گناہوں کی مجموعی اورہمیشہ کی سزا اپنے پیارے اورراست بازبیٹے پر ڈال دی۔ خدا کے بیٹے نے اِسی مقصد سے گوشت اورخون کا بدن اختیار کیا تھا۔

"۔۔۔وہی (یسوع مسیح) ہمارے گناہوں کا کفارہ (خدا کا غضب ٹھنڈا کرنے کے لئے گناہ کی کافی قربانی) ہے اور نہ صرف ہمارے گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی" (۱۔یوحنا ۲:۲)۔

اِس سے سات صدیاں پہلے یسعیاہ نبی نے اُس کارروائی کی خبر دی تھی جو نہ اُس سے پہلے کبھی ہوئی نہ بعد میں کبھی ہو گی۔

"وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا گیا اورہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر

سیاست ہوئی تا کہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔۔۔ خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لا دی۔۔۔ جس طرح برّہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں۔۔۔ وہ فتویٰ لگا کر اُسے لے گئے۔۔۔ لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے۔ اُس نے اُسے غمگین کیا۔ جب اُس کی جان گناہ کی قربانی کے لئے گزرانی جائے گی۔۔۔ اپنی جان ہی کا دکھ اُٹھا کر وہ اُسے دیکھے گا اور سیر ہو گا۔ اپنے ہی عرفان سے میرا صادق خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا کیونکہ وہ اُن کی بدکرداری خود اُٹھا لے گا" (یسعیاہ ٥٣: ٥۔ ٧، ١٠، ١١)۔

صلیب پر اِن گھڑیوں کے دوران جب کہ کرہ ارض تاریکی میں لپٹا ہوا تھا خداوند خدا نے ہمارے گناہوں کی ناپاکی اور نجاست اور سزا اپنے رضامند اور بے گناہ بیٹے پر ڈالی۔ باپ اور بیٹے کے درمیان جو معاملہ طے ہوا ہم اُسے کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ لیکن ایک بات یقینی ہے۔ یہ سارے زمانوں کی سب سے بڑی کارروائی تھی۔

اکیلا!

زمین پر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اِس کے دوران یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا "ایلی۔ ایلی۔ لما شبقتنی؟ یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" (متی ٢٧: ٤٦)۔

یسوع ایسے دل دوز طریقے سے کیوں پکار اُٹھا؟ وہ اِس لئے پکار اُٹھا کہ خدا نے اُسے گناہ کی سزا اُٹھانے کے لئے، گناہ کی قیمت چکانے کے لئے ـــ اکیلا ـــ چھوڑ دیا تھا۔

ہم سب کی خاطر یسوع نے گناہ کے سبب سے ہونے والی تین قسم کی جدائی برداشت کی:

* **اُسے روحانی موت کا تجربہ ہوا:** آسمان پر خدا نے اپنا پاک چہرہ اپنے بیٹے کی طرف سے پھیر لیا جو زمین پر تھا۔۔ جس پر اُس نے بنی نوع انسان کی ساری بدکرداری لادی تھی۔
* **وہ جسمانی موت میں سے گزرا:** جس لمحے یسوع نے بہ رضا و رغبت دم دیا، اُس کی جان اور روح نے اُس کے بدن کو چھوڑ دیا۔
* **اُس نے دوسری موت کا مزہ بھی چکھا:** میری اور آپ کی خاطر اُس نے پاتال (عالمِ اَرواح) کا عذاب بھی برداشت کیا۔

یسوع عالمِ اَرواح میں عذاب جھیلنے گیا تھا یا قیدی روحوں میں منادی کرنے؟ وہ قیدیوں کو ساتھ لے گیا۔۔ (۱۔پطرس ۳: ۱۹؛ افسیوں ۴: ۸)۔

پاتال ایک خستہ حال جگہ ہے جہاں تاریکی اور تنہائی ہے۔ وہاں کوئی اچھی چیز ہے نہیں۔ آسمانی باپ کی محبت اور حضوری سے دُوری اور جدائی ہے۔ ابدیت میں پہلی بار ایسا ہوا کہ صلیب پر لٹکے ہوئے ازلی بیٹے کی اپنے ازلی باپ سے جدائی ہوئی۔ یسوع نے یہ ہولناک جدائی اِس لئے برداشت کی تا کہ ہمیں اِس کا کبھی تجربہ نہ ہو۔

خدا کا پاک برّہ ہمارا عوضی بن گیا اور ہمارے گناہ اُٹھا لئے۔ اُس نے گناہ کی لعنت کا پورا وزن اُٹھا لیا اور شرمندگی، درد، کانٹے اور کیل برداشت کئے۔ صلیب پر یسوع گناہ کی پوری، کامل، قطعی اور آخری " سوختنی قربانی" بن گیا (پیدائش ۸: ۲۰؛ ۲۲: ۲۔ ۸؛ خروج ۲۹: ۱۸)۔ " سوختنی قربانی" کی اصطلاح پرانے عہدنامے میں ۱۶۹ دفعہ استعمال ہوئی ہے۔ یسوع گناہ کی آخری سوختنی قربانی بن گیا (مرقس ۱۲: ۳۳؛ عبرانیوں ۱۰: ۶۔ ۱۴)۔

[**نوٹ:** خداوند یسوع صلیب پر لٹکا ہوا تھا کہ خدا نے اُس سے منہ موڑ لیا۔ اِس کی وجہ اور مطلب کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے پڑھیں یسعیاہ باب ۵۳ اور زبور ۲۲۔ جس زبور میں داؤد نے پیش گوئی کی تھی کہ مسایاح کہے گا "اے

میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑدیا؟" (زبور۲۲: ۱) اُسی میں وہ بتاتا ہے کہ خدا نے اپنے بیٹے کو کیوں چھوڑدیا، "تُو قدوس ہے" (زبور۲۲: ۳)۔ خدا نے یسوع کو اِس لئے چھوڑدیا کیونکہ وہ (خدا) بالکل پاک ہے اور "بدی کو دیکھ نہیں سکتا" (حبقوق ۱: ۱۳)۔ اُن تاریک گھڑیوں میں بے گناہ ابنِ آدم بدکاروں کے بدلے دکھ اُٹھا رہا تھا اور خدا اُس کے خلاف ایسے طیش میں تھا گویا وہی گنہگار ہے۔ خدا کا پاک برّہ یسوع "گناہ کو اُٹھانے والا" بن گیا ـــ لیکن خود گنہگار نہیں تھا۔

یہ بہت بڑا بھید ہے کہ وہ لافانی مرگیا۔ اِس عجیب بھید کو کون سمجھ سکتا ہے؟]

چند گھنٹوں میں دوزخ؟

یسوع نے ہمارا دوزخ اپنے اوپر لے لیا۔

ایک ہستی سارے انسانوں کی سزا کیسے اُٹھا سکتا ہے؟ سارے انسانوں کے گناہوں کی قیمت کیسے ادا کر سکتا ہے؟ یسوع چند گھنٹوں میں پوری ابدیت کی سزا کیسے اُٹھا سکتا تھا؟

جو وہ ہے اُس کے باعث ـــ اپنی ذات کے باعث ایسا کر سکا۔

جو وہ ہے اُس کے باعث اُسے ضرورت نہ تھی کہ پوری ابدیت میں ہمارے گناہوں کی سزا بھگتتا رہتا، جیسے ہمیں بھگتنی تھی۔ وہ خدا کا بیٹا اور کلام ہے۔ اُس کا اپنے گناہ کا کوئی قرض نہ تھا جو اُسے ادا کرنا پڑا۔ اور نہ وہ وقت میں پابند تھا جیسے ہم ہیں۔ وہ لازمان ہے۔ وقت سے ماورا ہے۔

جو وہ ہے، جو اُس کی ذات ہے، اُس کے باعث وہ اِس لائق تھا کہ محدود وقت میں "ہر ایک آدمی کے لئے موت کا مزہ چکھے" (عبرانیوں ۲: ۹)۔

جس طرح خداوند خدا کو یہ پیچیدہ دنیا خلق کرنے کے لئے وقت کی خاص میعاد کی ضرورت نہ تھی -- اگرچہ اُس نے چھے دن کا عرصہ چنا -- اِسی طرح اُسے صلیب پر بھی وقت کی خاص میعاد کی ضرورت نہ تھی جس میں کل انسانوں کا فدیہ دے کر اُنہیں چھڑاتا -- اگرچہ اُس نے چھے گھنٹے کی میعاد چنی۔

خدا کے نزدیک وقت ناچیز ہے -- یعنی 'ہے نہیں۔'

"--- ازل سے ابد تک تُو ہی خدا ہے--- تیری نظر میں ہزار برس ایسے ہیں جیسے کل کا دن جو گزر گیا اور جیسے رات کا ایک پہر" (زبور ۹۰: ۲، ۴)۔

"پورا ہوا!"

"اِس کے بعد جب یسوع نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تا کہ نوشتہ پورا ہو تو کہا کہ مَیں پیاسا ہوں۔ وہاں سرکہ سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا تھا۔ پس اُنہوں نے سرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنچ کو زُوفے کی شاخ پر رکھ کر اُس کے منہ سے لگایا۔ پس جب یسوع نے وہ سرکہ پیا تو کہا کہ تمام ہوا اور سر جھکا کر جان دے دی" (یوحنا ۱۹: ۲۸-۳۰)۔

دم دینے سے پہلے یسوع نے ایک اعلان کیا:

"تمام ہوا!"

یہ جملہ یونانی کے صرف ایک لفظ tetelesai کا ترجمہ ہے۔ نوکر، خادم یا کارکن مطلوبہ کام پورا کرنے کے بعد اپنے بھیجنے والے کو خبر دینے کے لئے کہہ سکتا تھا "Tetelesai" جس کا مطلب ہے

"تفویض کیا گیا کام مکمل ہوا!"

دوسرے سارے انجیل نویس بیان کرتے ہیں کہ "یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر دم دے دیا" (متی ۲۷: ۵۰؛ مرقس ۱۵: ۳۶؛ لوقا ۲۳: ۴۶)۔

یہ فتح کا نعرہ تھا!

وہ نبوتیں، پیش گوئیاں اور علامتیں جو خدا کے قربانی کے برّہ کی طرف اشارہ کرتی تھیں پوری ہو چکی تھیں۔

یسوع نے لعنت کے سبب یعنی گناہ کا موثر ازالہ کر دیا تھا۔

اُس نے خدا کو پورا فدیہ ادا کر کے آدم کی نجس، باغی، سرکش اور ملعون نسل کو چھڑا لیا تھا۔ گناہ کے خلاف خدا کی راست اور صادق ذات اور غضب کا تقاضا بالکل پورا ہو گیا تھا۔ اُس کے احکام اور فرمانوں پر عمل درآمد ہو چکا تھا۔

تمام ہوا! پوری ادائیگی ہو گئی! پوری قیمت ادا ہو گئی! سونپا گیا کام مکمل ہوا!

> "تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔ اُس کا علم تو بنایِ عالم سے پیشتر سے تھا مگر ظہور اخیر زمانہ میں تمہاری خاطر ہوا" (۱۔ پطرس ۱: ۱۸۔ ۲۰)۔

صدیوں تک قربانی کے لاکھوں بے عیب جانوروں کا خون بہتا رہا۔ لیکن اب یسوع کے بے گناہ بدن سے اُس کا اپنا خون بہایا گیا۔ یسوع کے نہایت "بیش قیمت خون" نے گناہ کو عارضی طور پر نہیں ڈھانکا بلکہ اُسے کتاب سے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔

خدا کے پہلے عہد میں یہی بات پیشتر سے بتائی گئی تھی:

"دیکھ وہ دن آتے ہیں خداوند فرماتا ہے جب مَیں ۔۔۔ نیا عہد باندھوں گا ۔۔۔ مَیں اُن کی بدکرداری کو بخش دوں گا اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کروں گا" (یرمیاہ ۳۱: ۳۱، ۳۴)۔

نیا عہد نامہ وضاحت کرتا ہے "جب اُس نے نیا عہد کہا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا" (عبرانیوں ۸: ۱۳)۔ اب گناہ کی قربانیوں کی کچھ حاجت نہ رہی۔ صلیب پر مسایاح کی موت نے قربان گاہ پر جانوروں کی قربانیاں منسوخ کر دیں۔

جس طرح خداوند خدا نے پہلی خون کی قربانی کی تھی (جس روز آدم اور حوا نے گناہ کیا)، اُسی طرح خود اُس نے آخری اور قابلِ قبول اور پسندیدہ خون کی قربانی مہیا کی ہے۔

ابرہام کی نبوت کے مطابق "خدا نے آپ ہی اپنے واسطے ۔۔۔ قربانی کے لئے برّہ مہیا" کر لیا (پیدائش ۲۲: ۸)۔ خدا نے ابرہام کے بیٹے کو تو بچا لیا، اُس کا دریغ کیا، لیکن "اپنے بیٹے کو دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا" (رومیوں ۸: ۳۲)۔

یسوع کے بہائے گئے خون نے گناہ اور موت کے قانون کا تقاضا پورا کر دیا اور قربانی کے قانون (شریعت) کو پورا کیا۔

اِس لئے تعجب کیسا کہ اُس نے بلند آواز سے پکار کر کہا، "تمام ہوا"۔

پردے کا پھٹنا

جب یسوع نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ "تمام ہوا" تو کیا واقعہ ہوا؟

"پھر یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر دم دے دیا اور مقدِس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا" (مرقس ۱۵: ۳۷، ۳۸)۔

قدیم مورخین بتاتے ہیں کہ ہیکل کا پردہ ہتھیلی کے برابر موٹا تھا اور اِسے کھینچنے یا حرکت دینے کے لئے تین سو آدمی درکار ہوتے تھے۔ کیا تھا جس نے اُس بھاری بھرکم اور بڑے پردے کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیا؟

اِسی کتاب کے باب ۲۱ میں ہم نے سیکھا تھا کہ خدا نے اپنے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ خیمہ اجتماع میں اور بعد ازاں ہیکل میں ایک خاص پردہ لٹکائیں۔ اِس پردے نے انسان کو "پاک ترین مقام" سے خارج رکھا ہوا تھا۔ یہ اندرونی مقدس تھا جہاں خدا نے اپنی حضوری کا چندھیا دینے والا جلال رکھا تھا۔ اِس پردہ پر آسمانی، ارغوانی اور سرخ رنگوں کی کڑھائی کی گئی تھی۔ یہ پردہ خدا کے اپنے بیٹے کی علامت تھا جو آسمان سے زمین پر آئے گا۔ اور یہ پردہ گنہگاروں کو اپنے پاک خالق سے جدائی کی بھی یاد دلاتا تھا۔ خدا کی ابدی سکونت گاہ میں داخل ہونے کی اجازت صرف اُن لوگوں کو ملے گی جو اُس کی کامل راست بازی کے معیار پر پورے اُتریں گے۔

سال میں صرف ایک دفعہ کفارہ کے دن خاص طور سے مسح کئے ہوئے سردار کاہن کو اجازت تھی کہ پردہ میں سے گزر کر پاک ترین مقام میں داخل ہو۔ اور خدا کی خاص حضوری میں داخل ہونے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ سردار کاہن برتن میں قربانی کے بکرے کا خون (جو یسوع کے بہائے گئے خون کی علامت تھا) ساتھ لے کر جائے۔ یہ بھی ضروری تھا کہ وہ نفیس کتان کا چوغہ پہنے (یہ مسیح کی راست بازی کی علامت تھا)۔ پاک ترین مقام میں داخل ہو کر سردار کاہن عہد کے صندوق کی رحم گاہ (سرپوش) پر سات بار خون چھڑکتا تھا۔ عہد کے صندوق میں خدا کی شریعت تھی جو گنہگاروں کو موت کا سزاوار ٹھہراتی تھی۔ لیکن خدا نے گنہگاروں پر رحم کیا اور اجازت دی کہ اُن کے بدلے بے گناہ جانور ذبح کئے جائیں۔

پندرہ صدیوں سے یہ پردہ گواہی دیتا آ رہا تھا کہ خدا نہایت پاک ہے اور مسیح کے بہائے گئے خون کے بغیر گناہ کا ابدی کفارہ نہیں ہو سکتا۔ صرف خدا کا چنا ہوا، بے گناہ اوربرگزیدہ شخص ہی گناہ کی قیمت ادا کر سکتا ہے۔ یہ پردہ اُسی کی علامت تھا۔ اِسی لئے جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ خدا کے قوانین اورشریعت کی کامل فرماں برداری کرے اورپھر اپنی رضامندی سے آدم کی نافرمان اورشریعت کو توڑنے والی اولاد کے بدلے پوری سزا برداشت کر لے۔

چنانچہ کس نے ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیا؟ خدا نے ایسا کیا۔ یہ بیٹے کے الفاظ "تمام ہوا" پر باپ کی طرف سے "آمین" تھی۔

یہ خدا کے سارے تقاضے پورے ہو گئے تھے۔

اب گناہ کی کسی اَور قربانی کی حاجت نہ رہی تھی۔

گناہ کی قربانیاں ختم

صلیب پر یسوع کی قربانی سے پورا فدیہ (گناہ کی معافی اورخدا کے ساتھ میل ملاپ) ادا ہو گیا۔ کامل عوضی نے اپنی خوشی سے جہان کے گناہ کے لئے اپنا خون بہا دیا تھا۔

اب خدا کے لوگوں کو ہر سال گناہ کی قربانی نہیں چڑھانی پڑے گی۔

اب خدا ہیکل کی رسومات کی ادائیگی یا سردار کاہنوں کا مطالبہ نہیں کرے گا۔

ہمیشہ کے لئے ایک ہی قربانی چڑھائی جا چکی ہے۔ عکسوں اور علامتوں کے پیچھے جو "حقیقت" تھی اُس نے کہہ دیا "تمام ہوا!"

جو ایمان لاتے ہیں اُن سب سے خدا کہتا ہے:

"اُن کے گناہوں اور بے دینیوں کو پھر کبھی یاد نہ کروں گا۔ اورجب اُن کی معافی ہو گئی ہے تو پھر گناہ کی قربانی نہیں رہی۔ پس

اے بھائیو! چونکہ ہمیں یسوع کے خون کے سبب سے اُس نئی اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے جو اُس نے پردہ یعنی اپنے جسم میں سے ہو کر ہمارے واسطے مخصوص کی ہے اور چونکہ ہمارا ایسا بڑا کاہن ہے جو خدا کے گھر کا مختار ہے تو آؤ ہم سچے دل اور پورے ایمان کے ساتھ ۔۔۔ خدا کے پاس چلیں۔"

(عبرانیوں ۱۰: ۱۷ - ۲۲)

عبرانیوں ۹ اور ۱۰ باب پڑھیں جیسا کہ ہم نے باب ۲۲ میں بتایا تھا کہ خدا کا جلال جو خیمہ اجتماع اور بعد ازاں ہیکل میں سکونت کرتا تھا اب وہ پردوں کے پیچھے نہیں رہتا تھا۔ اب وہ یسوع میں تھا۔

مر گیا

جس وقت یسوع نے جان دی اُس وقت نہ صرف ہیکل کا پردہ پھٹ گیا بلکہ "زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں ۔۔۔" (متی ۲۸: ۵۱)۔

"پس صوبہ دار اور جو اُس کے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈر کر کہنے لگے کہ بے شک یہ خدا کا بیٹا تھا" (متی ۲۷: ۵۴)۔

کچھ دیر بعد یہ یقین کرنے کے لئے کہ یسوع واقعی مر گیا ہے ایک رومی سپاہی نے یسوع کی پسلی میں نیزہ مارا (یوحنا ۱۹: ۳۴)۔ اور اُس کے پہلو سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ یوں ایک طبی ثبوت مل گیا کہ یسوع واقعی مر گیا ہے۔ سپاہی کے اِس کام سے اَور پیش گوئیاں بھی پوری ہوئیں (یوحنا ۱۹: ۳۱ - ۳۷)۔

کفن دفن

"جب شام ہوئی تو یوسف نام ارمتیاہ کا ایک دولت مند آدمی آیا جو خود بھی یسوع کا شاگرد تھا۔ اُس نے پیلاطس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی۔ اِس پر پیلاطس نے دے دینے کا حکم دیا۔ اور یوسف نے لاش کو لے کر صاف مہین چادر میں لپیٹا اور اپنی نئی قبر میں جو اُس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا۔ پھر وہ ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑھکا کر چلا گیا" (متی ۲۷: ۵۷۔ ۶۰)۔

یسعیاہ نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ مسایاح کی قبر "دولت مندوں کے ساتھ" ہو گی (یسعیاہ ۵۳: ۹)۔ خدا کے منصوبے کی ایک ایک تفصیل پوری ہو رہی تھی۔ مگر اِن باتوں کے باوجود یسوع کے شاگرد اس منصوبے کو نہ سمجھے۔ اُن کا یہ ایمان تو صحیح تھا کہ یسوع مسایاح ہے اور وہ دنیا میں اپنی بادشاہی قائم کرے گا، لیکن جب اُنہوں نے اُسے مرتے دیکھا تو اُن کی اُمیدیں دم توڑ گئیں۔ اُن کا معجزے کرنے والا اور سب سے پیارا دوست قتل ہو گیا اور دفن ہو چکا تھا۔

سب کچھ ختم ہو گیا ۔۔ یا وہ ایسا سوچتے تھے۔

عجیب بات ہے کہ یسوع کے شاگرد اُس کا یہ وعدہ بھول گئے تھے کہ مَیں تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھوں گا۔ لیکن مذہبی لیڈر جنہوں نے یسوع کو مروانے کی کارروائی کی تھی وہ اِس بات کو نہیں بھولے تھے۔

"۔۔۔ سردار کاہنوں اور فریسیوں نے پیلاطس کے پاس جمع ہو کر کہا خداوند! ہمیں یاد ہے کہ اُس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا مَیں تین دن کے بعد جی اُٹھوں گا۔ پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر اُسے چرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ جی اُٹھا ہے اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بُرا ہو۔ پیلاطس نے اُن سے کہا تمہارے پاس پہرے والے

ہیں۔ جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اُس کی نگہبانی کرو۔ پس وہ پہرے والوں کو ساتھ لے کر گئے اور پتھر پر مہر کر کے قبر کی نگہبانی کی" متی ٢٧ :٦٢ - ٦٧)۔

جس قبر میں یسوع کی لاش تھی اُس کے منہ پر پتھر رکھ کر مہر کر دی گئی۔ خوب مسلح رومی سپاہی قبر کے اِرد گرد پہرہ دینے لگے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اِس طرح یسوع ناصری کا قصہ ختم ہو جائے گا۔

Sealed tomb with crosses in background pic

اور اتوار کی صبح ہونے لگی۔

باب ۲۵

Ch 25 Death Defeated pic

موت کی شکست

آدم کے بارے میں پاک کلام کہتا ہے"۔۔۔ اور تب وہ مرا" (پیدائش ۵:۵)۔ اوراِس بیان کے ساتھ ہی اِس دنیا میں آدم کی کہانی ختم ہو جاتی ہے ۔۔ آدم کی اولاد کا حال بھی اُس سے فرق نہیں۔ پیدائش کی کتاب کے پانچویں باب میں اُن کے یادگار کتبے درج ہیں:

۔۔۔ تب وہ مرا ۔۔ آیت ۸

۔۔۔ تب وہ مرا ۔۔ آیت ۱۱

۔۔۔ تب وہ مرا ۔۔ آیت ۱۴

۔۔۔ تب وہ مرا ۔۔ آیت ۱۷

۔۔۔ تب وہ مرا ۔۔ آیت ۲۰

یہ ہے گناہ سے متاثر مردوں اورعورتوں کی تاریخ ۔۔ جیتے رہے، مر گئے اوردفن کئے گئے، نسل درنسل، صدی درصدی۔

لیکن مسایاح کی تاریخ قبر میں ختم نہیں ہوتی۔

خالی قبر

Empty tomb pic

"اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔ اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آدیا، کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترا اور پاس آکر پتھر کو لڑھکا دیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔ اُس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اُس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی۔ اور اُس کے ڈر سے نگہبان کانپ اُٹھے اور مُردہ سے ہوگئے۔ فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اُٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا اور جا کر اُس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے۔ وہاں تم اُسے دیکھو گے۔ دیکھو مَیں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ قبر سے روانہ ہو کر اُس کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں۔ اور دیکھو یسوع اُن سے ملا اور اُس نے کہا سلام۔ اُنہوں نے پاس آکر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ اِس پر یسوع نے اُن سے کہا ڈرو نہیں۔ جاؤ میرے بھائیوں کو خبر دو تاکہ گلیل کو چلے جائیں، وہاں مجھے دیکھیں گے" (متی ٢٨: ١-١٠)۔

موت مسایاح کو اپنے قبضے میں نہ رکھ سکی۔ چونکہ اُس کا اپنا کوئی گناہ نہ تھا اِس لئے خدا نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا۔ اُس نے نہ صرف دنیا کے گناہ کی سزا بھگتی بلکہ اُس سزا پر غالب بھی آیا۔ اُس نے موت کو فتح کر لیا۔

شیطان اور اُس کی بدروحیں (شیاطین) کانپ اُٹھے ہوں گے۔

مذہبی راہنما غصے سے بدحواس ہو رہے تھے۔

"جب وہ (عورتیں جنہوں نے ابھی ابھی اپنے جی اُٹھے خداوند کو دیکھا تھا) جا رہی تھیں تو دیکھو پہرے والوں میں سے بعض نے آ کر تمام ماجرا سردار کاہنوں سے بیان کیا، اور اُنہوں نے بزرگوں کے ساتھ جمع ہو کر فیصلہ کیا اور سپاہیوں کو بہت سا روپیہ دے کر کہا یہ کہہ دینا کہ رات کو جب ہم سو رہے تھے تو اُس کے شاگرد آ کر اُسے چرا لے گئے۔ اور اگر یہ بات حاکم کے کان تک پہنچی تو ہم اُسے سمجھا کر تم کو خطرہ سے بچا لیں گے۔ پس اُنہوں نے روپیہ لے کر جیسا سکھایا گیا تھا ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہے" (متی ۲۸: ۱۱-۱۵)۔

یسوع کے دشمن جانتے تھے کہ قبر خالی ہے۔ وہ سچائی کو چھپانے کی سر توڑ کوشش کرنے لگے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں کو خبر ہو کہ جس شخص کو ہم نے قتل کیا تھا وہ جی اُٹھا ہے۔

موت کی شکست

باغِ عدن میں خدا نے آدم کو خبردار کیا تھا کہ اگر تم نے اپنے خالق کا ایک حکم توڑا تو تُو ضرور مر جائے گا۔ شیطان نے اِس کا توڑ کرتے ہوئے کہا تھا "تم ہرگز نہ مرو گے!" اور اُس نے آدم اور اُس کی ساری نسل کو موت، تباہی اور ہلاکت

کی راہ پر ڈال دیا۔ ہزاروں سال سے موت مردوں، عورتوں اور بچوں کو اپنے بے رحم چنگل میں جکڑے ہوئے تھی۔ خدا کے بیٹے نے موت کو للکارا، اُسے چیلنج کیا، اُسے شکست دی اور ابدی زندگی کا دروازہ کھول دیا۔

"۔۔۔ جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی سب مسیح میں زندہ کئے جائیں گے" (۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۲۲)۔

ابھی کل کی بات ہے کہ ہماری ایک عمر رسیدہ پڑوسن کہہ رہی تھی۔ مَیں زندگی میں ایک چیز سے ڈرتی ہوں اور وہ ہے موت۔ مَیں یہ موقع ملنے پر بہت خوش ہوا اور اُسے اُس ازلی و ابدی ہستی کے بارے میں بتایا جو موت میں سے گزرا اور زندہ ہوا اور دہشت ناک دشمن پر فتح پائی۔

"پس جس صورت میں کہ لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہیں تو وہ خود بھی اُن کی طرح اُن میں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلہ سے اُس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنی ابلیس کو تباہ کر دے۔ اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار رہے اُنہیں چھڑا لے" (عبرانیوں ۲: ۱۴- ۱۵)۔

فرض کریں کہ یسوع ہمارے گناہوں کی خاطر مر جاتا، لیکن مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتا۔ پھر تو موت اَور بھی زیادہ ہولناک اور ڈراؤنی چیز ہوتی۔

موت پر فتح پانے سے یسوع نے ثابت کر دیا کہ مَیں شیطان کے سب سے بڑے ہتھیار سے اور انسان کے سب سے زیادہ ہولناک اور ڈراؤنے دشمن سے بھی بڑا ہوں۔ چونکہ یسوع موت پر فتح مند ہوا اِس لئے جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں اُنہیں نہ اِس زندگی میں کسی چیز کا ڈر ہے نہ اگلی زندگی میں۔

خدا کا پیغام بے لاگ اور صاف ہے۔ اگر آپ اُس کے بیٹے پر ایمان رکھتے ہیں جس نے آپ کا عوضی ہو کر صلیب پر دکھ اُٹھایا، مر گیا، عالمِ اَرواح میں اُتر گیا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا تو وہ آپ کو گناہ کے پھندے سے رہائی دلائے گا اور ہمیشہ کی زندگی دے گا۔

یہ ساری دنیا کے لئے پیغام ہے جو گناہ کی قید میں ہے:

"۔۔۔ مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتابِ مقدس کے مطابق جی اُٹھا" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۳، ۴)۔

مسیح یسوع سب ایمان لانے والوں سے کہتا ہے:

"چونکہ مَیں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے ۔۔۔ خوف نہ کر۔ مَیں اوّل اور آخر اور زندہ ہوں۔ مَیں مر گیا تھا اور دیکھو، ابدلآباد زندہ رہوں گا۔ اور موت اور عالمِ اَرواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں" (یوحنا ۱۴: ۱۹؛ مکاشفہ ۱: ۱۷، ۱۸)۔

شیطان کو شکست

جب یسوع موت کی قلمرو میں داخل ہوا اور تیسرے دن باہر نکل آیا، تو جنگی اِصطلاحات کے مطابق اُس نے میدان مار لیا اور برتر جگہ پر کھڑا ہو گیا جہاں سے کبھی نہیں ہٹے گا۔ شیطان ایک شکست خوردہ دشمن ہے۔ وہ اور اُس کے شیطان بے جگری سے لڑتے رہیں لیکن ہرگز جیت نہیں سکتے۔

کیا آپ نے دیکھا کہ خدا نے وہ پیش گوئی کیسے پوری کی جس کا اعلان اُس نے باغِ عدن میں اُس دن کیا تھا جب آدم اور حوا نے گناہ کیا تھا؟ اُس نے وعدہ کیا

تھا کہ عورت کی نسل (یسوع) کو سانپ (شیطان) نے زخمی کیا ہے، مگر یہی زخم شیطان کے حشر پر مہر ہیں۔

"خدا کا بیٹا اِسی لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے"

(۱۔یوحنا ۳: ۸)۔

اپنی موت، دفن اور جی اُٹھنے سے یسوع نے گناہ کی لعنت پر فتح پائی جو کہتی تھی "تُو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا" (پیدائش ۳: ۱۹)۔

ہزاروں سال سے موت کا بدبودار عمل آدم کی اولاد کو گلا سڑا کر خاک میں ملا رہا تھا۔ لیکن اب ایک ہستی آ گئی جس کا بدن لوٹ کر خاک میں نہیں ملا۔

اُس کا جسم قبر میں کیوں نہ سڑا؟

موت کا اُس پر کوئی اختیار نہ تھا کیونکہ وہ بے گناہ تھا۔ کوئی ایک ہزار سال پہلے داؤد نبی نے کہہ دیا تھا، "تُو نہ میری جان کو پاتال میں رہنے دے گا، نہ اپنے مقدّس کو سڑنے دے گا" (زبور ۱۶ : ۱۰)۔

اُس مقدس ہستی نے ـــ ہمارے لئے ـــ شیطان اور موت پر فتح پائی۔

شہادتیں

یسوع کے جی اُٹھنے کی شہادتیں بہت سی ہیں اور یقینی ہیں:

(متی باب ۲۸، مرقس باب ۱۶؛ لوقا باب ۲۴؛ یوحنا باب ۲۰، ۲۱؛ ۱۔کرنتھیوں باب ۱۵۔)

قبر خالی تھی۔

لاش کہیں موجود نہ تھی۔

خالی قبر سب سے پہلے عورتوں نے دیکھی، فرشتوں کا اعلان سنا، یسوع کو زندہ دیکھا، اُسے چھوا اور اُس سے باتیں کیں۔ اگر اناجیل کا بیان جھوٹ اور من گھڑت ہوتا تو کیا آپ کے خیال میں چاروں آدمی جنہوں نے یہ روئیداد لکھی وہ ہر بات میں اوّل ہونے کا اعزاز عورتوں کو دیتے؟

جی اُٹھنے کے بعد یسوع کے ظہور بہت سے ہیں اور اِن کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں۔ آئندہ سالوں میں سینکڑوں معتبر گواہوں نے گواہی دی کہ وہ ہمارے ساتھ چلتا پھرتا رہا اور باتیں کیں۔

انجیل مقدس میں مذکور گواہوں کے علاوہ اَور بھی بہت سے گواہ ہیں۔ ان میں سے بہتوں نے یسوع کے جی اُٹھنے کو مَن گھڑت ثابت کرنے کی کوشش کی، لیکن بالآخر اِس کے ثبوت میں کتابیں لکھیں کیونکہ زبردست شہادتوں سے اِس کی سچائی کے قائل ہو گئے تھے۔ مثال کے طور پر فرینک موریسن مصنف ــــ پتھر کس نے لڑھکایا؟ (Who Moved the Stone?)، جوش میکڈوویل، مصنف ــــ شہادت، جو فیصلہ کی متقاضی ہے (Evidence that Demands a Verdict) اور سٹروبل لی، مصنف ــــ مسیح کے حق میں دلیل (The Case for Christ)۔

یسوع کے شاگردوں نے اُسے دُکھ اُٹھاتے اور مرتے دیکھا تھا۔ وہ دل شکستہ ہو گئے۔ اُن کی اُمیدیں خاک میں مل گئیں کیونکہ اُنہوں نے غلط سوچا تھا کہ مسایاح کبھی نہیں مرے گا۔ وہ بے دل اور خوف زدہ ہو کر اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ لیکن پھر ایک عجیب واقعہ ہوا۔ اُنہوں نے یسوع کو زندہ دیکھا اب اُنہیں یاد آیا کہ یسوع نے ہم سے کہا تھا کہ مَیں مصلوب ہوں گا مگر تیسرے دن جی اُٹھوں گا۔ آخر کار نبیوں کی باتیں اُن کی سمجھ میں آ گئیں۔

یسوع نے صرف یہی نہیں کہا تھا کہ وہ (یسوع) "تیسرے دن جی اُٹھے گا" (متی ١٦: ٢١)، بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ "جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابنِ آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا" (متی ١٢: ٤٠) ــــ

بہت سے لوگ حجت کرتے اور دلیل دیتے ہیں کہ اگر یسوع کو جمعہ کی شام کو قبر میں رکھا گیا تھا اور صرف اتوار کی صبح تک قبر میں رہا تو یہ پورے دن نہیں بنتے۔ مگر بات یہ ہے کہ جتنا عرصہ یسوع کو قبر میں رہنا تھا وہ سالم اعداد میں بتایا گیا ہے کیونکہ یہودی بول چال کا یہی طریقہ تھا کہ وہ دن کے کسی حصے کو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، پورا دن شمار کرتے تھے (دیکھئے متی ۲۷: ۶۳، ۶۴؛ پیدائش ۴۲: ۱۷، ۱۸؛ ۱۔سموئیل ۳۰: ۱۲، ۱۳؛ آستر ۴: ۱۶ - ۵: ۱)۔

یسوع کی تصلیب اور موت کے بعد اُس کے شاگرد بہت خوف زدہ اور سہمے ہوئے تھے، مگر اُسے زندہ دیکھنے کے بعد وہ اُس کے دلیر اور نڈر گواہ بن گئے۔ وہی پطرس جو خوفزدہ اور پریشان تھا، تھوڑے ہی دنوں بعد اُس نے یروشلیم میں اُن کے سامنے نہایت دلیری سے گواہی دی جنہوں نے یسوع کو صلیب پر چڑھانے کی سازش اور تدبیریں کی تھیں:

"۔۔۔ تم نے اُس قدوس ۔۔۔ اور زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے خدا نے مُردوں میں سے جلایا ۔۔۔ اور اب اے بھائیو! مَیں جانتا ہوں کہ تم نے یہ کام نادانی سے کیا اور ایسا ہی تمہارے سرداروں نے بھی۔ مگر جن باتوں کی خدا نے سب نبیوں کی زبانی پیشتر خبر دی تھی کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا وہ اُس نے اِسی طرح پوری کیں۔ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں" (اعمال ۳: ۱۴ - ۱۹)۔

اب یسوع کے شاگردوں کو اُس کی خاطر جس نے اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشی کوئی مصیبت اور اذیت برداشت کرنا مشکل نہ رہا۔

مسیح کے شاگردوں کو (جو مسیحی بھی کہلاتے تھے، ہیں) ٹھٹھوں میں اُڑایا جاتا تھا، قید میں ڈالا جاتا تھا، بینت اور کوڑے لگائے جاتے تھے۔ بہتوں کو خداوند یسوع کی گواہی دینے کے باعث قتل کیا گیا۔ خود پطرس کو ایذائیں دی گئیں

اور تاریخ کے مطابق آخر کاراُ سے سر کے بل صلیب دی گئی۔ لیکن پطرس اور دوسرے شاگردوں نے ساری ایذاؤں کو خوشی سے قبول کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہمارے منجی اورخداوند نے موت اورعالمِ اَرواح پر فتح پائی ہے (اعمال ۱۱: ۲۶؛ ۲۶: ۲۲- ۲۸؛ ۱- پطرس ۴: ۱۶)۔ وہ جانتے تھے کہ خدا نے ہمیں معافی، راست بازی اورہمیشہ کی زندگی عطا کی ہے۔ اب اُنہیں موت کا کوئی ڈر نہ تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس لمحے یہ جسمانی بدن موا ہماری ابدی روح اورجان اُسی لمحے آسمان میں خداوند کے ساتھ ہو گی (۲- کرنتھیوں ۵: ۸)۔

اب کوئی چیز، کوئی حالات اُنہیں ڈرا نہیں سکتے تھے۔ اُن کے پاس اِس دنیا کے لئے ایک پیغام تھا۔ اور یہ پیغام اُنہیں اپنی جانوں سے بھی زیادہ قیمتی تھا۔

"۔۔۔ وہ عدالت سے اِس بات پر خوش ہو کر چلے گئے کہ ہم اُس کی خاطر بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے" (اعمال ۵: ۴۱)۔ پطرس کو قید میں ڈالا اورپیٹا گیا (اعمال باب ۵، مزید دیکھئے اعمال باب ۱۲)۔ یسوع نے بتا دیا تھا کہ پطرس شہادت کی موت پائے گا (یوحنا ۲۱: ۱۸، ۱۹)۔

قدیم شہر اتھینے کے لوگ تشکیک پرست تھے۔ وہ ہر بات کی تحقیق کرنے پر زور دیتے تھے۔ ایک مسیحی وہاں پہنچا تو اُس کی باتیں سن کر وہ اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ دیکھئے کہ اُس نے اُنہیں پیغام دیتے ہوئے کیا کہا:

"۔۔۔ پس خدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں کیونکہ اُس نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت اُس آدمی کی

معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے جِلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے" (اعمال ۱۷: ۳۰، ۳۱)۔

اُس نے جو نتیجہ پیش کیا وہ سیدھا اور صاف تھا ــــ توبہ کرو! مت سوچو کہ تم اپنے آپ کو خدا کی یقینی عدالت سے بچا سکتے ہو! بلکہ اُس منجی پر کامل بھروسا رکھو جس نے تمہارے گناہوں کی خاطر اپنا خون بہایا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

مثبت ثبوت

ہم کس طرح یقین کر سکتے ہیں کہ یسوع دنیا کا منجی اور منصف ہے؟ ہم نے اِس کا جواب ابھی ابھی پڑھا ہے۔ خدا نے "اُسے مُردوں میں سے جِلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے۔"

اَور کیا ثبوت چاہئے کہ یسوع ہی واحد منجی ہے؟ ہم اپنا ابدی انجام، اپنی آخرت کسی دوسرے کے حوالے کیوں کریں؟ اِس کے لئے کسی دوسرے پر ایمان کیوں رکھیں؟

کیسا المیہ ہے کہ دنیا اُن مردہ انسانوں کی تعظیم کرتی ہے جو زندگی بھر خدا کے بیان اور پیغام کی تردید کرتے رہے۔ جب یسوع نے موت کو مغلوب کر لیا ہے اور نبیوں کی باتوں کو پورا کر دیا ہے تو پھر کوئی شخص کیوں یہ پسند اور فیصلہ کرے کہ مَیں کسی ایسے انسان پر بھروسا رکھوں جو موت پر فتح نہیں پا سکا اور جو ساری عمر خدا کے کلام کی تکذیب اور تردید کرتا رہا؟

جیسے خدا پوری ہو چکی نبوت اور پیش گوئی سے ناقابلِ تردید ثبوت فراہم کرتا ہے کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے اُسی طرح یسوع کا تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھنا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ صرف وہی ہمیں ابدی موت سے بچا کر ابدی زندگی دے سکتا ہے۔

ساری قوموں کا منجی

پاک صحائف بالکل واضح اور صاف ہیں کہ یسوع کی موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا پیغام "ساری دنیا اور سارے لوگوں" کے لئے ہے۔ اِس حقیقت پر زور دینا چاہئے کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یسوع صرف یہودیوں کے لئے آیا۔ یہ بات قطعی جھوٹ ہے۔

بعض لوگ مثال دیتے ہیں کہ یسوع نے ایک غیر یہودی عورت سے کہا کہ "مَیں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اورکسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی ۱۵: ۲۴)۔ لیکن وہ لوگ یہ نہیں بتاتے کہ یسوع نے اُس عورت کی بیٹی کو شفا بھی دی۔ غیر یہودیوں کے لئے یسوع کے ترس اور رحم اور اُن کے لئے اُس کی خدمت کی مثالوں کے لئے دیکھئے متی ۱۲: ۴۱، ۴۲؛ ۲۱: ۲۳ - ۴۳؛ لوقا ۹: ۵۱؛ ۱۰: ۳۰ - ۳۴؛ ۱۷: ۱۱ - ۱۹؛ یوحنا باب ۴؛ ۱-یوحنا ۲: ۱، ۲؛ لوقا ۲۴: ۴۵ - ۴۸۔

یہ بات درست ہے کہ مسایاح کی زمینی خدمت کا مرکز یہودی تھے، لیکن اُس کا اُس قوم کے پاس آنے کا مقصد ساری دنیا کو نجات مہیا کرنا تھا۔ اِس سے سات سو سال پہلے یسعیاہ نے وہ وعدہ قلم بند کیا جو خدا نے اپنے بیٹے سے کیا تھا "۔۔۔ مَیں تجھ کو قوموں کے لئے نور بناؤں گا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے کناروں تک پہنچے" (یسعیاہ ۴۹: ۶)۔

مسیح اِس دنیا میں آیا تو جانتا تھا کہ یہودی راہنما مجھے اپنا بادشاہ ماننے سے انکار کریں گے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُن کے اِس طرح رد کرنے کے ذریعے سے مَیں گناہ کی سزا اُٹھاؤں گا، اِس کی قیمت ادا کروں گا اور ساری دنیا کو نجات پیش کروں گا۔

"وہ دنیا میں تھا اوردنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اوردنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ وہ اپنے گھر آیا اوراُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں "خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا" (یوحنا ۱: ۱۰، ۱۲)۔

میرے دوستو! خدا آپ سے محبت رکھتا ہے اوروہ آپ کو اِس لائق، اِتنا قیمتی سمجھتا ہے کہ اپنے بیٹے کی جان آپ کے لئے قربان کرے۔ تاہم --- وہ آپ کو ایمان لانے پر مجبورنہیں کرے گا۔

اُس نے یہ انتخاب ـــ یہ فیصلہ آپ پر چھوڑدیا ہے۔

"--- کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا ۳: ۱۶)۔

ساری غلط فہمیاں ختم

جس دن یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا اُسی دن وہ دو شاگردوں کے ہمراہ چلا اوراُن سے گفتگو کی۔ وہ شاگرد ابھی تک حیران اورپریشان تھے کیونکہ اُن کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ مسایاح کے لئے کیوں ضروری تھا کہ اپنا خون بہائے اورپھر جی اُٹھے۔ یسوع نے اُن سے کہا کہ:

"اے نادانو اورنبیوں کی سب باتوں کو ماننے میں سست اعتقادو! کیا مسیح کو یہ دُکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرورنہ تھا؟ پھر موسیٰ سے اورسب نبیوں سے شروع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دیں" (لوقا ۲۴: ۲۵ - ۲۷)۔

آخرکاراُن کی اُلجھن دُورہوئی۔ معاملہ سمجھ میں آگیا۔ مسایاح دنیاوی سیاسی دشمنوں کو زیر کرنے نہیں آیا تھا۔ وہ اُن سے بڑے اور ظالم اور سنگدل دشمنوں ــ شیطان، گناہ، موت اوردوزخ کی سرکوبی کرنے آیا تھا!

اُسی دن رات کویسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا جب وہ یروشلیم میں اُس بالا خانے میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں اُن کی رہائش تھی۔ اُس نے اُنہیں اپنے چھدے ہوئے ہاتھ اورپاؤں دکھائے۔ اُن کے سامنے کچھ کھایا اورپھراُن سے کہا:

"یہ میری وہ باتیں ہیں جو مَیں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اورزبورمیں میری بابت لکھی ہیں وہ پوری ہوں۔ پھراُس نے اُن کا ذہن کھولا کہ کتابِ مقدس کو سمجھیں اوراُن سے کہا یوں لکھا ہے کہ مسیح دکھ اُٹھائے گا اورتیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا اوریروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُس کے نام سے کی جائے گی۔ تم اِن باتوں کے گواہ ہو" (لوقا ۲۴: ۴۴۔ ۴۸)۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم ساری قوموں کے لئے "اِن باتوں کے گواہ ہو۔" اُن کا پیغام سیدھا اور صاف تھا کہ خداوند نے آسمان سے آکر سارے زمانوں کے سارے انسانوں کے گناہ کی سزا برداشت کی، گناہ کی قیمت ادا کردی اور سب کے لئے موت پر فتح پائی۔ جہاں بھی توبہ ہوتی ہے اوراُس کے ساتھ مسیح اوراُس کے فدیے کے کام پر ایمان لایا جاتا ہے وہاں خدا کامل معافی اورسچا اطمینان عطا کرتا ہے۔

آرام کی دعوت

تخلیق کے کام کے ساتویں دن کو ایک دفعہ پھر یاد کریں۔

اُس دن خداوند خدا نے کیا کیا؟ اُس نے آرام کیا (خروج ۳۱: ۱۷)۔

اُس نے کیوں آرام کیا؟ اُس نے اِس لئے آرام کیا کہ اُس کا کام "پورا / مکمل" ہوگیا تھا۔ "---خداوند اپنے کام سے جسے وہ کرتا تھا ساتویں دن فارغ ہوا" (پیدائش ۲: ۲، ۳)۔

خدا کے تخلیق کے کام میں کسی اضافے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ کام "پورا / مکمل" ہوگیا تھا۔ اِسی طرح خدا کے فدیے کے کام میں بھی کسی اضافے کی ضرورت نہیں۔ وہ مکمل ہو چکا ہے۔

خدا نے کائنات بنانے کا کام پورا کیا تو وہ خوش ہوا اور اُس نے آرام کیا۔ اب وہ آپ کو اور مجھے دعوت دیتا ہے کہ اُس کے نجات کے پورے کئے ہوئے کام سے خوش ہوں، آرام کریں "کیونکہ جو اُس کے آرام میں داخل ہوا اُس نے بھی خدا کی طرح اپنے کاموں کو پورا کر کے آرام کیا" (عبرانیوں ۴: ۱۰)۔

دنیا بھر کے لاکھوں مذہب پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ "کچھ بھی پورا نہیں ہوا، سب کچھ ادھورا ہے۔ یہ کرو، وہ کرو۔ اَور زیادہ کوشش کرو۔" مگر یسوع کہتا ہے "اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تم کو آرام دوں گا" (متی ۱۱: ۲۸)۔

جو کچھ خدا نے آپ کے لئے کیا ہے کیا آپ اُس میں آرام پاتے اور خوش ہوتے ہیں؟

خداوند کے ساتھ چالیس دن

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد خداوند یسوع چالیس دن تک اپنے شاگردوں کے ساتھ رہا۔ اُس نے اُنہیں خدا کی بادشاہی کے بارے میں بہت سی

باتیں سکھائیں۔ وہ اُسے غور سے دیکھتے تھے۔ اُنہوں نے اُس کے جی اُٹھے بدن کو چھوا۔۔ ہمیشہ رہنے والا جلالی بدن جو زمان و مکان کے بندھنوں سے آزاد ہے۔ ایسا ہی بدن ایک دن سارے ایمان داروں کو ملے گا۔

شاگرد یسوع کے ساتھ چلے پھرے، اُس کے ساتھ کھانا کھایا اور باتیں کیں۔ اُس نے اُنہیں یاد دلایا کہ بہت جلد مَیں تمہارے پاس سے چلا جاؤں گا، لیکن میرا باپ روح القدس کو بھیجے گا۔ وہ تمہارے اندر سکونت کرے گا۔ اُس کا روح تمہاری راہنمائی کرے گا، تمہیں طاقت اور توفیق دے گا کہ ساری قوموں کو میری گواہی دے سکو۔ پھر ایک دن مَیں ۔۔ یسوع ۔۔ زمین پر واپس آؤں گا اور کامل راستی سے دنیا کی عدالت کروں گا۔

جی اُٹھنے کے بعد چالیسویں دن یسوع زیتون کے پہاڑ پر اپنے شاگردوں سے ملا۔ یہ پہاڑ یروشلیم کے مشرق میں ہے۔ اب وہ دن آگیا تھا کہ یسوع "اپنے باپ کے گھر" کو واپس جائے (یوحنا ۱۴: ۲)۔

آسمان پر جانا

یسوع نے "اُن سے مل کر اُن کو حکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پورا ہونے کے منتظر رہو جس کا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا، مگر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے۔۔۔ جب روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔" یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اوپر اُٹھا لیا گیا اور ایک بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اُس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آ

کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی
طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا
ہے اِسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا
ہے" (اعمال ۱: ۴-۱۱)۔

آسمان پر فتح کا جشن

جیسے نبیوں نے پیش گوئی کی تھی خدا کے بیٹے نے "عالمِ بالا کو صعود فرمایا" (زبور۶۸: ۱۸؛ ۱۱۰: ۱؛ زبور۲۴)۔ وہ ہستی جس نے کوئی تینتیس سال پہلے آسمان کے فرشتوں کی حمد وثنا کے بدلے انسانوں کے ٹھٹھوں کو بخوشی قبول کیا تھا اب وہ واپس اپنے گھر جا رہا تھا! لیکن اب بات بالکل فرق تھی۔ وہ جس نے انسان کو اپنی صورت اور شبیہ پر پیدا کیا تھا اب وہ خود انسان کی صورت اور شبیہ پر تھا۔

پاک کلام نے یسوع کے آسمان پر جانے کے بارے میں کوئی تفصیلات نہیں دی ہیں۔ لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ یہ پُر جلال واپسی تھی۔

ہم تصور کر سکتے ہیں کہ فرشتوں کا بے شمار لشکر پرے باندھے کھڑا ہے، آدم کی نسل سے مخلصی یافتہ انسان قطاروں میں کھڑے ہیں۔ سب دم بخود ہیں کیونکہ خداوند آسمان کے پھاٹک سے داخل ہونے کو ہے۔ وہ اُسے خدا کا بیٹا اور جلال کا خداوند کی حیثیت سے تو اچھی طرح جانتے تھے، لیکن آج اُس سے ابنِ آدم اور خدا کے برّے کی حیثیت سے ملاقات ہو گی۔

سارا آسمان خاموش ہے!

پھر نرسنگوں کی ہم آہنگ آواز سے خاموشی یک دم ٹوٹتی ہے اور ایک فرشتہ بلند آواز سے اعلان کرتا ہے "اے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو۔ اے ابدی دروازو! اونچے ہو جاؤ اور جلال کا بادشاہ داخل ہو گا" (زبور۲۴: ۷)۔

پھاٹک پورے کھل جاتے ہیں اور فاتح، خدا کا اپنا بیٹا، کلمہ، برّہ، لڑائی میں زخم خوردہ ابنِ آدم، یسوع داخل ہوتا ہے۔ ثنا خوان ہجوم میں سے گزرتا ہوا باپ کے تخت کے پاس آتا ہے۔ مڑ کر آدم کی نسل کے مخلصی یافتہ اَن گنت ہجوم کو دیکھتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے۔

یسوع "عالمِ بالا پر کبریا کی دہنی طرف بیٹھا" کیونکہ اُس نے خود "ہمارے گناہوں کو دھو" ڈالا ہے (عبرانیوں ۱: ۳)۔ "۔۔۔ ہر ایک کاہن تو کھڑا ہو کر ہر روز عبادت کرتا ہے اور ایک ہی طرح کی قربانیاں بار بار گزرانتا ہے جو ہرگز گناہوں کو دُور نہیں کر سکتیں، لیکن یہ شخص ہمیشہ کے لئے گناہوں کے واسطے ایک ہی قربانی گزران کر خدا کی دہنی طرف جا بیٹھا۔۔۔" (عبرانیوں ۱۰: ۱۱، ۱۲؛ مزید دیکھئے عبرانیوں ۸: ۱؛ ۱۲: ۲؛ مکاشفہ ۳: ۲۱)۔

کام (مشن) پورا ہوا۔

مخلصی یافتہ لوگوں کا ہجوم اُسے سجدہ کر کے اور ہم آواز ہو کر کہتا ہے،

"ذبح کیا ہوا برّہ ہی قدرت۔۔۔ تمجید اور حمد کے لائق ہے۔"
(مکاشفہ ۵: ۱۲)

کیسا بڑا اور شاندار جشن ہوا! اور ہو رہا ہے! اور ابد تک ہوتا رہے گا!

باب ٢٦

Ch 26 Religious and far from God pic

دین دار مگر خدا سے دُور

آپ نے یہ ضرب المثل تو سنی ہو گی:

پیچھے مڑ کر دیکھیں تو بصارت ہمیشہ ٢٠/٢٠ ہوتی ہے۔ بصارت ناپنے کے پیمانے کے مطابق ٢٠/٢٠ کا مطلب ہے کہ بصارت بالکل درست ہے اور آپ کو عینک کی ضرورت نہیں۔

پیچھے مڑ کر دیکھنے کا مطلب ہے اُن باتوں کو دیکھنا جو (ماضی میں) ہو چکی ہیں۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے میں وہ طریقہ کار دیکھ سکتے ہیں جو ہمیں یا کسی دوسرے کو اختیار کرنا چاہئے تھا۔ لیکن وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ سانپ نکل گیا لکیر پیٹنے سے کیا حاصل!

لیکن جب معاملہ ہو اُن باتوں اور پیغام کو سمجھنے کا جو خدا نے صدیوں میں ظاہر کیا تو مُڑ کر دیکھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ بڑی بڑی رکاوٹوں پر غالب آنے میں مدد ملتی ہے۔ سچائی اور جھوٹ میں، صحیح اور غلط میں اِمتیاز کر سکتے ہیں۔ اِسی لئے یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا:

> "۔۔۔ مبارک ہیں تمہاری آنکھیں اِس لئے کہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اِس لئے کہ سنتے ہیں کیونکہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنیں" (متی ١٣: ١٦، ١٧)۔

ہم جو مسایاح کی پہلی آمد کے بعد کے زمانہ میں پیدا ہوئے مبارک ہیں کیونکہ ہم پیچھے مڑ کر تاریخ کو دیکھ سکتے ہیں اور مکمل ہوئے صحائف (بائبل مقدس) کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور خدا کے کامل منصوبے کو صفائی سے دیکھ سکتے ہیں۔

اِس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اور اِس سفر کے دوران ہم نے پاک صحیفوں میں سے جو کچھ دیکھا اور سیکھا ہے اُسے یاد رکھتے ہوئے آیئے ہم ایک دفعہ پھر "شروعات کی کتاب" (پیدائش کی کتاب کی طرف رجوع ہوں)۔

قائن اور ہابل کے وا ؔعہ پر دوبارہ غور

پیدائش کی کتاب کا چوتھا باب بالکل صاف اور واضح ہے۔ قائن اور ہابل دونوں گناہ کے مسئلے کے ساتھ پیدا ہوئے تھے۔ وہ جوان ہوئے تو ہر ایک نے خدا کی پرستش کرنے کی کوشش کی لیکن صرف ایک ہی مقبول ٹھہرا۔

> "خداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا" (پیدائش ۴:۴)۔

ہم نے گنہگاروں کے نجات دہندہ یسوع کے بارے میں سن لیا ہے۔ اِس لئے اب بائبل مقدس کے مطابق پیچھے مڑ کر دیکھنے سے یہ سمجھنا آسان ہو جائے گا کہ ہزاروں سال پہلے خدا نے کیوں "ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا" اور خدا نے کیوں "قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔"

ہابل کا ذبح کیا ہوا برّہ خدا کے برّے کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو گنہگاروں کی خاطر اپنا خون بہائے گا۔ قائن کے کھیت کے پھل یسوع کی طرف اشارہ نہیں کر رہے تھے۔

ہابل آگے کو (مستقبل) دیکھتا تھا کہ جو کچھ ہو گا۔ آج ہم پیچھے کو دیکھتے ہیں جو کام یسوع نے اپنے مرنے اور جی اُٹھنے سے ہمارے لئے پورا کر دیا ہے۔

"۔۔۔ یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے" (۱۔یوحنا ۱: ۷)۔

نجات بخش ایمان

خدا نے ہابل کو بھی اُسی طرح معاف کیا جس طرح آج گنہگاروں کو معاف کرتا ہے۔ جب بھی کوئی گنہگار اپنی ناراستی کا اِقرار کرتا ہے اور خداوند اور اُس کی نجات پر بھروسا کرتا ہے تو اُسے معافی ملتی ہے اور خدا کی راست بازی کی بخشش عطا ہوتی ہے۔ ہر زمانے کے نبیوں اور ایمان داروں کے ساتھ یہی ہوا ہے۔

مثال کے طور پر جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا ہے "ابرہام خداوند پر ایمان لایا اور اِسے اُس (خدا) نے اُس (ابرہام) کے حق میں راستبازی شمار کیا" (پیدائش ۱۵: ٦)۔ "ابرہام خدا پر ایمان لایا" کا مطلب ہے کہ ابرہام کو یہ یقین اور اعتبار تھا کہ جو کچھ خدا نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ ابرہام نے خدا کی بات کا یقین کیا۔ اُس کا ایمان صرف خدا پر تھا۔

ابرہام نبی کی طرح داؤد بادشاہ بھی خدا کے وعدوں پر ایمان رکھتا تھا۔ داؤد بڑی خوشی سے لکھتا ہے "مبارک ہے وہ جس کی خطا بخشی گئی اور جس کا گناہ ڈھانکا گیا۔ مبارک ہے وہ آدمی جس کی بدکاری کو خداوند حساب میں نہیں لاتا" (زبور ۳۲: ۱، ۲)۔ داؤد نے یہ بھی کہا "یقیناً بھلائی اور رحمت عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہیں گی اور مَیں ہمیشہ خداوند کے گھر میں سکونت کروں گا۔"

(زبور ۲۳: ٦)

جو لوگ یسوع کے اِس دنیا میں آنے سے پہلے ہو گزرے مثلاً ہابل، ابرہام اور داؤد، اُن کا گناہ ڈھانکا گیا کیونکہ وہ خداوند خدا اور اُس کے منصوبے پر ایمان لائے۔ اور جب یسوع موا تو اُن کے گناہ کا قرض حساب کی کتابوں سے ہمیشہ کے لئے منسوخ کر دیا گیا۔

آج ہم یسوع کے دنیا میں آنے کے بعد کے زمانے میں جی رہے ہیں۔ خدا کی خوش خبری یہ ہے کہ خداوند یسوع نے اپنی عوضی (کی) موت اور فاتحانہ جی اُٹھنے سے جو کچھ کیا اگر آپ اُس پر ایمان لاتے ہیں تو خدا اپنی حساب کی کتابوں سے آپ کے گناہ کا قرض مٹا دے گا۔ اور مسیح کی راست بازی آپ کے کھاتے میں لکھ دے گا اور ضمانت دے گا کہ آپ "ہمیشہ خداوند کے گھر میں" سکونت کریں گے۔

اگر آپ ایمان لائیں تو یہ سب کچھ ـــ اور اِس سے بھی زیادہ کچھ آپ کا ہو گا۔ یسوع پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ اُس پر اور جو کچھ اُس نے آپ کے لئے کہا ہے اُس پر پورا ایمان رکھنا۔ ایمان کے مطلب کو بہتر طور سے سمجھنے کے لئے تصور کریں کہ آپ ایک کمرہ میں داخل ہوتے ہیں جس میں بہت سی کرسیاں ہیں۔ کئی تو ٹوٹی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ بعض کمزور اور ٹوٹنے کے قریب ہیں۔ بعض بہت اچھی نظر آ رہی ہیں۔ مگر اچھی طرح معائنہ کرنے کے بعد آپ کو پتا چلتا ہے کہ اُن میں بھی کمزوریاں ہیں اور قابلِ اعتبار نہیں۔ اور آپ سوچتے ہیں کہ اِس کمرہ میں ایک بھی مضبوط کرسی نہیں ہے۔ عین اُسی وقت آپ کی نظر ایک کرسی پر پڑتی ہے جو صاف نظر آتی ہے کہ مضبوط ہے اور اچھی طرح بنائی گئی ہے۔ آپ آگے بڑھ کر اُس پر بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ نے اُس کا بھروسا کیا اور اُس پر آرام کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ کرسی میرا بوجھ برداشت کرے گی اور مجھے نہیں گرائے گی۔ مجھے شرمندہ نہیں کرے گی۔

جو لوگ مسیح پر اور اُس کے مکمل کئے ہوئے کام پر بھروسا رکھتے ہیں وہ اُنہیں ہرگز مایوس اور شرمندہ نہیں ہونے دے گا۔

مہلک ایمان

ہمارا ایمان اِتنا ہی اچھا ہے جتنی وہ چیز یا وہ شخص اچھا ہے جس پر ہم نے ایمان رکھا ہے۔ ایمان تو سب ہی رکھتے ہیں، لیکن سب ایک ہی پر ایمان نہیں رکھتے۔

ہابل نے خدا پر، اور اُس کے معاف کرنے اور راست باز ٹھہرانے کے طریقہ پر ایمان رکھا۔ قائن نے اپنے خیال، اپنے منصوبے اور اپنی کوششوں پر ایمان رکھا۔

جو لوگ اپنے گناہ کے بارے میں خدا کی تشخیص اور طریقہ علاج کا انکار کرتے ہیں اُنہیں ہم اُس سپیرے سے تشبیہ دے سکتے ہیں جسے مَیں نے ٹی وی پر دیکھا۔ اُسے ایک ناگ نے ڈس لیا۔ لیکن اُس نے تریاق کا ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیا جس سے اُس کی جان بچ سکتی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ مَیں اِتنا طاقتور ہوں کہ سانپ کے زہر کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔

اُس کے انتخاب ـــ اُس کے فیصلے نے اُس کی جان لے لی۔

پاک کلام بالکل صاف اور واضح ہے۔ خدا کی نجات کے بجائے اپنی کوششوں پر بھروسا کرنا "قائن کی راہ" پر چلنا اور "ابد تک تاریکی" میں رہنا ہے (یہوداہ ۱: ۱۱ - ۱۳)۔ قائن کا یہ خیال کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے خدا کا مقبول ہو سکتا ہے ہمیشہ ہی خدا کے مخلصی کے منصوبے کا مخالف رہا ہے۔ تاہم آج بھی بہت سے لوگ "قائن کی راہ" سے چمٹے ہوئے ہیں۔

انسان کا معیار

ایک دن چند خدا پرست اوردین دار یہودیوں نے یسوع سے پوچھا "ہم کیا کریں کہ خدا کے کام انجام دیں؟ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ" (یوحنا ٦: ٢٨ - ٢٩)۔ یہ سوال پوچھنے والے لوگ "کام کرنا" چاہتے تھے۔ یسوع نے اُن سے کہا، "اُس (مسیح) پر ایمان لاؤ۔"

جس اُلجھن اورکج فہمی کا اظہار اُن یہودیوں نے کیا وہ دنیا کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے۔ میری بہن اوراُس کا شوہر پپوا نیوگنی کے پہاڑی علاقہ میں رہتے ہیں۔ وہ اوراُس کے ہم خدمت آبادیوں سے دُور رہنے والے قبائلیوں کی عملی مدد کرتے ہیں اوراُنہیں واحد حقیقی خدا اوراُس کے ابدی زندگی کے پیغام کے بارے میں سکھاتے ہیں۔ اُن کے ایک ہم خدمت کی طرف سے مجھے ایک خط ملا جس میں اُس نے ایک قبائلی آدمی کے ساتھ گفتگو کا ذکر کیا۔ یہ آدمی "خدا کی گفتگو" سنتا رہا تھا۔ پپوا کے لوگ بائبل مقدس کو "خدا کی گفتگو" کہتے ہیں۔

> یسوع "زندگی کی روٹی" کے موضوع پر پیغام سننے کے بعد اُس آدمی نے کہا، "یہ تو بہت ہی آسان ہے۔ مَیں ساری عمر محنت کرتا رہا ہوں کہ بہشت میں جانے کا حق کمالوں اور خدا کی نظروں میں پاک ٹھہروں۔ اوراب آپ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہمیں صرف یہ کرنا ہے کہ یسوع پر ایمان رکھیں؟"
>
> مَیں نے اُس سے کہا کہ یسوع نے کیا کہا ہے، "مَیں زندگی کی روٹی ہوں" (یوحنا ٦: ٢٥)۔ پھر مَیں نے اُسے یوحنا ٦: ٢٩ دوبارہ پڑھنے کو کہا "خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔" اُس نے یوحنا ٣: ١٦ بھی پڑھا "۔۔۔ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" مَیں نے اُس سے پوچھا "کیا خدا کو

ہماری مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ گویا وہ ایسا قادر نہیں کہ ہمیں بچا سکے؟''

وہ ہنس کر کہنے لگا" ہرگز نہیں! خدا کو ہماری مدد کی ضرورت نہیں۔"

"اچھا، تو خدا کے کلام کے مطابق کیا ہمیں بہشت میں لے جانے کے لئے خدا کو ہماری مدد کی ضرورت ہے؟"

اُس آدمی نے لمبا سانس لیا اور سوچتا ہوا چلا گیا۔

خدا کا پیغام بالکل واضح ہے۔ اِس کے باوجود دنیا بھر میں لوگ اِس تصور کو گلے سے لگائے ہوئے ہیں کہ عدالت کے دن خدا ہمارے نیک اعمال اور بُرے اعمال کو بڑے سے ترازو کے پلڑوں میں ڈالے گا۔ وہ سوچتے ہیں کہ اگر نیکیوں والا پلڑا ذرا سا بھی جھک گیا مثلاً ۵۱ فیصد یا زیادہ تو ہمیں بہشت میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ لیکن اگر بُرے اعمال والا پلڑا ذرا سا بھی جھک گیا مثلاً ۵۱ فیصد یا زیادہ تو ہمیں دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔

بُرے اعمال کے مقابلے میں نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہونے کا یہ نظام انسان کی زمینی عدالتوں میں تو کہیں استعمال نہیں ہوتا، اور خدا کی آسمانی عدالت میں بھی استعمال نہیں ہوگا۔

Scales pic

اِس پر غور کریں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کی ابدی منزل کا فیصلہ آپ کے نیک اعمال اور نیت کی بنیاد پر کرے؟

شکر ہے کہ یہ "ترازو والا نظریہ" خدا کی کتاب (بائبل مقدس) میں نہیں ہے۔

خدا کا معیار

خدا کاملیت کا تقاضا کرتا ہے۔

صرف وہی لوگ خدا کے ساتھ سکونت کر سکتے ہیں جو اُس کی راست بازی کی بخشش کو قبول کر لیتے ہیں۔ عدالت کے دن آپ کی حساب کی کتاب میں گناہ کا ایک ننھا سا دھبا بھی پایا گیا تو آپ بہشت میں داخل نہیں ہوں گے۔

خدا کے نزدیک گناہ ایسا ہی گھنونا اور کریہہ ہے جیسے ہمارے صحن میں کوئی گلتی سڑتی لاش ہمارے نزدیک گھنونی اور کریہہ ہوتی ہے۔ کیا لاش پر عطر چھڑکنے سے اُس کی بدبو اور گھن اور نجاست دُور ہو جائے گی؟ اِسی طرح ہم کتنی بھی مذہبی رسمیں ادا کریں ہماری نجاست اور ناپاکی دُور نہیں ہو گی۔ یہ "نیکیاں" ہمیں خدا کے نزدیک مقبول نہیں بنا سکتیں۔

فقط ایک گناہ خدا کو ایسا نامنظور اورناقابل قبول ہے جیسے ہماری چائے کی پیالی میں ایک قطرہ زہر ہمیں نامنظور ہوتا ہے۔ کیا چائے میں اَور پانی ڈالنے سے اُس کی مارڈالنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی؟ اِسی طرح ہمارے نیک اعمال کتنے ہی زیادہ ہوں وہ ہمیں پاک صاف کر کے ابدی عذاب سے نہیں بچا سکتے۔

جہاں تک ہمارے گناہ کے قرض کو بے باق کرنے کی یا اپنے آپ کو خدا کے حضور راست باز ثابت کرنے کی بات ہے تو ہم ناچار اور بے بس ہیں۔ لیکن خداوند کا شکر ہو کہ ہم بے اُمید نہیں ہیں۔ اُس نے وہ سب کچھ مہیا کر دیا ہے جو اُس کی پاک اور کامل حضوری میں رہنے کے لئے ہمیں درکار اور ضروری ہے۔

ایمان اور اعمال

یسوع مسیح نے گناہ کی پوری سزا برداشت کر لی ہے، گناہ کی پوری قیمت چکا دی ہے۔ اب جو لوگ اُس پر ایمان لاتے ہیں خدا اُن سے کہتا ہے "۔۔۔ کیونکہ تم کو ایمان (جو کچھ مسیح نے ہمارے واسطے کر دیا ہے اُس کا یقین کرنا) کے وسیلے سے فضل (مہربانی اور رحمت جس کے ہم حق دار نہیں) ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے" (افسیوں ۲: ۸، ۹)۔

بہشت میں کوئی ڈینگیں نہیں مارے گا۔

نجات "فضل سے" ہے۔ نجات "خدا کی بخشش" ہے۔ یہ بخشش ہے جس کے ہم حق دار نہیں۔ جسے شکرگزاری کے ساتھ قبول کرنا ہے۔ یہ کوئی اپنی کارکردگی سے جیتا ہوا تمغہ نہیں "تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔" لیکن المیہ یہ ہے کہ بہت سے مذہب پرست لوگ اِس مسئلے کے بارے میں پریشان خیالی یا تذبذب میں مبتلا رہتے ہیں، مشرقِ وسطیٰ کے اُس آدمی کی طرح جس نے یہ خط لکھا:

email

"دین میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ واحد حقیقی خدا پر ایمان ہو، نیک اعمال کریں، برے کاموں سے بچیں۔ یہی ہماری نجات ہیں۔"

ابدی عذاب سے ہماری نجات اور خدا کے ساتھ سکونت کرنے کا حق اگر ہماری اپنی کوششوں پر موقوف ہے تو ہمیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم نے کافی نیکیاں کر لی ہیں اور اپنے آپ کو کافی برے اعمال سے بچایا ہے جن سے ہم بہشت میں جگہ پانے کے حق دار ہو گئے ہیں؟ ہمیں تو نجات کا کبھی یقین نہیں ہو سکتا۔

کوئی تین ہزار سال پہلے یوناہ نبی نے فرمایا تھا "نجات خداوند کی طرف سے ہے" (یوناہ ۲: ۹)۔

اِس کے لئے خدا کی حمد ہو!

"۔۔۔ کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے" (افسیوں ۲: ۸، ۹)۔

خدا کا کلام واضح ہے۔ اپنے آپ کو گناہ کی سزا سے بچانے کے لئے اپنے آپ پر اور اپنے اعمال پر بھروسا کرنا خدا کی نجات کی بخشش کو رد کرنا ہے۔

چنانچہ نیک اعمال کرنے اور گناہ سے بچنے کی کوشش کرنے کی کیا اہمیت ہے؟ اگلی آیت ہمیں بتاتی ہے

"کیونکہ ہم اُسی کی کاری گری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا" (افسیوں ۲: ۱۰)۔

فرق بھی واضح ہے۔ ہمیں نیک اعمال کے سبب سے نجات نہیں ملتی، بلکہ نجات اِس لئے ملتی ہے کہ نیک اعمال کریں۔

"۔۔۔اپنے بزرگ خدا اور منجی ۔۔۔ جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھڑا لے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو" (ططس ۲: ۱۳، ۱۴)۔

اِس کتاب کا دیباچہ ایک دیہاتی ایلڈر کے اِس بیان سے شروع ہوا تھا "اپنے نیک کاموں کی وجہ سے آپ جنت میں جانے کے حق دار ہیں۔"

خدا کا کلام واضح کرتا ہے کہ اُس آدمی کی سوچ غلط ہے۔ کوئی شخص بھی اپنے "نیک اعمال" کی بنیاد پر "جنت میں جانے کا حق دار" نہیں ہوتا۔ البتہ جن لوگوں نے خدا کی نجات کی بڑی بخشش کو قبول کر لیا ہے وہ چاہتے ہیں کہ ہم بُرائیوں سے بچیں اور نیکی کریں تاکہ خدا کی تمجید ہو، خدا کا جلال ظاہر ہو اور دوسروں کو برکت ملے۔

پھل جڑ نہیں ہوتا

نجات ہرگز نیک کاموں سے مشروط نہیں بلکہ نیک کام نجات کا نتیجہ (پھل) ہونے چاہئیں۔ اِسی لئے یسوع نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ:

"مَیں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو" (یوحنا ۱۳: ۳۴، ۳۵)۔

جیسے یسوع لوگوں سے محبت رکھتا اور اُن کی فکر کرتا تھا کیا دوسرے سے ویسے ہی محبت رکھنا نجات کے لئے لازمی شرط ہے؟ نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم میں سے کوئی بھی جنت میں نہ جا سکتا کیونکہ یسوع واحد ہستی ہے جو دوسروں سے کامل اور دائمی محبت رکھتا ہے۔

کیا دوسروں سے محبت رکھنا اور اُن کی فکر کرنا سچے ایمان داروں کی زندگیوں میں محبت کا روزافزوں نتیجہ ہونا چاہیئے؟ جی ہاں، بالکل! "اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔"

خدا کے لوگ اپنے طرزِزندگی سے اپنا ایمان دکھاتے ہیں (یعقوب ۲: ۱۸؛ متی ۵: ۱۳ - ۱٦؛ عبرانیوں باب ۱۱)۔

نجات کی جڑ اور نجات کے پھل میں امتیاز کرنا بہت ضروری ہے۔ مسیح میں ایمان داروں کو شکرگزار ہونا چاہیئے۔ اور نجات کی بخشش (جڑ) کے لئے شکر گزاری اور ممنونیت ظاہر کرنے کی خاطر اُن کو پاک، محبت بھری، بے غرض اور باضابطہ زندگی (پھل) گزارنی چاہیئے۔

خدا کے لوگ نیک کام اِس مقصد سے نہیں کرتے کہ اُس کی نظر میں مقبول ٹھہریں بلکہ اِس لئے کرتے ہیں کہ اُس نے اُنہیں مقبول ٹھہرایا ہے حالانکہ وہ اِس کے حق دار نہیں تھے۔

جھوٹی دین داری

قائن "خود کرو" مذہب کا بانی ہے۔ قربانی کے برہ کے خون کے وسیلے سے خدا کے پاس جانے کے بجائے وہ اپنی سوچ، اپنے نظریے اور اپنی کوشش سے

اُس کے پاس آیا۔ اِس لئے قائن کی دعائیں خدا کے نزدیک گھنونی اورکراہت انگیز تھیں۔

"جو کان پھیر لیتا ہے کہ شریر کو نہ سنے اُس کی دعا بھی نفرت انگیز ہے" (امثال ۲۸: ۹)۔

خدا کے قانون (شریعت) کا تقاضا ہے کہ برّہ یا کسی اَور جائز قربانی کے خون سے گناہ کو ڈھانکا جائے۔ چونکہ قائن نے خدا کے پاس آنے کا یہ تقاضا پورا نہ کیا اِس لئے اُس کی دعا بھی "نفرت انگیز" تھی۔ قائن کے پاس دین داری (مذہب) تھی لیکن وہ جھوٹی دین داری تھی۔ اُس کا نذرانہ موعودہ منجی اور صلیب پر اُس کی موت کی طرف اشارہ نہیں کرتا تھا، جس کے نتیجے میں:

"۔۔۔ خداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کیا پر قائن اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔ اِس لئے قائن نہایت غضب ناک ہوا اور اُس کا منہ بگڑا۔ اور خداوند نے قائن سے کہا تُو کیوں غضب ناک ہوا؟ اور تیرا منہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟ اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہو گا؟" (پیدائش ۴: ۴۔ ۷)۔

خداوند نے بڑی رحمت اور مہربانی سے قائن کے ساتھ بات کی۔ اُسے توبہ کرنے کا موقع دیا ۔۔ کہ اپنے ناراست کاموں سے باز آئے اور خدا کے راست منصوبے کی اطاعت کرے۔ لیکن قائن غضب ناک ہی رہا۔ وہ اپنی کوشش والے دلکش مذہب کے بدلے برّے کے بھیانک خون کی طرف مائل ہونے پر آمادہ نہ ہوا۔ وہ خدا کا نام لے کر سب کچھ اپنے طریقے سے کرنا چاہتا تھا۔

اور یہ طریقہ اُسے کہاں لے گیا؟

عداوتی مذہب

"اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو یوں ہوا کہ قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا اور اُسے قتل کر ڈالا" (پیدائش ۴:۸)۔

قائن نے مستقبل کے اُن مذاہب اور سیاسی نظاموں کے لئے سٹیج لگا دیا جو اُن لوگوں کا مذاق اُڑائیں گے، اُنہیں ایذائیں دیں گے، یہاں تک کہ قتل کر دیں گے جو اُن کے آئین و قوانین اور روایات کو نہیں مانیں گے اور اُن کی پابندی نہیں کریں گے۔

قائن کی طرح آج بھی دنیا بھر میں ایسے "مذہبی" لوگ ہیں جو اپنے مذہب کا دفاع کرنے کے لئے ظلم و ستم اور جبر کرنے اور قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ایسے کاموں سے وہ دنیا میں اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایمان میں کتنے غیر محفوظ ہیں اور اپنے خدا کے بارے میں یقین نہیں رکھتے کہ وہ سب کام اپنے طریقے سے کر سکتا ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک آدمی رہتا ہے جس سے ای میل کے ذریعے میری اکثر خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔ ایک دفعہ اُس نے لکھا:

email

"آخری شخص جس نے میرے روبرو پاک نبی کے بارے میں کفر بکا اگلے ہی لمحے اُسے اپنے سامنے کے تین دانت نگلنے پڑے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ اب وہ کفر بکے گا تو تتلا کر بولے گا۔"

بے دین (کافر یعنی غیر مسلم) ایمان لائیں یا مریں! ــــ اور بس! اُس آدمی کی باتیں اور کام خداوند یسوع کے کلام کے بالکل برعکس ہیں جس نے فرمایا:

"لیکن مَیں تم سننے والوں سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تم سے عداوت رکھیں اُن کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں اُن کے لئے برکت چاہو۔ جو تمہاری بے عزتی کریں اُن کے لئے دعا کرو" (لوقا ۶: ۲۷، ۲۸)۔ اور صلیب پر یسوع نے اپنے مصلوب کرنے والوں کے لئے دعا مانگی "اے باپ! اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں" (لوقا ۲۳: ۳۴)۔

خدا نے حکومتوں پر یہ فرض عائد کیا ہے کہ اپنے لوگوں کی حفاظت کریں اور اُنہیں اختیار دیا ہے کہ "خدا کا خادم" ہونے کی حیثیت سے "تلوار" استعمال کریں، لیکن ذمہ داری کے ساتھ۔ اور جو بُرائی کرے اُسے "خدا کے غضب کے موافق" سزا دیں (دیکھئے رومیوں ۱۳: ۱۔ ۴؛ پیدائش ۹: ۶)۔ لیکن خدا کی سچائی کو پھیلانے کے لئے ظلم اور جبر کا استعمال یسوع کے نمونے اور تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اُس نے فرمایا کہ "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ لیکن مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔ کیونکہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟" (متی ۵: ۴۳۔ ۴۷)۔

اِس کے برعکس قرآن شریف کہتا ہے کہ "جنگ کرو اہلِ کتاب میں سے اُن لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اُس

کے رسول (صلعم) نے حرام قرار دیا ہے اُسے حرام نہیں کرتے اور دینِ حق کو اپنا دین نہیں بناتے۔ (اُن سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں" (سورہ ۹: ۲۹)۔

غیر تائب قائن

ہم قائن کے وا .عہ کی طرف واپس آتے ہیں۔ اُس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ مگر خدا نے اُسے موقع دیا کہ توبہ کرے اور اپنی غلط سوچ اور بُری رَوش سے باز آئے۔

"تب خداوند نے قائن سے کہا تیرا بھائی کہاں ہے؟ اُس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ کیا مَیں اپنے بھائی کا محافظ ہوں؟ پھر اُس نے کہا تُو نے یہ کیا کیا؟ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے۔ اور اب تُو زمین کی طرف سے لعنتی ہوا جس نے اپنا منہ پسارا کہ تیرے ہاتھ تیرے بھائی کا خون لے" (پیدائش ۴: ۹-۱۱)۔

"۔۔۔جو پیغام تم نے شروع سے سنا یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں اور قائن کی مانند نہ بنیں جو اُس شریر سے تھا اور جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔ اور اُس نے کس واسطے اُسے قتل کیا؟ اِس واسطے کہ اُس کے کام بُرے تھے اور اُس کے بھائی کے کام راستی کے تھے" (۱-یوحنا ۳: ۱۱، ۱۲)۔

تحریک دینے والی دو زبردست قوتیں تھیں جنہوں نے قائن کو ہابل کے قتل پر اُبھارا ـــ ابلیس اور حسد (متی ۲۷: ۱۸ سے موازنہ کریں)۔

قائن نے اپنے گناہ کا اعتراف کرنے سے انکارکیا اوربرّے کا خون لے کر حلیمی سے خدا کے پاس آنا منظورنہ کیا، بلکہ "قائن خداوند کے حضور سے نکل گیا" (پیدائش ۴: ۱۶)۔

قائن نے کبھی توبہ نہ کی۔ خدا کے طریقہ کی اطاعت کرنے کے بجائے وہ اپنی روِش اوراپنے خیالات اورمنصوبوں پر چلتا رہا۔ قائن نے ایک ترقی پذیر معاشرت کی بنیاد رکھی۔ لیکن یہ معاشرہ خدا کی سچی اطاعت گزاری سے دُوراور خالی تھا۔ قائن کی طرح اُس کی اولاد ـــ اُس کی نسل کے لوگ بھی خود پرستی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ اندازواطواراپنی تباہی وہلاکت کے سامان خود پیدا کر لیتے ہیں۔

تشکیک پرست ہمیشہ سے سوال کرتےآئے ہیں "قائن نے بیوی کہاں سے کی؟'' پیدائش کی کتاب باب ۵ اِس کا جواب دیتا ہے۔آدم اورحوا کے ہاں اَوربیٹے اوربیٹیاں پیدا ہوئیں۔ صاف ظاہر ہے کہ قائن نے اپنی کسی بہن سے شادی کی۔ اُس وقت جینیات کے لحاظ سے اِس شادی سے کوئی نقصان دہ اثرات نہیں ہو سکتے تھے۔ بعد کے زمانے میں خدا نے نہایت قریبی رشتوں کے ساتھ ایسی شادیوں کی ممانعت کردی۔

اورہابل قتل ہوگیا تواُس کا کیا ہوا؟ ہابل کا بدن واپس خاک میں لوٹ گیا۔ لیکن اُس کی جان اورروح بہشت میں گئی اِس لئے کہ اُس کے ایمان کے باعث خدا نےاُس کے گناہ معاف کردیئے اوراُ سے راستباز ٹھہرادیا تھا(عبرانیوں ۴:۱۱)۔

پیدائش کی کتاب کے چوتھے باب میں لمک کا حال درج ہے۔ وہ قائن سے چھٹی پشت میں تھا۔ اپنے جدِ امجد کی طرح لمک دغاباز، شہوت پرست، انتقام لینے والا اورقاتل تھا۔ اُس کے بیٹوں نے بہت سے سائنسی علوم اورفنونِ لطیفہ

ایجاد کئے اوراُنہیں ترقی دی۔ وہ بہت سی چیزوں کے بارے میں علم رکھتے تھے، لیکن خدا کو نہیں جانتے تھے۔

لوگ نہ صرف خدا کی نجات کی راہ سے ہٹ گئے تھے، بلکہ خدا کی طرزِ زندگی کی راہ سے بھی ہٹ گئے تھے۔

غیر تائب بنی نوع انسان

قائن کی صرف نو پشتوں کے بعد خداوند نے بنی نوع انسان کے بارے میں یہ فتویٰ دیا:

"۔۔۔ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اوراُس کے دل کے تصوراورخیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں" (پیدائش ٦: ٥)۔

نوح نبی کے زمانے تک یہ حال ہو گیا تھا کہ زمین پر صرف نوح اوراُس کا خاندان ہی ایسے لوگ تھے جو اپنے خالق پر ایمان رکھتے تھے۔ انسان کے ہٹ دھرمی کے ساتھ خدا کے کلام کو سننے اوراُس پر دھیان دینے سے انکار کرنے کے باعث ساری دنیا پر سیلاب آیا۔ اپنے فضل سے خدا نے بچ نکلنے کی ایک راہ مہیا کی، لیکن صرف آٹھ افراد نے اِس سے فائدہ اُٹھایا۔ صرف نوح اوراُس کی بیوی اوراُس کے بیٹے سم، حام اوریافت اوراُن تینوں کی بیویاں خدا کے پیغام پر ایمان لائیں (پیدائش باب ٦ تا ٨)۔

"ایمان ہی کے سبب سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آتی تھیں ہدایت پا کر خدا کے خوف سے اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لئے کشتی بنائی جس سے اُس نے دنیا کو مجرم ٹھہرایا اور اُس راست بازی کا وارث ہوا جو ایمان سے ہے" (عبرانیوں ١١: ٧)۔

آج بہت سے سائنس دان بائبل مقدس کے اِس بیان کا مذاق اُڑاتے ہیں کہ ساری دنیا پر سیلاب آیا تھا۔ لیکن کوئی بھی اِس بات کا انکار نہیں کرتا کہ آج کی خشک زمین کسی زمانے میں پانی میں ڈوبی ہوئی تھی اور یہ بھی کہ دنیا کے بڑے بڑے ریگستانوں اور پہاڑی سلسلوں سے لاکھوں بحری فوصل دریافت ہوئے ہیں۔ اور نہ کوئی دھنک (قوسِ قزح) کا انکار کر سکتا ہے جو کئی دفعہ زوردار بارش کے بعد بادلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ البتہ وہ اِس کی اہمیت اور معنی کا انکار کر سکتے ہیں کہ یہ خدا کے وعدہ کا نشان ہے کہ وہ پھر کبھی سیلاب سے ساری دنیا کو ہلاک نہیں کرے گا۔

باغی اور پریشان خیالی کا شکار

طوفانِ نوح کے بعد خدا نے نئے سرے سے آغاز کرنے کا فضل بخشا۔ مگر چند ہی پشتوں کے بعد لوگوں نے اپنے خالق اور مالک کے خلاف پھر بغاوت کی اور اپنے ہی منصوبوں اور تصورات کی پیروی کرنے لگے۔ مثال کے طور پر خدا نے انسانوں کو حکم دیا تھا کہ "پھلو (بارور ہو) اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو" (پیدائش ۱: ۲۸؛ ۹: ۱)۔ لیکن انسانوں نے کیا کرنے کا فیصلہ کیا؟ اُنہوں نے اِس کے بالکل اُلٹ کرنے کا فیصلہ کیا:

> "۔۔۔ پھر وہ کہنے لگے کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر اور ایک بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے بنائیں اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم تمام روئے زمین پر پراگندہ ہو جائیں" (پیدائش ۱۱: ۴)۔

خود پسندی، خود پرستی اور بغاوت کا جذبہ دیکھئے۔ اپنے واسطے خدا کی نیک اور کامل مرضی کی پیروی کرنے کے بجائے اُنہوں نے اپنی عقل اور حکمت کی پیروی کرنے اور اپنے نام کی بزرگی کرنے کا منصوبہ بنایا۔ شاید اُنہوں نے سوچا کہ

ایسا بُرج بنانے سے "جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے" ہم کسی دوسرے ممکنہ سیلاب سے بچ جائیں گے۔ وہ اُن مذہب پرست لوگوں کی مانند تھے جو آج بھی اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ ہم اپنی کوشش سے خدا کے غضب سے بچ جائیں گے۔

خدا نے انسانوں کے ایک جگہ اکٹھے رہنے کے منصوبے کو باطل کر دیا۔ خدا جانتا تھا کہ اِس منصوبے سے بنی نوع انسان بہت جلد بگڑ جائیں گے اور تباہ ہو جائیں گے۔ یہ بات یاد رکھئے کہ انسانی تاریخ کے اِس مرحلے تک "تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی" (پیدائش ۱:۱۱)۔ آئیے، دیکھیں کہ خدا نے کیا کیا۔

> "۔۔۔ خداوند نے کہا دیکھو یہ لوگ سب ایک ہیں اور اِن سبھوں کی ایک ہی زبان ہے۔ وہ جو یہ کرنے لگے ہیں تو اب کچھ بھی جس کا وہ ارادہ کریں اُن سے باقی نہ چھوٹے گا۔ سو آؤ ہم وہاں جا کر اُن کی زبان میں اختلاف ڈالیں تا کہ وہ ایک دوسرے کی بات سمجھ نہ سکیں۔ پس خداوند نے اُن کو وہاں سے تمام رویِ زمین میں پراگندہ کیا۔۔۔''
> (پیدائش ۱۱: ٦-۹)۔

وہ لوگ ایک دوسرے کو اپنی بات سمجھانے کے قابل نہ رہے۔ اِس لئے اُنہوں نے وہ بُرج ادھورا چھوڑ دیا اور ساری دنیا میں پراگندہ ہو گئے، پھیل گئے جیسا کہ شروع سے خدا کا ارادہ تھا۔ اور زبان میں اختلاف کی وجہ سے اُس شہر کا نام بابل ہوا۔ "بابل" کا مطلب ہے "مہمل گفتگو، شور و غوغا"۔

خدا کے منصوبے کو رد کرنے کا نتیجہ ہمیشہ "ابتری یا اِنتشار" ہوتا ہے۔

غلط فہم اکثریت

نوح کے زمانے کے لوگوں سے اورجن لوگوں نے بابل کا بُرج بنانے کی کوشش کی اُن سے ایک سبق حاصل ہوتا ہے کہ:

اکثریت غلطی پر تھی۔

اگرچہ گنہگار انسان اِس حقیقت سے مطمئن تھے کہ لاکھوں لوگ دنیا کے بارے میں ہمارے نظریے سے متفق ہیں تو بھی اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا۔ آج بھی لوگوں کی ایک بڑی اکثریت سوچتی ہے کہ خدا اور اُس کے بارے میں ہمارا نظریہ درست ہے کیونکہ بہت سے دوسرے لوگ بھی اِسی پر ایمان رکھتے ہیں۔

برطانیہ کے ایک آدمی نے یہ ای میل بھیجی:

email

> "اگر آپ دوزخ سے بچنا چاہتے ہیں تو دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتے ہوئے دین کو اختیار کریں۔"

اگر تیزی سے ترقی کرنا یا تعداد میں زیادہ ہونا سچائی کا ثبوت ہے تو پھر قائن کی نسل کے لوگ، نوح کے زمانے کے لوگ اور بابل کے رہنے والے بھی سب سچے تھے —لیکن وہ سچ نہیں تھے، بالکل غلطی پر تھے۔

> "تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں۔ کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سُکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں" (متی ۷: ۱۳، ۱۴)۔

خدا کا نہ رُکنے والا منصوبہ

ہم پھر دنیا کے پہلے خاندان کے بارے میں بیان کی طرف آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہابل کے قتل کے بعد کیا ہوا:

"اورآدم پھر اپنی بیوی کے پاس گیا اوراُس کے ایک اَوربیٹا ہوا اور اُس کا نام سیت رکھا اور کہنے لگی کہ خدا نے ہابل کے عوض جس کو قائن نے قتل کیا مجھے دوسرا فرزند دیا۔ اورسیت کے ہاں بھی ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اُس نے انوس رکھا۔ اُس وقت سے لوگ یہوواہ کا نام لے کر دعا کرنے لگے" (پیدائش ۴: ۲۵، ۲۶)۔

خدا کی خواہش اورمنصوبہ یہ تھا کہ ایسے لوگ ہوں جو مجھ پر بھروسا اورتوکل رکھیں۔ اِس منصوبے کو روکا نہیں جا سکتا تھا۔

"سیت" نام کا مطلب ہے "۔۔۔ کی جگہ مقررکیا گیا" یا "عوضی"۔ حوا نے جان اور سمجھ لیا کہ خدا نے ہابل کے عوض جس کو قائن نے قتل کردیا تھا میرے لئے "ایک اورنسل" مقررکی ہے۔ اورسیت کی نسل سے "عورت کی نسل" پیدا ہوگا جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

کنواری مریم جو یسوع کی ماں بنی وہ سیت کی نسل سے تھی اور خدا کے وعدہ کے مطابق وہ ابرہام اورداؤد کی نسل سے بھی تھی۔ شیطان خدا کے منصوبے کو خراب کرنے کی سرتوڑکوششیں کرتا رہا، لیکن خدا کا منصوبہ جو "بنائے عالم سے پیشتر" بن چکا تھا وہ آگے بڑھتا رہا۔

کوئی چیزیا کوئی ہستی اُسے روک نہیں سکتی، نہ روک سکی۔

یہوواہ کا نام

ہابل کی طرح سیت نے بھی خدا پر اوراُس کے معافی کے طریقے پر توکل کیا اور "یہوواہ کا نام لے کر دعا کی" (پیدائش ۴: ۲۶)۔ دنیا میں ہر زمانے میں دو قسم کے لوگ ہوتے آئے ہیں: ایک وہ جو بابل کے لوگوں کی طرح اپنا نام کرنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو ہابل اورسیت کی طرح یہوواہ پر ایمان رکھتے اور اُس کے نام سے دعا کرتے ہیں۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے سو نام ہیں، لیکن ہمیں صرف ننانوے ناموں کا پتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ اُن کی فہرست میں جو نام نہیں ہے یہی ہو کہ "یہوواہ نجات دیتا ہے"؟

وہ نام کیا ہے؟

ہاں، وہ نام "یسوع" ہے!

اُس نام پر اور جو کچھ اُس نے کیا ہے اُس پر توکل نہ کرنا، اُس پر ایمان نہ رکھنا، خدا کی اطاعت سے انکار کرنا ہے، خدا سے سرکشی کرنا ہے۔

آیئے مقدس پولس رسول کی دعا سنیں جو اُس نے اپنے مذہب پرست اور باغی یہودی ہم وطنوں کے لئے مانگی:

> "اے بھائیو! میرے دل کی آرزو اور اُن کے لئے خدا سے میری دعا یہ ہے کہ وہ نجات پائیں۔ کیونکہ مَیں اُن کا گواہ ہوں کہ وہ خدا کے بارے میں غیرت تو رکھتے ہیں مگر سمجھ کے ساتھ نہیں، اِس لئے کہ وہ خدا کی راست بازی سے ناواقف ہو کر اور اپنی راست بازی قائم کرنے کی کوشش کر کے خدا کی راست بازی کے تابع نہ ہوئے کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راست بازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے۔۔۔ اگر تُو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اِقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔۔۔ چنانچہ کتابِ مقدس یہ کہتی ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا شرمندہ نہ ہو گا۔ کیونکہ یہودیوں اور یونانیوں میں کچھ فرق نہیں، اِس لئے کہ وہی سب کا خداوند ہے اور اپنے سب دعا

کرنے والوں کے لئے فیاض ہے۔ کیونکہ جو خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا" (رومیوں ۱۰: ۱- ۴، ۹- ۱۱- ۱۳ ؛یوایل ۲: ۳۲)۔

نالائق یا لائق؟

فرض کریں کہ مَیں آپ کے نام دس لاکھ روپے کا بینک کا چیک لکھتا ہوں۔ یہ چیک بہت اچھا لگے گا، لیکن بے کار ہوگا۔ کیوں؟

بینک میں میرے کھاتے میں اِتنی رقم ہی نہیں ہے۔

لیکن اگر دنیا کا امیر ترین آدمی جس کا بینک میں کھاتہ ہے وہ آپ کے نام دس لاکھ روپے کا چیک لکھے تو کیا ہوگا؟

کوئی مشکل، کوئی مسئلہ نہیں۔ اِس کے عوض پوری رقم ادا ہو گی!

جس بینک نے میرے نام کا چیک رد کیا، وہی بینک دولت مند آدمی کے نام کا چیک قبول کرے گا اورپوری رقم ادا کر دے گا!

ہماری دنیا ایسے انسانوں سے بھری پڑی ہے جو بہت سے ناموں سے خدا کے پاس آنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن پاک خدا کے نزدیک جس نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ گناہ کا قرض چکا دے یہ نام لینے والے نالائق اورنااہل ہیں کیونکہ سچے دل سے نہیں لیتے۔ وہ گناہ آلود ہیں۔

جس طرح بینک میرے نام کے دس لاکھ روپے کے چیک کی ادائیگی نہیں کرے گا اُسی طرح خدا سوائے یسوع کے نام سے اَورکسی نام سے معافی نہیں بخشے گا۔

"۔۔۔کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں" (اعمال ۴: ۱۲)۔

کیاآپ چاہتے ہیں کہ خدا کی حساب کی کتاب سے آپ کے نام گناہ کا قرض مٹا دیا جائے اورخدا کی راست بازی کی دولت وہاں لکھ دی جائے؟کیاآپ گناہ کی لعنت پرغالب آنا اورابد تک اپنے خالق کے ساتھ گہری رفاقت سے لطف اندوزہونا چاہتے ہیں؟

توایک ہی نام کافی ہے۔

"جوکوئی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا" (یوایل ۲: ۳۱)۔

"خداوند یسوع پرایمان لا توتُواورتیراگھرانا نجات پائے گا۔"
(اعمال ۱۶: ۳۱)

کیاآپ دل سے ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح نے آپ کے گناہ کی سزااُٹھانے کی خاطردُکھ سہا، وہ مرگیا اورجی اُٹھا؟تو"آپ نجات پائیں گے۔"

صرف دومذہب

ہم نے یہ سفراِس مشاہدے کے ساتھ شروع کیا تھا کہ اِس دنیا میں دس ہزارسے زیادہ مذہب ہیں۔

حقیقت میں صرف دوہی مذہب ہیں۔

Only 2 Religions pic

* ایک انسانی طریقہ ہے جو کہتا ہے کہ تم اپنے آپ کوبچاؤ۔
* دوسرا خدا کا منصوبہ ہے جو کہتا ہے کہ تمہیں ایک نجات دہندے کی ضرورت ہے۔

جب تک آپ اپنے آپ کو بچانے کی خودکوشش کرتے رہیں گے تو

کوئی بھی مذہب اور کوئی بھی نام کافی ہو گا۔ لیکن ایک دفعہ جان اور مان لیں گے کہ آپ کو ایک نجات دہندے کی ضرورت ہے تو پھر صرف ایک ہی نام درکار ہو گا۔

اور وہ نام ہے "یسوع"۔

"اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا اُس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا" (اعمال ۱۰: ۴۳)۔

Whole page for Stage III: Reversing the Curse

تیسرا حصہ:
سفر کا اختتام

لعنت کو منسوخ کرنا

٢٧۔ مرحلہ نمبر١ : خدا کا پچھلا پروگرام
٢٨ ۔ مرحلہ نمبر٢ : خدا کا موجودہ پروگرام
٢٩ ۔ مرحلہ نمبر٣ : خدا کا مستقبل کا پروگرام
٣٠ ۔ بہشت کا پیشگی نظارہ
اِختتامیہ

باب ۲۷

Ch 27 Stage one God's Past Programme

مرحلہ نمبر ۱:

خدا کا پچھلا پروگرام

خداوند یسوع مسیح نے فرمایا "آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا" (لوقا ۲۳: ۴۳)۔

چند منٹ پہلے میرے لیپ ٹاپ کی بیٹری تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ لیکن اب اُس میں نئی زندگی بھری جا رہی ہے۔ اُس کے مرنے کے عمل کا رُخ کیسے موڑ دیا گیا ہے؟

مَیں نے اُس کا پلگ بجلی کے ساکٹ میں لگا دیا ہے۔ لیپ ٹاپ، موبائل فون یا ٹارچ ہو، ایسے سب آلات کی بیٹریاں یا سیل مسلسل ختم ہوتے رہتے ہیں یعنی اُن کی طاقت کم ہوتی رہتی ہے اوربالکل ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اُنہیں کسی اعلیٰ منبع یا سرچشمہ سے دوبارہ چارج کرنا پڑتا ہے۔

آدم کی اولاد بھی اِن مرتی ہوئی بیٹریوں کی مانند ہے۔ ہم اُسی لمحے مرنا شروع ہو گئے تھے جب ماں کے پیٹ میں پڑے تھے۔

گناہ کی لعنت کا رُخ پلٹنے کا کوئی طریقہ نہیں۔

ہم سفر کا آخری حصہ شروع کرنے کو ہیں۔ اِس موقع پر مَیں آپ کو ایک فرانسیسی شخص کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جس کو مستقبل کے بارے میں

کوئی اُمید نہ تھی۔ اُس کا حال بھی اُن بیٹریوں جیسا تھا جن کا چارج ختم ہو رہا ہو۔۔ جو لمحہ بہ لمحہ مر رہی ہوں۔

مصیبت زدہ

چھبیس سالہ برونو سے میری ملاقات مارچ ۱۹۸۷ء میں ہوئی۔

چند سالوں سے یہ جوان زندگی کے مقصد پر غور کر رہا تھا۔ وہ باطن میں خالی محسوس کرتا تھا۔ اِس خالی پن کو نہ تو اُس کی رومن کیتھولک گھرانے میں پرورش اور نہ دنیاوی خوشیاں پُر کر سکی تھیں۔

لڑکپن میں برونو نے دیکھا کہ جو لوگ مجھے خدا کے بارے میں سکھاتے ہیں وہ خود اُن باتوں پر عمل نہیں کرتے جن کی منادی کرتے ہیں۔ اُسے دنیا میں ہر طرف ناانصافی اور حق تلفی دکھائی دیتی تھی۔ نوعمر بچے اکثر باغی ہوتے ہیں۔ برونو اُٹھارہ سال کی عمر کو پہنچ رہا تھا۔ اب اُس کا واحد مقصد یہ تھا کہ ہفتہ کے آخری دو دنوں میں اپنے دوستوں کے ساتھ گھومنا پھرنا، شراب خانوں میں جانا، شراب پینا اور نشہ میں دُھت ہو کر اپنے دکھوں کو بھول جانا۔ اُنہی دنوں اُس کی محبوبہ کار کے حادثے میں جاں بحق ہو گئی۔ برونو کا دردِ دل اَور بڑھ گیا۔ اب وہ سارا غصہ خدا پر اُتارتا تھا۔

برونو نے بھارت جانے کا فیصلہ کیا۔ اُس کا خیال تھا کہ وہاں کے بہت سے مذاہب میں سے شاید کسی مذہب میں زندگی کے معنی اور مقصد کا پتا چل جائے۔ خشکی کے راستے نہایت مشکل سفر کے بعد ہندوستان کے ایک بہت گنجان آباد شہر میں پہنچا۔ اُس شہر میں اِنتہا کا مذہبی جوش و خروش تھا مگر انسانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ برونو کے اپنے الفاظ میں ۔۔ "مَیں نے لوگ دیکھے، جو مذہبی جوش اور ایمان کے باوجود مجھ سے بھی زیادہ مصیبت زدہ اور خستہ حال تھے۔"

ہندوستان میں تقریباً ایک سال رہنے کے بعد برونو اِس نتیجے پر پہنچا کہ اگر مجھ پر قطعی اور حتمی سچائی کا انکشاف ہو سکتا ہے تو صرف خدا ہی اِسے منکشف کرے گا۔ اور اُس نے اپنے خالق سے یہ سادہ سی دعا مانگی ــ "اگر تُو موجود ہے تو اپنے آپ کو مجھ پر ظاہر کر!"

ایک دن برونو کلکتہ کی سڑکوں پر گشت کر رہا تھا کہ اُس کی نظر ایک دکان پر پڑی جہاں **"بائبل ہاؤس"** کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ اُسے کچھ تحریک ہوئی اور وہ دکان میں داخل ہو گیا اور وہاں موجود آدمی سے پوچھا "کیا آپ کے پاس فرانسیسی زبان میں بائبل ہے؟" اُن کے پاس ایک جلد تھی۔

اُس نے وہ بائبل مقدس خرید لی اور پڑھنے لگا۔

بہت سی باتوں پر اُسے حیرانی ہوئی۔ مثال کے طور پر وہ دس حکموں میں سے پہلے اور دوسرے حکم سے بہت متاثر ہوا جن میں خدا کہتا ہے کہ "میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ تُو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا ــ تُو اُن کے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا" (خروج ۲۰: ۳۔ ۵)۔ مگر برونو کو اپنے اِرد گرد مندر نظر آ رہے تھے جہاں لوگ بتوں کو سجدے کر رہے تھے اور اُن کی عبادت کر رہے تھے۔ اور جب اُس نے اُس مذہب کے بارے میں سوچا جس میں اُس کی پرورش ہوئی تھی تو اُسے احساس ہوا کہ وہ مذہبی یا دیندار لوگ بھی جنہیں مَیں جانتا ہوں خدا کے حکموں کی نافرمانی کرتے ہیں کہ مقدسہ مریم کے بُت اور دوسرے مقدسین کے بتوں کے سامنے جھکتے اور سجدے کرتے ہیں۔

برونو اِس آیت سے بھی بہت متاثر ہوا "شریعت کی یہ کتاب تیرے منہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دن اور رات اِسی کا دھیان ہو تاکہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس سب پر تُو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تجھے اقبال مندی کی راہ نصیب ہو گی اور تُو خوب کامیاب ہو گا" (یشوع ۱: ۸)۔

وہ قائل ہوگیا کہ جس سچائی کی مجھے تلاش ہے وہ صرف بائبل مقدس میں مل سکتی ہے۔ برونو ہندوستان سے روانہ ہو کر واپس فرانس آگیا، مگر بائبل مقدس کو پڑھنے کے بجائے اُسے الماری میں رکھ دیا اور پھر کام کرنے اور دوستوں کے ساتھ پارٹیاں کرنے میں لگ گیا۔ لیکن اِس طرزِ زندگی سے اُسے تلخی اور دل میں ایک خلا کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

چار سال گزر گئے۔

ایک دن برونو اپنی بے مقصد اور بے معنی زندگی پر سوچ رہا تھا کہ اُسے بائبل مقدس کی ایک آیت یاد آئی جس میں خدا وعدہ کرتا ہے "۔۔۔ تم مجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے جب پورے دل سے میرے طالب ہو گے" (یرمیاہ ۲۹: ۱۳)۔ برونو نے دعا مانگی کہ "اے خدا! ٹھیک ہے، مَیں پورے دل سے تیرا طالب ہوں گا۔ پورے دل سے تجھے ڈھونڈوں گا اور دیکھوں گا کہ تیرا وعدہ سچا ہے یا نہیں۔"

اپنے گھر کے ماحول اور اثر سے دُور رہنے کی خاطر برونو نے پھر سفر کی ٹھانی۔ اِس دفعہ وہ افریقہ چلا گیا۔ وہ خشکی کے راستے سفر کے دوران بائبل مقدس پڑھتا اور دعا کرتا رہا "اے خدا، مجھے اپنی سچائی کی راہ پر لے چل اور جھوٹ سے بچائے رکھ۔" صحرائے اعظم کو پار کرنے کے بعد وہ شمالی سینیگال میں پہنچا۔ اُس نے پہلی رات اُسی شہر میں بسر کی جہاں مَیں اور میرا خاندان رہتے تھے۔

اگلی صبح برونو شہر میں گھومنے پھرنے کو نکلا۔ کلکتہ کی طرح یہاں بھی ایک دروازے پر لگے ہوئے بورڈ نے اُسے متوجہ کر لیا۔ اُس پر لکھا تھا

Ecutez! Car L'eternel Dieu A Parle!

("سنو! خداوند خدا نے فرمایا ہے!")

وہ اندر داخل ہوا۔

یہ میرا دفتر تھا۔ مَیں نے کام سے نظر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک گھنی داڑھی والا آدمی کھڑا تھا۔ ہاتھ میں نیلے رنگ کی چھوٹی سی، خوب استعمال شدہ کتاب تھی ـــ وہ بائبل مقدس تھی جو اُس نے بھارت میں خریدی تھی۔ اُس کا پہلا سوال آج بھی میرے کانوں میں گونجتا ہے:

"آپ کون ہیں ـــ کیتھولک یا پروٹسٹنٹ؟"

مَیں نے جواب دیا "مَیں صرف ایک مسیحی ہوں ـــ مسیح کا پیرو۔" برونو اِس جواب سے حیران ہوا اور خوش بھی ہوا کیونکہ اُس نے بائبل مقدس پڑھتے ہوئے دیکھا تھا کہ یہ کیتھولک یا پروٹسٹنٹ کا کوئی ذکر نہیں کرتی۔ البتہ مسیحیوں کا، مسیح پر ایمان رکھنے والوں کا ذکر کرتی ہے۔ بعد میں برونو نے مجھے بتایا کہ اگر مَیں جواب دیتا کہ "مَیں کیتھولک ہوں" یا "مَیں پروٹسٹنٹ ہوں" تو اُلٹے قدموں واپس چلا جاتا۔ وہ مذہب پرستی سے تنگ آ چکا تھا۔ وہ صرف سچائی کا متلاشی اور خواہاں تھا۔ اگلے چند دنوں کے دوران برونو نے مجھ پر سوالوں کی بوچھاڑ جاری رکھی۔ مَیں اُسے بائبل مقدس میں خدا کے جوابوں کی طرف متوجہ کرتا تھا۔ سفر پر روانہ ہونے سے ایک دن پہلے (اُس نے جنوبی افریقہ جانے کا انتظام کر رکھا تھا) مَیں نے اُسے چیلنج کیا "بائبل مقدس کو دوبارہ پڑھیں اور دیکھیں کہ خدا نے آپ کے لئے کیا کیا ہے۔"

چھ ہفتوں بعد ہمیں برونو کی چٹھی موصول ہوئی۔ اُس نے لکھا تھا کہ مَیں نے مچھیروں کے ایک نزدیکی گاؤں میں ایک کمرہ کرایہ پر لے رکھا ہے۔ اور مَیں نے پوری بائبل مقدس پڑھ لی ہے اور پرانے عہدنامے اور نئے عہدنامے کا موازنہ کرتا رہا ہوں۔

اُسے پوری کتابِ مقدس میں مسیح ہی نظر آیا تھا۔

برونو کے اپنے الفاظ میں ـــ "ایک رات جب مَیں باہر اکیلا تھا تو یسوع کا یہ وعدہ پوری قوت سے میرے دل میں آیا 'اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ

سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تم کو آرام دوں گا" (متی ۱۱: ۲۸)۔ مَیں نے اپنی زندگی پر، زندگی کی ساری ناکامیوں، تلخی اور پشیمانیوں پر نظر ڈالی تو میرے دل میں سخت کش مکش ہونے لگی۔ مَیں جانتا تھا کہ اگر مَیں یسوع کی پیروی کرتا ہوں تو مَیں اپنی خواہشوں اور مشاغل کو پورا نہیں کر سکتا۔ مَیں ایسا آزاد نہیں رہ سکتا ۔۔ آخر کار مَیں نے ہار مان لی۔ خدا نے میری آنکھیں کھولیں۔ مَیں نے یقین کیا اور ایمان لے آیا کہ مسیح نے میری خاطر صلیب پر خون بہایا اور میری خاطر پھر جی اُٹھا۔ میری روح اور میرے دل میں اطمینان کا گویا سیلاب اُمڈ آیا۔ مَیں رونے لگا اور آنسو تھے کہ تھمتے نہ تھے۔ گناہ کا بھاری بوجھ جاتا رہا تھا۔ اور برونو نے مزید لکھا تھا:

"مختصر یہ کہ مَیں نئے سرے سے پیدا ہوا ہوں۔"

برونو کو جس چیز کی تلاش تھی وہ اُسے مل گئی تھی یعنی ۔۔ پاک صاف دل اور ضمیر، اپنے خالق کے ساتھ تعلق اور رفاقت اور ہمیشہ کی زندگی۔ اب اُس کی سمجھ میں آ گیا کہ مَیں اِس دنیا میں کیوں آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔

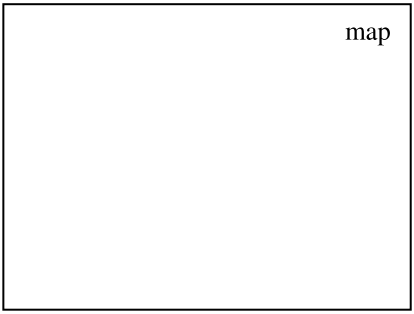

اُس کی تلاش ختم ہو گئی۔

بائبل مقدس کہتی ہے:

"۔۔۔ اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو، وہ نئی ہو گئیں" (۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۷)۔

برونو کی زندگی فوراً بدلنے لگی ـــ چھوٹی اوربڑی تبدیلیاں آتی گئیں۔ وہ گیارہ برس کی عمر سے سگریٹ نوشی کر رہا تھا۔ خداوند نے اُسے اِس عادت سے رہائی دی۔ اُس کی حال مست، نشہ بازاوربدکردارزندگی اب ماضی کی شرم ناک یاد بن کررہ گئی۔ اب پاک صحائف اُس کی سمجھ میں آنے لگے اوردعا ایسا فطری عمل بن گئی جیسے سانس لینا۔

میری اوربرونو کی پہلی ملاقات سے اب تک بیس سال ہوگئے، مگر ہم ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے ہیں۔ آج کل "نیا" برونو فرانس میں رہتا ہے۔ وہ اور اُس کی بیوی خدا کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اوراپنے چاربچوں کوخداوند کے عرفان اورفضل میں پروان چڑھا رہے ہیں۔

کیا اِس کا مطلب ہے کہ برونو کی زندگی کش مکش، درد اوردُکھوں سے آزاد ہوگئی ہے؟ نہیں۔ اُسے اوراُس کے خاندان کوآج بھی آزمائشوں اورامتحانوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اب وہ اکیلے نہیں ہیں۔

خداوند خوداُن کے ساتھ ہے!

خدا کا تین مرحلوں کا پروگرام

شاید کوئی شخص سوچتا ہوکہ "ذرا ٹھہرو۔ اگریسوع نے ہماری خاطر شیطان، گناہ اورموت کو شکست دے دی ہے توپھرکیا وجہ ہے کہ لوگوں کو، جن میں مسیح پرایمان رکھنے والے بھی شامل ہیں، کئی طریقوں سے محنت، کوشش اور جدوجہد کرنے پڑتی ہے؟ ہماری دنیا میں بُرائی اورلڑائی جھگڑے کیوں ہیں؟ خدا نے جس رہائی اورکاملیت کا وعدہ کیا تھا وہ کہاں ہے؟"

اِس کا حواب اِس حقیقت میں ہے کہ خدا نے انسانی تاریخ میں مداخلت کرنے کا جو منصوبہ قدیم سے بنایا تھا اُس کے تین مرحلے ہیں:

پہلا مرحلہ : خدا اپنے لوگوں کو گناہ کی **سزا** سے رہائی دے گا۔

دوسرا مرحلہ: خدا اپنے لوگوں کو گناہ کے **اختیار** سے رہائی دے گا۔

تیسرا مرحلہ: خدا اپنے لوگوں کو گناہ کی **موجودگی** سے رہائی دے گا۔

نئے عہدنامے کا یہ حوالہ اِس پروگرام کے تینوں مرحلوں کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔ اِس پروگرام میں ماضی، حال اور مستقبل تینوں شامل ہیں۔

> "اُسی (یعنی خدا) نے ہم کو ایسی بڑی ہلاکت سے چھڑایا (مرحلہ نمبر۱) اور چھڑائے گا (مرحلہ نمبر۲) اور ہم کو اُس سے یہ اُمید ہے کہ آگے کو بھی چھڑاتا رہے گا (مرحلہ نمبر۳)" (۲۔کرنتھیوں ۱:۱۰)۔

ہم پاک کلام میں سے ہو کر گزرنے کے اپنے باقی کے سفر میں اِس پروگرام کے تینوں مرحلوں پر غور کریں گے جن سے خدا شیطان، گناہ اور موت کے اثرات کو ہمیشہ کے لئے باطل اور ختم کردے گا۔ ہمارے سفر کا بالکل آخری حصہ غیر معمولی طور پر خوش منظر اور قابلِ دید ہو گا کیونکہ اِس میں ہم بہشت کی ایک جھلک دیکھیں گے۔

لعنت کو منسوخ کرنا: مرحلہ نمبر۱

آدم اور حوا نے شیطان کی بات مانی تو وہ اپنے خالق و مالک کے ساتھ دوستی اور رفاقت کے حق سے محروم ہو گئے اور اپنے اور اپنی ساری نسل پر گناہ کی لعنت لے آئے۔ اصل اور کامل دنیا یک دم بدل گئی اور ایسی جگہ بن گئی جہاں انسان اپنے آپ کو اپنے طریقے سے خدا سے چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ رنج و غم، دکھ درد، بیماریاں، بدشکلی، افلاس اور بھوک، اُداسی اور کش مکش، بڑھاپا اور موت اِس دنیا کی خصوصیات بن گئیں۔

گناہ کے باعث لعنت آئی۔ لیکن خدا کے وعدے کے مطابق مقررہ وقت پر خدا کا ازلی بیٹا عورت کی نسل بن کر آسمان سے زمین پر آگیا تاکہ آدم کی نسل کو شیطان، گناہ اور موت سے چھڑا لے۔

"اگلے زمانہ میں خدا نے باپ دادا سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کئے۔ وہ اُس کے جلال کا پرتَو اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ وہ گناہوں کو دھو کر عالمِ بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا" (عبرانیوں ۱:۱۔ ۳)۔

خداوند یسوع کی ذات میں گناہ نہیں تھا۔

اُس نے مخلوقات کی ایک ایک چیز پر، ایک ایک عضو پر اپنا کامل اختیار دکھایا۔ اپنے منہ کے ایک لفظ سے یا اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ چھو کر اُس نے بدروحوں کو بھگا دیا، اندھی آنکھوں کو بینائی دی، کوڑھیوں کو پاک صاف کیا اور مُردوں کو زندہ کیا۔ وہ پانی پر چلا، طوفانوں کو تھما دیا، روٹیوں کو بڑھا کر بھوکوں کو سیر کیا۔ اُس نے گناہ معاف کیا اور دکھی دلوں کو دلاسا اور اطمینان بخشا۔

اور پھر اُس نے وہ کام کیا جو کرنے آیا تھا۔

اُس نے اپنے باپ کے جلال کی خاطر، پاک صحیفوں کو پورا کرنے کی خاطر اور جو اُس پر ایمان لاتے ہیں اُن کی مخلصی کی خاطر دُکھ اُٹھایا، مر گیا اور پھر زندہ ہوا۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے تاکہ مسیح یسوع میں ابرہام کی برکت غیر قوموں تک بھی پہنچے اور ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس روح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہوا ہے" (گلتیوں ۳: ۱۳-۱۴؛ استثنا ۲۱: ۲۳)۔

کسی نہ کسی طرح بائبل مقدس کا ہر حصہ اِن تینوں میں سے کسی ایک موضوع سے ضرور تعلق رکھتا ہے:

۱۔ جو کچھ خدا نے کیا ہے۔

۲۔ جو کچھ خدا کر رہا ہے۔

۳۔ جو کچھ خدا آئندہ کرے گا۔

علمِ الٰہیات کی اصطلاحات میں اِن تینوں کو یوں بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ تصدیق: صادق ٹھہرانا، راست باز ٹھہرانا، جب آپ انجیل پر ایمان لاتے ہیں تو خدا آپ کو کامل راست باز ٹھہراتا ہے، آپ کو کامل راست باز کا درجہ دیتا ہے (رومیوں ابواب ۳-۵)۔

۲۔ تقدیس: مقدس ٹھہرانا، پاک ٹھہرانا، آپ ایمان لے آتے ہیں تو خدا آپ کی مدد کرتا ہے کہ اپنے کاموں (اعمال) میں راست زندگی گزاریں۔

۳۔ تجلیل: جلال دینا، فردوس میں آپ اپنی حیثیت اور عمل دونوں میں کامل راست باز ہوں گے (مکاشفہ باب ۲۱ اور ۲۲)۔

حیرت انگیز فضل

شریعت کامل فرماں برداری کا تقاضا کرتی ہے۔ یسوع نے شریعت کے نافرمانوں کو "شریعت کی لعنت سے چھڑایا"۔ اور اِس مقصد کی خاطر وہ "ہمارے

لئے لعنتی بنا" (گلتیوں ۳: ۱۳)۔ یسوع نے وہ سزا خوشی سے برداشت کی جس کے ہم حق دار تھے تاکہ ہمیں ابدی سزا سے چھڑا لے۔

جب یسوع صلیب پر دُکھ اُٹھا رہا تھا تو اُس نے عملاً اپنا مقصد ظاہر کیا یعنی گناہ کی لعنت کو پلٹ دیا۔

یسوع کو دو ڈاکوؤں کے درمیان صلیب دی گئی تھی جنہیں بغاوت، چوری اور قتل کے جرم میں سزا ہوئی تھی۔ آئیے ہم صلیب پر لٹکے ہوئے اِن دو گنہگاروں اور خداوند کی گفتگو سنیں۔ شروع میں تو دونوں ڈاکو بھی "یسوع پر لعن طعن کرتے تھے" (متی ۲۷: ۴۴)، لیکن کچھ وقت گزرنے کے بعد اُن میں سے ایک ڈاکو نے توبہ کر لی۔

> "پھر جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے اُن میں سے ایک اُسے یوں طعنہ دینے لگا کہ کیا تُو مسیح نہیں؟ تُو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔ مگر دوسرے نے اُسے جھڑک کر جواب دیا کہ کیا تُو خدا سے بھی نہیں ڈرتا حالانکہ اُسی سزا میں گرفتار ہے؟ اور ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیں لیکن اِس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا۔ پھر اُس نے کہا اے یسوع جب تُو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔ اُس نے اُس سے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا" (لوقا ۲۳: ۳۹۔ ۴۳)۔

یہ دو باغی مرنے اور جہنم میں جانے کو تھے۔ پھر اِن آخری گھڑیوں میں اُن میں سے ایک نے خدا کے سامنے اپنے گناہ کا اِقرار کیا اور بے گناہ نجات دہندہ پر ایمان لے آیا اور اُس پر توکل کیا جو درمیان والی صلیب پر لٹکا ہوا تھا۔

یسوع نے اُس کے ساتھ وعدہ کر لیا:

"آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔"

اِبلیس اوراُس کے فرشتوں کے لئے تیارکئے گئے جہنم میں ابدیت گزارنے کے بجائے یہ تائب اورمعافی یافتہ باغی ڈاکو ابدیت اپنے خالق اورفدیہ دینے والے کے ساتھ گزارے گا۔

کیسی بڑی تبدیلی ہے!

وہ خدا کے برّے پر ایمان لایا جو اُس وقت گناہ کی سزا برداشت کرنے کے لئے اپنا خون بہا رہا تھا۔ اِسی ایمان کی بنیاد پر خدا نے اپنی کتاب سے اُس کے گناہ مٹا دیئے۔ یسوع کی راست بازی اُس کے کھاتے میں لکھ دی اوراُس کا نام برّے کی کتابِ حیات میں درج کردیا جس میں اُن سب کے نام لکھے ہوئے ہیں جنہوں نے ایمان کے وسیلے سے معافی، راست بازی اورابدی زندگی حاصل کی ہے۔

اِس بے بس گنہگار کے لئے گناہ کی لعنت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔

کیا قاتلوں کو معافی مل سکتی ہے؟

ایک استفسارکرنے والے کی طرف سے یہ ای میل موصول ہوئی:

email

"آپ کہتے ہیں کہ یسوع (علیہ السلام) ہمارے گناہوں کی خاطر ہمارے عوض مرا۔ مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ اِس بیان کی روشنی میں آپ 'عدل' کی کیا تشریح کریں گے؟ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ مَیں نے ساری عمر جتنے بھی گناہ اورغلط کام کئے ہیں مجھے اُن کا حساب نہیں دینا پڑے گا؟ مجھے اُن کا ذمہ دارنہیں ٹھہرایا جائے گا؟ جو قاتل اِس دنیا میں یہاں عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہونے سے بچ گیا اوراُسے سزانہیں ملی اُسے اگلے جہان میں بھی بری کردیا جائے گا کیونکہ یسوع نے اُس کے گناہوں کی قیمت ادا کر دی ہے؟۔۔۔ مَیں تو یہ نظریہ قبول نہیں کرسکتا۔۔۔ ہم سب کو ہدایت نصیب ہو!"

کیا گنہگاروں کے عوض یسوع کی صلیب پر موت "عدل" کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے؟ کیا خدا قاتل کو بھی معاف کرسکتا ہے؟ آیئے پہلے ہم آخری

سوال پر توجہ دیں اور اِس سلسلے میں چند "قاتلوں" کی گواہیاں دیکھیں جن کو معافی ملی اور جن کی زندگیاں بدل گئیں۔

آدم خور

ڈان رچرڈسن بائبل مقدس کے مترجم اور علم البشر کے ماہر ہیں۔ وہ اپنی کتاب "دنیا کے سردار" (Lords of the Earth) میں یالی لوگوں کا بیان کرتے ہیں۔ یہ اِرئین یایا، انڈونیشیا کے پہاڑی علاقوں میں بسنے والے نہایت بے رحم اور وحشی لوگ ہیں۔ صدیوں سے وہ آس پاس کے علاقوں اور دیہات سے اپنے دشمنوں کو پکڑتے، اُنہیں اذیتیں دیتے اور۔۔ ہاں ۔۔۔ کھا جاتے تھے۔ خوف اور انتقام اُن کی زندگی کا "معمول" تھے۔

پھر انجیل کا پیغام اُن تک پہنچا۔

یالی اور پڑوسی قبیلوں نے مسیح کے وسیلے سے گناہ کی معافی اور نئی زندگی کی خوش خبری سنی۔ بہت سے لوگ ایمان لے آئے۔ اُن کی سوچ اور زندگی کے انداز بدل گئے۔ نئی پیدائش سے وہ خدا کے فرزند بن گئے تو اُن کے "معمول" کا معیار بھی بدل گیا۔ جو پہلے ایک دوسرے سے ڈرتے اور عداوت رکھتے تھے اب وہ بھائی بن گئے۔ اُنہوں نے یالی دیہات کو ملانے کے لئے بہتر راستے بنائے۔

یہ سابق قاتل آج اُن لوگوں سے محبت اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں جو اُنہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ خدا کے روح نے اُن کے دلوں کو تبدیل کر دیا ہے اور سکھایا ہے کہ "ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے تم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف کرو" (افسیوں ۴: ۳۲)۔

ایک نہایت مایوس لڑکی

سنگاپور میں ایما (Emma) کی پرورش ایک کٹر مسلم خاندان میں ہوئی تھی۔ ماں باپ کی طلاق اور خاندان میں لڑائی جھگڑوں سے تنگ آ کر ایما نے خود کشی کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اُس کی عمر سولہ برس تھی۔ اُس نے اپنے دس منزلہ مکان کی بالکنی سے کود جانے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن یہ اِقدام کرنے سے ذرا پہلے وہ جس خدا کو جانتی نہیں تھی اُس کے سامنے غصے اورمایوسی سے چلائی، "اگر تُو واقعی ہے تو کسی طرح مجھے بتا۔"

وہ بالکنی میں جانے کے لئے سیڑھیاں اُتر رہی تھی تو ایک سیڑھی پر بائبل مقدس پڑی نظر آئی۔ ایما نے وہ بائبل مقدس اُٹھائی اورجلدی سے اپنے کمرے میں چلی گئی اورکھولی تو یہ الفاظ سامنے تھے:

Desperate Girl
Bible pic

"خداوند میرا چوپان ہے، مجھے کمی نہ ہو گی۔ وہ مجھے ہری ہری چراگاہوں میں بٹھاتا ہے۔ وہ مجھے راحت کے چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔ وہ میری جان کو بحال کرتا ہے۔ وہ مجھے اپنے نام کی خاطر صداقت کی راہوں پر لے چلتا ہے، بلکہ خواہ موت کے سایہ کی وادی میں سے میرا گزر ہو مَیں کسی بلا سے نہیں ڈروں گا کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔ تیرے عصا اورتیری لاٹھی سے مجھے تسلی ہے۔ تُو میرے دشمنوں کے رُوبرو میرے آگے دسترخوان بچھاتا ہے۔ تُو نے میرے سر پر تیل ملا ہے۔ میرا پیالہ لبریز ہوتا ہے۔ یقیناً بھلائی اوررحمت عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہیں گی۔ اورمَیں ہمیشہ خداوند کے گھر میں سکونت کروں گا۔" (زبور ٢٣)

ایما نے یہ زبورپڑھا تو اُسے خدا کی حقیقت اوراُس کی محبت کا گہرا احساس ہوا۔ اوراِس کے جلد ہی بعد ایما خداوند یسوع پر توکل کرنے لگی جس نے فرمایا ہے کہ "اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے" (یوحنا ١٠: ١١)۔

وہ اُس کی "بھیڑ" بن گئی۔

اب ایما کے دل سے خودکشی کا خیال نکل گیا۔ اب وہ خوش باش بیوی اورپانچ بچوں کی ماں ہے۔ اب اُسے دوسروں کی مدد کرنے کا شوق اورجوش ہے۔ اُسے مسیح میں خدا کی باافراط محبت مل گئی ہے۔

جب مَیں نے ایما کو یہ تحریر بھیجی کہ اُسے چیک کرے کہ سب وا .عات بالکل درست ہیں تو اُس نے ای۔ میل سے جواب میں خدا کی محبت کے بارے میں الفاظ بڑے حروف میں لکھ بھیجے۔ (اُردو میں بڑے حروف نہیں ہیں۔ جس بات کو نمایاں کرنا ہو وہ جلی حروف میں لکھی جاتی ہے)۔ دنیا بھر میں عورتوں کو دباؤ اورچیلنجوں کا سامنا رہتا ہے۔ ایسے ماحول میں ایما کو خداوند کی حیرت انگیز محبت اور نگہبانی میں ہر روز طاقت اورخوشی ملتی رہتی ہے۔

ایک تند مزاج آدمی

اورآخری ترسیس کے ساؤل پر غورکریں۔ وہ نہایت دین دار(مذہب پرست) اور مذہب کے معاملے میں بہت جوشیلا آدمی تھا اور خدا کے نام سے لوگوں کو قتل کرتا تھا۔

ساؤل مسیح کے زمانے میں ایشیائے کوچک (موجودہ ترکی) کے شہر ترسیس میں پیدا ہوا۔ ساؤل یسوع کو مسایاح اور خدا کا بیٹا نہیں مانتا تھا۔ یسوع کے آسمان پر چلے جانے کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد یہودیوں کی صدر عدالت (ہائی کورٹ) نے ساؤل کو اجازت نامہ دیا کہ یسوع کے پیروؤں کو گرفتار کرے، عدالت میں پیش کرے اور مروا ڈالے۔ اُس کو یقین تھا کہ جو یہودی یسوع پر ایمان لائے ہیں اُنہیں قید کرنے، کوڑے لگانے اور قتل کرنے سے مَیں خدا کی خدمت کر رہا ہوں۔ لیکن ایک دن اُس کو کیا وا .عہ پیش آیا؟ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہودی مسیحیوں کو گرفتار کرنے کے مشن پر جا رہا تھا۔

"جب وہ سفر کرتے کرتے دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ یکایک آسمان سے ایک نور اُس کے گرداگرد آ چمکا اور وہ زمین پر گر پڑا اور یہ آواز سنی کہ اے ساؤل! اے ساؤل! تُو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ اُس نے پوچھا اے خداوند! تُو کون ہے؟ اُس نے کہا مَیں یسوع ہوں جسے تُو ستاتا ہے۔ پینے کی آر پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے، __ مگر اُٹھ، شہر میں جا اور جو تجھے کرنا چاہئے وہ تجھ سے کہا جائے گا" (اعمال ۹:۳-۶؛ ۲۶: ۱۴)۔

اور ساؤل نے حیرت سے کانپتے ہوئے پوچھا کہ "اے خداوند! کیا کروں؟" (اعمال ۲۲: ۱۰ __ مزید دیکھئے اعمال ۹: ۲۶ - ۱۱؛ ۷: ۵۸ - ۶۰؛ ۸: ۱- ۳؛ ۹: ۱، ۲)۔

خدا کے بارے میں ساؤل کا نقطہ نظر بالکل بدل گیا۔ وہ پرانے عہدنامے کے صحیفوں کا عالم تھا۔ اب اُس کی سمجھ میں آیا کہ یسوع ہی مسایاح ہے جس کی بابت سارے نبیوں نے لکھا ہے۔

زبردست مخالف زبردست حامی بن گیا (اعمال ۹: ۱- ۳۱۔ مزید دیکھئے اعمال ابواب ۱۱، ۱۳، ۱۴؛ ۱۶- ۲۸)۔ اعمال باب ۲۲ اور ۲۶ میں پولس اپنی تبدیلی کا

وا .عہ بیان کرتا ہے ۔۔ مزید دیکھئے گلتیوں ۱: ۱۳، ۲۳؛ فلپیوں ۶:۳؛ ۱-کرنتھیوں ۱۵ :۶-۸ ۔

ساؤل (معنی بڑا) نے اپنا نام بدل کر پولس (معنی چھوٹا) رکھ لیا۔ وہ گواہی دیتا ہے:

"اگرچہ مَیں پہلے کفر بکنے والا اور ستانے والا اور بے عزت کرنے والا تھا تو بھی مجھ پر رحم ہوا اِس واسطے کہ مَیں نے بے ایمانی کی حالت میں نادانی سے یہ کام کئے تھے، اورہمارے خداوند کا فضل اُس ایمان اورمحبت کے ساتھ جو مسیح یسوع میں ہے بہت زیادہ ہوا۔ یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کے لئے دنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا مَیں ہوں" (۱-تیمتھیس۱: ۱۳-۱۵)۔

مسیح کی خصوصیت

کیا خدا گنہگاروں کو بھی معاف اورتبدیل کر سکتا ہے؟

اِرئین کے آدم خوروں، سنگاپور کی ایما اورترسیس کے ساؤل کے ساتھ بالکل یہی ہوا ہے۔ یسوع کی قریبی صلیب پر لٹکے ہوئے تائب قاتل کے ساتھ یہی ہوا۔ اورآج ساری دنیا میں ۔۔ قیدخانوں کے اندراورباہر ۔۔ گنہگاروں کے ساتھ بھی جب وہ خدا کے پیغام پر ایمان لاتے ہیں یہی ہو رہا ہے۔

بدترین اور"بہترین" گنہگاروں کے دلوں کو تبدیل کرنا اورمخلصی دینا یسوع کی خصوصیت ہے۔ یہی ہے خدا کی رحمت اورفضل۔

بے شک، گناہ کے نتائج ہوتے ہیں۔ صلیب پر لٹکے ہوئے ڈاکو نے اپنے جرائم کی سزا پھر بھی برداشت کی۔ ساری زندگی اُسے اُس اطمینان اورخوشی کا تجربہ نہ ہوا جو خداوند کو جاننے اوردوسروں کو اُس کے بارے میں بتانے سے

ہوتا ہے۔ تاہم جس طریقے سے گنہگاروں کو معافی ملتی ہے اور وہ خدا کے حضور راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں وہ طریقہ ہمیشہ ایک ہی ہے ــ اپنے گناہ اور گناہ آلود حالت کا اِقرار کرنا اور خدا کے نجات کے انتظام کو قبول کرنا اور اُس پر توکل کرنا۔

رحم اور عدل کا ملاپ

چند صفحات پہلے مَیں نے ایک ای میل بھیجنے والے دوست کا ذکر کیا تھا جس نے پوچھا تھا کہ آپ اِس بیان کی روشنی میں "عدل" کی کیا وضاحت کرتے ہیں کہ "ہمارے گناہوں کی خاطر یسوع ہمارے واسطے موا؟" اِس سے پہلے احمد نے بھی یہی سوال اُٹھایا تھا:

email

> "کیا خدا اِتنا بڑا اور قادِر نہیں ہے کہ اپنے پیارے بیٹے کو اذیت دیئے اور قربان کئے بغیر انسانوں سے کہہ سکے کہ مَیں کیا چاہتا ہوں اور پھر اُن کے گناہ مٹا دے؟"

ہم نے بار بار دیکھا ہے کہ چونکہ خدا ــ عدل اور وفاداری میں ــ بڑا ہے اِس لئے وہ انسانوں کے گناہ اُس وقت تک مٹا نہیں سکتا جب تک اُن گناہوں کی مناسب عدالت نہ ہو اور مناسب سزا نہ دی جائے۔

باب ۱۳ میں اُس جج کی مثال کو یاد کریں جس نے پوری عدالت کی خفگی اور ناپسندیدگی مول لی کیونکہ اُس نے مجرم کے نیک کاموں کی بنیاد پر اُسے بری کرنے کا فیصلہ سنایا۔

خدا اُس من موجی جج کی مانند نہیں۔ اُس کی ذات یا شہرت پر خاک کے ذرہ برابر بھی داغ نہیں ہے۔ وہ کبھی بھی عدل کو بالائے طاق رکھ کر رحم نہیں کرتا۔ وہ عدل پر ہرگز حرف نہیں آنے دیتا۔ اِسی لئے اُس نے اپنی بے نہایت محبت کے باعث آسمان سے بیٹے کو اِس دنیا میں بھیجا کہ وہ کیلوں سے صلیب پر جڑ دیا جائے اور وہاں خدا کے رحم اور سچائی کا کامل ملاپ ظاہر کرے۔

"شفقت اورراستی باہم مل گئی ہیں۔ صداقت اور سلامتی نے
ایک دوسرے کا بوسہ لیا ہے۔ راستی زمین سے نکلتی ہے اورصداقت
آسمان پر سے جھانکتی ہے" (زبور۸۵ :۱۰،۱۱)۔

چونکہ یسوع نے ہماری خاطر خدا کا قہراورغضب برداشت کیا اِس لئے خدا "آسمان سے جھانک" سکتا ہے اورہمیں معافی، کاملیت اورہمیشہ کی زندگی بخش سکتا ہے۔ ہمارا عوضی ہو کر خداوند یسوع نے خدا کا عدل، شفقت (رحم) اورفضل دکھایا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھا:

عدل یہ ہے کہ جس (سلوک) کے ہم حق دارہیں وہ ہمیں ملے۔
رحم یہ ہے کہ جس (سلوک) کے ہم حق دارہیں وہ ہمیں نہ ملے۔
فضل یہ ہے کہ جس (سلوک) کے ہم حق دارنہیں ہیں وہ ہمیں ملے۔

جتنے لوگ مسیح پر بھروسا رکھتے ہیں اُنہیں وہ ملتا ہے جس کا کوئی بھی حق دارنہیں، یعنی گناہوں کی معافی، مسیح کی اپنی راست بازی، خدا کے خاندان میں شمولیت اورہمیشہ کی زندگی۔

جو لوگ مسیح کو رد یا نظر انداز کرتے ہیں اُنہیں وہ ملے گا جس کے سب حق دارہیں یعنی ابدی سزا۔

مسیح کے اِس دنیا میں آنے سے صدیوں پہلے میکاہ نبی نے فرمایا:

"وہ اسرائیل کے حاکم کے گال پر چھڑی سے مارتے ہیں" (میکاہ ۵:۱)۔

ساری دنیا کا منصف انسانی بدن میں دنیا میں آیا تاکہ نا شکرے گنہگاروں کے ہاتھوں قتل کیا جائے — وہ چھڑانے اوربچانے آیا تھا۔

"۔۔۔ جب ہم کمزور ہی تھے تو عین وقت پر مسیح نے دینوں کی خاطر موا۔ کسی راست باز کی خاطر بھی مشکل سے کوئی اپنی جان دے گا، مگر شاید کسی نیک آدمی کے لئے کوئی اپنی جان تک دے دینے کی جرات کرے۔ لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا" (رومیوں ۵: ۶۔ ۸)۔

عادل اور راست باز ٹھہرانے والا

اپنے منصوبے کے پہلے مرحلے میں خدا نے ایک راہ نکالی جس سے وہ اپنے کامل معیار کو نیچا کئے بغیر گنہگاروں کو معاف کر سکے۔ "وہ خود بھی عادل رہے اور جو یسوع پر ایمان لائے اُس کو بھی راست باز ٹھہرانے والا ہو۔" (رومیوں ۳: ۲۶)

خدا عادل رہا کیونکہ اُس نے گناہ کی کافی اور مناسب سزا دے دی۔

اور وہ اُن سب کو راست باز ٹھہرانے والا ہے جو اُس کے بھیجے ہوئے نجات دہندہ پر ایمان لاتے ہیں۔

جونہی مَیں اپنی کوششوں پر انحصار کرنا چھوڑ کر مسیح پر توکل کرتا اور ایمان رکھتا ہوں کہ وہ میری خاطر موا اور جی اُٹھا اُسی وقت عادل منصف اپنی روئیداد کی کتاب میں سے میرے سارے قصوروں پر قلم پھیر دیتا ہے:

راست باز ٹھہرایا گیا!

راست باز ٹھہرائے جانے کا مطلب ہے کہ خدا نے عدالتی کارروائی سے ہمارے راست باز ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہمیں راست باز قرار دے دیا ہے۔

وہ میرا ریکارڈ ۔۔ میرے خلاف جو کچھ لکھا گیا تھا ۔۔ منسوخ اور صاف کر کے مجھے راست باز قرار دیتا ہے۔

وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟

وہ ایسا اِس لئے کر سکتا ہے کیونکہ اُس نے صلیب پر میرے گناہ کی سزا برداشت کی۔

جب آدم نے گناہ کیا تو خدا نے ساری انسانی نسل کو ناراست (گنہگار) ٹھہرا دیا۔ لیکن چونکہ یسوع مر گیا اور پھر جی اُٹھا اِس لئے خدا اُن سب کو راست باز ٹھہراتا ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔

"کیونکہ جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرماں برداری سے بہت سے لوگ راست باز ٹھہریں گے" (رومیوں ۵: ۱۹)۔

جس طرح آدم کے گناہ سے آلودگی (نجاست) اور موت پیدا ہوئی اُسی طرح مسیح کی موت اور قیامت (جی اُٹھنے) سے پاکیزگی اور زندگی مہیا ہوئی۔

"جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۲)۔

وہ عادل منصف آسمان سے نیچے دیکھتا ہے تو کیا وہ آپ کو آدم اور اُس کی گندی ناراستی میں دیکھتا ہے؟ یا خدا آپ کو مسیح اور اُس کی راست بازی میں دیکھتا ہے؟

آسمان کی عدالت میں کوئی تیسری صورتِ حال نہیں۔

انسان کا دُہرا مسئلہ

ہم نے پیدائش کی کتاب کے تیسرے باب میں دیکھا کہ آدم اورحوا نے اپنے خالق کی نافرمانی کی تو اپنے لئے گناہ اورشرم کا دُہرا مسئلہ پیدا کرلیا۔

اُن کے **گناہ** نے اُنہیں چھپنے پر مجبورکر دیا۔

اُن کی **شرم** نے اُنہیں اپنی برہنگی ڈھانکنے کی ترغیب دی۔

خدا نے اپنے عدل کے باعث اُن کے انجیر کے پتوں کے خود ساختہ ستر پوش رد کر دیئے، مگراپنی رحمت کے باعث اُنہیں قربانی کے جانوروں کی کھالوں کے کپڑے پہنائے۔ جانوروں کا خون اُس چیز کی علامت تھا جو گناہ کو ڈھانکنے کے لئے ضروری تھی اورجانوروں کی کھالیں اُس چیز کی علامت تھیں جو اُن کی شرم (شرمندگی) کو ڈھانکنے کے لئے ضروری تھی۔

ہم اپنے اِن اجداد کے گناہ اور شرمندگی میں شریک ہیں۔ خدا کی نظروں میں ہم گھنونے گنہگاراورروحانی لحاظ سے ننگے ہیں۔ ہم شرم ناک طورپرکچھ بھی کرنے کے لائق نہیں۔

ہماری دہری مصیبت کا خلاصہ دو سوالوں میں کیا جا سکتا ہے:

۱۔ ہم اپنے گناہ سے جس نے ہمیں اپنے خالق سے جدا کر دیا ہے کیسے پاک صاف ہو سکتے ہیں؟

۲۔ ہم کاملیت سے کیسے ملبس ہو سکتے ہیں تا کہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہ سکیں۔

خدا کا دُہرا علاج

انسان کی گناہ آلودگی اورراست بازی کا علاج صرف خدا کے پاس ہے۔

Small pic of nail in hand

جب بے گناہ
بیٹے یسوع نے
صلیب پر اپنا

Small pic of empty grave

خون بہایا تو اُس نے ہماری سزا اپنے اوپر لے لی۔ اور اُس نے موت پر فتح پائی تو ہمیں اپنی راست بازی پیش کرتا ہے۔

"ہمارے لئے بھی ۔۔۔ ایمان راست بازی گنا جائے گا، اِس واسطے کہ ہم اُس پر ایمان لائے ہیں جس نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مُردوں میں سے جِلایا" (رومیوں ۴: ۲۴، ۲۵)۔

"۔۔۔ اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہو گئیں اور سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا ۔۔۔ جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ (کی قربانی) ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں" (۲۔کرنتھیوں ۵: ۱۷، ۱۸، ۲۱)۔

جونہی آپ اپنے آپ پر اور اپنی دین داری پر بھروسا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی اُمید مسیح اور اُس کے بہائے گئے کامل خون سے وابستہ کرتے ہیں، اُسی وقت:

۱۔ وہ آپ کو گناہ کی نجاست سے پاک کرتا ہے۔

۲۔ وہ آپ کو اپنی کامل راست بازی سے ڈھانکتا ہے۔

آپ کے گناہ اور شرم کے لئے خدا کے پاس کوئی دوسرا علاج نہیں ہے۔

خدا کا ادل بدل کا پروگرام

اپنی موت اور قیامت (جی اُٹھنے) کے وسیلہ سے خداوند یسوع مسیح نے ہمارا گناہ خود لے لیا اور اِس کے بدلے وہ ہمیں راست بازی دیتا ہے۔ یہ خدا کا ادل بدل کا عظیم پروگرام ہے ۔۔۔ میرے گناہ کے بدلے میں اُس کی راست بازی۔

کوئی شخص ایسی بلند پایہ اورحیرت انگیزپیش کش کو کیوں رد کرے گا؟

المناک حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت خدا کے اِس انتظام بلکہ اہتمام کو رد کرتی ہے۔ تاہم اُس کی پیش کش موجود ہے۔ جو لوگ خدا کی نجات کی بخشش کو قبول کرتے ہیں وہ سب راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ جو لوگ اِس کا انکار کرتے ہیں اُنہیں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ کسی خیال اورعارضی اعراف (برزخ) میں نہیں بلکہ ابدی جہنم میں جو شیطان اوراُس کے فرشتوں (شیاطین/بدروحوں) کے لئے تیارکیا گیا ہے۔

بہت سے مذہبی لوگ اِصرار کے ساتھ کہتے ہیں "ہر ایک شخص کو اپنے گناہوں کی سزا برداشت کرنی پڑے گی"۔ ایک مفہوم میں یہ درست ہے کہ جو لوگ خدا کی معافی اورراست بازی کی بخشش کو رد کرتے ہیں اُنہیں یہ سزا دائمی برداشت کرنی پڑے گی۔ تاہم اُن کا گناہ کا قرض کبھی بے باق نہیں ہو گا، اِس لئے کہ یہ دائمی قرض ہے۔ علاوہ ازیں گمراہ گنہگار اگرچہ آگ کی جھیل میں اپنے گناہ کا قرض چکاتے رہیں گے، لیکن وہ مطلوبہ راست بازی ہرگز حاصل نہ کر سکیں گے جو بہشت میں جانے کے لئے ضروری ہے۔ صرف خدا ہی وہ معافی اورراست بازی عطا کر سکتا ہے جو اُس کے ساتھ رہنے کے لئے ضروری ہے۔

نجات دہندہ کے آنے سے سات سو سال پیشتر یسعیاہ نبی نے خدا کے ادل بدل کے عظیم پروگرام کے بارے میں لکھا:

> "ہم تو سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز اورہماری تمام راست بازی ناپاک لباس کی مانند ہے۔۔۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی۔۔۔ مَیں خداوند سے بہت شادمان ہوں گا۔ میری جان میرے خدا میں مسرور ہو گی کیونکہ اُس نے مجھے نجات

کے کپڑے پہنائے۔ اُس نے راست بازی کے خلعت سے مجھے ملبس کیا" (یسعیاہ ۶۴: ۶؛ ۵۳: ۶؛ ۶۱: ۱۰)۔

کیاآپ خدا کے حضورمیں ابھی تک ناپاک لباس کی مانند ہیں؟ یاکیاآپ مسیح کے خون سے دُھل کر صاف ہوگئے ہیں؟ کیاآپ اپنی راست بازی کالباس پہنے ہوئے ہیں یا اُس کی راست بازی کے خلعت سے ملبس ہیں؟

ساری بات ایک سوال پر ختم ہوتی ہے:

"ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟"

کیاآپ خدا کے پیغام پرایمان لائے ہیں؟ کیاآپ نے صرف اُس کی صداقت پر بھروسا کیا ہے اورباقی سب باتیں چھوڑدی ہیں؟

"کہ تمہیں معلوم ہو"

خدا کا پاک کلام کہتا ہے: "مَیں نے تم کو جو خدا کے بیٹے پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اِس لئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔" (۱-یوحنا ۵: ۱۳)

چند سال ہوئے مَیں نے ایک بہت دین دار(مذہبی) خاتون سے ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں گفتگو کی۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسیحی کہتی تھی مگروہ خدا کے مسیح کے وسیلے سے نجات کے اِنتظام پر توکل نہیں رکھتی تھی۔

جب مَیں نے اُس سے کہا "مَیں جانتا ہوں کہ مرنے کے بعد مَیں بہشت میں جاؤں گا" تو اُس نے قدرے بیزاری سے جواب دیا، "اوہ! توآپ سمجھتے ہیں کہ آپ اِتنے نیک ہیں کہ سیدھے بہشت میں جائیں گے ـــ ہے ناں؟"

مَیں نے جواب دیا "بات یہ نہیں کہ مَیں 'اِتنا نیک' ہوں بلکہ یہ کہ خدا اتنا نیک ہے، بھلا ہے۔ اُسی نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم اُس پر اور جو کچھ اُس نے کیا ہے اُس پر ایمان رکھیں تو "ہم ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں"۔"

"کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے" (رومیوں ٦: ٢٣)۔

علی کو کیسے معلوم ہوا

اِس کتاب کے پہلے باب میں مَیں نے علی کا ذکر کیا تھا جسے خاندان والوں نے گھر سے نکال دیا تھا، کیونکہ وہ خدا کے پیغام پر ایمان لے آیا تھا۔

برونو کی طرح علی بھی چھبیس سال کا تھا جب میری اُس سے پہلی ملاقات ہوئی۔ مگر وہ برونو کی طرح عیش وعشرت کا دلدادہ نہیں تھا، بلکہ اپنے مذہب کے شعائر پر خلوصِ دل سے عمل کرتا تھا ـــ مقررہ طریقے سے ہر روز نمازیں پڑھنا، مہینہ بھر سالانہ روزے رکھنا اور دوسرے لوگوں سے نیک سلوک کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ ـــ لیکن اُسے باطنی تسلی اور اطمینان حاصل نہیں تھا۔ اور یہ احساس اُسے کھائے جاتا تھا۔

علی رات کو بستر پر پڑا جاگتا اور سوچتا رہتا تھا "مَیں اپنے مذہبی فرائض ادا کرتا ہوں پھر مجھے ابدیت کا اِتنا خوف کیوں ہے؟ اے اللہ! کیا کوئی طریقہ نہیں کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ مرنے کے بعد مَیں کہاں جاؤں گا؟"

علی نے اپنا سوال اپنے باپ اور مقامی مذہبی راہنماؤں کے سامنے رکھا "مجھے کیسے یقین ہو سکتا ہے کہ خدا مجھے بہشت میں رکھے گا؟" ہر کسی نے ایک ہی جواب دیا "تم نہیں جان سکتے۔ کوئی بھی اپنے مقدر کو نہیں جا سکتا۔ یہ صرف خدا ہی جانتا ہے۔"

لیکن اُن کے جواب سے علی کی تسلی نہ ہوئی۔

گھر میں اور سکول میں علی کو سکھایا گیا تھا کہ قرآن شریف بتاتا ہے کہ عیسیٰ ابنِ مریم صادق نبی تھے۔ آپ ایک کنواری سے پیدا ہوئے۔ علی نے یہ بھی سیکھا تھا کہ عیسیٰ بہت معجزے کرتے تھے۔ اور آپ کے لقب "المسیح (مسایاح)، کلمتہ اللہ اور روح اللہ" ہیں۔ علی سوچنے لگا کہ شاید عیسیٰ وہ نبی ہے جو میرے سوال کا جواب دے سکتا ہے جو مَیں تلاش کر رہا ہوں۔

علی نے یسوع کے بارے میں کوئی کتاب تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔ اتفاق سے ہماری ملاقات ہو گئی۔ مَیں نے اُسے بائبل مقدس دی اور وہ بڑے شوق سے اُس کا مطالعہ کرنے لگا۔ کوئی سال بھر بائبل مقدس کا مطالعہ کرنے کے بعد علی کو جو کچھ معلوم ہوا وہ ہم اُسی کی زبانی پیش کرتے ہیں:

"مجھے معلوم ہوا کہ سارے نبی یسوع کی خبر دیتے ہیں۔ مَیں نے وہ حصہ پڑھا جہاں یسوع نے خود فرمایا کہ 'راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔۔۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے'" (یوحنا ١٤: ٦؛ ٥: ٢٤)۔

اِن آیتوں اور دوسری آیتوں سے مجھے یسوع کو قبول کرنے اور سمجھنے میں مدد ملی کہ وہ کون ہے ۔۔ واحد نجات دہندہ جس نے نجات کو یقینی بنانے کے لئے اپنا خون بہایا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ مَیں اُس پر اور اِس حقیقت پر ایمان لایا کہ اُس نے میرے عوض میرے گناہوں کی خاطر دکھ اُٹھایا اور موا۔

جونہی مَیں ایمان لایا مَیں نے وہ باطنی تسلی اوراطمینان محسوس کیا جو پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔ کیسی زبردست تبدیلی آئی! اب مجھے اپنی ابدی منزل، اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں رہی کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ خداوند نے میرے گناہوں کی پوری سزا اُٹھا لی ہے۔ اب مَیں جانتا ہوں کہ مَیں جنت میں جاؤں گا مگر اِس لئے نہیں کہ مَیں نیک ہوں بلکہ اُس فضل کی وجہ سے جو خدا نے یسوع مسیح کے وسیلے سے کیا۔ اب مَیں سب باتوں میں خدا کو پسند آنا چاہتا ہوں، اپنی نجات کمانے کے لئے نہیں بلکہ اِس لئے کہ خدا نے مجھے نجات بخشی ہے اور مجھے نیا دل عطا کیا ہے۔"

علی کے لئے گناہ کی لعنت پلٹ دی گئی ہے۔ آج وہ، اُس کی بیوی اوراُن کے بیٹے جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہم کہاں جائیں گے بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم اِس دنیا میں کیوں موجود ہیں ـــ تا کہ اپنے خالق اورمخلصی دینے والے کو جانیں، اُس سے محبت رکھیں اُس کی عبادت اور خدمت کریں اوردوسروں کی راہنمائی کریں کہ وہ اُسے جان لیں۔

موت ـــ ایمان دار کی خادمہ

گناہ کی لعنت کو پلٹنے یعنی منسوخ کرنے کے لئے خدا نے سہ مرحلہ منصوبہ بنایا تھا۔ اِس دنیا میں اپنی پہلی آمد پر مسیح نے اِس منصوبے کا پہلا حصہ پورا کر دیا۔ اپنی زندگی، موت، دفن اورجی اُٹھنے سے یسوع نے گناہ اورموت کی وہ دیوار ڈھا دی جس میں سوراخ کرنا بھی ناممکن نظر آتا تھا۔ صلیب پر لٹکنے والا ڈاکو، آدم خور قبیلے کے لوگ، ایما، ساؤل، علی، برونو اورجو لوگ خدا کے پیغام کو سچا مان کر قبول کرتے ہیں وہ سب اُس سے فیض یاب ہیں۔

بے رحم، بے درد، ظالم موت کو مسیح میں ایمان داروں کے لئے ایک نیا منصب، ایک نئی نوکری دی گئی ہے۔ اِسے ایک ادنیٰ خادمہ بنا دیا گیا ہے کہ خدا کے حکم سے اُن (ایمان داروں) کے لئے فردوس کا دروازہ کھولا کرے، جیسا کہ پاک کلام کہتا ہے، "خداوند کی نگاہ میں اُس کے مقدسوں کی موت گراں قدر ہے۔"

(زبور ۱۱۶ : ۱۵)

بائبل مقدس کی اصطلاح میں "مقدس" وہ شخص ہے جسے خدا نے "الگ کیا ہے"، جسے اُس نے مخصوص کیا ہے، جسے خدا نے راست باز ٹھہرایا ہے کیونکہ وہ خدا کے معاف کرنے اور راست باز ٹھہرانے کے طریقے پر ایمان لایا ہے اور اُس پر توکل رکھتا ہے۔ کسی مرحوم (مرگئے) شخص کو "مقدس" قرار دینے کی انسانوں کی بنائی ہوئی روایت بائبل مقدس کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے (دیکھئے استثنا ۳۳: ۲، ۳؛ امثال ۲: ۸؛ دانی ایل ۷: ۲۱ - ۲۷؛ متی ۲۷: ۵۲؛ اعمال ۲۶: ۱۰؛ افسیوں ۱: ۱؛ ۲: ۱۹)۔

کیا کسی کو کبھی خواب میں بھی خیال آیا تھا کہ "موت" کو بھی "گراں قدر" قرار دیا جا سکتا ہے؟ خدا کا شکر ہو کہ سارے ایمان داروں کے لئے ایسا ہے۔

> "اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ ۔۔۔ مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہم کو فتح بخشتا ہے" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۵۵ - ۵۷)۔

گناہ کی ماضی کی لعنت پلٹ گئی، منسوخ ہو گئی۔

باب ۲۸

Ch 28 Stage two God's present programme

مرحلہ نمبر۲ :
خدا کا موجودہ پروگرام

خداوند خدا نے فرمایا" مَیں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اوراُن کے دل پراُسے لکھوں گا" (یرمیاہ ۳۱ : ۳۳)۔

بہت سے لوگ تو گناہ کی ہلاکت خیزلعنت پر سوچتے بھی نہیں اور انسانوں کی اکثریت روزانہ لعنتوں کے بندھن میں زندگی گزارتی ہے۔

دنیا کے بے شمارلوگ بدنصیبی، مصیبت، بیماری اورموت کے خوف میں مبتلا رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ اِس فکر اور بے چینی میں رہتے ہیں کہ کھانا اور کپڑے خریدنے کے لئے ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے، یا قرض ادا کرنے کو ہمارے پلے کچھ نہیں ہے۔ کئی لوگوں کو بدقسمتی، کالے جادو یا بُری نظر لگ جانے کا

دھڑکا لگا رہتا ہے۔ وہ اپنی خوشی کا برملا اوربلند آواز سے اظہار نہیں کرتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بدخواہ خبیث روح سن لے اورہمیں خوش کرنے والی چیزیا شخص پر بدقسمتی لا ڈالے۔ بعض لوگ بدروحوں، اورآفتوں کا توڑکرنے کے لئے خود اوراپنے بچوں کو تعویذ پہنائے یا باندھے رکھتے ہیں اوراپنے گھروں میں بھی رکھتے ہیں۔ بعض لوگ پانی یا شربت وغیرہ پردم کرا کے پیتے ہیں یا حفاظت کے لئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے رہتے ہیں۔ اُنہیں یہ خیال تک نہیں آتا کہ حفاظت کی خاطر یہ طریقے استعمال کرنے سے ہم دشمن کا ساتھ دے رہے ہیں اوراُس کی مدد کر رہے ہیں (دیکھئے استثنا ۱۸: ۱۰- ۱۴؛ یسعیاہ ۴۷: ۱۳؛ اعمال ۱۹: ۱۹؛ گلتیوں ۵: ۲۰)۔

خدا کا شکر ہے کہ جو لوگ اپنے خالق اورفدیہ دینے والے کو جانتے اور اُس پر توکل رکھتے ہیں اُنہیں ایسے حفاظتی اِقدامات کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ برائی کی ساری قوتوں سے بے انتہا بڑا اور قادر ہے ـــ خواہ یہ قوتیں خیالی ہوں یا حقیقی۔ ایمان دار کو کچھ بھی ڈرا نہیں سکتا کیونکہ خداوند یسوع کو موت سمیت ہر چیز پر اختیار اورقدرت حاصل ہے۔

خداوند یسوع نہ صرف گناہ کی لعنت کے اُس اثر کو پلٹنے آیا تھا جو وہ ہماری ابدی منزل پر ڈالتی ہے بلکہ گناہ کی لعنت کے اُس اثر کو بھی پلٹنے آیا تھا جو وہ ہماری روزانہ زندگی پر ڈالتی ہے۔

لعنت کو منسوخ کرنا: مرحلہ نمبر۲

پاک کلام کہتا ہے "اے بچو! تم خدا سے ہو اوراُن (شیطانی قوتوں) پر غالب آگئے ہو کیونکہ جو تم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دنیا میں ہے۔"

(۱-یوحنا ۴: ۴)

یہ "وہ" کون ہے جو ایمان دار میں ہے؟

مصلوب ہونے سے پہلے کی رات کو یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا:

"مَیں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی سچائی کا روح جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہو گا ۔۔۔ مَیں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا۔ مَیں تمہارے پاس آؤں گا۔۔۔ مَیں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں، لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ مَیں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔ مَیں تمہیں اطمینان دیئے جاتا ہوں۔ اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں۔ جس طرح دنیا دیتی ہے مَیں تمہیں اُس طرح نہیں دیتا۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے" (یوحنا ۱۴:‏۱۶-۱۸؛ ۲۵-۲۷)۔

دوسرا مددگار

یسوع نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا کہ مَیں آسمان پر واپس جاؤں گا تو باپ تمہیں "دوسرا مددگار بھیجے گا۔۔۔ یعنی سچائی کا روح" ۔۔ روح القدس۔

یونانی زبان کے جس لفظ کا ترجمہ "مددگار" کیا گیا ہے وہ ہے "فارقلیط" جس کا مطلب ہے مددگار، تسلی دینے والا، شفیع، وکیل یا ایڈووکیٹ۔ پاک کلام میں لفظ فارقلیط خدا کا بیٹا اور خدا کا پاک روح دونوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جیسے بیٹا گنہگاروں کو گناہ کی سزا سے بچانے کے لئے آیا اِسی طرح روح القدس ایمان داروں کو گناہ کے اختیار سے چھڑانے کے لئے آیا۔

روح القدس ہمیشہ سے خدا کے ساتھ ہے جیسے کہ بیٹا ہمیشہ سے خدا کے ساتھ ہے۔ اِسی لئے خدا کی کتاب (بائبل مقدس) کے شروع کے اعلان میں اُس کی پہچان "خدا کی (کا) روح" کہہ کرکرائی گئی ہے (پیدائش ۱: ۲)۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ "مددگار" یعنی روح القدس "جبرائیل فرشتہ ہے، یا کوئی نبی ہے جو بعد میں آنے والا تھا۔" یہ کہنا نہ صرف نبیوں کے صحیفوں کی تردید ہے بلکہ جو کچھ یسوع نے کہا اور کیا اُس کے بھی بالکل خلاف ہے۔

یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ مَیں صلیب پر مروں گا اور جی اُٹھوں گا اور آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔ اِس کے بعد روح القدس نازل ہوگا اور اُن سب کے دلوں میں سکونت کرے گا جو خدا کے پیغام پر ایمان لاتے ہیں۔ بیٹا آسمان پر جائے گا اور روح القدس آسمان سے نازل ہوگا۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ "میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔"

(یوحنا ۱۶: ۷)

تاریخ میں اِس موقع تک روح القدس وقتاً فوقتاً ایمان داروں کے ساتھ ہوتا تھا، اُنہیں طاقت اور توفیق دیتا تھا، اُن کی راہنمائی کرتا اور اُنہیں برکت دیتا تھا۔ لیکن جب یسوع نے دنیا کے گناہ کا مسئلہ حل کر دیا تو اس کے بعد ہی یہ ہوا کہ روح القدس ایمان داروں کے اندر مستقل سکونت کرنے کے لئے آسکا۔

خداوند یسوع ایک بہت اہم اور خصوصی وا .عہ کا اعلان کر رہا تھا "سچائی کا روح ۔۔۔ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر رہو گا۔"

(یوحنا ۱۴: ۱۷)

روح القدس کی آمد

پاک کلام بیان کرتا ہے کہ یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد:

یسوع نے "اُن سے مل کر اُن کو حکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پورا ہونے کے منتظر رہو جس کا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو، کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے۔۔۔ جب روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے" (اعمال ۱: ۴، ۵، ۸)۔

اور یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے پچاس دن بعد اور آسمان پر جانے کے دس دن بعد عیدِ پینتی کوست کے روز یہی وا .عہ ہوا۔
پینتی کوست کا مطلب ہے "پچاسواں"۔ یہ پرانے عہدنامے کے زمانے کی ایک عید ہے جس میں اسرائیلی خدا کی برکتوں کے لئے اُس کی شکرگزاری کرتے ہیں (احبار ۲۳: ۱۶)۔ شروع ہی سے خدا کا منصوبہ تھا کہ وہ آخری، قطعی اور اصل برکت ۔۔۔ روح القدس ۔۔۔ اِس دن نازل کرے گا۔

"جب عیدِ پینتی کوست کا دن آیا تو وہ سب (یسوع کے شاگرد) ایک جگہ جمع تھے کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا اور اُنہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔۔۔" (اعمال ۲: ۱۔ ۴)۔

نئے عہدنامے میں یہ حیرت انگیزواقعہ پوری تفصیل کے ساتھ قلم بند کیا گیا ہے (دیکھئے اعمال باب ۲)۔ روح القدس کی طاقت سے یسوع کے شاگرد بہت سی مختلف زبانوں میں خدا کا پیغام سنانے لگے۔ اُس وقت ایشیا، عرب اور دنیا کے دوسرے ممالک سے بہت سے لوگ عیدِ پینتی کوست منانے کے لئے یروشلیم میں جمع تھے، جو یہ مختلف زبانیں بولتے تھے۔ جس روز روح القدس نازل ہوا تقریباً تین ہزار افراد خدا کے پیغام پر ایمان لائے اور اُنہوں نے ہمیشہ کی زندگی کی بخشش حاصل کی۔ ایمان داروں کی تعداد تیزی سے بڑھتی گئی۔

اعمال کی کتاب میں مسیح پر ایمان لانے والے پہلے ایمان داروں کی تاریخ بیان کرتی اور بتاتی ہے کہ جی اُٹھے مسیح کی خوش خبری کس طرح ساری رومی سلطنت میں پھیل گئی۔ تلوار کے زور پر نہیں بلکہ خدا کی محبت کے زور سے اور روح القدس کے وسیلہ سے۔

بلائے گئے / الگ کئے گئے

موجودہ دَور میں اِس دنیا میں خدا کا خاص پروگرام ہے کہ "غیر قوموں میں سے اپنے نام کی ایک اُمت بنا لے" (اعمال ۱۵ : ۱۴)۔

پینتی کوست کے دن روح القدس کے نزول نے ایمان داروں کے ایک خاص خاندان کو جنم دیا جسے کلیسیا کہتے ہیں۔ کلیسیا کے لئے اصل یونانی زبان میں لفظ "اکلیسیا" ہے جس کا مطلب ہے "مجلس" (اجتماع) یا "۔۔۔ میں سے بلائے گئے" یا "الگ کئے گئے"۔ آج کل لفظ "کلیسیا" جو "اکلیسیا" کا مورّد ہے بہت سے غلط یا مبہم معنوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ مثلاً مسیحیوں کے کسی فرقہ، جماعت یا گروہ کو بھی "کلسیا" کہتے ہیں۔ بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں وہ اپنے کردار اور اعمال سے مسیح کی کھلم کھلا بے عزتی کرتے ہیں۔ وہ

"مذہب" کے پیروکارتو ہوتے ہیں، لیکن خدا کے ساتھ اصلی اورحقیقی رشتہ نہیں رکھتے۔ اُن کے گناہ یسوع کے خون کے وسیلہ سے کبھی دھوئے نہیں گئے۔

اچھی خبریہ ہے کہ خدا ہرجگہ سارے لوگوں کوبلاتا ہے کہ میرے بیٹے پرایمان لاؤاورمیرے خاص نئے مخلوق بن جاؤاورلے پالک بن کرمیرے خاندان میں شامل ہوجاؤجوابدتک میرے ساتھ رہے گا۔

وہ سب لوگ جویسوع کے اِس دنیا میں آنے سے پہلے (پرانے عہدنامے کے زمانے میں) خدا کے وعدوں پرایمان لائے وہ خدا کے خاندان کا حصہ ہیں۔ لیکن جولوگ یسوع کے دنیا کے آنے کے زمانے سے لے کرایمان لائے ہیں صرف وہی اُس زندہ جماعت کا حصہ ہیں جسے کلیسیا کہا جاتا ہے۔ کلیسیا کو"مسیح کا بدن" اور"مسیح کی دلہن" بھی کہا جاتا ہے (١۔کرنتھیوں ١٢ : ٢٧؛ افسیوں ٤: ٢١ : ٥: ٢٥ - ٣٢؛ مکاشفہ ١٩ : ٧ - ٩؛ ٢٢ : ١٧؛ یوحنا ٥: ٢٩)۔

جولوگ خداوندیسوع مسیح پرایمان رکھتے ہیں کلام پاک اُن سب سے کہتا ہے کہ:

> "تم ایک برگزیدہ نسل ہو۔۔۔ جو خدا کی خاص ملکیت ہے تا کہ اُس کی خوبیاں ظاہرکروجس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔ پہلے تم کوئی اُمت نہ تھے مگراب خدا کی اُمت ہو" (١۔پطرس ٢: ٩، ١٠)۔

بائبل مقدس کے پہلے دو باب بیان کرتے ہیں کہ ابتدا میں خدا نے انسانوں کواپنے خاص مخلوق بنایا۔ تیسرا باب بتاتا ہے کہ کس طرح آدم نے گناہ کیا اوراپنے آپ کواورانسان کی ساری نسل کو خدا سے جدا کردیا۔ اوربعد کے صحائف بتاتے ہیں کہ خدا نے انتظام کیا کہ ناپاک گنہگاردوبارہ اُس کی "خاص اُمت" بن جائیں۔

کیاآپ خدا کی "خاص اُمت" کا حصہ ہیں؟ اگر ہیں توآپ لعنت کو پلٹنے کے خدا کے پروگرام کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں۔

نجات یافتہ اورمہر بند

جو شخص خدا کی نجات کی بخشش کو قبول کرلیتا ہے روح القدس اُس کی زندگی میں پہلا کام یہ کرتا ہے کہ اُسے نئی زندگی دیتا ہے۔ جو لوگ اپنے آپ پر اور اپنی کوششوں پر بھروسا کرنا چھوڑکر یسوع مسیح اوراُس کے مخلصی کے کام پر بھروسا رکھتے ہیں وہ روحانی طور سے روح القدس کے وسیلہ سے نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں۔

> یسوع نے فرمایا "جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اورجو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے۔ تعجب نہ کر کہ مَیں نے تجھ سے کہا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔۔۔ کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے (یوحنا ۳:۶-۷، ۱۶)۔

"نئے سرے سے پیدا ہونا" کتنی عجیب اوراعلیٰ بات ہے! گنہگار کے لئے روحانی طور سے نئے سرے سے پیدا ہونا اپنی ساری پیچیدہ یکتائی کے ساتھ زندہ خدا کا کام ہے۔ نئی پیدائش اِس لئے ممکن ہوئی کہ باپ نے اپنے بیٹے کو بھیجا، بیٹے نے گناہ کی خاطر اپنا خون بہایا اورروح القدس ایمان دارمیں نئی زندگی اُنڈیلتا ہے۔

روح القدس ہمیں نہ صرف نئی زندگی دیتا ہے بلکہ ہم پر ہمیشہ کے لئے مہر کردیتا ہے ۔۔ نشان لگا دیتا ہے کہ ہم خدا کی خاص ملکیت ہیں اور ہمارے اندرمستقل سکونت کرنے لگتا ہے۔ روح القدس یہ ضمانت بھی دیتا

ہے کہ اِس دنیا سے رُخصت ہونے کی ہماری باری آئے گی تو ہم سلامتی سے باپ کے گھر میں پہنچیں گے۔

"۔۔۔ اُسی میں تم پر بھی جب تم نے کلامِ حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوش خبری ہے اوراُس پر ایمان لائے پاک موعودہ روح کی مہر لگی۔ وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کے لئے ہماری نجات کا بیعانہ ہے" (افسیوں ۱: ۱۳۔ ۱۴)۔

کوئی چیز بھی وجہ نہیں بن سکتی جس سے ایمان دار اپنی ابدی زندگی سے محروم ہو جائے۔ "روح القدس ۔۔۔ بیعانہ ہے۔''

کیا دوبارہ گناہ کرنے کی آزادی ہے؟

کئی دفعہ لوگ تُنک مزاجی سے کہتے ہیں "ٹھیک ہے، مجھے یہ ضمانت (پکا یقین) حاصل کرنے کے لئے کہ فردوس میں میرے لئے جگہ محفوظ ہے صرف یہی کرنا ہے کہ ایمان لے آؤں کہ یسوع میرے گناہوں کی خاطر مرگیا۔ یہ ضمانت مل گئی تو پھر جیسے چاہوں گناہ کرتا رہوں۔ ٹھیک ہے ناں؟''

اِسی منطق کے مطابق اگر آپ جنگل بیابان میں گم گئے ہوں، راستہ ملنے کی اُمید نہ ہو اور کوئی شخص وہاں سے آپ کو نکال کر بچا لے تو کیا آپ اُس بچانے والے کو کہیں گے" شکریہ! اب مَیں آزاد ہوں کہ دوبارہ وہیں گم ہو جاؤں، بھٹک جاؤں!"؟

یا قرض خواہ آپ کو ایک بڑی رقم معاف کر دے تو کیا آپ دیدہ دانستہ وہ کام کریں گے جس سے اُسے بُرا لگے، جس سے وہ ناراض ہو؟

یا آپ صاف ستھرے اور خوب اِستری کئے گئے کپڑے پہن کر سوچیں گے" بہت خوب! اب مَیں جا کر کیچڑ یا مٹی میں لوٹنیاں لگا سکتا ہوں"؟

ایسی ذہنیت کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

لیکن جب گناہ اوراِس کے نتائج کا معاملہ ہو توآدم کی اولاد کیوں ایسا سوچتے ہیں؟

جواب تو ظاہر ہے۔ ہمارے دل ودماغ پر گناہ کی گرفت بہت مضبوط ہے یہاں تک کہ ہم قائل ہو جاتے ہیں کہ گناہ ایک اچھی اور پسندیدہ چیز ہے۔ بے شک یہ نقطہ نظر نیا نہیں ہے۔ آدم اورحوا نے بھی گناہ کو ۔۔۔ ممنوعہ پھل کھانے کے امکان کو "عقل بخشنے کے لئے خوب" مان لیا تھا (پیدائش ٣: ٦)۔

سمجھنے کا نکتہ یہ ہے کہ جس لمحے کوئی گنہگار خدا کے پیغام پر ایمان لے آتا ہے اُسی لمحے سے وہ گناہ کے ویران بیابان میں بھٹکا اورکھویا ہوا نہیں رہتا۔ اُس کا بھاری قرض پورا پورا چکا دیا جاتا ہے۔ اب ایمان دار مسیح کی کامل راست بازی سے ملبس ہو گیا ہے۔

روح القدس خدا کے اِس نومولود فرزند کے دل میں یہ پاکیزہ قائلیت پیدا کر دیتا ہے کہ گناہ کوئی اچھی چیز نہیں بلکہ بُری ہے۔ وہ خدا کے لوگوں کو طاقت اورتوفیق عطا کرتا ہے کہ ایسی زندگیاں گزراِیں جن سے خدا کی ذات اور صفات منعکس ہوں۔ آسمانی خاندان کا فرد ہونے کے باعث خدا کا نومولود فرزند ایسی زندگی گزارنے کا آرزو مند ہوتا ہے جس سے خاندان کی عزت اوروقار قائم رہے۔

ممکن ہے کہ ایمان دارروح القدس کو نظر اندازکریں اوراپنے طرزِزندگی سے خداوند کو بے عزت کریں۔ لیکن یہ مہمان مسیح کے سارے سچے ایمان داروں کے اندر سکونت کرتا ہے۔ اِسی لئے پاک کلام مسیح پر ایمان لانے والوں سے کہتا ہے:

"خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کے لئے مُہر ہوئی" (افسیوں ۴: ۳۰)۔

خداوند یسوع پر ایمان رکھنے والے لوگ اپنی نجات سے کبھی محروم نہیں ہو سکتے جو اُنہوں نے ایمان سے حاصل کی ہے۔ لیکن وہ بے ایمانوں جیسے کام کرنے سے "خدا کے پاک روح کو رنجیدہ" کر سکتے ہیں۔ خدا کے لوگ اِس دنیا میں تو ہیں، لیکن "جس طرح وہ (یسوع) دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔"

(یوحنا ۱۷: ۱۶)

جس طرح خداوند یسوع اِس دنیا کے بے دینی کے کاموں سے نفرت کرتا ہے اُس کے شاگردوں کو بھی کرنی چاہیئے۔

"پس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے رہیں تا کہ فضل زیادہ ہو؟ ہرگز نہیں۔ ہم جو گناہ کے اعتبار سے مر گئے کیونکر اُس میں آئندہ کو زندگی گزاریں؟" (رومیوں ۶: ۱، ۲)

"پس اپنے اُن اعضا کو مُردہ کرو جو زمین پر ہیں یعنی حرام کاری اور ناپاکی اور شہوت اور بُری خواہش اور لالچ کو جو بت پرستی کے برابر ہے کہ اُن ہی کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہے۔ اور تم بھی جس وقت اُن باتوں میں زندگی گزارتے تھے اُس وقت اُن ہی پر چلتے تھے۔ لیکن اب تم بھی اِن سب کو یعنی غصہ اور قہر اور بدخواہی اور بدگوئی اور منہ سے گالی بکنا چھوڑدو، ایک دوسرے سے جھوٹ نہ بولو کیونکہ تم نے پرانی انسانیت کو اُس کے کاموں سمیت اُتار ڈالا اور نئی انسانیت کو پہن لیا ہے جو معرفت

حاصل کرنے کے لئے اپنے خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے" (کلسیوں ۳: ۵-۱۰)۔

ایمان دار میں خدا کی زندگی

جیسے خدا کا بیٹا ایمان لانے والے گنہگاروں کو گناہ کی سزا سے بچانے اور چھڑانے کو آیا ویسے ہی خدا کا روح ایمان داروں کو گناہ کے روزانہ اختیار سے بچانے اور چھڑانے آیا ہے۔

اور یہ کام اِس طرح ہوتا ہے:

جس لمحے کوئی شخص مسیح پر ایمان لاتا اور اُس پر بھروسا کرتا ہے اُسی لمحے خدا کا روح اُس شخص کے دل وجان میں آ کر اپنی بادشاہی قائم کر لیتا ہے۔ اور دل وجان ہی انسان کو اختیار میں رکھنے یعنی کنٹرول کرنے کا مرکز ہے۔ وہ ایمان دار کو نئی انسانیت (نئی طبیعت، نیا مزاج) عطا کرتا ہے جو خداوند کو خوش کرنا چاہتی ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس شخص کا خود غرض اور گناہ پر آمادہ مزاج جاتا رہتا یا ختم ہو جاتا ہے۔ پُرانی انسانیت (طبیعت، مزاج) تو اُس وقت مٹے گی اور ختم ہو گی جب ایمان دار جنت میں پہنچے گا۔ اِس دنیا میں ایمان دار کامل بے گناہی کا درجہ حاصل نہیں کر سکتے۔ تاہم جب کبھی وہ خداوند کو رنجیدہ یا ناخوش کریں اُنہیں بہت افسردہ اور غمگین ہونا چاہئے۔

(۱-یوحنا ۱: ۸-۱۰؛ ۲: ۱،۲؛ رومیوں ابواب ۲-۶)

ہر سچے ایمان دار کی زندگی میں پرانی انسانیت (سرشت جو آدم سے ورثے میں ملی ہے) اور نئی انسانیت (جو روح القدس نے عطا کی ہے) کے

درمیان ایک لڑائی جاری رہتی ہے۔ ایمان دار کے اندر سکونت کرنے والا مسیح کا روح اُس میں دلی آرزو پیدا کرتا ہے کہ مَیں خدا کو خوش کروں۔ وہ اپنے لوگوں کو سکھاتا ہے کہ گناہ صرف "چند روزہ لطف" (عبرانیوں ۱۱: ۲۵) مہیا کرتا ہے۔ اور "اِن کا انجام تو موت ہے، مگر اب گناہ سے آزاد اور خدا کے غلام ہو کر تم کو اپنا پھل ملا" (رومیوں ۶: ۲۱ - ۲۲)۔ روح القدس ایمان دار کے اندر زبردست تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

"۔۔۔ روح کا پھل
محبت، خوشی، اطمینان،
تحمل، مہربانی، نیکی،
ایمان داری، حلم، پرہیزگاری ہے۔
ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں" (گلتیوں ۵: ۲۲)۔

اپنی کوششوں کو اہمیت دینے والے مذہب روحانی پھل پیدا نہیں کرتے۔ مذہبی قوانین اور احکام انسان کے ظاہری کردار اور رویے کو بہتر تو بنا سکتے ہیں، اِس کی اصلاح تو کر سکتے ہیں، لیکن صرف روح القدس ہی اُس کی باطنی فطرت کو تبدیل کر سکتا ہے۔

خدا آپ کی زندگی میں اپنا قانون نافذ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن قانون قاعدوں یا حکموں کی ایک فہرست دینے کے بجائے وہ آپ کے وسیلے سے اور آپ میں اپنی زندگی گزارتا ہے تاکہ دوسرے لوگ برکت پائیں اور اُس کے نام کا جلال ظاہر ہو۔

فہرستیں یا محبت؟

ایک آدمی کا واقعہ بتایا جاتا ہے کہ اُس کی بیوی فوت ہو گئی تو اُس نے ایک عورت کو نوکر رکھا کہ ہفتے میں تین دن اُس کے گھر کی صفائی کیا کرے اور

کپڑے دھو دیا کرے۔ اُس نے ریفریجریٹر پر اُن کاموں کی لسٹ لگا دی جو وہ اُس عورت سے کرانا چاہتا تھا۔ اور ہاں، وہ اُس کے کام کی اُجرت ادا کرتا تھا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس آدمی کو اُس عورت سے محبت ہو گئی اور اُس نے اُس عورت سے کہا کہ مجھ سے شادی کر لے۔ شادی ہو گئی تو اُس آدمی نے ریفریجریٹر سے وہ فہرست اُتار دی اور اُس کی تنخواہ بھی بند کر دی۔ کیوں؟ کیونکہ اب وہ نوکرانی اُس کی محبوب بیوی بن گئی تھی! اب وہ خوشی سے گھر کی صفائی کرتی، کپڑے دھوتی اور بہت سے وہ کام کرتی تھی جو فہرست میں نہیں ہوتے تھے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اُسے اپنے شوہر سے محبت تھی اور وہ اُس کی خدمت کرنا اور اُسے خوش رکھنا چاہتی تھی۔ کاموں اور حکموں کی فہرست اب ریفریجریٹر پر نہیں بلکہ اُس کے دل میں تھی۔

جو لوگ خدا کی ملکیت ہیں وہ اُن کے لئے ایسا ہی کرتا ہے:

"مَیں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اور اُن کے دل پر اُسے لکھوں گا" (یرمیاہ ۳۱: ۳۳)۔

ریفریجریٹر پر لٹکی فہرست کی طرح انسان کا مذہب فرائض کی ایک فہرست پیش کرتا ہے جنہیں پورا کرنا ضروری ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اُمید ہے کہ عدالت کے دن اگر خدا کی مرضی ہوئی تو اِن کے لئے "ادائیگی" ہو جائے گی ـــ یعنی اِن کاموں کا اجر مل جائے گا۔

فرائض کی ایک لمبی فہرست آپ پر ٹھونسنے کے بجائے خدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہمیں یہ آرزو دے گا کہ ہم محبت بھرے دل سے اُس کی عبادت کریں اور اُسے خوش کریں۔

آئین و قوانین کی فہرستوں والے مذہب کی نسبت محبت کا رشتہ نیک کام کرنے کی بہتر تحریک پیدا کرتا ہے۔

"۔۔۔ محبت شریعت کی تعمیل ہے" (رومیوں ۱۳: ۱۰)۔

مذہب آپ سے نئی زندگی اور فردوس میں جگہ دینے کا وعدہ کرتا ہے، لیکن صرف روح القدس ہی یہ دے سکتا ہے۔ صرف وہی ہے جو آپ کو خدا کی محبت، خوشی، اطمینان اور ابدی محافظت سے معمور کر سکتا ہے۔

"۔۔۔ اُمید سے شرمندگی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ روح القدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسیلہ سے خدا کی محبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے" (رومیوں ۵: ۵)۔

خوشیوں بھری فرماں برداری

یہ حقیقت ہے کہ ایمان داروں کے دل خدا کی محبت سے ایسے معمور ہیں کہ چھلک رہے ہیں۔ اور اسی محبت سے وہ خداوند کی عبادت کرتے اور لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُنہیں کوئی حکم نہیں دیئے گئے جن کی پابندی کرنا لازم ہے۔ مثال کے طور پر آسمان پر جانے سے پہلے یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا:

"آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو مَیں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" (متی ۲۸: ۱۸۔ ۲۰)۔

یسوع نے اپنے پیروکاروں کو حکم دیا کہ "سب قوموں" میں نجات کی خوش خبری کی منادی کرو۔ کوئی شخص خدا کی نجات کی بخشش کو قبول کرلے تو

اِس کے بعد اُس کو بتانا اور سکھانا ضروری ہے کہ "اُن سب باتوں پر عمل کریں" جن کا یسوع نے حکم دیا ہے۔ مثال کے طور پر یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور دلی خوشی سے سب کے خادم بنو۔ مسیح کے پیروکاروں کا شوق اور جذبہ یہ ہونا چاہئے کہ ساری دنیا واحد حقیقی خدا کو جانے، اُس پر توکل رکھے اور اُس کی حمد اور تعریف کرے۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے یہ بھی کہا کہ نئے ایمان داروں کو "باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔'' غور کریں کہ "نام" واحد ہے۔ جمع کا صیغہ نہیں کہ "ناموں سے بپتسمہ دو۔''

جو لوگ مانتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں اور یسوع کی زندگی، موت اور جی اُٹھنے پر ایمان لاتے ہیں صرف وہی واحد حقیقی خدا کے ساتھ جو باپ، بیٹا اور روح القدس ہے ابدی رشتہ قائم کر سکتے ہیں۔

جو لوگ خدا کے اِس پیغام پر ایمان لاتے ہیں اُنہیں کسی دریا یا پانی کے کسی اَور ذخیرے میں بپتسمہ لینے سے اِس ایمان کو ظاہر کرنا چاہئے۔

بپتسمہ کیوں؟

کیا ضروری ہے کہ گناہوں سے پاک صاف ہونے کے لئے ایمان دار کو غوطہ دیا جائے؟ نہیں جو کام یسوع نے اپنی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے سے کیا اُس کی وجہ سے خدا نے ایمان دار کو پہلے ہی پاک صاف کر دیا اور راست باز ٹھہرا دیا ہے۔ پانی کا بپتسمہ باطنی حقیقت کا ظاہری نشان یا علامت ہے۔ ہم نے ایک دفعہ خدا کے پیغام کا یقین کر لیا یعنی اُس پر ایمان لے آئے تو ہمیں اپنے نجات دہندہ اور نئے مالک (یسوع) کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بپتسمہ لینا چاہئے۔ لیکن یہ بپتسمہ ہمیں بہشت کا اہل نہیں بناتا۔

جس وقت آپ اپنی غلط سوچ سے توبہ کرتے اورخداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں جوآپ کے گناہوں کی خاطر موا اورزندہ ہوا اُسی وقت آپ "مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ" پا لیتے ہیں (رومیوں ٦: ٣)۔ یہ بپتسمہ پانی سے نہیں ہوتا (وہ تو بعد میں ہوگا) بلکہ روح القدس کا بپتسمہ ہے (رومیوں ٦: ١-۵؛ اعمال ١: ۵؛ ١-کرنتھیوں ١٢ - ١٣)۔ "شامل ہونے کا بپتسمہ" کا مطلب ہے "۔۔۔ کے ساتھ ایک ہونا۔۔۔ کے مشابہ ہونا۔۔۔ کے ساتھ پہچانا جانا۔'' جب کوئی ایمان لاتا ہے تو خدا کے اپنے خاندان کا حصہ بن جاتا ہے۔ یہ خاندان اُن سب سے مل کر بنا ہے جو خدا کے بے گناہ بیٹے "کے ساتھ پیوستہ ہوگئے ہیں" (رومیوں ٦: ۵)۔ آپ کی نئی اورابدی حیثیت "مسیح میں" ہے۔

چنانچہ پانی کے بپتسمہ کا مقام کیا ہے؟ یہ دیدنی علامت یا نشان ہے کہ ایمان دارخداوند یسوع کی موت، دفن اورجی اُٹھنے میں اُس (یسوع) کے ساتھ پیوستہ ہوگیا ہے، اُس کے مشابہ ہے۔ بپتسمہ تو ایک طریقہ ہے جس سے ایمان دار اظہار یا اعلان کرتے ہیں کہ ہم خدا کے مخلصی کے منصوبے پر ایمان رکھتے ہیں۔ پانی موت کی علامت ہے۔ جب کسی کو پانی میں غوطہ دیا جاتا ہے تو وہ ظاہر کرتا ہے کہ "یسوع میرے گناہ کی خاطر موا اوردفن ہوا۔" اورجب وہ پانی سے باہر آتا ہے تو ظاہر کرتا ہے کہ "یسوع نے میرے لئے موت کو مغلوب کیا۔ میری خاطر یسوع کے مرنے، دفن ہونے اورجی اُٹھنے سے مَیں گناہ سے پاک صاف کیا گیا، راست باز ٹھہرایا گیا اور مجھے ہمیشہ کی زندگی بخشی گئی ہے۔''

اِس بات کو سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ خدا کے حضورگنہ گار کی قبولیت کی بنیاد صرف یسوع مسیح کی راست بازی اوراُس کا پورا کیا ہوا کام ہے۔ مَیں معافی یافتہ ہونے کی حیثت سے جانتا ہوں کہ مَیں ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہوں گا، لیکن اِس لئے نہیں کہ مَیں نیک ہوں بلکہ اِس لئے کہ مَیں "اُس میں پایا گیا ہوں۔ نہ اپنی اُس راست بازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے بلکہ اُس

راست بازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خدا کی طرف سے ایمان پر ملتی ہے" (فلپیوں ۳: ۹)۔

انسانی مذہب سکھاتے ہیں کہ اپنے آپ سے اور اپنے کاموں سے اُمید رکھو۔ خدا کی انجیل سکھاتی ہے کہ مسیح اور اُس کی بے عیب راست بازی سے اُمید رکھو۔

کیا ایمان داروں کی عدالت نہیں ہو گی؟

گنہگاروں کو ابدی ہلاکت سے بچانے کے لئے جو کچھ ضروری تھا وہ سب کر دیا گیا ہے۔ اِس حقیقت سے ذہنوں میں ایک اَور سوال اُبھرتا ہے جو ایک ای میل بھیجنے والے شخص نے بھی پوچھا تھا:

email

> اگر یسوع نے گنہگاروں کو ابدی ہلاکت سے بچانے کے لئے صلیب پر اپنی جان دے دی ہے تو کیا اِس سے عدالت کے دن کا مقصد مفقود ہو گیا ہے؟

نہیں، ہمارے گناہوں کی خاطر یسوع کا صلیب پر خون بہانا اِس حقیقت کی نفی نہیں کرتا کہ ایمان داروں کو بھی خدا کے حضور حساب دینا پڑے گا۔ بائبل مقدس کہتی ہے "وہ وقت آ پہنچا ہے کہ خدا کے گھر سے عدالت شروع ہو اور جب ہم ہی سے شروع ہو گی تو اُن کا کیا انجام ہو گا جو خدا کی خوش خبری کو نہیں مانتے؟" (۱-پطرس ۴: ۱۷)

عدالت کے دو دن

بائبل مقدس صاف صاف بتاتی ہے کہ عدالت کے بالکل الگ الگ دو دن ہوں گے۔ پہلے راست بازوں کی قیامت اور عدالت ہو گی اور آخر میں ناراستوں کی قیامت اور عدالت ہو گی (۲-کرنتھیوں ۵: ۱۰ —— مزید دیکھئے اعمال ۲۴: ۱۵؛ لوقا ۱۴: ۱۴؛ یوحنا ۵: ۲۸ - ۲۹؛ دانی ایل ۱۲: ۲؛ مکاشفہ ۲۰: ۶، ۱۱ - ۱۵؛ ۲۲: ۱۲)۔

بائبل مقدس پانچ تاجوں (اجر) کا ذکر کرتی ہے جو ایمان داروں کو ملیں گے (۱۔کرنتھیوں ۹: ۲۵- ۲۷؛ ۱۔پطرس ۵:۴؛ یعقوب ۱: ۱۲؛ ۱۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۹، ۲۰؛ ۲۔ تیمتھیس)۔ یہ تاج ہماری اپنی عزت اور شان کے لئے نہیں ہیں بلکہ مسیح یسوع کے جلال کے لئے ہیں (مکاشفہ ۴: ۱۰)۔ خدا کے مخلصی یافتہ لوگوں نے اُس کے نام سے اوراُس کے جلال کی خاطر جو نیک کام کئے ہیں وہ اُن میں سے ایک کو بھی نہیں بھولے گا (متی ۱۰: ۴۱، ۴۲؛ عبرانیوں ۶: ۱۰)۔

* **راست بازوں کی عدالت:** ہم عدالت کے اِس دن میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ مسیح کے اِس تختِ عدالت کے سامنے یہ سوال نہیں ہوگا کہ حاضرین کو جنت میں بھیجا جائے یا جہنم میں۔ وہ پہلے ہی اِس بنیاد پر جنت میں ہوں گے کہ اپنی زمینی زندگی کے دوران اُنہوں نے خدا کی راست بازی کی بخشش قبول کر لی تھی۔ تاہم خدا اُن کے کاموں کے پیچھے اُن کی نیت اور کاموں کی قدرو قیمت کا جائزہ لے گا۔ اِس کی بنیاد پر اُن کو اجر ملے گا یا نقصان اُٹھانا پڑے گا۔ وہ ایمان دار جس نے خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزاری، فروتنی سے دوسروں کی خدمت کی، آزمایشوں میں خدا پر بھروسا رکھا، اُس کے کلام سے محبت رکھی اور اُسے پھیلایا، اُس کی منادی کی اور صبر اور توقع کے ساتھ خداوند کی واپسی (دوسری آمد) کا انتظار کرتا رہا اُسے تو اجر ملے گا، لیکن خود پرست ایمان دار" خود (تو) بچ جائے گا، مگر جلتے جلتے" (۱۔کرنتھیوں ۳: ۱۱- ۱۵)۔ بائبل مقدس پانچ مختلف "تاجوں" کا ذکر کرتی ہے جو ایمان داروں کو ملیں گے اور جنہیں وہ شکر گزاری کے ساتھ سجدہ کرتے ہوئے خداوند کے قدموں میں رکھ دیں گے (مکاشفہ ۴: ۱۰)۔

"ہم تو سب خدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے۔۔۔ ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دے گا" (رومیوں ۱۴: ۱۰، ۱۲)۔

* **ناراستوں کی عدالت:** ہم اِس ہولناک عدالت میں شامل نہیں ہونا چاہتے جو بڑے سفید تختِ عدالت کے سامنے ہو گی۔ یہ دہشت ناک وا .عہ اُن سب کے لئے ہو گا جو اپنے گناہوں میں مرے کیونکہ اپنی زمینی زندگی کے دوران خدا کے نجات کے انتظام کو قبول نہ کیا۔ کوئی سوال نہیں ہو گا کہ وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں۔ وہ سب آگ کی جھیل میں ڈالے جائیں گی، البتہ ہر ایک کو فرق فرق سزا ملے گی۔ سزا اِس اندازے کے مطابق ہو گی کہ جو سچائی اُن کے پاس تھی اُس کے ساتھ کیا کیا ـــ "اُن کے اعمال کے مطابق مُردوں کا انصاف کیا گیا۔۔۔ پھر موت اور عالمِ اَرواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا" (دیکھئے مکاشفہ ۲۰: ۱۲-۱۵)۔

خوش خبری یہ ہے کہ اِن الفاظ کو پڑھنے والوں میں سے کسی کو ہلاک ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ خداوند یسوع سب کو گناہ کی سزا سے آزاد ہونے کی دعوت دیتا ہے۔

خدا کے فرزند

جیسا کہ پہلے کہا گیا کہ جونہی آپ خداوند یسوع مسیح پر اور اُس کے پورے کئے گئے کام پر ایمان لاتے اور اُس پر توکل کرتے ہیں اُسی وقت آپ خدا کے خاندان کا فرد بن جاتے ہیں۔

اب اُنہیں خدا کہیں دُور محسوس نہیں ہوتا۔

وہ آپ کا باپ بن گیا ہے۔

"۔۔۔ جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں" (یوحنا ۱: ۱۲)۔

"چونکہ تم بیٹے ہو اِس لئے خدا نے اپنے بیٹے کا روح ہمارے دلوں میں بھیجا جو ابا یعنی اے باپ! کہہ کر پکارتا ہے" (گلتیوں ۴:۶)۔

دنیا میں بہت سے مذہب ہیں جو بتاتے ہیں کہ خدا کہیں بہت دُور ہے۔ وہ انسانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ مذہبی رسمیں ادا کریں اور اپنے ساتھ شخصی تعلق قائم کرنے نہیں دیتا۔ حقیقت اِس کے برعکس ہے۔ خدا نے اپنے بیٹے کو اِس زمین پر، اِس دنیا میں بھیجا اور ظاہر کیا کہ مَیں آسمانی باپ ہوں اور گنہگاروں سے محبت رکھتا ہوں۔ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ میرے بیٹے یسوع مسیح کو قبول کرتے ہیں مَیں اُن سب کو پاک صاف کروں گا، مسیح کی کاملیت سے ملبس کروں گا اور اپنا روح القدس اُن کے دلوں میں ڈالوں گا۔

پاکستان کی بلقیس شیخ اپنی کتاب "I Dared To Call Him Father" میں واحد حقیقی خدا کے پیغام کو تلاش کرنے کے سلسلے میں اپنے تجربات بیان کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ "کئی مہینوں تک بائبل کا موازنہ اُس مذہب کی کتاب سے کرتی رہی جس میں میری پرورش ہوئی تھی۔ مَیں خدا کو پکارتی تھی کہ مجھے سچائی دکھائے۔ ایسی ہی پکار کرنے کے دوران مجھے ایک تجربہ ہوا:

> مَیں نے دونوں کتابوں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا۔ اُنہیں اوپر اُٹھایا اور کہا "اے باپ! کون سی؟ ــ کون سی کتاب تیری ہے؟" پھر ایک قابلِ ذکر بات ہوئی۔ میری ساری زندگی میں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ مَیں نے اپنے اندر ــ اپنے وجود میں ایک آواز سنی، وہ ایسے صاف طور سے بول رہی تھی جیسے مَیں اپنے تحت الشعور میں الفاظ دہرا رہی ہوں۔ وہ الفاظ تازگی بخش، واضح، اور نہایت ملائم تھے، لیکن ساتھ ہی بہت اختیار رکھتے تھے۔

'کون سی کتاب میں تم مجھ سے ایسے ملتی ہو جیسے باپ سے؟'

مَیں نے خود کو یہ جواب دیتے ہوئے پایا ۔۔ 'بائبل میں'۔
بس اِتنے ہی سے۔۔۔"

جیسے اِس پاکستانی خاتون کا ویسے ہی خدا میرا بھی باپ ہے۔ جس دن مَیں خدا کے پیغام پر ایمان لایا اُسی دن روحانی طور پر نئے سرے سے پیدا ہوا۔ اب کوئی چیز مجھے خدا کے خاندان کا فرد ہونے سے محروم نہیں کر سکتی۔ یسوع نے کہا "میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور مَیں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔"

(یوحنا ۱۰: ۲۷، ۲۸)۔

تعلق اور رفاقت

چنانچہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ کیا اِس وجہ سے اُس کی خدا سے دوبارہ جدائی ہو جاتی ہے؟

اگر بیٹا اپنے دنیوی باپ کی نافرمانی کرے تو کیا وہ خاندان کا فرد نہیں رہتا؟ ایسا تو نہیں ہوتا۔ بیٹے کی نافرمانی اُسے "نازائیدہ" ۔۔ جو پیدا نہیں ہوا ۔۔ تو نہیں بنا دیتی۔ اپنے جسمانی والدین سے اُس کے تعلق ۔۔ بندھن ۔۔ کو توڑا تو نہیں جا سکتا۔ خدا کے ساتھ روحانی تعلق کا بھی یہی حال ہے۔ کوئی چیز آپ کی اِس حیثیت کو ختم نہیں کر سکتی کہ آپ نئے سرے سے پیدا ہو کر خدا کے فرزند بن گئے ہیں۔ جتنے لوگ ایمان لائے ہیں وہ سب "فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی تخم سے خدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے" ہیں (۱۔پطرس ۱: ۲۳)۔ خدا آپ کا آسمانی باپ ہے۔ مسیح کی راست بازی جس سے آپ ملبس ہوئے ہیں وہ کبھی آپ سے ہٹائی نہیں جا سکتی، آپ سے دُور نہیں کی جا سکتی۔ روح القدس آپ کا ساتھ ہرگز نہیں چھوڑے گا۔

اب ابد تک محفوظ ہیں!

"مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت جدا کر سکے گی نہ زندگی ۔۔۔ نہ کوئی اَور مخلوق" (رومیوں ۸: ۳۸ - ۳۹)۔

میری طرف سے کوئی بھی کارروائی (عمل) اُس ابدی تعلق کو پلٹ نہیں سکتی، منسوخ نہیں کر سکتی جو خدا نے میرے باطن میں قائم کیا ہے۔ البتہ گناہ خدا کے ساتھ میری روزانہ رفاقت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

حیثیت اور حالت

فرض کریں کہ باپ اپنے بیٹے سے کہتا ہے کہ جا باغ میں کام کر، لیکن بیٹا باغ میں جانے کے بجائے دوستوں کے ساتھ فٹ بال کھیلنے چلا جاتا ہے۔ اُس بچے کی باپ کا بیٹا ہونے کی حیثیت پر تو کچھ اثر نہیں ہو گا، مگر باپ کے ساتھ رفاقت کی حالت پر یقیناً اثر ہو گا۔ بچہ گھر واپس آئے گا تو اُس سے پوچھا جائے گا۔ کچھ سخت باتیں کہی جائیں گی اور مناسب تادیبی کارروائی بھی ہو گی۔ لازم ہے کہ بچہ اپنی نافرمانی کا اقرار کرے تاکہ باپ کے ساتھ گہری رفاقت سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکے۔ خدا کے لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ خدا کے فرزند گناہ کریں تو وہ اُن کو سرزنش کرتا اور سزا بھی دیتا ہے۔

"اے میرے بیٹے خداوند کی تنبیہ کو حقیر نہ جان
اور اُس کی ملامت سے بیزار نہ ہو۔
کیونکہ خداوند اُسی کو ملامت کرتا ہے جس سے اُسے محبت ہے۔
جیسے باپ اُس بیٹے کو جس سے وہ خوش ہے" (اَمثال ۳: ۱۱، ۱۲)۔

خدا کے ساتھ ہماری روزانہ رفاقت کے بارے میں بائبل مقدس کہتی ہے:

"اگر ہم کہیں کہ ہماری اُس کے ساتھ شراکت ہے اورپھر تاریکی میں چلیں تو ہم جھوٹے ہیں اورحق پر عمل نہیں کرتے۔۔۔ اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں۔ اگراپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اورہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے" (۱-یوحنا ۱: ۶، ۸، ۹)۔

اندر سکونت کرنے والا روح القدس خدا کے فرزندوں کو سکھاتا ہے کہ ہر قسم کے گناہ سے نفرت کریں، گھن کھائیں، خواہ وہ کتنا ہی "چھوٹا" ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ایسے گناہوں کے لئے بھی حساس ہوں جن کو دوسرے لوگ شاید گناہ نہیں کہتے۔

مثال کے طورپر اگر مَیں اپنی بیوی سے بدتمیزی سے بات کرتا ہوں، یا کسی شخص سے محبت نہیں رکھتا کیونکہ اُس نے مجھ سے کچھ بے انصافی کی، یا مَیں کوئی بات کہتا ہوں جو پورے طور سے سچی نہیں تو روح القدس مجھے قصوروار ٹھہراتا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ مَیں خداوند کے سامنے اپنے "گناہوں کا اِقرارکروں" اورجس شخص کو ناراض کیا ہے اُس سے معافی مانگوں۔ یہ کرلیا تو پھر اپنے خداوند کے ساتھ گہری اورمیٹھی رفاقت کا لطف اُٹھاؤں گا۔

کیا آپ نے فرق ملاحظہ کیا؟

مسیح کے وسیلے سے خدا کے حضور میری حیثیت کاملیت کی ہے، لیکن میری روزانہ زندگی میں میری حالت کامل نہیں۔ اِس میں کمی ہے۔

اُس نے میرے لئے نجات کا کام ہمیشہ کے لئے پورا کردیا ہے، لیکن میرے اندراُس کا کام اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک مَیں فردوس میں اُس کے پاس نہیں پہنچتا۔

مخلصی کا مقصد

مسیح کا روح چاہتا ہے کہ خدا کے لوگ اپنا کردار، اپنی گفتاراوراپنی سوچ کو بدلیں۔ وہ فرماتا ہے:

"پاک ہواِس لئے کہ مَیں پاک ہوں" (۱۔پطرس ۱:۱٦)۔

وہ اپنے لوگوں سے یہ بھی کہتا ہے "۔۔۔ نادان نہ بنو بلکہ خداوند کی مرضی کو سمجھو کہ کیا ہے۔ اورشراب میں متوالے نہ بنوکیونکہ اِس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمورہوتے جاؤ" (افسیوں ۵: ١٧، ١٨)۔

روح القدس ہماری شخصیت کو دباتا نہیں بلکہ ہمیں آزادکرتا ہے کہ روزبروزایسی راست اورفتح مند زندگیاں گزاریں جیسے خدا چاہتا ہے۔ خدا نے ہمیں کسی مقصد کے لئے نجات دی ہے کہ ہم اپنی سوچ، اپنے کاموں اوراپنی گفتگو سے اُس کی بزرگی کریں۔

"کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روح القدس کا مقدِس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اورتم کو خدا کی طرف سے ملا ہے؟ اورتم اپنے نہیں، کیونکہ قیمت سے خرید ے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہرکرو" (۱۔کرنتھیوں ٦: ١٩،٢٠)۔

جو لوگ انجیل پرایمان لا تے ہیں اُن کے لئے یہ زندگی کوتبدیل کرنے والی کیسی بڑی سچائی ہے! خدا کی اپنی حضوری ہمارے اندر، ہمارے دلوں میں

سکونت کرتی ہے! اور ہم اُس کی اطاعت کرتے ہیں تو ہماری زندگیوں سے اُس کے نام کی تمجید اور تعریف ہوتی ہے اور دوسرے لوگ برکت پاتے ہیں۔ روح القدس ہمیں تسلی اور اطمینان دیتا ہے، ہمیں طاقت اور توفیق عطا کرتا ہے، ہماری ہدایت اور راہنمائی کرتا ہے، ہمارے دل کی آنکھیں روشن کرتا ہے اور ہمیں سکھاتا ہے۔ وہ پاک صحائف کے سمجھنے میں ایمان داروں کی مدد کرتا ہے (۱۔یوحنا ۲: ۲۷؛ یوحنا ۴: ۱۴؛ ۱۴:۲۶؛ ۱۶: ۱۳؛ یرمیاہ ۳۱ :۳۳، ۳۴؛ افسیوں ۴: ۲۱)۔

وہ ایمان داروں کو ایسے دعا کرنے کی توفیق دیتا ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق اور رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ غور کریں کہ میکانکی انداز میں دعاؤں کو دہراتے رہنے میں اور دعا کے وسیلے سے خدا کے ساتھ واقعی رابطہ ہونے اور اُس سے دعاؤں کا جواب ملنے میں بہت بڑا فرق ہے (رومیوں ۸: ۲۶، ۲۷؛ افسیوں ۸: ۱۸؛ ۱۔یوحنا ۵: ۱۴، ۱۵؛ یوحنا ۱۴: ۱۳، ۱۴؛ ۱۵: ۷؛ فلپیوں ۴: ۶-۹)۔

روح القدس اپنے لوگوں کو خاص نعمتیں اور لیاقتیں عطا کرتا ہے جن کے وسیلے سے وہ دوسروں کی مدد اور ترقی کر سکتے ہیں (رومیوں باب ۱۲؛ ۱۔کرنتھیوں باب ۱۲؛ افسیوں باب ۴)۔

وہ مسیح کے پیروکاروں کو کام کرنے اور اُس کی گواہی دینے کی توفیق دیتا ہے اور حالات کیسے ہی ناموافق ہوں وہ گواہی دیتے ہیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا:

> "دیکھو مَیں تم کو بھیجتا ہوں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں۔ پس سانپوں کی مانند ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بے آزار ہو۔ مگر آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وہ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے اور عبادت خانوں میں تم کو کوڑے ماریں گے۔۔۔ لیکن جب وہ تم کو پکڑوائیں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح کہیں یا کیا کہیں کیونکہ جو کچھ

کہنا ہو گا اُسی گھڑی تم کو بتایا جائے گا کیونکہ بولنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کا روح ہے جو تم میں بولتا ہے" (متی ۱۰: ۱۶۔ ۲۰)۔

اُس کے ہم شکل

مختصراً یہ کہ روح القدس خدا کے لوگوں کے لئے ممکن کر دیتا ہے کہ وہ خدا کے اصل مقصد کو پورا کریں اور مقصد یہ ہے کہ وہ واحد حقیقی خدا کی شبیہ کو منعکس کریں اور ہمیشہ تک اُس کے ساتھ گہری رفاقت میں خوش رہیں۔

"۔۔۔ روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے ۔۔۔ اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئے جو خدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے۔ کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے بلایا اُن کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اُس کے بیٹے کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے" (رومیوں ۸: ۲۶، ۲۸۔ ۲۹)۔

خدا اپنے لوگوں کی زندگیوں کے ہر واقعہ اور ہر آزمائش کو استعمال کر رہا ہے تاکہ وہ دوبارہ "اُس کے بیٹے کے ہم شکل" بن جائیں۔

خدا کی پہلی کتاب کا پہلا باب بیان کرتا ہے کہ پہلا آدمی اور پہلی عورت کو خدا نے "اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنایا۔" انسان نے گناہ کیا تو اپنے خالق کی شبیہ کو قطعی طور پر بگاڑ دیا۔ مگر جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے جلالی اور کامل بیٹے کو اِس دنیا میں بھیجا۔

خدا کا اِرادہ اور منصوبہ یہ تھا کہ گناہ سے ہونے والی خرابی کو درست کیا جائے اور یسوع کی راست زندگی، موت اور قیامت اس پروگرام کو پورا کرنے کا پہلا

مرحلہ تھا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اِس باب میں دیکھا اِس منصوبے یا پروگرام میں اَور بھی بہت کچھ ہے۔

میرے اور آپ جیسے بے بس گنہگار جس وقت خدا کی نجات کی خوش خبری کو قبول کر لیتے ہیں وہ اُسی وقت اُنہیں اپنا روح القدس عطا کرتا ہے جو ہمیں پھر سے اُس کی صورت اور شبیہ کے موافق بنانے کا عمل شروع کر دیتا ہے تا کہ ہم سوچ، نیت، باتوں اور کاموں میں اُس کے مشابہ ہو جائیں۔ یہ خدا کے گناہ کی لعنت کو پلٹنے کے پروگرام کا دوسرا مرحلہ ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ میرے فرزند مسیح کی ذات اور کردار کو منعکس کریں۔ لفظ "مسیحی" میں یہ مفہوم اور معنی مضمر ہیں، مگر روح القدس کا ہمیں مسیح کی صورت کے موافق بنانے کا کام ایک جاری عمل ہے۔ اور اُس وقت پورا ہو گا جب ہم اُسے رُوبرو دیکھیں گے۔

> "دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی کہ ہم خدا کے فرزند کہلائے اور ہم ہیں بھی۔ دنیا ہمیں اِس لئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہیں جانا۔ عزیزو! ہم اِس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے" (۱۔یوحنا ۳:۱،۲)۔

خدا کے بیٹے نے اُن سب کے لئے فدیہ دیا جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور خدا کا روح اُن سب کو تبدیل کرتا ہے جو اُس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اِن دونوں کے کاموں کی وجہ سے شیطان کی طاقت بے اثر ہوتی جا رہی ہے اور خدا کی محبت، خوشی اور سلامتی کی راست بادشاہی بحال ہو رہی ہے۔

ہم بامقصد زندگیوں اوربڑی توقع کے ساتھ خدا کے پروگرام کے آخری مرحلے کا انتظار کرتے ہیں جب وہ شیطان، گناہ اورموت کو ہمیشہ کے لئے دُورکر دے گا۔

یسوع دوبارہ آ رہا ہے۔

باب ۲۹

Ch 29 Stage 3 God's Future Programme pic

مرحلہ نمبر۳ :
خدا کا مستقبل کا پروگرام

"۔۔۔ خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے شیطان کو تمہارے پاؤں سے جلد کچلوا دے گا" (رومیوں ۱۶ : ۲۰)۔

ایمان داروں کے ساتھ خدا کے اِس وعدے کی بنیاد وہ پہلی اور پُرا سرار پیش گوئی ہے جو خدا نے اُس روز کی تھی جب گناہ نے انسان کی نسل کو گمراہ اور ناپاک کیا تھا۔ اُس نے فرمایا کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلے گی۔

کائنات کا خالق اور مالک وہ سب کچھ کرے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا تھا۔ لیکن وہ کرے گا اپنے ایجنڈے اور مقررہ وقت کے مطابق۔

لعنت کو منسوخ کرنا: مرحلہ نمبر۳

اپنی پہلی آمد پر مسیحِ موعود نے گناہ کی پوری سزا برداشت کر کے، پوری قیمت ادا کر کے شیطان کو شکست دی۔ ایمان دار کے لئے جہنم کا کوئی خوف نہیں اور جنت اُس کے لئے ایک حقیقت ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیطان کا مقبول ہتھیار یعنی موت اپنا ڈنک کھو چکی ہے۔ گناہ کی سزا پلٹ دی گئی ہے، منسوخ ہو چکی ہے۔

خداوند یسوع نے آسمان پر جانے کے بعد اپنا روح القدس بھیجا۔ یہ "مددگار" ہے جو اپنے لوگوں کو روزانہ کی زندگی میں شیطان اور گناہ کے اثر و رسوخ

پر غالب آنے کی توفیق اور طاقت دیتا ہے اور اُنہیں دوبارہ اپنی (خدا کی) صورت اور شبیہ پر ڈالتا ہے۔ گناہ کا اختیار پلٹتا جا رہا ہے یعنی ختم ہوتا جا رہا ہے۔

مگر یہ کام صرف اُسی وقت پورا (مکمل) ہو گا جب یسوع دوبارہ زمین پر آئے گا اور شیطان کو پورے طور پر کچلے گا اور اپنے لوگوں کو گناہ کی موجودگی سے آزاد کرے گا۔

آئندہ کی باتیں

جس طرح نبیوں نے مسیحِ موعود کی پہلی آمد کی پیش گوئیاں کی تھیں اُسی طرح اُنہوں نے اُس کی دوسری آمد کی بھی پیش گوئیاں کی ہیں۔ اور جیسے اُس کی پہلی آمد ہوئی اُسی طرح پیش گوئیوں کے مطابق دوسری آمد بھی ہو گی۔

چند صفحوں کے بعد ہم پرانے عہد نامے کی متعدد آیات پڑھیں گے جن میں نبیوں نے مسایاح کی اِس دنیا میں دوسری آمد کی پیش گوئیاں کی ہیں اور وہ وا .عات بتائے ہیں جو دوسری آمد کے موقع پر ہوں گے۔ اِن میں سے چند حوالے جن پر ہم غور کریں گے یہ ہیں: زکریاہ باب ۱۴؛ دانی ایل ۷: ۱۳، ۱۴؛ زبور ۲، ۷۲ اور یسعیاہ ۹: ۶، ۷)

وہ دن آنے کو ہے جب آسمان سے یہ اعلان گونجے گا:

"دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہو گئی اور وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا" (مکاشفہ ۱۱: ۱۵)۔

جب یسوع دوبارہ اِس دنیا میں آئے گا تو آدم کے بیٹے اُسے کانٹوں کا تاج نہیں پہنائیں گے اور نہ کیلوں کے ساتھ صلیب پر لٹکائیں گے۔ اور اُس کا نام بے فائدہ نہیں لیں گے اور نہ کہیں گے کہ وہ صرف ایک نبی ہے۔

اُس "بادشاہ" کے ساتھ ایسے ناروا اورغیر مہذب سلوک کرنے کا کسی کو اختیار ہی نہیں ہو گا اور نہ اِس کا امکان ہو گا۔

بائبل مقدس صاف صاف کہتی ہے کہ جب یسوع دوبارہ آئے گا تو "ہر ایک گھٹنا میرے (خداوند یسوع کے) حضور جھکے گا" (یسعیاہ ۴۵ : ۲۳)۔

یہ ہونے سے پہلے ثبوتوں کا ایک سلسلہ پورا ہونا ضرور ہے۔

آسمان پر خوشی

اِس سے پہلے کہ دنیا کی قوموں کا گھٹنا اپنے خالق اور مالک کے حضور جھکے ایک اَور واقعہ کا ہونا ضرور ہے ـــ کہ یسوع اِس دنیا کی فضا میں اُترے گا اور اپنے مخلصی یافتہ لوگوں کو آسمان پر لے جائے گا۔

> "۔۔۔ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶، ۱۷)۔

یہ پوشیدہ، غیر معمولی اورحیرت انگیز وا .عہ کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔ جب ہو گا تو اُن ایمان داروں کے بدن جن کی روحیں آسمان پر ہیں اور اُن ایمان داروں کے بدن جو اُس وقت زمین پر زندہ ہوں گے "بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تا کہ ہوا میں خداو ند کاا ستعمال کریں" (۱۔تھ سلنیکیوں ۴: ۱۳ - ۱۸؛ ۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۵۱ - ۵۸)۔ مسیح پر ایمان رکھنے والے پلک جھپکتے میں بدل کر مسیح کے مشابہ ہو جائیں گے۔ اُن کو نئے بدن ملیں گے جو ابدیت کے لئے موزوں اور زمان و مکان کی قید سے آزاد ہوں گے۔

بادلوں پر اُٹھائے جانے کے وا .عہ کے بعد ایمان داروں کو فرداً فرداً اُن کاموں کے اجر ملیں گے جو اُنہوں نے خدا کے جلال کے لئے اور دوسرے لوگوں کی برکت کے لئے اُس وقت بے غرضی سے کئے تھے جب وہ زمین پر تھے (دیکھئے باب ۲۸ ضمنی عنوان "عدالت کے دو دن")۔ اُن کے بدن ہمیشہ کے لئے "پاک اور بے عیب" ہوں گے اور وہ دُلھن کی طرح اپنے ازلی "دُولھا" کو پیش کئے جائیں گے جس نے اُنہیں ابدی غضب سے بچانے کے لئے اپنی جان دی تھی (افسیوں ۵: ۲۶، ۲۷)۔

اِس عظیم موضوع پر "ایک خدا، ایک پیغام" (زیرِ نظر کتاب) کے باب ۱۰ میں بات کی گئی ہے۔ بائبل مقدس میں بہت دفعہ خداوند یسوع کو "دولھا" اور اُس کے لوگوں کو اُس کی "دلھن" کہا گیا ہے۔ اپنی مثالی اور اعلیٰ ترین صورت میں "شادی" کی رسم مقرر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہمیں کچھ تصور ہو کہ وہ نہایت قریبی اور گہرا روحانی رشتہ کیسا ہو گا جو خداوند خدا اپنے لوگوں کے ساتھ ابد تک قائم رکھے گا اور خوش ہو گا (دیکھئے یسعیاہ ۵۴: ۵؛ ۶۲: ۲؛ زبور ۴۵؛ سلیمان کی غزل ال غزلات (د پوری)، ہو سیع ۲: ۱۶؛ ۱۹، ۲۰؛ م تی ۲۵: ۱-۱۳؛ یوح نا ۳: ۲۹؛ ۲-کرنتھیوں ۱۱: ۲، ۳؛ افسیوں ۵: ۲۲، ۲۳؛ مکاشفہ ۲۱: ۲، ۹؛ ۲۲: ۱۷)۔

"۔۔۔آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں اور اُس کی تمجید کریں۔ اِس لئے کہ برّہ کی شادی آ پہنچی اور اُس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا اور اُس کو چمک دار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راست بازی کے کام مراد ہیں۔ اور اُس نے مجھ سے کہا لکھ، مبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گے ہیں" (مکاشفہ ۱۹: ۷-۹)

جس قریبی تعلق اور رشتے سے ہم ابدیت میں لطف اندوز ہوں گے وہ اُس کسی بھی رِشتے سے بے انتہا اعلیٰ اور ارفع ہے جس کا ہمیں اِس دنیا میں کبھی بھی تجربہ ہوا ہو۔

زمین پر بڑی مصیبت

اِس دوران نیچے زمین پر ایسا وقت ہو گا جسے پاک کلام نے "بڑی مصیبت" کا نام دیا ہے (متی ۲۴: ۲۱؛ مکاشفہ ۷: ۱۴)۔ اِس بڑی مصیبت کا تفصیلی بیان مکاشفہ ابواب ۶ تا ۱۹ میں پایا جاتا ہے۔

اُس وقت خدا اِس ضدی اور باغی دنیا پر اپنا قہر نازل کرے گا اور اپنے بیٹے کی دوسری آمد کی راہ تیار کرے گا۔ اِن ایام کو "یعقوب کی مصیبت کا وقت" بھی کہا گیا ہے (یرمیاہ ۳۰: ۷)۔ اِس لئے کہ اِس کا مقصد ہے اسرائیل کی اُمت کو توبہ کی طرف لانا۔

اُس وقت دنیا میں ایک نہایت طاقتور اور زبردست حکمران برپا ہو گا۔ بائبل مقدس اُس کا بیان "مخالفِ مسیح" اور "حیوان" کے نام سے کرتی ہے (۱۔یوحنا ۲: ۱۸؛ مکاشفہ باب ۱۳)۔ ایک بڑی بھیڑ ـــ بے شمار لوگ آنکھیں بند کر کے، بے سوچے سمجھے اُس حیوان اور عجائب دکھانے والے اُس کے جھوٹے نبی کی پیروی کریں گے۔ زمین پر موجود ہر ایک کے لئے ضروری ہو گا کہ "اپنے دہنے ہاتھ یا ماتھے پر ایک ایک چھاپ کرائے تا کہ اُس کے سوا جس پر نشان یعنی اُس حیوان کا نام یا اُس کے نام کا عدد ہو اَور کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے۔۔۔'' (مکاشفہ ۱۳: ۱۶)۔

جو اُس کی اطاعت کرنے سے انکار کریں گے اُن کے سر قلم کر دیئے جائیں گے۔ یہ جھوٹا مسیح اَمن و امان اور خوش حالی کا وعدہ کرے گا، لیکن اِس کے برعکس لوگوں کو فریب، بربادی اور موت کی راہ پر لے جائے گا۔

ہر مجدون

بائبل مقدس میں خدا کے اکثر نبیوں نے آخری عالمی جنگ کے بارے میں لکھا جو اُس وقت لڑی جا رہی ہو گی جب خداوند یسوع آسمان سے زمین پر اُترے گا۔ یہ زبردست جنگ اسدرلون کے میدان میں لڑی جائے گی۔ یہ وسیع و عریض خطہ دریائے یردن اور بحیرہ روم کے درمیان واقع ہے۔ بائبل مقدس اِس قدیم زمانے کے اور مستقبل کے میدانِ جنگ کا بیان "ہر مجدون" کے نام سے بھی کرتی ہے۔ اِس لفظ کا مطلب ہے "خوں ریزی کا پہاڑ"۔

> "یہ شیاطین کی نشان دکھانے والی روحیں ہیں جو قادرِمطلق خدا کے روزِعظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لئے ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں۔ (دیکھو مَیں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے تاکہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اُس کی برہنگی نہ دیکھیں)۔ اور اُنہوں نے اُن کو اُس جگہ جمع کیا جس کا نام عبرانی میں ہر مجدون ہے" (مکاشفہ ١٦: ١٤- ١٦)۔

زکریاہ نبی نے بھی اُن حیرت انگیز ڈرامائی واقعات کا بیان کیا ہے جو مسایاح کی دوسری آمد پر وقوع پذیر ہوں گے۔

> "دیکھ خداوند کا دن آتا ہے۔۔۔ کیونکہ مَیں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلیم سے جنگ کریں اور شہر لے لیا جائے گا اور گھر لُوٹے جائیں گے اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی اور آدھا شہر اسیری میں جائے گا، لیکن باقی لوگ شہر ہی میں رہیں گے" (زکریاہ ١٤: ٢،١)۔

"سب قومیں" یروشلیم کو گھیر لیں گی۔ یہ ایسی بڑی تباہی اور بربادی ہو گی جو پہلے کبھی سننے میں نہیں آئی۔

مسیحِ موعود کی واپسی

جب کوئی اُمید نہ رہے گی اور شہر کے باقی ماندہ باشندے دیکھیں گے کہ کہیں سے مدد نہیں مل سکتی تو رہائی کے لئے خداوند خدا کو پکاریں گے۔ تب وہ جس کے نام کا مطلب ہے "خداوند خدا نجات دیتا ہے" آسمان سے اُترے گا اور وہ اُسے دیکھ کر حیران رہ جائیں گے اور ڈر جائیں گے کیونکہ وہ کوئی اَور نہیں بلکہ یسوع ہو گا جسے اُنہوں نے مصلوب کیا تھا۔ لیکن اب وہ دلی توبہ اور بڑے اِضطراب کے ساتھ اپنے بادشاہ کا استقبال کریں گے۔

> "۔۔۔ مَیں داؤد کے گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح نازل کروں گا اور وہ اُس پر جس کو اُنہوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے اور اُس کے لئے ماتم کریں گے جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لئے کرتا ہے" (زکریاہ ۱۲: ۱۰)۔

آخر کار یہودی قوم کی روحانی لحاظ سے اندھی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ جانیں گے اور ایمان لائیں گے کہ یسوع ہی واحد مسیحِ موعود تھا اور ہے (دیکھئے رومیوں ۱۱: ۲۶، ۲۷)۔

[نوٹ: اِس واقعہ کی پیشگی مثال پیدائش کی کتاب ابواب ۳۷۔ ۴۵ میں یوسف کے حالات ہیں۔ دونوں میں عجیب اور حیرت انگیز مشابہات پائی جاتی ہیں۔

اِس کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ دنیا کی تاریخ میں جنگ وجدل کا نہایت نتیجہ خیز اور سبق آموز بیان ہے کہ یسوع یعنی کلمہ صرف اپنے منہ سے کہہ دے گا اور دشمن "پگھل" جائیں گے ۔۔ فنا ہو جائیں گے۔

"تب خداوند خروج کرے گا اور اُن قوموں سے لڑے گا جیسے جنگ کے دن لڑا کرتا تھا اور اُس وقت کوہِ زیتون پر جو یروشلیم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہو گا اور کوہِ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا اور اُس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی ۔۔۔"

"یہ آفت ہے جس سے خداوند خدا اُن ساری قوموں کو مارے گا جو یروشلیم کے خلاف جنگ کریں گی۔ "کھڑے کھڑے ہی اُن کا گوشت سوکھ جائے گا اور اُن کی آنکھیں چشم خانوں میں گل جائیں گی اور اُن کی زبان اُن کے منہ میں سڑ جائے گی ۔۔۔"

"۔۔۔ایک دن ایسا آئے گا جو خداوند ہی کو معلوم ہے۔ وہ نہ دن ہو گا نہ رات لیکن شام کے وقت روشنی ہو گی ۔۔۔"

"۔۔۔ اور خداوند ساری دنیا کا باد شاہ ہو گا۔ اُس روز ایک ہی خداوند ہو گا اور اُس کا نام 'واحد' ہو گا" (زکریاہ ۱۴: ۲۔ ۴؛ ۱۲: ۷، ۹)۔

بالآخر حقیقی خدا کی سچی حمد و ستائش اور بزرگی اور تعظیم ہو گی۔

سلطنت کی بحالی

زکریاہ کی نبوت (جو ہم نے ابھی ابھی پڑھی ہے) سے کئی دہائیاں پہلے خدا نے دانی ایل نبی کو اِسی طرح کا رَویا دیا تھا:

"مَیں نے رات کو رَویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک

پہنچا۔ وہ اُسے اُس کے حضور لائے اور سلطنت اورحشمت اور مملکت اُسے دی گئی تاکہ سب لوگ اوراُمتیں اوراہلِ لغت اُس کی خدمت گزاری کریں۔ اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اوراُس کی مملکت لازوال ہوگی" (دانی ایل ۷: ۱۳، ۱۴)۔

یہاں لفظ "سلطنت" تین دفعہ دہرایا گیا ہے۔
(سلطنت کا مطلب ہے حکمرانی یا اختیار)

جب خدا نے آدم اورحوا کو پیدا کیا تواُن کو "زمین اورسب جانداروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار" دیا (پیدائش ۱: ۲۶، ۲۸)۔ جب آدم نے اپنے خالق کے خلاف بغاوت کی تو یہ اختیاراُس (آدم) نے شیطان کے حوالے کردیا۔ لیکن اِس کرہ کی "سلطنت، اختیاراورحکمرانی" جس سے آدم ـــ پہلا انسان، پہلا آدم ـــ دست بردار ہوگیا یسوع یعنی "پچھلا آدم" (آدمِ ثانی) اُسے واپس لے لے گا اوربحال کرے گا۔

۱-کرنتھیوں ۱۵: ۴۵ - ۴۷؛ رومیوں ۵: ۱۲ - ۲۱ ـــ پہلا آدمی، پہلا آدم اور دوسرا آدمی، دوسرا آدم، پچھلا آدم ـــ یہ یا اِن کے ہم معنی اصطلاحات زیرِنظر کتاب "ایک خدا، ایک پیغام" کے باب ۱۶ میں بھی استعمال ہوئی ہیں۔ جیسے آدم کے گناہ کے سبب سے سارے انسان مرتے ہیں ویسے ہی یسوع کی راست بازی اور اُس کا بہایا گیا خون سب ایمان لانے والوں کے لئے ابدی زندگی کو بحال کرتے ہیں۔ خدا نے یسوع کے ایک شاگرد یوحنا کو مزید ایک رَویا دکھایا جو زکریاہ اوردانی ایل کے رَویاؤں سے پوری مطابقت رکھتا ہے:

"۔۔۔ پھر مَیں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اورکیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اوراُس پر ایک سوار ہے جو سچا اوربرحق کہلاتا ہے اوروہ راستی کے ساتھ انصاف اورلڑائی کرتا ہے اوراُس کی آنکھیں آگ

کے شعلے ہیں اوراُس کے سر پر بہت سے تاج ہیں اوراُس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اُس کے سوا اَور کوئی نہیں جانتا اوروہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے۔ اوراُس کا نام کلامِ خدا کہلاتا ہے اورآسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اُس کے پیچھے پیچھے ہیں اورقوموں کے مارنے کے لئے اُس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اوروہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا اور قادرِمطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا اوراُس کی پوشاک اورران پر یہ نام لکھا ہوا ہے **بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند**" (مکاشفہ ۱۹: ۱۱- ۱۶)۔

جب بادشاہوں کا بادشاہ دوبارہ آئے گا تو "آسمان کی فوجیں۔۔۔ سفید اورمہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے" اُس کے پیچھے پیچھے ہوں گی۔ یہ فوجیں آسمان کے بے شمار فرشتوں اورآدم کی نسل کے مخلصی یافتہ لوگوں پر مشتمل ہوں گی (۲۔تھسلنیکیوں ۱: ۷- ۱۰؛ مکاشفہ ۱۹: ۶- ۱۴؛ یہوداہ ۱۴؛ زکریاہ ۱۴: ۵)۔

یسوع نے اپنی پہلی آمد پر بڑی مہربانی سے اپنی قدرت اورجلال کے جو منظر دکھائے تھے وہ اُس بے انتہا اورحیرت انگیز جلال کے مقابلے میں بے رونق اورپھیکے پڑ جائیں گے جو وہ اپنی دوسری آمد پر دکھائے گا۔

آسمان کی حکمرانی دلوں پر

اگر آپ جنگل میں سے اکیلے گزررہے ہوں تو کس کے ساتھ سامنا ہونے کو ترجیح دیں گے ۔۔ ببر شیر یا برّہ؟

مسیحِ موعود پہلی دفعہ اِس دنیا میں آیا تو "برّہ" کی حیثیت سے آیا تاکہ گنہگاروں کو نجات دے۔ لیکن جب دوبارہ آئے گا تو گنہگاروں کی عدالت کرنے کے لئے "ببر شیر" کی حیثیت سے آئے گا (یسعیاہ ۵۳: ۷؛یوحنا ۱: ۲۹؛ مکاشفہ ۵:۵؛

۲۔تھسلنیکیوں ۱: ۵۔۱۰؛یوحنا ۳: ۱۷، ۱۸؛ ۱۲: ۴۷؛ دانی ایل ۹: ۲۴۔۲۷؛ یسعیاہ باب ۵۳ کا موازنہ زکریاہ باب ۱۴ سے کریں۔اِس کے علاوہ ذیل کے حوالوں میں "دکھوں" اور "جلال" کے درمیان فرق پر غورکریں: لوقا ۲۴: ۲۵، ۲۶؛ ۱۔پطرس ۱: ۱۰۔۱۲؛ عبرانیوں ۲: ۹؛ فلپیوں ۲: ۵۔۱۱؛ زبور ۲۲)۔

اپنی پہلی آمد پر یسوع نے یہ منادی کی کہ "توبہ کروکیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے" (متی ۴: ۱۷)۔ لیکن اپنی غلط سوچ اورنظریات سے توبہ کرنے کے بجائے یہودیوں اورغیر یہودیوں نے باہم گٹھ جوڑ کر کے اپنے بادشاہ کو مصلوب کردیا۔ اوریوں نادانی سے خدا کے ازلی منصوبے کو پورا کیا کہ دنیا کے گناہ کا قرض چکانے کے لئے مسایاح اپنا خون بہائے گا۔

خوش خبری یہ ہے کہ جب بھی گنہگار لوگ خداوند یسوع اوراُس کے کام پر ایمان لاتے ہیں تو خدا اُن کے دلوں میں اپنی حکومت قائم کرتا ہے اوراُنہیں ہمیشہ کے لئے اپنی رعیت بنا لیتا ہے۔

کیاآپ جانتے ہیں کہ ہرایک سچا ایمان دار مسیح میں آسمان (بہشت) کا درج شدہ شہری ہے؟

"مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔ وہ ۔۔۔ ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا" (فلپیوں ۳: ۲۰۔۲۱)۔

آسمان کی حکمرانی زمین پر

یسوع زمین پر، اِس دنیا میں ـــ دوبارہ آئے گا تو یروشلیم میں اپنی بادشاہی قائم کرے گا جہاں سے وہ ہزارسال تک زمین پر حکومت کرے گا۔ آخر کار اُس کی بادشاہ آئے گی اور "اُس کی مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین

پر بھی ہو گی" (متی ۶: ۱۰)۔ پھر کسی بھی قوم میں بُرائی یا گناہ کو برداشت نہیں کیا جائے گا، کیونکہ وہ "لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کرے گا"۔

(مکاشفہ ۱۹: ۱۵)

بہت سے لوگ یقین نہیں رکھتے کہ خدا کا بیٹا جسمانی طور سے دنیا میں واپس آئے گا، مگر پاک کلام اِس نکتے پر صاف صاف بات کرتا ہے۔ جیسے اپنی پہلی آمد پر خدا کے بیٹے نے انسانی بدن اختیار کیا اور جی اُٹھے، مادی اور تمام حدود و قیود سے آزاد بدن کے ساتھ آسمان پر گیا اُسی طرح وہ اُسی جسم کے ساتھ واپس آئے گا۔ یہی بات فرشتوں نے اُس کے شاگردوں کو اُس روز بتائی تھی جب وہ آسمان پر واپس گیا تھا۔۔۔

"یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اِسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے" (اعمال ۱: ۱۱)۔

شیطان کا باندھا جانا

کتابِ مقدس نے یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔ ہم خاص واقعات مختصراً بیان کرتے ہیں:

یسوع کے اِس دنیا میں واپس آنے پر جو واقعات پہلے ہوں گے اُن میں سے ایک کا تعلق شیطان یعنی اُس پرانے "سانپ" سے ہے جس نے پہلے انسانی نسل کو ہلاکت کی راہ پر ڈالا تھا۔

"پھر مَیں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اُس نے اُس اژدہا یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے

باندھا اوراُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اوراُس پر مہر کر دی تاکہ وہ ہزاربرس پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اِس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے" (مکاشفہ ۲۰: ۱-۳)۔

شیطان کو باندھ دیا جائے گا اور ہزاربرس کے پورے عرصے کے لئے قیدِ تنہائی میں رکھا جائے گا۔ وہ" شریر" قید میں ہو گا اور وہ" صادق" خود حکمرانی کرے گا تو کم سے کم اِتنے عرصے تک تو
"زمین پر اُن آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح" ہو گی (لوقا ۲: ۱۴)۔
خدا کی راست حکمرانی جس کے لئے دنیا بڑی آرزو رکھتی ہے حقیقت بن جائے گی۔

"۔۔۔آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہو گی۔ اور وہی ابد تک قائم رہے گی" (دانی ایل ۲: ۴۴)۔

سچی اطاعت

تقریباً تین ہزار سال ہوئے کہ سلیمان بادشاہ نے مسایاح کی آنے والی حکمرانی کے بارے میں لکھا کہ اُس وقت دنیا کی ہر ایک قوم اور ہر ایک شخص اُس کی اطاعت گزاری کریں گے۔

زبور۷۲ کا سرنامہ ہے" سلیمان کا مزمور۔" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زبور سلیمان نے لکھا تھا، اگرچہ یہ اِن الفاظ کے ساتھ ختم ہوتا ہے کہ"داؤد بن یسی کی دعائیں ختم ہوئیں" (زبور۷۲: ۲۰)۔ یہ آیت زبوروں کی پانچ کتابوں میں تقسیم میں سے دوسری کتاب کے اختتام کی بات کرتی ہے۔ زبوروں کے دوسرے حصے کا اہم اور بنیادی مصنف داؤد تھا۔

آج بہت سے لوگ واحد حقیقی خدا کے اطاعت گزار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن اُس روز سارے لوگ، ساری قومیں اُس کی اطاعت گزار ہوں گی۔

"اُس کے ایام میں صادق برومند ہوں گے اور جب تک چاند قائم ہے خوب امن رہے گا۔ اُس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرات سے زمین کی انتہا تک ہو گی۔ بیابان کے رہنے والے اُس کے آگے جھکیں گے۔ ترسیس کے (یورپی قومیں) اور جزیروں کے بادشاہ (دُور کے براعظموں کی قومیں) نذریں گزرانیں گے۔ سبا اور سیبا (افریقہ اور عرب) کے بادشاہ ہدئے لائیں گے، بلکہ سب بادشاہ اُس کے سامنے سرنگوں ہوں گے۔

"کُل قومیں اُس کی مطیع ہوں گی، کیونکہ وہ محتاج کو جب وہ فریاد کرے اور غریب کو جس کا کوئی مددگار نہیں چھڑائے گا۔ وہ غریب اور محتاج پر ترس کھائے گا اور محتاجوں کی جان پر ترس کھائے گا۔ وہ فدیہ لے کر اُن کی جان کو ظلم اور جبر سے چھڑائے گا اور اُن کا خون اُس کی نظر میں بیش قیمت ہو گا۔ وہ جیتے رہیں گے اور سبا کا سونا اُس کو دیا جائے گا۔ لوگ برابر اُس کے حق میں دعا کریں گے اور دن بھر اُسے دعا دیں گے۔ زمین میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اناج کی افراط ہو گی۔ اُن کا پھل لبنان کے درختوں کی طرح جھومے گا۔ اور شہر والے زمین کی گھاس کی مانند ہرے بھرے ہوں گے۔ اُس کا نام ہمیشہ قائم رہے گا۔ جب تک سورج ہے اُس کا نام رہے گا اور لوگ اُس کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ سب قومیں اُسے خوش نصیب کہیں گی۔ خدا اسرائیل کا خدا مبارک ہو۔ وہی عجیب و غریب کام

کرتا ہے۔ اُس کا جلیل نام ہمیشہ کے لئے مبارک ہو۔ اور ساری زمین اُس کے نام سے معمور ہو۔ آمین ثم آمین!" (زبور ۷۲: ۷۔ ۱۹)۔

یہ زبور مسیح کی آنے والی بادشاہی کی واضح تصویر پیش کرتا اور اُس کے بارے میں بصیرت دیتا ہے۔ جب "اُس کی سلطنت ۔۔۔ زمین کی انتہا تک ہو گی۔''

کامل نظامِ حکومت

"وہ غریب اور محتاج پر ترس کھائے گا اور محتاجوں کی جان کو بچائے گا"۔ مسایاح کی بادشاہی آج کی بگڑی ہوئی اور متلاطم دنیا سے بالکل فرق ۔۔۔ اِس کے بالکل برعکس ہو گی۔ برگشتگی کے بعد پہلی دفعہ سب کو آزادی اور انصاف نصیب ہو گا۔ شیرخوار، بچہ، عورت اور مرد، ہر ایک کی جان نہایت قیمتی مانی جائے گی اور اُس کی عزت ہو گی۔ "وہ فدیہ دے کر اُن کی جان کو ظلم اور جبر سے چھڑائے گا اور اُن کا خون اُس کی نظر میں بیش قیمت ہو گا۔"

ہمارے ذرائع ابلاغ آئے روز سیاسی اور مذہبی لیڈروں کے بارے میں بتاتے رہتے ہیں کہ وہ قیامِ امن اور ہتھیاروں میں کمی کے لئے مذاکرات اور سمجھوتے کرنے کی اپیلیں کر رہے ہیں۔ مگر اپنی طاقت اور اختیارات کے محدود ہونے کے باعث اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ لیکن جب "وہ" آئے گا جس کا حکم ہوا اور پانی بھی مانتے ہیں تو یہ دنیا بالآخر حقیقی انصاف اور "امن و سلامتی کی کثرت" سے لطف اندوز ہو گی (یرمیاہ ۳۳: ۶)۔

صدیوں سے اِس دنیا کے بادشاہ اور حاکم پیدا ہوتے، زندگی گزارتے اور مرتے رہے ہیں، لیکن بادشاہوں کے بادشاہ یسوع کے بارے میں پاک کلام اعلان کرتا ہے کہ "وہ جیتا رہے گا۔" ابنِ آدم گناہ اور موت پر غالب آیا۔ اُس کے نظامِ حکومت کے تحت یہ زمین یہ دنیا ہزار سال تک بے مثال امن و امان، سلامتی اور خوش حالی سے بہرہ مند ہو گی۔

"۔۔۔ سب بادشاہ اُس کے سامنے سرنگوں ہوں گے۔۔۔ اور لوگ اُس کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ سب قومیں اُسے خوش نصیب کہیں گی" (زبور ٧٢: ١١- ١٧)۔

اِس تھکی ماندہ دنیا کو خداوند خود وہ راست حکومت فراہم کرے گا جس کی کوئی مثال نہیں۔ وہ بنی آدم جن کا فدیہ دیا گیا ہے اور جو جلیل بدنوں اور پاکیزہ مزاج کے ابدی مالک بن گئے ہیں صرف وہی خداوند کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔

اُس کی بادشاہی ہر قسم کے بگاڑ، خرابی اور بدعنوانی سے مبرا ہو گی۔

"۔۔۔ مبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔ ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں، بلکہ وہ خداوند مسیح کے کاہن ہوں گے اور اُس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے" (مکاشفہ ٢٠: ٦)۔

شہنشاہیت، مطلق العنانیت یا ہمہ گیریت، جمہوریت یا دینی حکومت ـــ ہر قسم کا نظام ناکام ہو چکا ہے۔ لیکن مسایاح کی حکومت کبھی ناکام نہ ہو گی۔

یہ نظامِ حکومت ایسا کامل ہو گا جیسا کامل وہ خود ہے!

سلامتی کا شہزادہ

اِس سے پہلے ہم مسیح کی پہلی آمد کے بارے میں چند پیش گوئیوں پر غور کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر میکاہ نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ مسایاح بیت

لحم میں پیدا ہو گا۔ لیکن کیا آپ نے غور کیا کہ میکاہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک دن یہی مسایاح ساری دنیا پر سلطنت کرے گا؟

"لیکن اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تُو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہو گا۔ اُس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔۔۔ وہ اُس وقت انتہائے زمین تک بزرگ ہو گا اور وہی ہماری سلامتی ہو گا" (میکاہ ۵: ۲، ۴، ۵)۔

میکاہ کے ہم عصر نبی یسعیاہ نے بھی پیش گوئی کی تھی کہ ایک لڑکا تولد ہو گا اور ازلی بیٹا بخشا جائے گا۔ یسعیاہ کی پیش گوئی بھی آئندہ کے زمانے میں بیٹے کی ساری دنیا پر حکومت کا بیان کرتی ہے۔

"۔۔۔ اِس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہو گی اور اُس کا نام عجیب، مشیر، خدائے قادر، ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ ہو گا۔ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہو گی۔ وہ داؤد کے تخت اور اُس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا۔۔۔'' (یسعیاہ ۹: ۶-۷)۔

آخر کار دنیا خدا کے بیٹے کو اُن ناموں سے پکارے گی جن کا وہ حق دار ہے۔ "اُس کا نام ہو گا:

عجیب

مشیر

خدائے قادر

ابدیت کا باپ

سلامتی کا شہزادہ۔"

ساری قومیں اُس وقت "آج سے ابد تک ۔۔۔ عدالت اور صداقت۔۔۔" انصاف اور سلامتی کا لطف اُٹھاتی رہیں گی۔

خدا کی یہ خواہش کہ مَیں انسان کے ساتھ رہوں ایک حقیقت بن جائے گی ۔۔ ہمیشہ کے لئے۔

"۔۔۔ اُس وقت بہت سی قومیں خداوند سے میل کریں گی اور میری اُمت ہوں گی اور مَیں تیرے اندر سکونت کروں گا" (زکریاہ ۲: ۱۱)۔

آج کے لئے خوش خبری یہ ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں خدا کا روح سکونت کرتا ہے وہ ابھی خدا کی حضوری اور سلامتی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

لاعلمی نہ رہے گی۔

خداوند یسوع جب پہلی بار اِس دنیا میں آ کر انسانوں کے درمیان رہا تو بہت سے لوگ اُسے پہچان نہ سکے کہ یہ کون ہے۔ آج بھی بہت سے لوگ اُسے اپنا بادشاہ ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ اِس کے باوجود وہ سنہری زمانہ آ رہا ہے جب اِس دنیا کی ہر ایک روح تسلیم کرے گی کہ وہ وہی ہستی ہے جو کہتا ہے کہ مَیں ہوں۔

"اور یوں ہو گا خداوند فرماتا ہے کہ ایک نئے چاند سے دوسرے تک اور ایک سبت سے دوسرے تک ہر فردِ بشر عبادت کے لئے نکل کر میرے حضور آئے گا" (یسعیاہ ۶۶: ۲۳)۔

اُس وقت یہ ہزاروں مذہب، فرقے اور مذہبی گروہ نہیں رہیں گے۔ اور نہ کسی کو اِس تاریخی حقیقت کا انکار کرنے کی جرات ہو گی کہ خدا کا بیٹا یسوع

مسیح مصلوب ہوا، مرگیا اورمُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اگرچہ سارے لوگ تو اُس پر ایمان نہیں لائیں گے، لیکن سارے لوگ اُس کے اوراُس کے پیغام کے بارے میں حقیقت اورسچائی سے واقف ہوں گے:

"۔۔۔کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے جلال کے عرفان سے معمورہو گی" (حبقوق ۲: ۱۴)۔

جنگ نہ رہے گی

خداوند زمین پر حکمران ہو گا تو شمال اورجنوب کے درمیان لڑائی، اور مشرق اورمغرب کے درمیان جنگ قصہ پارینہ بن جائے گی۔ اسرائیل اورآس پاس کی قوموں کے درمیان لڑائی ختم ہو جائے گی۔ براعظم افریقہ کے ہولناک دُکھ اور تکالیف ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گی اوردوسرے براعظموں میں بھی یہی صورتِ حال ہو گی۔ خانہ جنگی اورظلم وتشدد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ حقیقی صلح، امن وامان، خوش حالی اورمقصدیت کا ساری دنیا میں دَوردورہ ہو گا۔

"۔۔۔بہت سی اُمتیں آئیں گی اور کہیں گی آؤ خداوند کے پہاڑپر چڑھیں یعنی یعقوب کے خدا کے گھر میں داخل ہوں اوروہ اپنی راہیں ہم کو بتائے گا۔ اورہم اُس کے راستوں پر چلیں گے۔۔۔ وہ قوموں کے درمیان عدالت کرے گا اوربہت سی اُمتوں کو ڈانٹے گا اوروہ اپنی تلواروں کو توڑکر پھالیں اوراپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے اور قوم قوم پر تلوار نہ چلائے گی اوروہ پھر کبھی جنگ کرنا نہ سیکھیں گے" (یسعیاہ ۲: ۳، ۴)۔

لوگ واحد حقیقی خدا کو جان لیں گے اوراُسی کی عبادت کریں گے تو عالمگیر اتحاد، صلح اورامن وامان قائم ہو جائے گا۔

بابل کی ابتری، افراتفری اور غلط فہمی پلٹ جائے گی یعنی ختم ہو جائے گی اور ساری دنیا دوبارہ ایک ہی زبان بولنے لگے گی۔

"مَیں اُس وقت لوگوں کے ہونٹ پاک کردوں گا تا کہ وہ سب خداوند سے دعا کریں اور ایک دل ہو کر اُس کی عبادت کریں" (صفنیاہ ۳:۹)۔

لعنت کا خاتمہ

اِس ہزار سالہ عرصے کی خوش حالی میں اضافہ کرنے کی خاطر خدا دنیا سے وہ لعنت اُٹھا لے گا جو گناہ کے سبب سے پڑی تھی۔

جب یسوع اِس دنیا میں آیا تو اُس نے لعنت کو پلٹ دینے میں اپنا اختیار دکھایا۔ اُس نے بدروحوں کو نکالا، بیماریاں اور ناچاریاں دُور کیں، مُردوں کو زندہ کیا، بِھیڑ کو کھانا کھلایا اور فطرت کے عناصر پر کامل اختیار دکھایا۔ اِن کاموں سے اُس نے ناقابلِ تردید ثبوت دیئے کہ مَیں ہی مسیحِ موعود اور بادشاہ ہوں۔

اپنی پہلی آمد کے وقت یسوع نے یہ باتیں نمونے کے طور پر پیش کیں اور دوسری آمد پر یہ سب کچھ عالم گیر سطح اور پیمانے پر دکھائے گا۔

وہ شیطان اور اُس کی بدروحوں کو باندھ دے گا، وہ فطری اسباب سے پیدا ہونے والی بیماریوں، بدشکلی اور موت کا خاتمہ کر دے گا۔ پھر زمین کانٹے اور اونٹ کٹارے نہ اُگائے گی۔ کسان اور کاشت کار اتنی افراط سے فصلیں جمع کریں گے کہ پہلے کبھی نہ کی تھیں۔ "افلاس" اور "بھوک" متروک الفاظ بن جائیں گے۔

دنیا کی تاریخ کے اِس سنہری دَور سے ساری قومیں فیض یاب ہوں گی۔

یسوع کی پہلی آمد پر اِس دنیا کے شہریوں نے آسمان کی بادشاہی کو رد کر دیا تھا۔ لیکن اُس کی دوسری آمد پر یہ بادشاہی ساری زمین پر قائم ہو گی۔

"اُس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے۔ تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی کیونکہ بیابان میں پانی اوردشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی۔۔۔

۔۔۔ بھیڑیا اوربرّہ اکٹھے چریں گے اور شیرِببر بیل کی مانند بھوسا کھائے گا اورسانپ کی خوراک خاک ہو گی۔ وہ میرے تمام کوہِ مقدس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے۔ خداوند فرماتا ہے" (یسعیاہ ۳۵: ۵، ۶؛ ۶۵: ۲۵)۔

دیکھئے کہ حیوانات اوردرندے بھی انسانوں کے ساتھ اَمن اورسکون کے ساتھ رہیں گے اورعدن کی وہ حالت بحال ہو جائے گی جو گناہ کے آنے سے پہلے تھی اورسارے جاندار گھاس پات اورسبزی کھاتے تھے۔

اِس کے باوجود مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے دوران پیدا ہونے والوں کے دلوں میں گناہ کی جڑ موجود ہو گی۔ ہر زمانے اور دَور کی طرح اُس دَور میں بھی آدم کی اولاد کے لئے ضروری ہو گا کہ خدا کے نجات کے انتظام پر ایمان لا کر معافی کی بخشش حاصل کریں۔

کیا آپ نے غور کیا کہ جو آخری آیت ہم نے پڑھی وہ سانپ کے بارے میں کیا کہتی ہے؟ "۔۔۔ سانپ کی خوراک خاک ہو گی۔'' ہزار سالہ دَور میں بھی سانپ پیٹ کے بل رینگا کریں گے۔ اُن کا زمین پر رینگنا اور سرکنا اِس بات کی یاددہانی ہو گا کہ خدا کے منصوبے کے تیسرے اورآخری مرحلے میں ابھی ایک اَورحیرت انگیز اورڈرامائی وا .عہ رونما ہونا باقی ہے۔ یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد گناہ کے باعث پڑنے والی لعنت بالکل منسوخ اورختم ہو جائے گی۔

گناہ کا آخری حملہ

ہم نے پہلے سیکھا تھا کہ مسیح کے ہزار سالہ دورِ حکومت میں "پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے باندھ کر اتھاہ گڑھے میں ڈال دیا جائے گا تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اِس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصے کے لئے کھولا جائے" (مکاشفہ ۲۰: ۲، ۳)۔

خدا شیطان کو دوبارہ کیوں کھولے گا؟ اُسے بند کیوں نہیں رکھے گا؟

خداوند اپنی بے انتہا حکمت کے مطابق یہ کرے گا کہ گناہ کا قطعی خاتمہ کرنے سے پہلے انسان کے گناہ آلود اور برگشتہ دل کو ایک دفعہ پھر بدی کے خطرے میں ڈالے۔ بنی نوع انسان وقت یا زمان سے نکل کر بے زمانی میں داخل ہوں گے تو یہ سچائی بالکل واضح ہو جائے گی کہ آدم کی اولاد اپنی برگشتہ فطرت کو مغلوب کرنے میں بالکل بے بس اور ناچار ہے۔ صرف خداوند خدا ہی گنہگاروں کو راست باز بنا سکتا اور اُن کے سرکش دلوں کو تبدیل کر سکتا ہے۔

> "دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لا علاج ہے۔ اُس کو کون دریافت کر سکتا ہے؟ مَیں خداوند دل و دماغ کو جانچتا اور آزماتا ہوں تاکہ ہر ایک آدمی کو اُس کی چال کے موافق اور اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق بدلہ دوں" (یرمیاہ ۱۷: ۹۔۱۰)۔

انسان کا دل کیسا "لا علاج طور پر شریر" ہے؟ ہزار سال تک کامل ماحول میں، کامل بادشاہ کے ماتحت کامل نظامِ حکومت میں رہنے کے باوجود بھی وہ نہیں بدلیں گے۔ جونہی شیطان آزاد ہو گا، اِن ہزار سالوں کے دوران پیدا ہونے والوں میں سے ایک جمِ غفیر اُس کے جھوٹ کا یقین کرے گا اور اُس کے پیچھے ہو

لے گا! وہ اپنے خالق کے خلاف اُس کے مخالف اور باغی کا ساتھ دیں گے جیسا کہ اُن کے اوّلین ماں باپ نے عدن میں کیا تھا۔

یہ گناہ کا آخری ہلّہ ہو گا۔

شیطان کا آخری حملہ

"اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اُن قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہوں گی یعنی جوج اور ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ اُن کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو گا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اُنہیں کھا جائے گی" (مکاشفہ ٢٠ : ٧۔ ٩)۔

شیطان کا لشکر باغی انسانوں پر مشتمل ہو گا۔ خداوند خدا اُنہیں یروشلیم کو چاروں طرف سے گھیر لینے دے گا۔ لیکن جونہی وہ جمع ہوں گے تو آسمان سے آگ نازل ہو کر اُنہیں بھسم کر دے گی۔ شیطان اور اُس کے حامی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔

سانپ کچلا جاتا ہے۔

اِس کے بعد جو کچھ ہوتا ہے وہ تاریخ کا سب سے سنجیدہ وا .عہ ہے۔

"پھر اُس نے ایک بڑا سفید تخت اور اُس کو جو اُس پر بیٹھا ہوا تھا دیکھا جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور اُنہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر مَیں نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو اُس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں۔ پھر ایک اَور کتاب

کھولی گئی یعنی کتابِ حیات اورجس طرح اُن کتابوں میں لکھا ہوا تھا اُن کے اعمال کے مطابق مُردوں کا انصاف کیا گیا اور سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا اور موت اور عالمِ اَرواح نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا اوراُن میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اُس کا انصاف کیا گیا۔ پھر موت اورعالمِ ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔ اورجس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا" (مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۵)۔

اب زمانوں کی ساری کش مکش ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔

بڑے سفید تخت کی عدالت کے بعد گناہ کی لعنت تاریخ کا حصہ بن کے رہ جائے گی۔ لیکن خدا بُرائی کی جو عدالت کرے گا اُس سے حاصل ہونے والے سبق کبھی فراموش نہ ہوں گے۔ ساری کائنات گناہ کے گھنونے پن اورکراہت کی اورخدا کی راستی کی گواہ ہو گی۔

آخرِکار سانپ کا سرکچلا جا چکا ہو گا۔

شیطان اوراُس کے سارے پیروکاراُس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے "جو ابلیس اوراُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے" (متی ۲۵: ۴۱)۔ وہاں سے نکلنے کا کوئی اِمکان نہیں۔ سزا یافتہ لوگ اِس دائمی قید خانے سے کبھی نہ نکلیں گے۔ وہ اپنی سزا کے لئے خدا کو الزام نہیں دے سکیں گے کیونکہ اُنہیں کامل بادشاہ کے ماتحت ایک کامل زمین پر ہزار سال کا موقع دیا گیا تھا۔ اُنہوں نے اِس مبارک حالی کا فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ اپنے خالق مالک کے خلاف بغاوت کرنا پسند کیا۔

اِنسان کے پاس کوئی بہانہ، کوئی عذر نہ ہو گا۔

واحد حقیقی خدا کی نیک نامی اوراُس کا پیغام ہمیشہ کے لئے راست ٹھہرے گا۔

جن کے نام کتابِ حیات میں لکھے گئے ہیں وہ سب ہمیشہ تک خداوند کے ساتھ رہیں گے" مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ دوسری موت ہے" (مکاشفہ ۲۱ : ۸)۔

کون ہمیشہ کی سزا پائیں گے؟" بزدل اور بے ایمان۔۔۔" یعنی وہ جو خدا کے پیغام پر ایمان نہ لائے کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ ہمارا خاندان یا ہمارے دوست کیا کہیں گے۔ یسوع اِس دنیا میں تھا تو اُس نے اپنے سننے والوں کو صاف صاف خبردار کیا کہ "جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کر سکتے اُن سے نہ ڈرو بلکہ اُسی سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔۔۔ یہ نہ سمجھو کہ مَیں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ مَیں اِس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اُس کے باپ سے اور بیٹی کو اُس کی ماں سے اور بہو کو اُس کی ساس سے جدا کردوں۔ اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔ جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں'' (متی ۱۰ : ۲۸، ۳۴ - ۳۷)۔

اِس کے بعد گناہ، شرارت یا بدی اپنا بدصورت سر پھر کبھی نہ اُٹھا سکے گی۔ ساری کائنات واحد حقیقی خدا کے تابع اور مطیع ہوگی۔

ہمیشہ اُس کے ساتھ!

اِس کے بعد جو کچھ ہوگا وہ اِتنا شاندار اور عجیب ہوگا کہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

"پھر مَیں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ

سکونت کرے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خدا ہو گا اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا اُس نے کہا دیکھ مَیں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں۔۔۔" (مکاشفہ ۲۱ : ۳۔ ۵)۔

جس طرح پرانے عہدنامے کے پہلے دو باب خدا کی پہلی تخلیق کا بیان کرتے ہیں اُسی طرح نئے عہدنامے کے آخری دو باب اُس کی نئی تخلیق کا بیان کرتے ہیں۔ شیطان، گناہ اور موت کے نکال دیئے جانے پر سب کچھ خالق کی پاک ذات کے ساتھ پھر کامل طور سے ہم آہنگ ہو جائے گا۔ اِس کے بعد انسان یا فرشتے پھر کبھی گناہ کا شکار نہ ہوں گے۔ ضرور سبق سیکھا جا چکے گا اور" خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خدا ہو گا۔"

خدا کا پروگرام صرف آدم کے گناہ کے اثرات دُور کرنے تک محدود نہیں بلکہ اِس میں "سب چیزوں کو نیا بنا دینا" بھی شامل ہے۔ خداوند کے لوگ اپنے جلالی بدنوں سے لطف اندوز ہوں گے کیونکہ یہ بدن خدا کی خِیرہ کن حضوری میں رہنے کے لائق ہوں گے۔ ہر قوم اور ہر زمانے کی فدیہ دے کر چھڑائی ہوئی روحیں پوری ابدیت میں خدا کے پُرجلال، حیرت انگیز اور بے زمان منصوبے میں شریک ہوں گی۔ ہمیں یہ خوشی اور اعزاز نصیب ہو گا کہ ہمیشہ تک اُس کے ساتھ رہیں گے اور وہ خوش ہو گا کہ میرے لوگ میرے ساتھ ہیں۔

"خدا ہمارے ساتھ" کا مضمون ہمہ وقت کی حقیقت بن جائے گا۔

اُس کے ہم شکل!

فدیہ دینے والے اوراُس کے لوگوں کی باہمی رفاقت کبھی ختم نہ ہو گی۔ جو کچھ آدم نے زمینی جنت میں کھو دیا تھا وہ آسمانی جنت میں نہ صرف بحال ہو گا بلکہ اُس سے اعلیٰ درجہ کا ہو گا۔

جب خدا پہلے آدمی اورعورت کو پیدا کرنے کو تھا تو اُس نے کہا:

"ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں" (پیدائش ١: ٢٦)۔

ساری چیزیں بالکل ویسی ہو جائیں گی جیسا اُس (خدا) نے منصوبہ بنایا تھا۔ فردوس اُن مردوں اورعورتوں سے بھرا ہو گا جو کردار اور عمل میں خدا کی صورت پر اوراُس کی شبیہ پر ہوں گے۔ گناہ کا کوئی اِمکان نہ رہے گا۔ خدا کے لوگ راست بازی میں مہربند ہوں گے۔ داؤد نبی نے پیش بینی سے یہ لکھا "۔۔۔ مَیں تو صداقت میں تیرا دیدار حاصل کروں گا۔ مَیں جب جاگوں گا تو تیری شباہت سے سیر ہوں گا" (زبور ١٧: ١٥)۔

مخلصی یافتہ مرد، عورتیں اوربچے "خدا کے بیٹے کے ہم شکل ہو کر" اُس کی نئی کائنات میں ہمیشہ تک محفوظ رہیں گے (رومیوں ٨: ٢٩)۔

"۔۔۔ ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے" (١۔یوحنا ٣: ٢)۔

اُس کے اپنے لئے!

ابتدا ہی سے خدا کا ارادہ اورمقصد یہ تھا کہ انسانوں کے درمیان اپنی بادشاہی اِس طرح سے قائم کرے کہ ہم اُس کے جلال، پاکیزگی، محبت، عدل، رحم اورفضل کو جان سکیں اوراِن کی قدر کریں۔

شیطان کے خلاف طویل جنگ کے دوران خدا کا منصوبہ ہمیشہ یہ تھا کہ "۔۔۔غیر قوموں پر توجہ (کرے) اور اُن میں سے اپنے نام کی ایک اُمت بنا لے" (اعمال ۱۵: ۱۴) اور خداوند وہ لے لے گا جسے جیتنے کی خاطر وہ اِس دنیا میں آیا تھا۔ یعنی مخلصی یافتہ اُمت جو اُس کی صورت اور شبیہ پر ہو گی اور شکرگزاری کے ساتھ اُس سے محبت رکھے گی اور اُس کی حمد و ستائش کرے گی اور ہمیشہ تک اُس کے ساتھ شادمان رہے گی۔

لعنت کو پلٹنے اور منسوخ کرنے کے خدا کے منصوبے کا تیسرا اور آخری مرحلہ کسی وقت بھی شروع ہو سکتا ہے۔

کیا آپ تیار ہیں؟

مسیح کے دوبارہ آنے کے خیال سے آپ خوش ہوتے ہیں یا خوف زدہ؟

بائبل مقدس اخیر زمانے کے بارے میں ہمیں بہت سی اَور بھی گہری باتیں بتاتی ہے۔ لیکن پاک کلام میں سے اِس سفر میں ہمارے پاس اِن سب پر غور کرنے کا وقت نہیں ہے۔ فی الحال یہی جان لینا کافی ہے کہ ہمارا قابلِ اعتماد خالق اُس چھوٹی سی نبوت کو پورا کرے گا جو اُس کی کتاب کے آخری باب میں دبی پڑی ہے:

"پھر لعنت نہ ہو گی" (مکاشفہ ۲۲: ۳)۔

باب ۳۰
Ch 30 A Preview of Paradise

بہشت کا پیشگی نظارہ

دنیا کے بے شمار لوگ گناہ کے بارے میں اُوٹ پٹانگ نظریہ رکھتے ہیں۔ ہم اِس کی وضاحت چین کے فلسفہ یِین یا نگ (yin-yang) کی مدد سے کر سکتے ہیں۔ یِین (yin) کا مطلب ہے "سایہ دار" اوریا نگ (yang) کا مطلب ہے "دھوپ والا" (جہاں دھوپ ہو)۔ اِس فلسفے کا نشان ایک دائرہ ہے جس میں کالے اور سفید کی عجیب سی آمیزش کا رنگ ہے۔ اِس قدیم چینی فلسفے میں سچائی تو ہے لیکن اِس میں نیکی اوربدی، غلط اور صحیح، زندگی اور موت کے درمیان فرق یا امتیاز کو دُھندلا کر دیا گیا ہے۔ اِس نظریے کے مطابق نیکی اوربدی انسان کے وجود کی ایک کبھی نہ ختم ہونے والی فطری خصوصیت ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ بائبل مقدس نیکی اوربدی کا بالکل مختلف تجزیہ پیش کرتی ہے۔ وہ اِس نظریے کی حمایت نہیں کرتی کہ رنج وغم اوراُداسی کائنات کا لازمی حصہ ہے ـــ ہمیشہ سے ہے اورہمیشہ تک رہے گا۔ پاک کلام بالکل واضح ہے کہ وہ دن آ رہا ہے جب بدی، دکھ درد اورموت (سٹیج کے اداکاروں کی طرح) آخری بارجھکیں گے اورتاریخ کی سٹیج سے ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے۔

مندرجہ ذیل خاکہ خدا کے لاتبدیل پروگرام کو ظاہر کرتا ہے:

←	ابدیت (زمان/ وقت) ابدیت	→

کامل اچھی (نیکی/ بدی) کامل اچھی

حالیہ نیکی اور بدی کو قوسین میں رکھا گیا ہے۔ یہ ہمیشہ تک موجود نہیں رہیں گی (دیکھئے متی ۱۳: ۲۴۔ ۳۰)۔ اِس تمثیل سے یسوع نے بتایا ہے کہ نیکی اور بدی کا آمیزہ عارضی اور محدود عرصے کے لئے ہے۔

بائبل مقدس کے پہلے دو اور آخری دو باب گناہ سے مبرا۔۔ گناہ سے خالی دنیا پیش کرتے ہیں۔۔ وہ دنیا جس میں خدا کے ساتھ صحیح محبت رکھی جاتی ہے اور اُسے صحیح طور سے بزرگی دی جاتی ہے، اُس کی مناسب طور سے تمجید کی جاتی ہے۔ اِن پہلے اور آخری ابواب کے درمیان ہم دیکھتے ہیں کہ خدا گناہ اور اِس کے باعث لعنت کے بارے میں اپنے پروگرام پر عمل درآمد کر رہا ہے۔ اور فدیہ دے کر وہ اُمت تیار کر رہا ہے جو اُسے جانتی ہے، اُس سے محبت رکھتی ہے اور ابد تک اُس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔

ہر اچھی کہانی کی طرح خدا کی فدیہ دینے کی تاریخ کا شروع، درمیان اور اخیر ہے۔

شروع: پیدائش کی کتاب باب ۱ اور ۲

گناہ کے داخل ہونے سے پہلے کامل دنیا

درمیان: پیدائش باب ۳ تا مکاشفہ باب ۲۰

برگشتہ، بگڑی ہوئی دنیا۔۔ خدا کی مداخلت

اخیر: مکاشفہ باب ۲۱ اور ۲۲

گناہ کے قلع قمع کے بعد۔۔ کامل دنیا

اِختتامات کی کتاب

جیسے بائبل مقدس کی پہلی کتاب " شروعات" کی کتاب ہے اِسی طرح بائبل مقدس کی آخری کتاب "اِختتامات" کی کتاب ہے۔

پیدائش بمقابلہ مکاشفہ

پیدائش	مکاشفہ
* سب چیزوں کا شروع	* سب چیزوں کا کمال کو پہنچنا
* آسمان اورزمین کی تخلیق	* نئے آسمان اورنئی زمین کی تخلیق
* خدا زمین کے لئے سورج پیدا کرتا ہے۔	* خدا فردوس کا نور ہے۔
* شیطان کی طرف سے انسان کی پہلی آزمائش	* شیطان کی طرف سے انسان کی آخری آزمائش
* خدا کی پہلی آفتیں	* خدا کی آخری آفتیں
* گناہ اورموت کا داخلہ	* گناہ اورموت کا قلع قمع
* "پہلا آدم" حکمرانی کھو دیتا ہے۔	* "پچھلا آدم" حکمرانی بحال کرتا ہے۔
* خدا شیطان کو کچلنے کا وعدہ کرتا ہے۔	* شیطان کو آگ کی جھیل میں ڈالا جاتا ہے۔
* پہلا برّہ قربان کیا جاتا ہے۔	* خدا کا برّہ جلال پاتا ہے۔
* انسان زمینی بہشت سے نکال دیا جاتا ہے۔	* انسان آسمانی بہشت میں داخل ہوتا ہے۔
* انسان حیات کے درخت سے دُور کر دیا جاتا ہے۔	* انسان حیات کے درخت سے کھاتا ہے۔
* بنی نوع انسان کا خدا سے رشتہ منقطع ہو جاتا ہے۔	* مخلصی یافتہ انسان ہمیشہ کے لئے خدا کے ساتھ۔

یہ فہرست اَور بھی طویل ہو سکتی ہے، لیکن اِتنے ہی سے خاص بات آپ کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔

مکاشفہ

ہمارا یہ ایک ساتھ سفر ختم ہونے کو ہے۔ ہم خدا کی کہانی کے "اختتام" پر غورکرنا چاہتے ہیں۔ یہ اختتام دراصل ایک نئے آغاز یا شروع کا افتتاح ہے۔

بائبل مقدس کی آخری کتاب اِن الفاظ سے شروع ہوتی ہے:

> "یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اُسے خدا کی طرف سے اِس لئے ہوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے اور اُس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اُس کی معرفت اُنہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا جس نے خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کی یعنی اُن سب چیزوں کی جو اُس نے دیکھی تھیں شہادت دی۔ اِس نبوت کی کتاب کا پڑھنے والا اور اُس کے سننے والے اور جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس پر عمل کرنے والے مبارک ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے۔۔۔ جس نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی۔۔۔ اُس کا جلال اور سلطنت ابدلآباد رہے۔ آمین! دیکھو، وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ بے شک۔ آمین!
>
> خداوند خدا جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے یعنی قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں الفا اور اومیگا ہوں (یونانی حروفِ تہجی کا

پہلا اورآخری حرف ۔۔ مطلب یہ ہے کہ مَیں شروع اورآخر ہوں)"
(مکاشفہ ۱:۱۔ ۳، ۵۔ ۸)۔

مکاشفہ کی کتاب کے پہلے باب کا بقیہ حصہ خداوند یسوع کی ذات کا ایسا رعب دار اورحیرت افزا بیان کرتا ہے جو اُس کے بارے میں کتابوں، فلموں اور دوسرے مذاہب کے مقابلے میں نہایت فرق اورچونکا دینے والا بیان ہے۔

خدا نے یہ باتیں "اپنے بندہ یوحنا" کو بتائیں۔ یوحنا اُن بارہ شاگردوں میں شامل تھا جو یسوع کی زمینی خدمت کے دوران اُس کے ساتھ ساتھ رہے (مرقس ۳: ۱۴۔ ۱۹؛ یوحنا ۱۹: ۲۶، ۲۷)۔ خداوند کے آسمان پر واپس جانے کے ساٹھ سال بعد اُس کے روح القدس نے یوحنا کو تحریک دی، الہام دیا اوراُس نے خدا کے مجموعہ کتب (لائبریری) کی یہ آخری کتاب لکھی۔ اِس کے علاوہ اُس نے یہ کتابیں بھی قلم بند کیں: یوحنا کی انجیل، یوحنا کا پہلا، دوسرا اورتیسرا خط۔ یہ ساری کتابیں بائبل مقدس میں موجود ہیں۔

"مکاشفہ" کا مطلب ہے "اِنکشاف"، "ظاہر کرنا"، "نقاب کشائی"۔ یہ مسحورکن کتاب اُن وا .عات کا انکشاف کرتی ہے جو کسی انسان کے خواب وخیال میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ یہ کتاب مختصراً بیان کرتی ہے کہ خداوند یسوع اپنے نام کو کس طرح تمام الزامات سے پاک ثابت کرے گا اوراُس حکمرانی اوراختیار کو بحال کرے گا جسے انسان نے گناہ کے باعث کھو دیا۔ یہ کتاب فردوس کا پیشگی نظارہ بھی کراتی ہے۔

بڑا سفید تخت

خدا کے چند برگزیدہ نبیوں اور رسولوں کو خدا کی سکونت گاہ کی جھلک دکھائی گئی، لیکن ایسا صاف اور تفصیلی نظارہ کسی کو نہیں کرایا گیا جیسا یوحنا رسول کو۔ یوحنا لکھتا ہے:

"اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور جس کو مَیں نے پیشتر نرسنگے کی سی آواز سے اپنے ساتھ باتیں کرتے سنا تھا وہی فرماتا ہے کہ یہاں اوپر آ جا، مَیں تجھے وہ باتیں دکھاؤں گا جن کا اِن باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے۔ فوراً مَیں روح میں آ گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت رکھا ہے اور اُس تخت پر کوئی بیٹھا ہے اور جو اُس پر بیٹھا ہے وہ سنگِ یشب اور عقیق سا معلوم ہوتا ہے اور اُس تخت کے گرد زمرد کی سی ایک دھنک معلوم ہوتی ہے" (مکاشفہ ۴: ۱-۳)۔

[سنگِ یشب اور عقیق دو قیمتی پتھر ہیں۔ سنگِ یشب کئی رنگوں میں ملتا ہے۔ عقیق عموماً شفاف یا نیم شفاف سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ روشنی پڑنے پر اس کا رنگ گہرا اور جاذبِ نظر ہو جاتا ہے۔]

یوحنا آسمان کی تخت گاہ کا بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے جو ناقابلِ بیان حد تک شاندار اور پُرشکوہ ہے۔ خدا کے تخت کے اِرد گرد فرشتگان اُڑتے پھرتے ہیں اور لگاتار پکارتے رہتے ہیں "قدوس، قدوس، قدوس۔ خداوند خدا قادرِ مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے" (مکاشفہ ۴: ۸)۔

یوحنا نے جو کچھ دیکھا اُسے وہ صرف اُن چیزوں کے حوالے سے بیان کر سکتا ہے جو اُس نے زمین پر دیکھی ہیں اور اُن آسمانی چیزوں سے تھوڑی بہت

مشابہت رکھتی ہیں۔ مگر وہاں کی ہر چیز بے انتہا خوبصورت اور خوش نما ہے۔ وہ چندھیا دینے والی روشنی اور فوق الفطرت رنگوں سے مزین جگہ کو بغور دیکھ رہا تھا۔ اُس نے بادلوں کی گرج جیسی آوازیں اور بے شمار دوسری آوازیں سنیں جو نہایت خوشی سے حمد و ثنا کر رہی تھیں۔ لیکن جس نے یوحنا کو سب سے زیادہ متوجہ اور مسحور کیا وہ تخت پر بیٹھا ہوا شخص تھا۔

[غور کریں تخت پر کون ہے۔ یسعیاہ باب ۶ کا موازنہ یوحنا ۱۲: ۳۶۔ ۴۱ سے کریں۔ یسعیاہ باب ۶ والا رَویا اِس کتاب کے باب ۱۵ میں بھی زیرِ غور آیا تھا۔]

تجسس آمیز جوش

اِس دنیا کے مذہب بہشت کی کئی مختلف تصویریں پیش کرتے ہیں۔ اِن میں سے بعض تصویریں تو بالکل اُکتا دینے اور بیزار کرنے والی ہیں۔ شاید آپ نے کارٹون دیکھے ہوں کہ لوگ بادلوں پر بیٹھے ہیں اور بڑی فرض شناسی سے بربطیں بجا رہے ہیں۔ لیکن بائبل مقدس خدا کی شاہانہ سکونت گاہ کی ایسی تصویر پیش نہیں کرتی۔

کئی لوگ جنت کو ایک باغ کی صورت میں پیش کرتے ہیں جہاں مردوں کو مرکزیت حاصل ہے اور وہ لگاتار نفسانی اور شہوانی لذت اُٹھانے میں مصروف ہیں۔ یہ تصور بھی غلط ہے۔ جب خداوند اِس دنیا میں تھا تو اُس نے سکھایا کہ بہشت میں مخلصی یافتہ لوگوں میں "بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے" (متی ۲۲: ۳۰)۔

فردوس وہ جگہ ہے جہاں خدا کو مرکزیت، سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اور بے کراں محبت اور حکمت کی حضوری میں رہنے کی خوشی اور جوش ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔ فردوس وہ جگہ ہے جہاں باہمی تعلقات ایسی ارفع و اعلیٰ سطح پر ہیں جس کا زمین پر کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔ خدا نے زمین پر

بیاہ شادی کے رواج سے اُس اعلیٰ اورجلالی تعلق کا ایک ہلکا سا تصوردیا جو خدا اور اُس کے مخلصی یافتہ لوگوں کے درمیان ابد تک رہے گا۔ بلکہ یہ زمینی شادی بھی اُس زبردست خوشی اورپاکیزہ تعلق کی وضاحت کرنے اورپوری تصویر پیش کرنے سے قاصر ہے جو مسیح کے ساتھ پیوستہ لوگوں کو حاصل ہو گی۔ پاک کلام میں اِسے "بڑا بھید" کہا گیا ہے (افسیوں ۵: ۳۲)۔ کلام مزید کہتا ہے کہ "مبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں!" (مکاشفہ ۱۹: ۹)۔

خداوند کے ساتھ رہنا ہی فردوس ہے!

فرشتے جو لاکھوں کروڑوں سال پہلے پیدا کئے گئے تھے وہ ہمیشہ کی نسبت آج خدا کی حضوری سے زیادہ ہیبت زدہ ہیں۔ یہی حال آدم کی مخلصی یافتہ اولاد کا ہو گا!

خداوند اپنے خدا کے جلال، حکمت اورکاملیت کو سمجھنے میں، اُس کا ادراک کرنے میں پوری ابدیت درکار ہو گی:

"اے خدا! تیرے خیال میرے لئے کیسے بیش بہا ہیں۔
اُن کا مجموعہ کیسا بڑا ہے!
اگرمَیں اُن کو گنوں تو وہ شمارمیں ریت سے بھی زیادہ ہیں۔
جاگ اُٹھتے ہی مَیں تجھے اپنے ساتھ پاتا ہوں" (زبور ۱۳۹: ۱۷، ۱۸)۔

خداوند کے ساتھ ہونے کی خوشی اورشادمانی کبھی دھیمی نہ پڑے گی، کبھی پرانی نہ ہو گی۔ سوال یہ نہیں کہ کیا ہم اِس سے کبھی اُکتا جائیں گے، بلکہ یہ ہے کہ کیا ہم اپنی نظریں اُس (خدا) سے ہٹا پائیں گے؟

"تیرے حضورکامل شادمانی ہے
تیرے دہنے ہاتھ میں دائمی خوشی ہے" (زبور ۱۶: ۱۱)۔

بڑا ہجوم

یوحنا رسول نے نہ صرف تخت پر بیٹھے ہوئے خداوند کی جھلک دیکھی بلکہ اُس نے مخلصی یافتہ لوگوں کی بہت بڑی بھیڑ بھی دیکھی۔

"اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے ۔۔۔ تخت اور برّہ کے آگے کھڑی ہے اور بڑی آواز سے چلّا چلّا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّہ کی طرف سے" (مکاشفہ ۷: ۹،۱۰)۔

کیا آپ کو یاد ہے کہ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ ساری قومیں اُس منجی کے وسیلے سے برکت پائیں گی جو ابرہام، اضحاق اور یعقوب کی نسل سے ہو گا (پیدائش ۱۲: ۲، ۳؛ متی باب ۱)؟ ابرہام کے ساتھ وعدوں کے بارے میں "ایک خدا، ایک پیغام" کا باب ۲۰ دوبارہ ملاحظہ کریں۔

خدا نے یوحنا رسول کو اعزاز بخشا کہ مستقبل پر نگاہ ڈالے اور اُس (خدا) کے وعدہ کو پورا ہو چکا دیکھے۔

زمین کے ہر قبیلہ، ہر قوم اور اہلِ لغت میں سے لوگ خدا کے تخت کے آگے کھڑے ہوں گے۔ مخلصی یافتہ گنہگاروں کی بھیڑ اِتنی بڑی ہو گی کہ کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ وہ سب شکرگزاری اور خوشی کے ساتھ بلند آواز سے برّہ کی حمد اور تعریف کرتے رہیں گے جس نے اُنہیں ابدی موت سے چھڑانے اور ہمیشہ کی زندگی دینے کے لئے اپنا خون بہایا۔

"اوروہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تُو ہی ۔۔۔ لائق ہے ۔۔۔ کیونکہ تُو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اوراہلِ زبان اوراُمت اورقوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا اوراُن کو ہمارے خدا کے لئے ایک بادشاہی اور کاہن بنا دیا اوروہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں۔ اورجب مَیں نے نگاہ کی تو اُس تخت اوراُن جانداروں اوربزرگوں کے گرداگرد بہت سے فرشتوں کی آوازسنی جن کا شمار لاکھوں اورکروڑوں تھا اوروہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برّہ ہی قدرت اوردولت اورحکمت اورطاقت اور عزت اورتمجید اورحمد کے لائق ہے۔" (مکاشفہ ۵: ۹-۱۲)

میرا مخلصی دینے والا

چارہزارسال پیشترایوب نبی نے شادمانی کا اظہار کیا تھا:

"۔۔۔ مَیں جانتا ہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے۔ اور آخرکاروہ زمین پرکھڑا ہو گا۔ اوراپنی کھال کے اِس طرح برباد ہو جانے کے بعد بھی مَیں اپنے اِس جسم میں سے خدا کو دیکھوں گا۔ جسے مَیں خود دیکھوں گا اورمیری ہی آنکھیں دیکھیں گی نہ کہ بیگانہ کی۔ میرے گُردے میرے اندرفنا ہو گئے ہیں" (ایوب ۱۹: ۲۵-۲۷)۔[آخری جملے کا مطلب ہے کہ میرا دل بے حد مشتاق ہے۔ میرے دل میں بڑی آرزو ہے۔]

ایوب کے دل کی طرح کیاآپ کے دل میں بھی "خدا کو دیکھنے" کی بڑی آرزو ہے؟ کیاآپ اُسے مخلصی دینے والے کی حیثیت سے جانتے ہیں؟

سارے ایمان دار ایوب کی یقینی اُمید میں شریک ہیں۔ میرے دوست! مَیں آپ کے لئے تو بول نہیں سکتا، لیکن مَیں جانتا ہوں کہ مَیں اپنے مخلصی دینے والے کو روبرو دیکھوں گا! "خدا کا بیٹا۔۔۔ جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا" (گلتیوں ۲: ۲۰) مَیں اُس کے ساتھ چلوں پھروں گا اور باتیں کروں گا۔

ہاں، مَیں اُس شاندار وقت کا انتظار کرتا ہوں جب ہر زمانے کے خدا کے لوگوں اور خاندان اور دوستوں کے ساتھ جو خداوند کے پاس پہنچ چکے ہیں میری ملاقات اور رفاقت ہو گی۔ اور مَیں اپنے پورے دل سے اُمید کرتا ہوں کہ آپ بھی اُن میں شامل ہوں گے۔ لیکن سب سے بڑھ کر مَیں یسوع کو دیکھنا چاہتا ہوں!

اُس نے میری خاطر میرا جہنم اُٹھا لیا

بے شک سب سے حیرت انگیز سچائی جس پر میرا دل و دماغ غور کر سکتا ہے یہ ہے کہ:

یسوع چاہتا ہے کہ مَیں ابدیت میں اُس کے ساتھ رہوں!

جس رات یسوع پکڑوایا گیا کہ اُس پر الزام لگا کر مصلوب کیا جائے اُس نے فرمایا:

> "اے باپ! مَیں چاہتا ہوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے جہاں مَیں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تاکہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تُو نے مجھے دیا ہے، کیونکہ تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی" (یوحنا ۱۷: ۲۴)۔

یہ خدا کے پیغام کا مرکزی نکتہ ہے۔ اُس کا ارادہ اور منصوبہ تھا کہ انسان میرے ساتھ رہیں۔ لیکن وہ آپ سے زبردستی ایسا نہیں کرائے گا۔

اُس نے اِنتخاب آپ پر چھوڑ رکھا ہے۔

"جو غالب آئے مَیں اُسے اُس زندگی کے درخت میں سے جو خدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دوں گا" (مکاشفہ ۲: ۷)۔

"دنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے سِوا اُس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے؟" (۱۔یوحنا ۵: ۵)۔

کامل گھر

بائبل مقدس کے آخری دو ابواب ابدی گھر کی اُس جھلک کا بیان کرتے ہیں جو مقدس یوحنا نے دیکھی ـــ وہ مقام جہاں ہر دَور کے ایمان دار اپنے خالق اور مخلصی دینے والے کے ساتھ رہیں گے اور اُن ساری چیزوں میں شریک ہوں گے جو اُس نے اپنے لوگوں کے لئے تیار کی ہیں۔

"پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر مَیں نے شہر مقدس نئے یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اُترتے دیکھا" (مکاشفہ ۲۱: ۱، ۲)۔

یہ جلالی شہر "آسمان پر سے خدا کے پاس سے" اُترے گا اور ہمارے نئے تخلیق شدہ کرہ ارض سے پیوستہ ہو گا۔ نئی زمین پر "سمندر بھی نہیں رہے گا" اور براِعظم ایک دوسرے سے جدا اور دُور دُور نہیں ہوں گے۔

"اور وہ (خدا) اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں" (مکاشفہ ۲۱: ۴)۔

سب کچھ کامل ہو گا۔ وہ آسمانی شہر اِتنا جلالی اور شاندار ہو گا کہ تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مقدس یوحنا کو اِس کا بیان کرنا مشکل لگا:

"۔۔۔ وہ شہر چوکور واقع ہوا تھا اور اُس کی لمبائی چوڑائی کے برابر تھی۔ اُس نے اُس شہر کو اُس گز سے ناپا تو بارہ ہزار فرلانگ (۲۴۰۰ کلو میٹر) نکلا۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی برابر تھی۔ اور اُس نے اُس کی شہرپناہ کو آدمی کی یعنی فرشتہ کی پیمائش کے مطابق ناپا تو ایک سو چوالیس ہاتھ نکلی اور اُس کی شہرپناہ کی تعمیر یشب کی تھی اور شہر ایسے خالص سونے کا تھا جو شفاف شیشہ کی مانند ہو اور اُس شہر کی شہرپناہ کی بنیادیں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔۔۔ اور بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتی کا تھا۔ اور شہر کی سڑک شفاف شیشہ کی مانند خالص سونے کی تھی۔ اور مَیں نے اُس میں کوئی مقدِس نہ دیکھا اِس لئے کہ خداوند خدا قادرِمطلق اور برّہ اُس کا مقدِس ہیں۔ اور اُس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے اور برّہ اُس کا چراغ ہے اور قومیں اُس کی روشنی میں چلیں پھریں گی۔۔۔ اور اُس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہو گا مگر وہی جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں" (مکاشفہ ۲۱: ۱۶- ۲۴، ۲۷)۔

اِس نہایت وسیع و عریض شہر کا ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا حصہ نہایت شاندار اور جلالی ہے، یہاں تک کہ اِس کی سڑکیں بھی شیشے کی طرح شفاف

"خالص سونے" کی ہیں۔ اِس کا ایک ایک پتھر اوراِس کی تعمیر میں استعمال ہونے والی ایک ایک چیزایسے بنائی گئی ہے کہ خداوند کا جلال منعکس کرتی ہے۔

اِس شہر میں نہ مقدِس ہے اور نہ سورج، اِس لئے کہ خداوند خود اِس شہر کی عبادت کا مرکز اورروشنی کا سرچشمہ ہے۔ "برّہ اِس کا چراغ ہے۔"

فردوس اُسی ہستی سے منور ہو گا جس نے تخلیق کے پہلے دن کہا تھا کہ "روشنی ہو جا۔" اِس شہر کی روشنی وہی چندھیا دینے والی تابانی (درخشانی، جلال) ہو گی جو خیمہ اجتماع اورہیکل کے پاک ترین مقام میں سکونت کرتی تھی یعنی خود یسوع جس نے فرمایا "مَیں دنیا کا نورہوں" (یوحنا ۸: ۱۲)۔

یہ آسمانی شہرکامل مکعب کی شکل کا ہو گا جیسے خیمہ اجتماع یا ہیکل میں پاک ترین مقام تھا اورجو فردوس کی علامت تھا۔ اِس شہر کی لمبائی اور چوڑائی ہر طرف سے ۲۲۰۰ کلو میٹر ہے اوراِس کی اونچائی بھی اِتنی ہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر بلندی میں اِس زمین کے کرہ قائمہ سے بھی بہت اوپر خلا تک پہنچے گا۔

اِس شاندار جلالی گھر میں سارے لوگوں کے لئے، ایک ایک شخص کے لئے جو کبھی بھی پیدا ہوا جگہ ہو گی۔ تاہم سارے لوگ وہاں نہیں ہوں گے بلکہ صرف "وہی جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔" صرف وہی جنہوں نے اپنی زمینی زندگی کے دوران واحد حقیقی خدا اوراُس کی نجات (یسوع) پر ایمان رکھا اورتوکل کیا، وہاں ہوں گے۔

بائبل مقدس کا آخری باب اُس باغ کا نقشہ کھینچتا ہے جو اُس آسمانی شہر میں واقع ہے:

"پھر اُس نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آبِ حیات کا ایک دریا دکھایا جو خدا اوربرّہ کے تخت سے نکل کر اُس شہر کی سڑک کے بیچ

میں بہتا تھا۔ اوردریا کے وارپارزندگی کا درخت تھا۔۔۔ اورپھر لعنت نہ ہو گی اورخدا اوربرہ کا تخت اُس شہر میں ہو گا اوراُس کے بندے اُس کی عبادت کریں گے اوروہ اُس کا منہ دیکھیں گے اوراُس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہو گا ۔۔۔ اوروہ ابدالآباد بادشاہی کریں گے" (مکاشفہ ۲۲: ۱- ۵)۔

لاجواب اورکامل کہانی

خدا کی کہانی نے پورا چکر مکمل کر لیا ہے!

اِس شہر کے بیچ میں دریا اوردریا کے وارپارزندگی کا درخت ہے۔ جو بات ایک خوبصورت اورخوش منظر باغ میں شروع ہوئی تھی اُس کا اختتام ایک نہایت نادر، آراستہ پیراستہ شہر کے رفیع الشان باغ میں ہوتا ہے۔ عدن کے برعکس آسمانی فردوس میں نیک وبد کی پہچان کا درخت نہیں ہو گا بلکہ اُس میں "زندگی کا درخت" ہو گا جس سے آدم اورحوا کو دُورکر دیا گیا تھا جب اُنہوں نے گناہ کیا تھا۔ آسمانی شہر میں کامل پاکیزگی اوردائمی زندگی ہی واحد انتخاب ہو گا۔

آزمائش یا جانچ پرکھ کا زمانہ اورایمان سے جیتا رہنا تاریخ پارینہ بن جائیں گے۔

"خدا اوربرّہ کا تخت اُس شہر میں ہو گا اوراُس کے بندے اُس کی عبادت کریں گے اوروہ اُس کا منہ دیکھیں گے۔۔۔ اوروہ ابدالآباد بادشاہی کریں گے" (مکاشفہ ۲۲: ۳- ۵)۔

وہاں کی دائمی خصوصیت یہ ہے کہ خداوند کے درمیان نہایت شیرین اورنہ ٹوٹنے والا رشتہ ہو گا۔ خدا ہمارے ساتھ اورہم خدا کے ساتھ رہیں گے۔ یہ

حالت اُس بات سے بھی زیادہ دلکش اورعجیب ہو گی جو آدم اورحوا کو کبھی میسر آتی اگر وہ گناہ نہ کرتے۔

یہ زیادہ دلکش اورعجیب کیوں ہو گی؟

اِس کا جواب لفظ مخلصی (فدیہ) میں ہے۔

"اُسی نے ہم کو تاریکی کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہی میں داخل کیا جس میں ہم کو مخلصی یعنی گناہوں کی معافی حاصل ہے" (کلسیوں ۱: ۱۳، ۱۴)۔

شریعت کی نافرمانی کرنے پر انسان کو گناہ اورموت کی تاریک کوٹھڑی میں رہنے کی سزا ہو چکی تھی، لیکن اُنہیں وہاں سے نکال کر خدا کی نوراورمحبت کی بادشاہی کے مقبول شہری بنا دیا گیا۔ اِس سے زیادہ شانداراورعجیب بات کیا ہو سکتی ہے؟

یہ کام ہے جو ہمارے خالق اورمخلصی دینے والے نے اُن سب کے لئے کیا ہے جو نجات کے لئے صرف اُسی پر ایمان اورتوکل رکھتے ہیں۔ اپنی بے انتہا محبت کے باعث اوراپنے بیش قیمت خون کے وسیلے سے اُس نے ناچاراور بے بس گنہگاروں کو جہنم سے چھڑا کر بہشت کے لائق بنا دیا ہے۔

یہ ہے کامل کہانی ـــ فدیہ اورمخلصی کی کہانی جس پر پوری ابدیت میں غورکیا جاتا رہے گا اورجس کی تعریف کی جائے گی۔

"اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نگاہ کی توکیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اورقبیلہ اوراُمت اوراہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اورکھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اوربرّہ کے آگے کھڑی ہے اوربڑی آواز سے چلاّ

چلاّ کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اوربرّہ کی طرف سے" (مکاشفہ ۷: ۹، ۱۰)۔

"اوروہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تُو ہی ۔۔۔ لائق ہے کیونکہ تُو نے ذبح ہوکر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اوراہلِ زبان اوراُمت اورقوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔۔۔ جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کی اوربرّہ کی حمد اور عزت اورتمجید اور سلطنت ابدالآباد رہے" (مکاشفہ ۵: ۹، ۱۳)۔

اِس کے بعد ہمیشہ خوشی و خرمی

ساری دنیا میں لوگ رومان اورشجاعت اورکسی کو دوسروں کے قبضے سے چھڑانے کی داستانیں اور کہانیاں پسند کرتے ہیں کیونکہ اُن کا اختتام خوشی و خرمی کی حالت پر ہوتا ہے۔

مثال کے طورپر سنڈریلا کی دیومالائی کہانی جو سب سے پہلے چین میں لکھی گئی۔ اِس کے تراجم یورپ، امریکہ، ایران، عراق، مصر، کوریا، برِصغیر پاک و ہند کی زبانوں میں ہوئے۔ اِس کے علاوہ ہر ملک یا خطے کی اپنی اپنی رومانی داستانیں بھی ہیں مگر سب کا موضوع ایک ہی ہے، یعنی کسی گرفتارِبلا کو چھڑانا اوررہائی دلانا۔ گناہ سے رہائی اورہمیشہ کی زندگی کی آرزو دنیا بھر کے اور ہر زمانے کے لوگوں کے دلوں میں جاگزین رہی ہے۔ حضرت سلیمان نے لکھا ہے "اُس نے ہر ایک چیز کو اُس کے وقت میں خوب بنایا اوراُس نے ابدیت کو بھی اُن کے دل میں جاگزین کیا ہے اِس لئے کہ انسان اُس کام کو جو خدا شروع سے آخر تک کرتا ہے دریافت نہیں کر سکتا" (واعظ ۳: ۱۱)۔

خواہ گاؤں کی چوپال میں الاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو کوئی داستان ڈرامائی انداز میں کوئی قصہ سنا رہا ہو، یا والدین سونے سے پہلے بچوں کو کوئی

کہانی پڑھ کر سنا رہے ہوں، مگر ہر کہانی یا داستان کا پلاٹ کم و بیش ایک سا ہی اور کچھ یوں ہوتا ہے:

ایک خوبصورت جوان لڑکی یا شہزادی مصیبت میں پھنس جاتی ہے۔ کوئی بدقماش شخص یا جن اُسے قید کر لیتا ہے۔ کوئی ہیرو اُسے چھڑانے نکلتا ہے۔ اُسے غیبی اور فوق الفطرت مدد حاصل ہو جاتی ہے اور انوکھے وا .عات اُس کا ساتھ دیتے ہیں۔ اور بانکا سجیلا ہیرو اُسے رہائی دلانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ پھر دونوں کی شادی ہو جاتی ہے اور ایک شاندار مکان میں ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں۔

دیکھا، کہانی کا اختتام کیسے ہوتا ہے؟

--- اور وہ ہنسی خوشی رہنے لگے!

لوگ ایسی کہانیاں کیوں سناتے ہیں؟

اِس لئے سناتے ہیں کہ خدا نے انسان کے دل و جان میں یہ آرزو جاگزین کر رکھی ہے کہ ہم بدی اور گناہ سے چھٹکارا پائیں۔ ہم سے محبت رکھی جائے اور ہم ہمیشہ تک خوش و خرم رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچے بوڑھے سب ہی کہانیاں پسند کرتے ہیں۔

لیکن خدا کی کہانی کوئی خیالی افسانہ نہیں ہے۔

خیالی باتوں کی جڑیں تاریخ میں نہیں ہوتیں اور نہ آثارِ قدیمہ اُن کی تصدیق کرتے ہیں۔ من گھڑت کہانی پندرہ صدیوں کے دوران درجنوں افراد نہیں لکھتے اور نہ اُس کی تفاصیل کے لئے سینکڑوں پیش گوئیاں کی جاتی ہیں۔ افسانوی ہیرو یسوع جیسی آسمانی حکمت سے باتیں نہیں کر سکتا۔ اور جن کو بچانے آیا ہے اُن سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ "دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور جتنی باتیں نبیوں کی معرفت لکھی گئی ہیں ابنِ آدم کے حق میں پوری ہوں گی کیونکہ --- لوگ

اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑائیں گے اور بے عزت کریں گے اور اُس پر تھوکیں گے اور اُس کو کوڑے ماریں گے اور قتل کریں گے اور وہ تیسرے دن جی اُٹھے گا" (لوقا ١٨: ٣١- ٣٣)۔ افسانوی یا خیالی باتیں دوزخی گنہگاروں کو پاک صاف ضمیر اور ہمیشہ کی زندگی مہیا نہیں کر سکتا۔ سرابِ خیال ہمارے خالق کے ساتھ ہمارا شخصی تعلق قائم نہیں کر سکتا اور نہ ہمارے گناہ آلود اور خود غرض اور مطلب پرست دلوں کو بدل کر اُن میں خدا کی تمجید کرنے اور دوسروں کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے۔

صرف خدا کی کہانی ایسا کر سکتی ہے!

کیونکہ یہ حقیقی چیز ہے۔

Open Bible pic

مختصراً یہ کہ واحد حقیقی خدا کی کہانی اور پیغام اپنے ازلی بیٹے کے بارے میں ہے جو بشر بنا، جس نے کامل زندگی گزاری، اپنا کامل اور بے عیب خون بہادیا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا، بے بس اور مجبور گنہگاروں کو شیطان، گناہ، موت اور جہنم سے چھڑایا تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اُنہیں اپنے باپ کے گھر کی دائمی حکمت، محبت اور جلال کی ابدی خوشیوں میں شریک کرے۔

یہ ہے مصیبت زدہ دنیا کے لئے خدا کی خوش خبری۔

جو کچھ اُس نے ہماری خاطر کیا ہے اُسی سے ہم ہمیشہ تک ہنسی خوشی جی سکتے ہیں۔ "مجھ کو یقین ہے کہ سب کچھ جو خدا کرتا ہے ہمیشہ کے لئے ہے" (واعظ ٣: ١٤)۔

دعوت اور اِنتباہ

خدا کی کتاب کا اختتام اِن الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے:

"مجھ یسوع نے اپنا فرشتہ اِس لئے بھیجا ۔۔۔ کہ تمہارے آگے اِن باتوں کی گواہی دے ۔۔۔ میں الفا اور اومیگا۔ اوّل اور آخر۔ ابتدا و انتہا ہوں" (مکاشفہ ۲۲: ۱۳، ۱۶)۔

"اور روح اور دُلھن (مخلصی یافتہ گنہگار) کہتی ہیں آ اور سننے والا بھی کہے آ۔ اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے۔

مَیں ہر ایک آدمی کے آگے جو کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی اِن میں کچھ بڑھائے تو خدا اِس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اُس پر نازل کرے گا۔ اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اُس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اِس کتاب میں ذکر ہے اُس کا حصہ نکال ڈالے گا۔

جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک مَیں جلد آنے والا ہوں۔ آمین۔ اے خداوند یسوع آ۔

خداوند یسوع کا فضل مقدسوں کے ساتھ رہے۔ آمین!"

(مکاشفہ ۲۲: ۱۷-۲۱)

کتاب کا مصنف جو بے زمان ہے اِس آخری "آمین" کے ساتھ کتاب کو ختم کرتا ہے۔ "آمین" کا مطلب ہے "معتبر اور سچا"۔

خدا اور انسان اکٹھے

باغِ عدن میں خدا نے آدم کو پکارا اور پوچھا "تُو کہاں ہے؟" کیا آپ کو یاد ہے کہ آدم نے کیا جواب دیا تھا؟

آدم نے بڑی شرمندگی کے ساتھ جواب دیا تھا۔

"مَیں نے باغ میں تیری آواز سنی اور مَیں ڈرا" (پیدائش ۳:۱۰)۔

آدم اور حوا نے اپنے خالق سے چھپنے کی کوشش کی کیونکہ اُنہوں نے گناہ کیا تھا۔

لیکن اب تاریخ کے اختتام پر ایمان دار مردوں، عورتوں اور بچوں کا اپنے خالق اور فدیہ دینے والے کے اِس وعدے پر کیا ردِ عمل ہے کہ مَیں آؤں گا اور تمہیں ساتھ لے جاؤں گا تاکہ ہمیشہ تک میرے ساتھ رہو۔

وہ خوشی اور شادمانی کے ساتھ جواب دیتے ہیں:

"آمین! ـــ ایسا ہی ہو ـــ اے خداوند یسوع آ"

یہ تبدیلی کیونکر آئی؟ کیا وجہ ہے کہ اب آدم کی اولاد میں سے بہت سے لوگ اپنے خداوند سے چھپنا نہیں چاہتے؟ بلکہ اِس وجہ سے وہ خوشی اور جوش کا اظہار کیوں کرتے ہیں کہ اُسے رُوبرو دیکھیں گے؟

جواب واحد حقیقی خدا کے اِس پیغام میں ملتا ہے کہ

خدا نے "ہمیں نجات دی اور پاک بلاوے سے بلایا، ہمارے کاموں کے موافق نہیں بلکہ اپنے خاص ارادہ اور اُس فضل کے موافق جو مسیح یسوع سے ہم پر ازل سے ہوا، مگر اب ہمارے منجی مسیح یسوع

کے ظہور سے ظاہر ہوا جس نے موت کو نیست اورزندگی اوربقا کو اُس خوش خبری کے وسیلہ سے روشن کردیا" (۲۔تیمتھیُس ۱: ۹، ۱۰)۔

ایک ہی حکم

زمین پر فردوس (باغِ عدن) میں خدا نے آدم کو ایک واضح حکم دیا تھا۔ اُسی طرح فردوس کے آسمانی شہر کے بارے میں بھی اُس نے آدم کی اولاد پر ایک حکم واضح کردیا ہے:

"اُس میں کوئی ناپاک چیزیا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگزداخل نہ ہو گا، مگروہی جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں" (مکاشفہ ۲۱: ۲۷)۔

کیاآپ کا نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھا ہوا ہے؟اگر ہے تواُس کی طرف سے خاص آپ کے لئے اُس کا ذاتی پیغام یہ ہے:

"تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پرایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگرنہ ہوتے تومَیں تم سے کہہ دیتا کیونکہ مَیں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیارکروں۔ اوراگرمَیں جا کرتمہارے لئے جگہ تیارکروں توپھرآکرتمہیں ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو۔۔۔" (یوحنا ۱۴: ۱۔ ۳)۔

"راہ اورحق اورزندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیرباپ کے پاس نہیں آتا" (یوحنا ۱۴: ۶)۔

اِختتامیه

Epilogue

اِس کتاب کا لکھنا میرے لئے ایک مسرت اورفرحت بخش سفر تھا۔ مجھے اپنے خالق اورفدیہ دینے والے اوراُس کے بے مثال پیغام پر غورکرنے سے بے بیان برکت ملی ہے۔ گذشتہ سال کے دوران مَیں اکثر صبح پو پھٹنے سے پہلے اُٹھ جاتا تھا تو اُس کی حضوری، ہدایت اورراہنمائی بالکل واضح اورعیاں ہوتی تھی۔ لکھنے کے لئے اگلا خیال میرے دماغ میں گھوم رہا ہوتا تھا۔

شکریہ

مَیں نے ناموں کی ایک لمبی فہرست شامل کرنے سے گریزکیا ہے۔ لیکن اِس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب جوکچھ ہے وہ نہ ہوتی اگرمیری قابلِ قدراہلیہ کیرول کی حمایت اورمدد حاصل نہ ہوتی۔ اوراِس کے ساتھ خداداد قابلیت کے حامل دوست اورخاندان کے افراد بیش قیمت مشوروں سے نہ نوازتے۔ سرورق اورخاکے اورنقشے وغیرہ میرے بھائی ڈیو (Dave) کی محنت کا نتیجہ ہیں۔

مَیں دل کی گہرائیوں سے اِن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

" خدا بے انصاف نہیں جو تمہارے کام اوراُس محبت کو بھول جائے جو تم نے اُس کے نام کے واسطے ... ظاہر کی..." (عبرانیوں ۶:۱۰)۔

مَیں اُن بے شمار مسلم دوستوں کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اِستفسار کرنے کی خاطر ای۔ میل بھیجیں جن سے مجھے قلم اُٹھانے کی تحریک ہوئی۔

سب سے بڑھ کر مَیں آپ (قارئین) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اِس سفر میں میرے ساتھ شامل اورشریک ہوئے۔ مَیں اِس سفر کو مختصر کہتا ہوں کیونکہ یہ بہت طویل ہو سکتا تھا۔ اِس سفر کے دوران ہم نے پاک کلام میں سے جو

حوالے پڑھے ہیں وہ بائبل مقدس کی کل آیات کے ۴ فیصد سے بھی کم ہیں۔ چنانچہ اگرچہ ہم سفر کے خاتمے پر آ گئے ہیں، لیکن دراصل یہ سفر ابھی شروع ہوا ہے۔

سفر جاری ہے۔

جو لوگ سمجھنا چاہتے ہیں اُن کے لئے خدا نے اپنا پیغام واضح اور آسان کر دیا ہے، لیکن وہ خود پیچیدہ، عمیق اور بے پایاں اور لا انتہا ہے۔ نہ کوئی فرشتہ اور نہ کوئی انسان اُس کے بارے میں پورے طور سے کبھی جان پائے گا۔ مقدس یوحنا رسول نے اپنی انجیل کی آخری آیت میں اِس حقیقت کا بیان کیا ہے:

> "اَور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں اُن کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی" (یوحنا ۲۱ : ۲۵)۔

مَیں اِس بات سے متفق ہوں۔ "ایک خدا، ایک پیغام" لکھتے ہوئے سب سے مشکل پہلو یہ انتخاب اور فیصلہ کرنا تھا کہ کون سی آیات شامل کی جائیں اور کون سی چھوڑ دی جائیں۔ بے شک خدا کا کلام جلالی، شاندار، لا زوال اور نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ یہ روح اور جان کے لئے لذیذ اور مرغوب ہے، جیسا کہ ہمارے ایک لبنانی دوست کو معلوم ہوا:

"مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا کافی نہیں کہ 'مَیں نے بائبل پڑھ لی ہے'۔ یہ ایسی کتاب ہے جسے مسلسل پڑھتے رہنا چاہئے۔" (باب ۷ میں سے)

اب جبکہ آپ نے یہ سفر پورا کر لیا ہے تو آپ چاہتے ہوں گے کہ "ایک خدا، ایک پیغام" کو دوبارہ پڑھیں اور جو آیات اِقتباس ہوئی ہیں اُنہیں بائبل مقدس میں سے بھی دیکھیں اور وہ پورا حصہ پڑھیں جہاں سے کوئی آیت لی گئی ہے۔ بہتر

ہو گا کہ اپنے خالق کی پوری لائبریری (بائبل مقدس) پڑھیں اورِاس دعا کے ساتھ پڑھیں:

"میری آنکھیں کھول دے تا کہ مَیں تیری شریعت کے عجائب دیکھوں" (زبور ۱۱۹: ۱۸)۔

اپنے تبصرے، آرا اور سوال مجھے بھی لکھ بھیجیں، خواہ وہ مجھے ایک اَور کتاب لکھنے پر مجبور کر دیں، مجھے خوشی ہو گی۔

مَیں اِن ۳۵۰۰ سال پرانے کلماتِ برکت کے ساتھ "الوداع" کہوں گا:

"**خداوند** تجھے برکت دے اور تجھے محفوظ رکھے۔
خداوند اپنا چہرہ تجھ پر جلوہ گر فرمائے
اور تجھ پر مہربان رہے۔
خداوند اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کرے
اور تجھے سلامتی بخشے۔"

(گنتی ۶: ۲۴، ۲۵)

دعا گو

پال ڈی۔ برامسن
pb@rockintl.org
www.one-god-one-message.com

سفر پر نظرِ ثانی

مباحثہ گائیڈ

باب کی دہرائی

اِس حصے میں خیالات کو تحریک دینے والے سوالات، اِس انداز میں ترتیب دیئے گئے ہیں کہ آپ کو صحائف کے سفر (مطالعہ) میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے میں مدد مل سکے۔ کیا آپ انبیا کے خاص پیغام کو سمجھتے ہیں؟ کیا آپ اُس پیغام پر ایمان رکھتے ہیں؟ کیا آپ دوسروں کو خدا کی کہانی سنانے کے لئے تیار ہیں؟ اِس حتمی حصے کے ذریعے سوچ بچار کرنے سے آپ اِن سوالات کے جوابات وضاحت اور اعتماد کے ساتھ دینے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

آپ کو باب کی دُہرائی کے اِن سوالات کی فوٹو کاپی کروانے کی آزادی ہے۔ یہ شخصی یا دوستوں، چھوٹے گروپوں، کلاس روموں، لوگوں، گھروں یا خط و کتابت میں اِستعمال کئے جا سکتے ہیں۔

"اے خدا! مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان ۔۔۔ اور مجھ کو ابدی راہ میں لے چل'' داؤد نبی (زبور۱۳۹: ۲۳-۲۴)۔

۱۔ سچائی کو خرید لو

۱۔ دُنیا میں ۱۰،۰۰۰ مذاہب کی موجودگی میں کیا سچ کو جھوٹ سے الگ کرنا ممکن ہے؟ اپنی ذاتی رائے پیش کریں۔ (صفحہ _)

۲۔ تاریخ میں بائبل ہمیشہ ترجمہ کی ہوئی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب ہے۔ آپ کے خیال میں یہ کیوں ہر دِل عزیز ہے؟ (صفحہ _ تا _)

۳۔ قرآن مجید کے تین حوالہ جات بتائیں جن میں بائبل کے صحائف کا ذکر ہو۔ (صفحہ _)

۴۔ کسی پر قابلِ اعتماد بھروسا کرنے کے لئے اُس کے متعلق کیا جاننے کی ضرورت ہوتی ہے؟ آپ کو خدا پر بھروسا کرنے کے لئے اُس کے متعلق کیا جاننے کی ضرورت ہے؟ (صفحہ _)

۵۔ کیا یقین کے ساتھ یہ جانا جا سکتا ہے کہ ہم ابدیت کہاں گزاریں گے؟ وضاحت سے جواب دیں۔ (صحفہ_تا_)

اپنے الفاظ میں

امثال ۲۳:۲۳ کی وضاحت کریں۔ "سچائی کو مول لے اور اُسے بیچ نہ ڈال۔ حکمت اور تربیت اور فہم کو بھی۔" (صحفہ_،_)

۲۔ رکاوٹوں پر غالب آنا

۱۔ "تم دیکھتے ہو لیکن سمجھتے نہیں" شیرلک ہالمز (Sherlock Holmes) نے ڈاکٹر واٹسن (Dr.Watson) سے کہا۔ "دیکھنے اور سمجھنے میں کیا فرق ہے؟ (صفحہ _)

۲۔ اچھے پڑھے لکھے تین لوگوں کی معذرتوں کی فہرست بنائیں جنہوں نے دُنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب کو سمجھنے کے لئے وقت صرف نہ کیا ہو۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ معذرتیں درست ہیں؟ (صفحہ _ تا _)

۳۔ کیا کسی کے شرمناک اندازِ زندگی کے باعث بائبل کے پیغام کو ٹھکرانا عقل مندی ہے جو اُس پر ایمان رکھنے کا دعوی کرتا ہو؟ اپنی حالت واضح کریں۔ (صفحہ _ تا _)

۴۔ ایسے تین راہنما اُصول بتائیں جو بائبل کو سمجھنے میں مددگار ہوں۔ (صفحہ _)

۵۔ ایک یا دو وجوہات بیان کریں کہ بائبل پرانے اورنئے عہدناموں پر کیوں مشتمل ہے۔ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

ہوسیع ۶:۴ کی وضاحت کریں۔ "میرے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوئے۔" (صفحہ _)

۳۔ تحریف شدہ یا اصل حالت میں محفوظ

۱۔ قرآن مجید کے مطابق خدا نے کس مقصد کے تحت بائبل کے صحائف (توریت، زبور، اِنجیل) انسان پر ظاہر کئے؟ (صفحہ _)

۲۔ خیالات کو تحریک دینے والے تین سوالات کیا ہیں جو آپ کسی ایسے شخص سے پوچھ سکتے ہیں جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ بائبل جھوٹ کہتی رہی ہے؟ (صفحہ _تا_)

۳۔ بہت سے عالم بائبل کو تاریخ کی بہترین دستاویز کے طور سے دیکھتے ہیں۔ کیا آپ اِتفاق کرتے ہیں؟ اپنی کیفیت واضح کریں۔ (صفحہ _تا_)

۴۔ بائبل کے اصلی مسودہ اور ترجمے میں کیا فرق ہے؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ دو یا تین حقیقی وجوہات بیان کریں جن کی بنا پر لوگ بائبل کو نظر انداز کرتے ہیں۔ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

لوقا ۳۱:۱۶ کی وضاحت کریں۔ "اُس نے اُس سے کہا جب وہ موسیٰ اور نبیوں ہی کی نہیں سنتے تو اگر مُردوں میں سے کوئی جی اُٹھے تو اُس کی بھی نہ مانیں گے۔" (صفحہ _تا_)

۴۔ سائنس اور بائبل مقدّس

۱۔ ایسے تین حقائق بتائیں جن کا ذِکر ہزاروں سال قبل بائبل میں ہوا اور اب موجودہ صدی میں جدید سائنس نے اُن کی تصدیق کی ہو۔ (صفحہ _تا_)

۲۔ کیا بائبل اندھے ایمان یا عقلی ایمان کا تقاضا کرتی ہے؟ وضاحت سے جواب دیں۔ (صفحہ _تا_)

۳۔ تاریخ اور آثارِقدیمہ نے بائبل کی صداقت کی تصدیق کیسے کی؟ (صفحہ_تا_)

۴۔ سورہ ۲: ۲۳ میں کن قرآنی چیلنجز کا ذکر ہے؟ وضاحت کریں۔ (صفحہ_تا_)

۵۔ کیا سائنس، آثارِقدیمہ اور شاعری خود بخود وثوق سے یہ تصدیق کر سکتے ہیں کہ "کتابِ مقدس" خدا کا اِلہامی کلام ہے؟ اپنا دفاع کریں۔ (صفحہ_تا_)

اپنے الفاظ میں

ایوب ۳۸: ۴ کی وضاحت کریں۔ "تُو کہاں تھا جب مَیں نے زمین کی بُنیاد ڈالی؟ تُو دانش مند ہے تو بتا۔" (صفحہ _)

۵۔ خدا کے دستخط

۱۔ کیا ہم اعتماد کر سکتے ہیں کہ ماضی، حال اور مستقبل کے لئے بائبل نے بالکل دُرست بتایا ہے؟ وضاحت کریں۔ (صفحہ_تا_ ، _)

۲۔ بائبل کی پیش گوئیوں اور جادو گروں، افسون گروں، علمِ نجوم رکھنے والوں، غائب کا علم رکھنے والوں کی پیش گوئیوں میں کیا فرق ہے؟ (صفحہ_)

۳۔ بائبل کی کوئی ایک نبوت بتائیں جس کے پورا ہونے کی تصدیق دُنیاوی تاریخ کرتی ہو۔ (صفحہ_تا_)

۴۔ بائبل میں نبوت کا مقصد کیا ہے؟ (صفحہ _)

۵۔ "خدا کی نشانی" والی نبوت کس طرح پوری ہوئی؟ (صفحہ _تا_، _تا_)

اپنے الفاظ میں

یوحنا ۱۳: ۱۹ کی وضاحت کریں۔ "اَب مَیں اُس کے ہونے سے پہلے تم کو جتائے دیتا ہوں تا کہ جب ہو جائے تو تم ایمان لاؤ کہ مَیں وہی ہوں۔" (صفحہ_)

۶۔ مُستحکم گواہ

۱۔ آپ کی رائے میں سچ کو ثابت کرنے کے لئے ایک آدمی کی گواہی ناکامی کیوں ہے؟ (صفحہ _)

۲۔ پوری دُنیا میں ہر کہیں خدا کے متعلق کون سی دو گواہیاں دی گئی ہیں؟(صفحہ _)

۳۔ دس لوگوں کے نام بتائیں جن کو خدا نے اِنسان کے لئے خدا کا پیغام لکھنے کے لئے استعمال کیا۔ (صفحہ _)

۴۔ کسی گواہی کی سچائی کو کیسے آزمایا جا سکتا ہے؟ (صفحہ _)

۵۔ ہم سچے اور جھوٹے نبی میں فرق کیسے نکال سکتے ہیں؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

متی ۷: ۱۵-۱۷ پر اظہار خیال کریں۔ "جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں، مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ اُن کے پھلوں سے تم اُن کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگوریا

اُونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اِسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔" (صفحہ _)

۷۔ بُنیاد

۱۔ یسوع مسیح کے پہاڑی وعظ میں عقل مند اور بے وقوف آدمی کے درمیان کیا فرق ہے؟ عمارت بنانے اور ایمان لانے کے لئے مضبوط بنیادوں کی ضرورت کیوں ہے؟ (صفحہ _ تا _)

۲۔ پیدائش کی کتاب (بامعنی اِبتدا) زندگی کے بڑے بھیدوں کے جوابات مہیا کرتی ہے۔ زندگی کے چند بڑے بڑے سوالات کیا ہیں؟ (صفحہ _)

۳۔ جب ہم کہانی سناتے ہیں تو کہاں سے شروع کرتے ہیں؟ کیوں؟ (صفحہ _)

۴۔ خدا کی منکشف (ظاہری) سچائی کا موازنہ نباتات اور زیرِ تکمیل چیزوں کے ساتھ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ (صفحہ _ تا _)

۵۔ مصنف کے دوست نے لبنان میں ایک بار بائبل کا مطالعہ کرنے سے کیا دریافت کیا؟ (صفحہ _)

اپنے الفاظ میں

یسعیاہ ۵۵: ۹ میں کئے گئے خدا کے اعلان کو بیان کریں۔ "کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اُسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں۔'' (صفحہ _)

۸۔ خدا کس کی مانند ہے

۱۔ آپ کے خیال میں کیا خدا اپنی کتاب کے پہلے باب میں اپنی ہستی کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتا؟ (صفحہ_تا_)

۲۔ فرشتے کیا ہیں اور اُنہیں کیوں خلق کیا گیا ہے؟ (صفحہ _)

۳۔ خدا واحد کیسے ہو سکتا ہے، جبکہ وہ ایک وقت میں ہر جگہ پر موجود ہوتا ہے؟ (صفحہ_تا_)

۴۔ ہمارے لئے خدا کی شخصیت اور کردار کو سمجھنا کیوں ضروری ہے؟ (صفحہ _)

۵۔ خدا کے ۶ خصائل بیان کریں جن کا مظاہرہ اُس نے تخلیق کے ایام میں کیا۔ (صفحہ_تا_) کیا اُن ۶ میں سے ایک ایسا ہے جس کے لئے آج آپ خصوصاً شکرگزار ہیں؟ کیوں؟

اپنے الفاظ میں

زبور ۳۳: ۹ کی وضاحت کریں۔ "کیونکہ اُس نے فرمایا اور ہو گیا۔ اُس نے حکم دیا اور واقع ہوا۔" (صفحہ _)

۹۔ بے مثال ہستی

۱۔ پیدائش کے پہلے باب میں خدا جو واحد ہے وہ اپنا تعارف جمع میں کرواتا ہے: "ہمیں" اور "ہم۔" آپ اِس کی وضاحت بہتر طور پر کیسے کریں گے؟ (صفحہ_تا_)

۲۔ کیا تثلیثی وحدت روزمرہ زندگی سے ہمارے خالق کی مرکب فطرت کو سمجھنے میں ہماری مدد کر سکتی ہے؟ وضاحت کریں۔ (صفحہ_تا_)

۳۔ اِصطلاح "خدا کا بیٹا" کون سے معانی نہیں رکھتی؟ (صفحہ_تا_)

۴۔ تین حوالہ جات بیان کریں جو روح القدس کے بارے میں اِنکشاف کرتے ہوں۔ (صفحہ_تا_)

۵۔ بائبل میں بیان کردہ خدا کی تفسیر، مشہورنظریہ "خدا ناقابلِ فہم قوت" سے کس طرح مختلف ہے؟ (صفحہ_تا_)

اپنے الفاظ میں

زبور ۹: ۱۰ کی وضاحت کریں۔ "اوروہ جو تیرا نام جانتے ہیں تجھ پر توکل کریں گے، کیونکہ اے خداوند تُو نے اپنے طالبوں کو ترک نہیں کیا ہے۔" (صفحہ_)

۱۰۔ خاص الخاص مخلوق

۱۔ پہلا مرد اور پہلی عورت کو خدا کی شبیہ پر خلق کیا گیا تھا۔ تین اِنسانوں کے نام بیان کریں جو وثوق سے یہ کہتے ہیں۔ (صفحہ_تا_)

۲۔ خدا نے کس مادے سے آسمان اور زمین کو بنایا؟ اُس نے پہلا انسان کس چیز سے بنایا؟ (صفحہ_)

۳۔ خدا کے دو عظیم مقاصد بیان کریں جن کے تحت اُس نے اِنسانوں کو بنایا۔ (صفحہ_،_تا_)

۴۔ دو بنیادی حرکات کیا تھیں جنہوں نے عورت کو کم تر کر دیا اور بنی نوع انسان کے بارے میں خدا کے منصوبے کی مخالفت ٹھہریں۔ (صفحہ_)

۵۔ تخلیق کے سات دنوں سے کیا مراد ہے؟ (صفحہ_)

اپنے الفاظ میں

یوحنا ۸: ۳۵ کی وضاحت کریں۔ "اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا، بیٹا ابد تک رہتا ہے۔" (صفحہ_)

۱۱۔ گناہ کا داخلہ

۱۔ خدا نے جو بھی بنایا بہت اچھا تھا۔ پھر شیطان اور گناہ کہاں سے آئے گا؟ (صفحہ_تا_)

۲۔ خدا کے نبیوں نے گناہ کی تفسیریں بڑے واضح انداز میں پیش کی ہیں۔ اُن تفسیروں میں سے ایک کا حوالہ دے کر اپنی شخصی کہانی کے ساتھ تشریح کریں۔ (صفحہ_تا_)

۳۔ بائبل میں دوزخ کی تصویر پیش کرنے کے لئے کون سے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں؟ (صفحہ_)

۴۔ شیطان کے مقاصد میں سے ایک کون سا ہے؟ (صفحہ_تا_)

۵۔ خداوند نے کیا کہا کہ اگر اِنسان نیک و بد کی پہچان کے درخت کے پھل میں سے کھائے تو کیا ہو گا؟ (صفحہ_) شیطان نے کیا کہا کہ کیا ہو گا؟ (صفحہ_)

اپنے الفاظ میں

یعقوب ۲:۱۹ کی وضاحت کریں۔ "تُو اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے خیر اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں۔" (صفحہ_)

۱۲۔ گناہ اور موت کا قانون

۱۔ موت کا ذکر کون سا کلام بہتر طور پر کرتا ہے؟ ٹوٹی ہوئی شاخ اِس کی تشریح کیسے کرتی ہے؟ (صفحہ_)

۲۔ خدا نے آدم سے کہا "جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا" (پیدائش ۲:۱۷)۔ منع کئے ہوئے پھل میں سے کھا کر آدم کس طرح مرا؟ (صفحہ_،_)

۳۔ آدم کے گناہ نے آپ اور آپ کے خاندان میں کیسے اثر کیا؟ (صفحہ _تا_)

۴۔ موت کی تین اقسام کے نام بتائیں جو آدم کے ایک گناہ کے نتیجے میں پھیلیں۔ موت کی کون سی قسم زیادہ خوف ناک ہے؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ گناہ شرمندگی کو کس طرح جنم دیتا ہے؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

حزقی ایل ۱۸: ۲۰ میں بیان کردہ گناہ اور موت کی شریعت کی وضاحت کریں۔ "جو جان گناہ کرے گی وہی مرے گی۔" (صفحہ _)

۱۳۔ رحم اور عدل

۱۔ اِنسان ایسا کون سا کام کر سکتا ہے جو خدا نہیں کر سکتا؟ (صفحہ _)

۲۔ ایک تصوراتی عدالت کے کمرے میں جج کے رحم نے اِنصاف کے ساتھ کیا تضاد کیا؟ (صفحہ _تا_)

۳۔ خدا رحم دکھانے کے لئے اِنصاف کو نظرانداز کیوں نہیں کر سکتا؟ (صفحہ _تا_)

۴۔ خدا نے آدم اور حوا سے کیوں پوچھا جبکہ وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ اُنہوں نے کیا کیا ہے؟ (صفحہ _)

۵۔ خدا نے پوری نسلِ انسانی کے گناہ اور موت میں گرنے کا ذمہ دار آدم کو کیوں ٹھہرایا؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

زبور ۸۹: ۱۴ کی وضاحت کریں۔ "صداقت اور عدل تیرے تخت کی بنیاد ہیں۔ شفقت اور وفاداری تیرے آگے آگے چلتی ہیں۔" (صفحہ _)

۱۴۔ لعنت

۱۔ "سانپ" سے کیا مراد ہے؟ اورخدا نے اُسے لعنتی کیوں ٹھہرایا؟
(صفحہ _تا_)

۲۔ "عورت کی نسل" سے مراد کون ہے؟ اِس اِصطلاح میں انوکھی بات کون سی ہے؟ (صفحہ _)

۳۔ چند طریقوں کے نام بتائیں جن کے ذریعے لعنت (مصیبت) ہماری دُنیا پر اثرانداز ہوتی ہے۔ (صفحہ _تا_)

۴۔ کیا مایوسی، دکھ اورموت خدا کی خالص تخلیق کا حصہ ہیں؟ وضاحت کریں۔ (صفحہ _تا_)

۵۔ آدم اورحوا گناہ کے بعد شرم محسوس کرنے لگے اوراُنہوں نے اپنے آپ کو ڈھانپنے کے لئے اِنجیر کے پتوں کی لُنگیاں بنائیں۔ کیا خدا نے اُن کی کوشش کو منظورکیا؟ خدا نے اُن کی شرم کو چھپانے کے لئے کیا مہیا کیا؟ (صفحہ _)

اپنے الفاظ میں

"فضل" کے معنی کی وضاحت کریں جس کا ذِکرپیدائش ۳:۲۱ میں ہے۔
"اورخداوند خدا نے آدم اوراُس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کُرتے بنا کراُن کو پہنائے۔" (صفحہ _تا_)

۱۵۔ دُہری مشکل

۱۔ ہمارا اپنے لئے خود کوئی فیصلہ کرنا نہایت اہم کیوں ہے؟ (صفحہ _)

۲۔ ہمارا خدا کو اپنے اندازسے دیکھنا نہایت اہم کیوں ہے؟ (صفحہ _تا_)

۳۔ آپ دس احکام میں سے کتنوں پرپورا پورا عمل کرتے ہیں؟
(صفحہ _تا_)

۴۔ تشریح کے لئے ایک آئینہ استعمال کرتے ہوئے دس احکام کا بُنیادی مقصد بیان کریں۔ (صفحہ _تا_)

۵۔ خدا کی نظر میں اِنسان کی "دوہری مشکل" کیا ہے؟ (صفحہ _)

اپنے الفاظ میں

یعقوب ۲: ۱۰ کی وضاحت کریں۔ "کیونکہ جس نے ساری شریعت پر عمل کیا اور ایک ہی بات میں خطا کی وہ سب باتوں میں قصوروار ٹھہرا۔" (صفحہ _)

۱۶۔ عورت کی نسل

۱۔ یہ کیوں ضروری تھا کہ مسیح مرد سے نہیں بلکہ عورت سے پیدا ہو؟ (صفحہ _تا_)

۲۔ وضاحت کریں کہ کلامِ مقدس مسیح کو "پچھلا آدم" "دوسرا آدمی" کیوں کہتا ہے؟ (صفحہ _)

۳۔ آنے والے مسیح کی بابت کی گئی نبوتوں میں سے کم از کم ۵ نشانیاں بتائیں۔ (صفحہ_ اور صفحہ _تا_ بھی دیکھ سکتے ہیں۔)

۴۔ جبرائیل نے مریم کو بتایا کہ اُس کے بیٹے کو "خدا کا بیٹا" کہا جائے گا۔ دوبارہ پڑھیں لوقا ۱: ۲۶۔ ۳۷ (صفحہ _)۔ صفحہ _ اور صفحہ_ پر نظرثانی کریں (باب ۹) اور پھر مختصر وضاحت کریں کہ یسوع خدا کا بیٹا کیوں کہلاتا ہے۔

۵۔ "یسوع" نام کے لفظی معانی کیا ہیں؟ (صفحہ _)

اپنے الفاظ میں

لوقا ۲: ۱۰۔۱۱ کی وضاحت کریں۔ "مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرو مت کیونکہ دیکھو مَیں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کے واسطے

ہو گی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند۔'' (صفحہ _تا_)

۱۷۔ یہ کون ہے؟

۱۔ مسیحِ موعود دوسرے انسانوں سے کیسے مختلف تھا؟ (صفحہ _تا_)

۲۔ یہودی مذہبی راہنماؤں نے یسوع کو سنگسار کرنے کی کوشش کیوں کی؟ (صفحہ _،_،_)۔

۳۔ کیا آپ اُن سے اِتفاق کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یسوع "نبی سے بڑھ کر نہیں تھا''؟ کیوں یا کیوں نہیں؟ (صفحہ _،_)

۴۔ یسوع نے اپنی باتوں کو اپنے کاموں سے کیسے دُرست ثابت کیا؟ (صفحہ _)

۵۔ کیا آپ اِتفاق کرتے ہیں کہ بدروحوں نے یسوع کی اِس قدر عزت کر دکھائی جس قدر مذہبی راہنماؤں نے نہ کی۔ اپنی دلیل کو ثابت کریں۔ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

متی ۲۲: ۴۲ میں یسوع کے سوال کا جواب دیں۔ "تم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے"؟ (صفحہ _تا_)

۱۸۔ خدا کا ازلی منصوبہ

۱۔ آپ نبیوں سے افضل کس طرح ہیں؟ (صفحہ _)

۲۔ آپ ایک بچے کو کسی چیز یا شخص کی "بحالی'' کے معانی کیسے بتائیں گے؟ (صفحہ _تا_)

۳۔ دو ایسے وا ۔عات کے نام بتائیں جہاں داؤد نبی نے مسیح کے متعلق پیش گوئی کی ہو۔ (صفحہ _)

۴۔ ہم Wolof (وولف) کی مثال سے کون سا ضروری سبق سیکھتے ہیں؟ "ایک انڈے کو پتھر سے نہیں ٹکرانا چاہئے۔" (صفحہ _)

۵۔ پطرس خدا کے بحالی کے منصوبے میں سے کس حصے کو نہ سمجھ سکا؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

گلتیوں ۴:۴،۵ کی وضاحت کریں۔ "لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔" (صفحہ _)

۱۹۔ قربانی کا قانون

۱۔ آدم اور حوا کو پہلے بچے کی پیدائش کے کچھ ہی عرصے بعد کس ناخوش گوار حقیقت کا سامنا کرنا پڑا؟ (صفحہ _تا_)

۲۔ دو بڑی وجوہات بیان کریں جن کی بنا پر خدا نے ہابل (ہابیل) اور اُس کے نذرانے کو قبول کیا۔ دو بڑی وجوہات بیان کریں جن کی بنا پر خدا نے کائن (قابیل) اور اُس کے نذرانے کو قبول نہ کیا۔ (صفحہ _تا_)

۳۔ کیا آپ اپنے گناہوں کو مٹانے کے لئے کچھ کر سکتے ہیں؟ عبادات اور نیک اعمال سے گناہوں کا کفارہ ممکن کیوں نہیں ہے؟ (صفحہ _)

۴۔ خدا ہر گناہ کی سزا دیتا ہے۔ کیا خدا کے پاس کوئی ایسا راستہ تھا جس کے ذریعے وہ سزا دیئے بغیر سزا کا عمل پورا کر لیتا؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ وضاحت کریں کہ قربانی کی شریعت گناہ اور موت کے لئے "فتح کی شریعت" کیسے ہے؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

"کفارہ" کی تشریح کریں اور احبار ۱۷: ۱۱ کے مطابق موسیٰ نبی سے خدا کی گفتگو کی وضاحت کریں۔ "کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے اور مَیں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اُسے تم کو دیا ہے کہ اُس سے تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے۔"
(صفحہ _تا_)

۲۰۔ایک عظیم قربانی

۱۔ خدا نے ابرہام کو ایک عظیم قوم بنانے اور اُس کی نسل کو ملکِ کنعان دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ابرہام کی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے کن وجوہات کی بنا پر یہ دونوں وعدے ناممکن نظر آتے تھے؟ (صفحہ _)

۲۔ خدا نے ابرہام کو راست باز کیوں کہا؟ "خدا پر ایمان" رکھنے سے کیا مراد ہے؟ (صفحہ _)

۳۔ اُن تین طریقوں کے نام بتائیں جن سے خدا نے اسرائیل قوم کے وسیلے سے تمام اقوام تک اپنی سچائی اور برکات پہنچائیں۔ (صفحہ _)

۴۔ خدا نے ابرہام سے کہا کہ اپنے بیٹے اضحاق کو سوختنی قربانی کے طور پر قربان کر دے۔ کیا ابرہام نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ خدا نے اپنا وعدہ توڑ دیا ہے (جو اضحاق کی نسل کو عظیم قوم بنانے کے لئے کیا تھا)؟ وضاحت کریں۔ (صفحہ _)

۵۔ ابرہام کا بیٹا مذبح پر کیوں نہ مرا؟ (صفحہ _تا_)

پیدائش ۲۲: ۱۴ کے متعلق اپنے خیالات بیان کریں۔ "اورابرہام نے اُس مقام کا نام یہوواہ یری رکھا۔ چنانچہ آج تک یہ کہاوت ہے کہ خدا کے پہاڑپر مہیا کیا جائے گا۔" (صفحہ _)

۲۱۔ اَوربھی خون بہایا گیا

۱۔ فسح کی کہانی میں، ملکِ مصر میں ہر خاندان موت کا گواہ کیسے ہے؟ صفحہ _)

۲۔ اُن دوا سباق کے نام بیان کریں جو خدا چاہتا تھا کہ لوگ ہیکل سے سیکھیں۔ (صفحہ _)

۳۔ عہد کی کشتی کیا علامت پیش کرتی ہے؟ (صفحہ _)

۴۔ ہیکل کے ایک بارمکمل ہونے پر خدا نے آسمان سے کیا نیچے بھیجا تھا؟ (صفحہ _)

۵۔ پردے کا مقصد کیا تھا؟ (۲۲۳) کیا کوئی ایسا طریقہ تھا جس کے تحت انسان پردے کے پیچھے پاک ترین مقام میں جا سکے؟ وضاحت کریں۔ (صفحہ _)

اپنے الفاظ میں

عبرانیوں ۹: ۲۲ کی وضاحت کریں۔ "اوربغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔" (صفحہ _)

۲۲۔ برہ

۱۔ خدا کی کتاب کا مرکزی مضمون کیا ہے؟ (صفحہ _)

۲۔ کم ازکم دو مثالیں دیں جن کے تحت مسیح نے ہیکل کی علامات کو پورا کیا۔ (صفحہ _تا_)

۳۔ روزمرہ زندگی کی مثال دے کر وضاحت کریں کہ "توبہ" سے کیا مراد ہے۔ (صفحہ _تا_)

۴۔ خدا نے یسوع کے بارے میں ایسی کون سی خاص بات کہی جو کسی دوسرے کے لئے نہیں کہی؟ (صفحہ _)

۵۔ ذبح کئے ہوئے برے خدا کے منصوبے کا عکس اور علامت کس طرح تھے جو اُس نے بنی نوع انسان کے گناہ کا کفارہ ادا کرنے کے لئے بنا رکھا تھا؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

یوحنا ۱: ۲۹ کی وضاحت کریں۔ "دوسرے دن اُس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔" (صفحہ _)

۲۳۔ پاک کلام کا پورا ہونا

۱۔ وعدہ بادل ہے اور اُس کا پورا ہونا بارش ہے۔ وضاحت کریں کہ یہ عربی کہاوت زمین پر ایک نجات دہندہ بھیجنے کے خدا کے منصوبے میں کیسے استعمال ہو سکتی ہے؟ (صفحہ _)

۲۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ عیدِ فسح کے دوران قتل کر دیا جائے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ خدا نے یہ فیصلہ کیوں کیا کہ اُس کا بیٹا اُسی خاص وقت مرے؟ (صفحہ _تا_ اور صفحہ _تا_ بھی دیکھ لیں۔)

۳۔ شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاتے وقت یسوع نے روٹی توڑی اور پیالہ اور روٹی سب میں بانٹی۔ روٹی کس چیز کو ظاہر کرتی ہے؟ اور پیالہ کس چیز کو ظاہر کرتا ہے؟ (صفحہ _)

۴۔ جب سپاہی اُسے پکڑنے کو آئے تو یسوع نے اپنا دفاع کیوں نہ کیا؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ سردار کاہن نے یسوع پر کُفر بولنے کا الزام کیوں لگایا؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

پیدائش ۲۲: ۸ اور ۱۴ میں ابرہام کی دو نبوتوں کی وضاحت کریں۔

"ابرہام نے کہا اے میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ مہیا کر لے گا۔۔۔ اور ابرہام نے اُس مقام کا نام یہوواہ یری رکھا۔ چنانچہ آج تک یہ کہاوت ہے کہ خداوند کے پہاڑ پر مہیا کیا جائے گا۔" (صفحہ _)

۲۴۔ پوری ادائیگی

۱۔ حکومت نے سزائے موت کا کون سا ظالمانہ طریقہ رائج کر رکھا تھا؟ یسوع کو سزائے موت دینے کے لئے مذہبی اور سیاسی راہنماؤں نے کون سا طریقہ استعمال کیا؟ (صفحہ _)

۲۔ گناہ کی وجہ سے علیحدگی کے تین درجے کون سے ہیں؟ آپ اِس نظریے کے متعلق کیسا محسوس کرتے ہیں؟ یسوع نے صلیب پر اُن تینوں درجوں کا تجربہ کیا؟ (صفحہ _ [موت کے علیحدہ کرنے والے درجوں پر نظرثانی کے لئے صفحہ _تا_ دیکھیں۔])

۳۔ یسوع کے لئے یہ کیوں ضروری تھا کہ وہ صلیب پر مرے؟ (صفحہ _تا_)

۴۔ یسوع چند گھنٹوں کی تکلیف اُٹھا کر ساری دُنیا کے تمام گناہوں کی سزا کیسے پوری کر سکتا تھا؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ ہیکل کے پردے کا اوپر سے نیچے تک پھٹنا کس چیز کی علامت تھا؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

یوحنا ۱۹:۳۰ کی وضاحت کریں۔ "پس جب یسوع نے وہ سرکہ پیا تو کہا کہ تمام ہوا اورسر جھکا کر جان دے دی۔" (صفحہ _تا_)

۲۵۔ موت کی شکست

۱۔ یہ افواہ کس نے پھیلا ئی تھی کہ شاگردوں نے یسوع کی لاش کو چرالیا ہے؟ اُنہوں نے یہ کہانی کیوں گھڑی تھی؟ (صفحہ _تا_)

۲۔ یسوع کا مرنا، دفنایا جانا اورپھر جی اُٹھنا شیطان کی شکست کیسے تھا؟ (صفحہ _تا_)

۳۔ کون سی گواہی آپ کو ثبوت دیتی ہے کہ یسوع جی اُٹھا؟ (صفحہ_تا_)

۴۔ ہم نے کلام مقدس کے اپنے سفر کے آغازمیں دیکھا کہ خدا نے تخلیق کا کام ختم کرنے کے بعد آرام کیا۔ خدا کے بحالی کے کلام پر غورکرتے ہوئے ہم کون سا ضروری سبق سیکھ سکتے ہیں؟ (صفحہ _)

۵۔ یسوع نے اپنے زندہ ہونے کے ۴۰ دن بعد کیا کیا؟ کیاآپ کواُس کے متعلق کوئی سنسنی خیزبات ملی ہے؟ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۳، ۴ کی اہمیت کی وضاحت کریں "۔۔۔ مسیح کتاب مقدّس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے موا اوردفن ہوا اورتیسرے دن کتابِ مقدّس کے مطابق جی اُٹھا۔" (صفحہ _)

۲۶۔ دین دار مگر خدا سے دُور

۱۔ یسوع کے مرنے اور جی اُٹھنے سے پہلے خدا گناہ کیسے معاف کرتا تھا؟ خدا آج کل گناہ کیسے معاف کرتا ہے؟ مختصر تشریح کریں کہ ڈھانپے جانے والے گناہوں اور منسوخ کئے جانے والے گناہوں میں کیا فرق ہے۔ (صفحہ _ تا _ اور صفحہ _ تا _ بھی دیکھ لیں۔)

۲۔ ہمارے ایمان کا مقصد ہمارے ایمان کی مضبوطی سے زیادہ ضروری کیوں ہے؟ (صفحہ _ تا _)

۳۔ آپ کا کیا خیال ہے خدا لوگوں کو اپنے آسمانی گھر میں جانے کی اجازت دے گا اگر اُن کے نیک اعمال بُرے اعمال پر بھاری ہوں تو؟ نجات کے اِس "پیمائشی نظریہ" پر اپنی حالت کی وضاحت کریں۔ (صفحہ _ تا _)

۴۔ بائبل کے مطابق کوئی گنہگار ابدی عدالت سے کیسے بچ سکتا ہے اور خدا کی خالص اور کامل حضوری میں رہنے کی اہلیت کیسے حاصل کر سکتا ہے؟ (صفحہ _ تا _)

۵۔ نیک اعمال نجات کی شرط کی بجائے نجات کا نتیجہ کیوں ہیں؟ (صفحہ _ تا _)

اپنے الفاظ میں

اعمال ۱۶:۳۱ کی وضاحت کریں "۔۔۔ خداوند یسوع پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا۔" (صفحہ _)

۲۷۔ مرحلہ نمبر ۱: خدا کا پچھلا پروگرام

۱۔ باب نمبر ۲۷ میں اِن لوگوں کی تبدیلی کی کہانیاں ہیں: تلاشِ حق کا مسافر (صفحہ _ تا _)، مجرم مصلوب (صفحہ _ تا _)، آدم خور قبیلہ (صفحہ _ تا _)،

خودکُشی کا ارادہ رکھنے والی نابالغ لڑکی (صفحہ _ تا _)، مذہبی جوش والا شخص (صفحہ _ تا _) اور ایک دین دار مسلم جوان آدمی (صفحہ _ تا _)۔ آپ کس کہانی سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں اور کیوں؟

۲۔ صلیب پر ایک مجرم کے ساتھ یسوع نے وعدہ کیا "تُو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہوگا!" پہلی بات یہ کہ توبہ کرنے والا یہ مجرم ہمیشہ کے لئے کیسے محفوظ ہوگیا؟ دوسری بات یسوع کے وعدہ سے تعلق رکھتی ہے، کہ مرتے وقت اُس نے اپنے آپ کو کس جگہ پر پایا؟ (صفحہ _ تا _)

۳۔ آپ ایک بچے کو عدل، رحم اور فضل کا نظریہ کیسے سمجھائیں گے؟ (صفحہ _)

۴۔ اِنسان کی "دہری مشکل" کیا ہے؟ خدا کا "دہرا علاج" کیا ہے؟ (صفحہ _ تا _)

۵۔ خدا کے کلام کے مطابق کیا لوگ یہ جان سکتے ہیں کہ وہ ابدیت کہاں گزاریں گے؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد آپ کہاں جائیں گے؟ وضاحت سے جواب دیں۔ (صفحہ _ تا _)

اپنے الفاظ میں

۲۔ کرنتھیوں ۵:۲۱ کی وضاحت کریں۔ "جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہوکر خدا کی راست بازی ہو جائیں۔" (صفحہ _ تا _)

۲۸۔ مرحلہ نمبر۲: خدا کا موجودہ پروگرام

۱۔ آج کل زیادہ تر لوگ خوف کی گرفت میں کیوں رہتے ہیں؟ (صفحہ _)

۲۔ کلامِ مقدس کے مطابق روح القدس کیا ہے اور وہ اُن کے لئے کیا کرتا ہے جو مسیح پر اعتقاد رکھتے ہیں؟ (صفحہ _ تا _)

۳۔ کیا کوئی شخص جو خدا کے روح سے نئے سرے سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ کو جاری رکھ کر خدا کو ناخوش کرنا چاہے گا؟ "خوشیوں یا محبت" کی تشریح استعمال کرتے ہوئے اُس شخص جو محض مذہبی روایات پر چلتا ہو اور اُس شخص جو خدا کے ساتھ حقیقی تعلق کے مزے لے رہا ہو کے درمیان فرق کی وضاحت کریں۔ (صفحہ _تا_)

۴۔ پانی کے بپتسمہ کے اصل معانی کیا ہیں؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ ایمان کی حالت اور اُس کے درجہ میں ایک نمایاں فرق ہے۔ باپ اور بیٹے کی مثال استعمال کرتے ہوئے فرق بیان کریں۔ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

۱۔ پطرس ۱:۱۶ کی وضاحت کریں۔ "پاک ہو کیونکہ مَیں پاک ہوں۔'' (صفحہ _)

۲۹۔ مرحلہ نمبر ۳: خدا کا مستقبل کا پروگرام

۱۔ شیطان کو تباہ کرنے اور گناہ کو دُور پھینکنے کے متعلق خدا کے منصوبے کے تین درجات بیان کریں۔ (صفحہ _ اور صفحہ _ بھی دیکھ لیں۔)

۲۔ بتائیں کہ زمین پر مسیح کی دوسری آمد اُس کی پہلی آمد سے موثر طور پر کیسے مختلف ہوگی۔ (صفحہ _تا_)

۳۔ زبور ۲:۷ کو پڑھیں اور چند طریقے بتائیں کہ دُنیا کے حاکم اور لوگ مسیح یسوع بادشاہ کی اطاعت کیسے کریں گے؟ (صفحہ _تا_)

۴۔ مسیح یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی کے دَوران آدم کے گناہ کی وجہ سے آنے والی مصیبتوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اِس زمین پر کون سے مثبت اثرات مرتب ہوں گے؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ کیا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ مکاشفہ ۲۰: ۱۰-۱۵ میں ایک ٹھوس تاریخی واقعہ بیان کیا گیا ہے؟ وضاحت سے جواب دیں۔ (صفحہ _تا_)

اپنے الفاظ میں

وضاحت کریں کہ آپ ۱۔یوحنا ۳: ۲ میں کیا دیکھتے ہیں۔

"ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ اُس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔" (صفحہ _)

۳۰۔ بہشت کا پیشگی نظارہ

۱۔ "yin-yang" نظریہ خدا کی منکشف سچائی سے کس طرح متضاد ہے؟ (صفحہ _تا_)

۲۔ لوگوں کے دو غلط نظریات کے نام بتائیں جو فردوس کے متعلق ہیں۔ خدا کے آسمانی گھر کی حقیقت کیا ہے؟ (صفحہ _)

۳۔ بحالی کی پُرجلال کہانی جو پیدائش سے شروع ہوئی مکاشفہ میں اُس کا خلاصہ ہے۔ وقت ضائع کئے بغیر زیادہ سے زیادہ ۳۰۰ الفاظ پر مشتمل اُس کہانی کا مختصر خلاصہ لکھیں جس میں خدا نے بے یارو مددگار گنہگاروں کو شیطان، گناہ اور ابدی موت سے بچایا۔ (صفحہ _، _تا_)

۴۔ لوگ ایسی کہانیاں سنانا کیوں پسند کرتے ہیں جن کے کردار آخر میں ہمیشہ تک خوش رہے؟ کیا آپ بھی آخرت میں ہمیشہ تک خوش رہیں گے؟ آپ کے جواب کی بنیاد کیا ہے؟ (صفحہ _تا_)

۵۔ کلامِ مقدس کا یہ سُست رفتار سفر آپ کے لئے فائدہ مند کیسے رہا؟

اپنے الفاظ میں

بتائیں کہ مکاشفہ ۲۱: ۲۷ میں بیان کردہ تصویر میں آپ کس جگہ آتے ہیں۔ "اور اُس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں

گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہوگا، مگر وہی جن کے نام برہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔'' (صفحہ _)